یا ایها الذین آمنوا اذکروا الله ذکرا کثیرا

الحمد لله که کتاب لاجواب و صحیفه فیض مآب [illegible] اسم اعظم [illegible]
از عروس ابروی بهشت [illegible] مشکوة [illegible] قلم فیوض [illegible]
شمع شبستان تطورات [illegible] گلستان [illegible]

مونس الذاکرین

٩٥/

است مصنفه قدوة الواصلین عمدة السالکین زبدة الاتقیا تاج الاصفیا حضرت عالی منقبت والا درجت شاه
الله بخش [illegible] شیخ نور الله [illegible] و مزار فائض الانوار حضرت ایشان قدس سره بقصبه [illegible]
ضلع [illegible] جا گرفته است و این [illegible] هر روز [illegible] است گروه [illegible]
[illegible] بارگاه ایشان [illegible] و مرام خود [illegible]
حصول [illegible] بجناب [illegible] حضرت [illegible]
جناب ایشان عشره اولی از ماه صیام و تاریخ فاتحه و قل [illegible] است [illegible]
در زمان اکبر شاه [illegible] مسند حیات جلوه فرما بوده و تاریخ وفاتش [illegible]
١٠٠٣
که یکهزار و دو [illegible] هویدا است

در مطبع [illegible] طبع شد

جنوری ١٨٨٨ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شجرہ پیران عظام شطاریہ قدس سرہم

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ شیخ المشائخ حضرت شاہ العالمین شاہ الٰہ بخش قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ شیخ المشائخ حضرت شاہ العالمین شاہ مبارک [illegible] قدس سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ سید السادات میر سید شاہ [illegible] علی [illegible] الدین [illegible] سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ شیخ المشائخ حضرت شیخ [illegible] قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ شیخ المشائخ حضرت شیخ حافظ واسطہ کار قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ شیخ حضرت شیخ عبداللہ شطار قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ شیخ المشائخ حضرت شیخ مظفر کرکانی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ شیخ المشائخ حضرت شیخ ابراہیم عشق بادوی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ سید السادات سید نظام الدین قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ شیخ المشائخ حضرت شیخ محمد خلوتی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ شیخ المشائخ حضرت شیخ نجم الدین کبری قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ شیخ المشائخ حضرت شیخ بابا [illegible] قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ شیخ المشائخ حضرت شیخ ضیاء الدین ابو نجیب عبد القاہر سہروردی

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ شیخ المشائخ حضرت شیخ احمد غزالی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ شیخ المشائخ حضرت شیخ ابو بکر نساج قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ شیخ المشائخ حضرت شیخ ابو القاسم گرگانی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ شیخ المشائخ حضرت شیخ ابو عثمان قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ شیخ المشائخ حضرت شیخ ابو علی کاتب قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ شیخ المشائخ حضرت شیخ ابو علی رودباری قدس اللہ سرہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ سید الطائفہ حضرت شیخ خواجہ جنید بغدادی قدس اللہ سرہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ شیخ المشائخ حضرت خواجہ سری سقطی قدس اللہ سرہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت خواجہ معروف کرخی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت خواجہ داؤد طائی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت خواجہ حبیب عجمی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت خواجہ حسن بصری قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت اسد اللہ الغالب علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ سید المرسلین خاتم النبیین رسول رب العالمین احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

شجرہ پیران عظام حضرت قادریہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ شاہ العالمین حضرت بندگی شاہ اللہ بخش گنج بخش قدس اللہ سرہٗ

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ شاہ العالمین حضرت بندگی شاہ مبارک لاوسنتی قدس سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ سید السادات میران سید علی ابن سید قوام الدین چشتی قدس اللہ سرہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت سید قوام الدین چشتی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت بندگی میران سید خان حاجی الحرمین قدس اللہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت میران سید ابو قبال قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت میران سید جلال مخدوم جہانیاں قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ شیخ المشائخ حضرت شیخ رکن الدین رکن عالم ابو الفتح ذکریا

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ شیخ المشائخ حضرت شیخ صدر الدین قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ شیخ المشائخ حضرت شیخ بہاؤالدین ذکریا قدس اللہ سرہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ شیخ المشائخ حضرت شیخ شہاب الدین قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ شیخ المشائخ حضرت شیخ میران محی الدین غوث الثقلین قدس سرہ اللہ

الهی بحرمت راز و نیاز که شیخ المشایخ حضرت سید ابوسعید ابوالمبارک مخزومی قدس الله سره العزیز

الهی بحرمت راز و نیاز که شیخ المشایخ حضرت شیخ ابو علی یوسف هنکاری قدس الله سره العزیز

الهی بحرمت راز و نیاز که شیخ المشایخ حضرت شیخ ابوالفرح ابو یوسف طرطوسی یمانی قدس الله سره العزیز

الهی بحرمت راز و نیاز که شیخ المشایخ حضرت شیخ عبدالعزیز التمیمی قدس الله سره العزیز

الهی بحرمت راز و نیاز که شیخ المشایخ حضرت شیخ ابوبکر شبلی قدس الله سره العزیز

الهی بحرمت راز و نیاز که شیخ المشایخ حضرت خواجه جنید بغدادی قدس الله سره العزیز

الهی بحرمت راز و نیاز که حضرت خواجه سری سقطی قدس الله سره العزیز

الهی بحرمت راز و نیاز که حضرت خواجه معروف کرخی قدس الله سره العزیز

الهی بحرمت راز و نیاز که امام موسی علی رضا قدس الله سره العزیز

الهی بحرمت راز و نیاز که امام موسی کاظم قدس الله سره العزیز

الهی بحرمت راز و نیاز که امام جعفر صادق قدس الله سره العزیز

الهی بحرمت راز و نیاز که امام محمد باقر قدس الله سره العزیز

الهی بحرمت راز و نیاز که امام زین العابدین قدس الله سره العزیز

الهی بحرمت راز و نیاز که حضرت امام حسین شهید دشت کربلا قدس الله سره العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت سید المرسلین خاتم النبیین حبیب رب العالمین احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

ہر کہ جاوید یار حبیب الٰہ شود

باز یابان صدق خواند شجرہ پیران چشت

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت شاہ العالمین بندگی شاہ اللہ بخش گنج بخش قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ شاہ العالمین بندگی شاہ [illegible] بابا [illegible] قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ السیادات [illegible] سید [illegible] امیر سید [illegible] قوام الدین قدس اللہ سرہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ شیخ المشائخ مخدوم شیخ بہاء الدین [illegible] قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت سید اجی حامد مانکپوری قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ السادات سید ضیاء الدین قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ شیخ المشائخ شیخ حسام الدین قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت شیخ المشائخ شیخ نور قطب عالم قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ شیخ المشائخ حضرت شیخ علاء الدین قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ شیخ المشائخ حضرت شیخ اخی سراج الدین عثمان قدس اللہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ شیخ المشائخ حضرت شیخ نظام الدین احمد بدایونی قدس اللہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ شیخ المشائخ حضرت شیخ فرید مسعود قدس اللہ سرہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ حضرت خواجہ قطب الدین قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ حضرت خواجہ معین الدین چشتی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ حضرت خواجہ عثمان ہارونی چشتی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ حضرت خواجہ حاجی شریف زندنی قدس سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ خواجہ مودود چشتی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ حضرت خواجہ ناصر الدین ابو یوسف چشتی قدس

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ حضرت خواجہ ابو محمد چشتی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ حضرت خواجہ احمد چشتی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ حضرت خواجہ ابو اسحاق شامی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ حضرت خواجہ ممشاد علو دینوری قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ حضرت خواجہ ہبیرۃ البصری چشتی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت خواجہ حذیفہ مرعشی چشتی قدس اللہ سرہٗ

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت خواجہ عبد اللہ چشتی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت خواجہ حسن بصری چشتی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت اسد اللہ الغالب امیر المومنین علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ سید المرسلین رسول رب العالمین احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

شجرہ پیران عظام قدس سرہم سہروردیہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ شیخ المشائخ فیض بخش ہند کی حضرت اللہ بخش گنج بخش قدس سرہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ سیاح العالمین حضرت شاہ مبارک بالاوتی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ سید السادات حضرت شاہ عاشق اللہ میر علی قوام الدین چشتی قدس سرہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت میر سید شہاب الدین قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ میر اسمٰعیل حاجی الحرمین قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت مخدوم جہانیاں میر جلال الدین قدس سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت سید راجو قتال قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت مخدوم رکن الدین ابو الفتح قدس اللہ سرہ العزیز

الهی بحرمت راز و نیاز که حضرت مخدوم شیخ عارف صدر الحق و سراج الدین قدس الله سره العزیز

الهی بحرمت راز و نیاز که حضرت مخدوم بهاؤ الدین ذکریا القریشی قدس الله سره العزیز

الهی بحرمت راز و نیاز که مخدوم شیخ سلطان العالم شیخ شهاب الدین سهروردی قدس الله سره العزیز

الهی بحرمت راز و نیاز که حضرت شیخ ضیاء الدین ابو نجیب القاهر سهروردی قدس الله سره العزیز

الهی بحرمت راز و نیاز که حضرت مخدوم شیخ وجیه الدین شیخ سهروردی قدس الله سره العزیز

الهی بحرمت راز و نیاز که حضرت مخدوم شیخ ابو الفرج ریجانی سهروردی قدس الله سره العزیز

الهی بحرمت راز و نیاز که حضرت مخدوم ابو العباس نهاوندی قدس الله سره العزیز

الهی بحرمت راز و نیاز که حضرت مخدوم ممشاد دینوری قدس الله سره العزیز

الهی بحرمت راز و نیاز که حضرت خواجه جنید بغدادی قدس الله سره العزیز

الهی بحرمت راز و نیاز که حضرت خواجه سری سقطی قدس الله سره العزیز

الهی بحرمت راز و نیاز که حضرت خواجه معروف کرخی قدس الله سره العزیز

الهی بحرمت راز و نیاز که حضرت خواجه امام داود طائی قدس الله سره العزیز

الهی بحرمت راز و نیاز که حضرت خواجه حبیب عجمی قدس الله سره العزیز

الهی بحرمت راز و نیاز که حضرت خواجه حسن بصری قدس الله سره العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ حضرت امیر المومنین اسد اللہ الغالب علی ابیطالب کرم اللہ وجہہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ سید المرسلین خاتم النبیین رسول رب العالمین احمد مجتبیٰ محمد مصطفٰی

شجرۂ پیران عظام سہروردیہ
از جانب مخدوم جہانیان اباً و جداً

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ حضرت شاہ العابدین بندگی شاہ آگہ بخش گنج بخش قدس اللہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ حضرت شاہ العالمین بندگی شاہ مبارک بالا دستی قدس سرہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ السید السادات میر سید علی عاشق اللہ میر سید علی قیام الدین

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ حضرت میر سید قیام الدین قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ حضرت میر سید خان حاجی الحرمین قدس اللہ سرہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ حضرت میران سید راجو قتال بخاری قدس سرہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ حضرت مخدوم جہانیان سید جلال بخاری قدس سرہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ حضرت میران سید احمد کبیر بخاری قدس اللہ سرہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ حضرت میر سید جلال بزرگ بخاری قدس اللہ سرہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ حضرت میر سید علی موحد بخاری قدس اللہ سرہ العزیز

الٰهی بحرمت راز و نیاز یکه حضرت میر سید جعفر بخاری قدس الله سره العزیز

الٰهی بحرمت راز و نیاز یکه حضرت میر شمس الدین محمد بخاری قدس الله سره

الٰهی بحرمت راز و نیاز یکه حضرت میر سید محمود بخاری قدس الله سره العزیز

الٰهی بحرمت راز و نیاز یکه حضرت میر سید عبدالله بخاری قدس الله سره العزیز

الٰهی بحرمت راز و نیاز یکه حضرت میر سید محمد علی اصغر بخاری قدس الله سره

الٰهی بحرمت راز و نیاز یکه حضرت میر سید جعفر بخاری قدس الله سره العزیز

الٰهی بحرمت راز و نیاز یکه حضرت علی بخاری قدس الله سره العزیز

الٰهی بحرمت راز و نیاز یکه حضرت امام جواد محمد تقی قدس الله سره العزیز

الٰهی بحرمت راز و نیاز یکه حضرت امام علی موسی رضا قدس الله سره العزیز

الٰهی بحرمت راز و نیاز یکه حضرت امام موسی کاظم قدس الله سره العزیز

الٰهی بحرمت راز و نیاز یکه حضرت امام جعفر صادق قدس الله سره العزیز

الٰهی بحرمت راز و نیاز یکه حضرت امام محمد باقر قدس الله سره العزیز

الٰهی بحرمت راز و نیاز یکه حضرت امام زین العابدین قدس الله سره العزیز

الٰهی بحرمت راز و نیاز یکه حضرت امیر المومنین امام حسین شهید دشت کربلا رضی الله عنه

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت امیر المومنین اسد اللہ الغالب علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت سید المرسلین خاتم النبیین احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

شجرۂ پیرانِ عظام قلندریہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ شاہ العالمین فیض بخش حضرت شاہ اللہ بخش گنج بخش قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ شاہ العالمین حضرت بندگی شاہ مبارک بالا دستے قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت سلطان العارفین جانِ عاشقان فرد محبوب رسول شاہ عارفان قدس سرہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت مخدوم شیخ بہار الدین قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت مخدوم شیخ حسین سہروردی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت مخدوم میر سید نجم الدین غوث الدہر ابو العباس قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت میر سید جعفر کدوادی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت سید سید جمیل ناوسی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت مخدوم شیخ عبد العزیز علم وار محمد مصطفیٰ قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت سید المرسلین خاتم النبیین احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

شجرۂ پیران عظام فردوسیہ قدس سرہم

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ شاہ العالمین حضرت بندگی شاہ الٰہ بخش گنج بخش قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ شاہ العالمین بندگی شاہ مبارک بالا دستی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ سلطان السادات حضرت میر سید علی قیام الدین قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت مخدوم شیخ شرف الدین یحییٰ منیری قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت خواجہ نجیب الدین فردوسی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت خواجہ رکن الدین فردوسی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت خواجہ بدر الدین سمرقندی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت خواجہ سیف الدین باخرزی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت خواجہ نجم الدین کبریٰ قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت خواجہ ضیاء الدین ابو نجیب سہروردی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت خواجہ وجیہ الدین قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت خواجہ محمد بن عبد اللہ معروف بہ عمویہ قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت خواجہ ممشاد دینوری قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت خواجہ ممشاد دینوری قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت خواجہ ابوالقاسم جنید بغدادی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت خواجہ سری سقطی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت خواجہ معروف کرخی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت خواجہ امام علی موسیٰ رضا قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت خواجہ امام موسیٰ کاظم قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت امام جعفر صادق قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت امام محمد باقر قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت امام زین العابدین قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت امام حسین شہید دشت کربلا قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت امیر المومنین اسد اللہ الغالب علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت سید المرسلین خاتم النبیین احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

شجرہ پیران عظام از طرف سلطان بایزید بسطامی

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ بدر ایمن فیض بخش شاہ العاشقین شاہ الہ بخش گنج بخش قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت بندگی شاہ مبارک بالا دستی قدس سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ تاج العارفین حضرت میر علی عاشقان میر علی قوام الدین قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت بندگی شاہ قدن قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ سلطان العارفین حضرت شاہ عبد اللہ شطار قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت شیخی شیخ السلام والاولیا الحاجی محمد عارف ما نقار ما الفقرا

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ شیخ المشائخ بندگی حضرت شیخ محمد بن خدا قلی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ مخدوم شیخ خدا قلی الفقرا معنا و عبد اللہ قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت مخدوم شیخ ابوالحق ابی یزید الفقرا قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت مخدوم شیخ مظفر مولا ترک طوسی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت شیخ ابی یزید الفقرا قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت خواجہ مغربی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت تاج التارکین سلطان العارفین سلطان بایزید بسطامی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت امام المسلمین امیر المومنین امام جعفر صادق قدس سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت امیر المومنین حضرت امام محمد باقر قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت امام المسلمین امیر المومنین حضرت امام زین العابدین قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت امام المسلمین حضرت امام حسین شہید کربلا قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت امام المسلمین امیر المومنین اسد اللہ الغالب علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت سید المرسلین خاتم النبیین احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

شجرہ پیران جانب حضرت سید شاہ بدیع الدین قدس سرہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت شاہ العالمین بندگی شاہ اللہ بخش گنج بخش قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ شاہ العالمین حضرت بندگی شاہ مبارک بابا دوستی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ السیادات میر سید علی عاشقان میر سید علی قوام الدین قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت میر سید قیام الدین قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت مخدوم سید خان حاجی الحرمین قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت بندگی شاہ بدیع الدین شاہ مدار قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت شیخ کی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت مخدوم شیخ لطفور شاہی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت ابابکر صدیق رضی اللہ عنہ قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت سید المرسلین خاتم النبیین احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

شجرۂ پیران عظام چشت بہشت حضرت مخدوم شیخ برہان الدین شیخ درویش چشتی قدس اللہ سرہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ شیخ المشائخ حضرت شیخ درویش برہان الدین قاسم اودھی قدس اللہ سرہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ شیخ المشائخ حضرت شیخ فتح اللہ اودھی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ شیخ المشائخ حضرت شیخ صدر الدین حکیم طبیب قدس سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ شیخ المشائخ حضرت شیخ نصیر الدین چراغ دہلوی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ شیخ المشائخ حضرت محبوب الٰہی سلطان نظام الدین قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ شیخ المشائخ حضرت شیخ فرید الدین مسعود قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ شیخ المشائخ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت خواجہ معین الحق والدین چشتی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت خواجہ عثمان ہارونی چشتی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت خواجہ حاجی شریف زندنی چشتی قدس سرہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت خواجہ مودود چشتی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت خواجہ نصیر الدین ابو یوسف چشتی قدس سرہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت خواجہ ابو محمد چشتی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت خواجہ مظفر چشتی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت خواجہ ابو اسحاق شامی چشتی قدس اللہ سرہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت خواجہ ممشاد علو دینوری چشتی قدس اللہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت خواجہ ہبیرۃ البصری چشتی قدس اللہ سرہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت خواجہ حذیفہ مرعشی چشتی قدس اللہ سرہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت خواجہ ابراہیم ادہم چشتی قدس اللہ سرہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت خواجہ فضیل عیاض چشتی قدس اللہ سرہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت عبد الواحد چشتی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت خواجہ حسن بصری چشتی قدس اللہ سرہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت اسد اللہ الغالب علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت سید المرسلین خاتم النبیین احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ

شجرہ عالیہ حضرت پیران قادریہ رضوان اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین

اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمدا عبدہ و رسولہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ شیخ المشائخ بندگی حضرت شیخ درویش برہان الدین [illegible] قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ شیخ المشائخ سید حسن بہرائچی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ سید السادات میر سید اجمل قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ سید السادات میر سید جلال الدین [illegible] قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ شیخ المشائخ شیخ عبد الغنی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ شیخ المشائخ شیخ شمس الدین عبد الفاضل بن عبد الغنی قدس سرہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ شیخ المشائخ شیخ نجیب الدین ابی الغیث [illegible] قدس اللہ سرہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ شیخ المشائخ شیخ ابو المکارم فاضل بن عبد الغنی قدس اللہ سرہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ شیخ المشائخ شیخ شمس الدین علی افلح قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ شیخ المشائخ شیخ قطب الدین علی [illegible] قدس اللہ سرہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ شیخ المشائخ حضرت سید شاہ الثقلین میران محی الدین شیخ عبد القادر [illegible]

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ شیخ المشائخ حضرت شیخ ابا سعید [illegible] قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ شیخ المشائخ شیخ ابی الحسن علی [illegible] قدس اللہ سرہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ شیخ المشائخ شیخ ابو الفرح طرطوسی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ شیخ المشائخ شیخ ابو الفضل عبد الواحد [illegible] تمیمی قدس اللہ سرہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ شیخ المشائخ شیخ ابا بکر محمد شبلی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ شیخ المشائخ شیخ ابو القاسم جنید بغدادی [illegible]

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ میان شیخ حضرت شیخ سری سقطی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ میان شیخ المشائخ حضرت شیخ معروف کرخی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ میان شیخ حضرت شیخ امام داؤد طائی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ میان شیخ المشائخ حضرت شیخ حبیب عجمی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ میان شیخ المشائخ حضرت شیخ حسن بصری قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ میان سید اللہ الغالب علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ میان حضرت سید المرسلین خاتم النبیین احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

[illegible] سلسلۂ عالیہ سہروردیہ [illegible]

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ میان قطب عالم حضرت مخدوم شیخ درویش برہان الدین قاسم اودھی

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ میان میران سید بڈھن بہرائچی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ میان سید محمود اجل قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ میان مخدوم جہانیان سید جلال الدین بخاری قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ میان شیخ المشائخ شیخ رکن الدین ابو الفتح قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ میان شیخ المشائخ شیخ صدر الدین عارف قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ میان شیخ المشائخ شیخ بہاء الحق والدین زکریا ملتانی قدس اللہ سرہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ میان شیخ الشیوخ شیخ سراج العالم شیخ شہاب الدین سہروردی قدس اللہ سرہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز یگانہ شیخ المشائخ شیخ ضیاء الدین ابو نجیب ابوالقاہر سہروردی قدس اللہ سرہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز یگانہ شیخ المشائخ شیخ وجیہ الدین سہروردی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یگانہ حضرت مخدوم شیخ ابوالفرج زنجانی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یگانہ حضرت شیخ ابوالعباس قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یگانہ شیخ علی رودباری قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یگانہ حضرت خواجہ جنید بغدادی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یگانہ حضرت خواجہ سری سقطی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یگانہ حضرت خواجہ معروف کرخی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یگانہ حضرت خواجہ امام داؤد طائی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یگانہ حضرت خواجہ حبیب عجمی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یگانہ حضرت خواجہ حسن بصری قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یگانہ حضرت اسد اللہ الغالب علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز یگانہ حضرت سید المرسلین خاتم النبیین احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

۹۰۰ عمر آدم علیہ السلام	۹۰۰ عمر شیث علیہ السلام	۹۰۰ عمر نوح علیہ السلام	عمر ہود علیہ السلام
۱۸۰ عمر صالح علیہ السلام	۱۹۰ عمر ابراہیم علیہ السلام	۱۳۰ عمر اسمعیل علیہ السلام	۴۶۰ عمر اسحاق علیہ السلام
۱۸۰ عمر یعقوب علیہ السلام	۱۸۰ عمر یوسف علیہ السلام	۳۵۰ عمر ایوب علیہ السلام	۹۰ عمر موسیٰ علیہ السلام
۲۰۰ عمر زکریا علیہ السلام	۶۳ عمر حضرت رسول رب العالمین	سن وفات حضرت بلال علیہ السلام	تمت

پشت نامه

بسم الله الرحمن الرحیم

بدانکه حضرت شاه الله بخش گنج بخش شطاری و حضرت شیخ عبدالخالق شطاری رحمهما الله تعالی
هر دو پسران قاضی شیخ خوندن خرقه پوشش طریقت رح ابن قاضی محمد جمال ابن قاضی کبیر
ابن بندگی شیخ موسی ابن قاضی عمران یکے بودند و قاضی عمران یکے و قاضی قوام الحق
والدین برادران حقیقی صدیقی قریشی یمنی بازسیستانی بازجهیری پسران شیخ حسام الدین
و بندگی شیخ موسی همراه قاضی قوام الحق والدین عم خود که قاضی جهجر که حوالی سنبت
بودند اول در دهلی تشریف آوردند و در قصبه جهنجهیر مضافه صوبه دهلی استقامت
ورزیدند و اولاد حضرت بندگی شیخ موسی در قصبه گنگوه تفسیر بریاست و امتیاز ممتاز
اند و شیخ قوام الحق والدین در قصبه رتهک سکونت اختیار نمودند چنانچه تا حال اولاد
امجاد شان دران قصبه ریاست میدارند و از اولاد شان شنیده شد که قاضی قوام الحق
والدین از جناب حضرت سلطان المشائخ سلطان نظام الدین اولیاء قدس سره نعمت
بیعت شرف اند و رشد اند و شیخ حسام الدین بن شیخ نظام الدین ابن شیخ فخر الدین بن
شیخ علاء الدین بن شیخ معین الدین بن شیخ کمال الدین که ایشان از ماکن یمن آمده
و بسیستان سکونت فرمودند و این بیت اکثر میخواندند؎ گر یوسف سلطنتی داشتے
ماکنعان یمن را بچه نگذاشتیے ۔ و این هم شنیده شد که حاکم سیستان را چون خبر آمد از
شیخ کمال الدین رسید و قصد گرفتن ایشان کرد شیخ موصوف بیت مذکور نوشته نزد او فرستاد

وشیخ کمال الدین بن شیخ امام الدین ابن سلطان شمس الدین که حاکم مین ابن شیخ مسعود
ابن شیخ احمد حاکم مین ابن شیخ محمود ابن شیخ ابراهیم ابن شیخ اسمعیل ابن شیخ عبدالله
رضی الله عنه حاکم مین که از اصحاب رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم بودند ابن عبدالرحمان
رضی الله عنه که کنیت وی ابو عبدالله هست وآن نیز از اصحاب رسول الله صلی الله علیه وآله
وسلم بودند ابن حضرت امیر المؤمنین ابوبکر صدیق رضی الله عنه که کنیت وی عبدالله بوده ودر
نبوت ملقب به صدیق اکبر به صدق مقال خود شدند قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم
فی هذه الامت عتیق الله فیه [illegible] سمی بعتیق الله ابن ابی قحافه رضی الله عنه که آن هم
از اصحاب رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم بوده است و [illegible] هیچ کسی نسباً بعد
نسباً اصحاب رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم برحق بوده واین صفت خاص از صحابه
[illegible] بوده اند و ابو قحافه مذکور رضی الله عنه ابن عثمان ابن عامر ابن عمرو ابن کعب ثانی ابن سعد
ابن تیم [illegible] صاحب قبیله تمیمیه ابن مره اینجا از جناب رسالت مآب صلی الله علیه وآله وسلم
نسب می آمیزند و ما فوق آن در نسب تا به جناب سرور کائنات صلی الله علیه وآله وسلم
مذکور و مسطور هست تحریرش چندان ضروری نیست ـ

واحوال اولاد واحفاد وسلسله پیران نوشته است

آن حضرت قدوة الواصلین زبدة الکاملین شیخ الله بخش گنج بخش شطاری وحضرت شیخ المشائخ
شیخ عبد الخالق شطاری قدس سرهما برادران حقیقی بودند با حضرت شیخ المشائخ شیخ
الله بخش گنج بخش شطاری رحمه الله بحالت تجرد واز دار فانی بدار باقی رحلت فرموده اند
وشیخ المشائخ حضرت شیخ عبد الخالق شطاری یک پسر گذاشته اند مسمی به شیخ محمد واز او شان
شیخ [illegible] و [illegible] پیدا شدند که به دست پدر خود شیخ محمد بیعت فرموده اند [illegible]
محمد خان صاحب [illegible] انوار محمد خان صاحب بیرون خانقاه حضرت شاه الله بخش گنج بخش واقعه

قصه گرده مکتب است رضی الله عنها که خلفاء شاه گنج بخش شطاری قدس سره بوده‌اند دست
به جمع هستند و از روشن جهان خاص شیخ محمد مسایح متولد شدند و از ان پسر یکی شیخ محمد
که لاولد فوت شدند دوم قاضی الهی بخش سوم قاضی محمد سعید و دو دختر که یکی بچو دهری
محمد احسان کاسنوی کتخدا شد دوم به محمد امین ابن علی اکبر کتخدا شد و قاضی الهی بخش را
دو پسر یکی قاضی حیات بخش دوم قاضی قادر بخش و از قاضی حیات بخش یک پسر
حاجی مولوی حافظ احمد الله که بهمراهی سید احمد صاحب شهید شدند و حافظ صاحب
موصوف یک دختر گذاشتند و نیز از قاضی حیات بخش یک دختر پیدا شد که با وحید الدین
خلف قاضی قادر بخش کتخدا شد و قاضی قادر بخش را چهار پسر شد یکی قاضی محمد محمود بخش
دوم قاضی محمد امیر سوم قاضی وحید الدین چهارم قاضی حمید الدین و یک دختر پیدا
شدند و قاضی محمد محمود بخش یک پسر گذاشت قاضی محمد عبد الباری و قاضی محمد عبد الباری را
پسر شدند عبد الهادی و عبد الواحد و عبد الحکیم و عبد الهادی را دو پسر اند محمد بشیر و محمد سعید
عبد الفاضل و عبد الواحد را یک پسر عبد الوارث است و قاضی محمد امیر دو پسر یکی ظهیر الدین
دوم احمد الدین و چهار دختر گذاشتند و قاضی حمید الدین را یک پسر قاضی معین الدین و یک
دختر است و قاضی وحید الدین را دو پسر قاضی فرید الدین و قاضی رشید الدین و سه دختر
ازان یکی بمولوی عبد الرب صاحب منسوب شد دوم مفتی عبید الله سوم مفتی یعقوب علی
ساکن میرتهه و قاضی فرید الدین را پنج پسر یکی قاضی شجاع الدین دوم قاضی فہیم الدین سوم
قاضی رضی الدین چهارم قاضی حکیم الدین پنجم محمد [illegible] و سه دختر هستند و شجاع الدین را
دو پسر اند مصباح الدین و شفیع الدین و رضی الدین را یک پسر علیم الدین است و رشید الدین را
یک پسر غیاث الدین است و قاضی محمد سعید را دو پسر یکی شیخ غلام الهی بخش دوم [illegible]
[illegible] شیخ غلام الهی بخش را یک پسر [illegible] غلام [illegible] پیدا شد و غلام [illegible] را

یک پسر شیخ احمد بخش و احمد بخش را سه پسر یکی فیاض بخش دوم عبدالرحمن سوم امیر علی
و شیخ خدا بخش را دو پسر شدند یکی حاجی عبدالستار دوم محی الدین که هر دو مرید سید حبیب
الله [illegible] متوطن [illegible] بریلی بودند و حاجی عبدالستار را یک پسر [illegible] عبدالرزاق [illegible]
عبدالرزاق را از زوجه اولی یک پسر شبیر احمد و یک دختر و از زوجه ثانی دو پسر نظیر احمد
و سعید احمد شدند و از شیخ محی الدین چهار پسر یکی مولوی محمد عبدالقیوم دوم مولوی محمد
عبدالحق سوم مولوی محمد عبدالغنی چهارم مولوی محمد عبدالرب و پنج دختر متولد شدند
که یکی به قاضی [illegible] الدین صاحب سکندرآبادی دوم به قاضی وزیر علی صاحب
[illegible] متوطن [illegible] کتخدا شده بود که فوت [illegible] آن [illegible] الحسن [illegible]
بوده [illegible] سوم [illegible] مولوی [illegible] الرحیم صاحب متوطن [illegible] چهارم
به قاضی [illegible] الدین صاحب پسر قاضی فرید الدین متوطن [illegible] کتخدا شده [illegible]
پنجم [illegible] کتخدا [illegible] شد و مولوی عبدالحق [illegible] دو دختر [illegible] شدند که [illegible]
پسر عبدالرزاق کتخدا شده [illegible] و مولوی عبدالغنی صاحب را یک پسر [illegible]
قوام الدین احمد و یک دختر و مولوی عبدالرب صاحب را یک دختر [illegible]

بنابر تشقیق شدی ترک نسب کر جا می
که در [illegible] فلان ابن فلان چیز نویسند

تمام شد

اذکروا الله الاحد العلی العزیز

۱۳۰۳ھ

[illegible]

مونس الارین

تصنیف لطیف قدوۃ السالکین زبدۃ الکاملین حضرت شیخ الہ بخش [illegible]

قدس الله سرہ العزیز

در مطبع مجتبائی دہلی طبع شد

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ نَوَّرَ قُلُوْبَ الذَّاکِرِیْنَ بِنُوْرِ الْمُرَاقَبَةِ
سب تعریف واسطے اللہ کے ہے جسنے روشن کیا دلکو یاد کرنیوالونکے ساتھ نور مراقبہ
وَالْاِحْسَانِ وَخَصَّهُمْ بِذِکْرِهٖ اِیَّاهُمْ لِمَا قَالَ فَاذْکُرُوْنِیْ
اور مشاہدہ کے اور خاص کیا انکو ساتھ یاد اپنی کے جو کہا پس یاد کرو تم مجھکو
اَذْکُرْکُمْ فِی الْقُرْاٰنِ وَاَکْرَمَهُمْ بِاِکْرَامِ جَلِیْسِهِمْ بِالرَّحْمَةِ
یاد کروں میں تمکو قرآن میں اور بزرگ کیا انکو ساتھ بزرگ کرنے ہمنشین انکے کے ساتھ بخشش
وَالْغُفْرَانِ وَالصَّلٰوةُ عَلٰی نَبِیِّهِ الْمُصْطَفٰی مُحَمَّدِنِ الَّذِیْ
اور مغفرت کے۔ اور درود اوپر نبی اس اللہ کے جو برگزیدہ کیے گئے محمد ہیں ڈرانیوالے
اَلْعُرْیَانِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَحْبَابِهٖ الذَّاکِرِیْنَ ذِکْرَ
کھلے اور اوپر آل انکی کے اور یاروں انکے کے اور دوستوں انکے کہ یاد کرنیوالے یاد
اللّٰهِ کَثِیْرًا بِالسِّرِّ وَالْاِعْلَانِ اَمَّا بَعْدُ فَقَالَ الشَّیْخُ
اللہ کو بہت بیچ پوشیدہ اور ظاہر کے پیچھے حمد و نعت کے پس کہا پیشوا
الْاَعْظَمُ الْمَخْدُوْمُ الْمُعَظَّمُ مُبَیِّنُ الدَّقَائِقِ عَلٰی قَدْرِ
بڑے مخدوم تعظیم کیے گئے نے کہ بیان کرنیوالے باریکیوں کے ہیں اوپر اندازہ

عُقُولِ الْخَلَائِقِ فِي الدِّيْنِ وَمُظْهِرُ اَبْوَابِ الْحَقَائِقِ

عقلون خلق اللہ کے بیچ دین کے اور ظاہر کرنیوالے دروازون حقیقتون کے

وَاٰدَابِ الطُّرُقِ لِلْمَشَائِخِ وَالْمُرْشِدِيْنَ الَّذِيْ لَحْظَةُ عَيْنٍ

اور دروازے راہون سلوک کے ہین واسطے مشائخون اور مرشدون کے ایسا ہے کہ ایک پلک مارنا

مِنْ صُحْبَتِهٖ بِالْاِفَادَةِ تَفْضُلُ عَلٰى عِبَادَةِ سِنِيْنَ وَفِيْ

صحبت آنکے سے ساتھ فائدہ دینی کے فضیلت رکھتی ہو اوپر عبادت برسونکے اور بیچ

قِلَّةِ عِبَادَةٍ مِنْهُ اَلْفُ اَلْفِ سَعَادَةٍ وَشِفَاءُ الصُّدُوْرِ

تھوڑی سی عبادت کے ان سے ہزار ہزار نیکبختی اور شفا سینون کے

لِلْمُسْلِمِيْنَ وَقَدِ امْتَلَأَ الْاٰفَاقُ بِمَا يَكْثُرُ الْاُلُوْفُ

واسطے مسلمانونکے اور تحقیق بھر گئی ہین تمام کنارے ساتھ اس چیز کے کہ زیادہ ہوتی ہین ہزارون

مِنْ صُنُوْفِ الصِّيَامِ وَالْقِيَامِ فِيْ زَمَانِنَا وَلَيْسَ الْوُقُوْفُ

طرح طرح کے روزون اور کہڑا ہونے کے بیچ زمانہ ہمارے کے اور نہین خبر

لِاَحَدٍ مِنَ الْاُلُوْفِ فِيْ صُفُوْفِ اَهْلِ التَّصَوُّفِ لِحَقِيْقَةِ

واسطے کسی کے ہزارون مین سے بیچ گروہون صاحب صوفیہ کے واسطے حقیقت

لُبْسِهٖ سَاذَ اَفْئِدَتِهٖ كُلَّ لَحْظَةٍ فِيْ حَضْرَتِهٖ نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ

پوشیدہ اس سے کے کیا ہی پس زیادہ ہوتی ہی ہر لحظہ بیچ دربار آنکے کے روشنی اوپر روشنی کے

وَانْتِبَاهٌ عَلَى انْتِبَاهِ الْاَحْبَابِ وَوُضُوْحُ اٰثَارِ الْغَيْبَةِ

اور خبرداری اوپر خبردار ہونے یارون کے اور ظاہر ہوتی ہین نشانیان غیب کی

مِنِ انْشِرَاحِ قُلُوْبِهِمْ عَلٰى جِبَاهِ الْاَحْبَابِ فَبَانَ

روشنی دلون آنکے سے اوپر پیشانیون دوستون کے پس ظاہر ہوا

لِلطَّالِبِيْنَ مَقْصُوْدُ ظُهُوْرِهٖ لَا يَرْكَنُ اِلَى الْخَلَاءِ مَأْمُوْرٌ كَ

واسطے طالبوں کے مقصود ظہور انکے کا میل نہیں کرتا طرف پوشیدگی کے حکم کیا گیا

بِالتَّقْوٰى وَاِلَى الرَّاغِبِيْنَ يَثُوْرُ نُوْرُهٗ فَيَكْمُلُ فِى الْمِرْاٰةِ

انکا ساتھ تقوی کے اور طرف راغبوں کے جوش مارتا ہے نور انکا پس کامل ہوتا ہے بیچ آئینہ

مَنْظُوْرَةٌ وَيَقْوٰى وَاَوْصَلَ الدَّرَامُ بِهٖ كَثِيْرًا مِّنَ

دیکھے منظور نظر انکا اور مضبوط ہوتا ہے اور پہنچایا لازم پکڑنے دروازہ انکے نے بہت سے جوانوں

الشَّبَابِ بِالشُّيُوْخِ وَاَكْرَمَ اِرْشَادُ هَدْيِهٖ اَحْيَانًا

سے ساتھ بزرگوں کے اور بزرگ کیا رہنمائی ہدایت انکی نے شہدیوں

الْبِدَايَةِ بِالرُّسُوْخِ اِمَامُ الْاَمَاجِدِ وَالْاَفَاضِلِ

کو بسبب اعتقاد کی مضبوطی کے امام بزرگوں اور شہدوں کے

شَيْخُ مُبَارَكُ بْنُ عَبْدِ الْمُقْتَدِرِ بْنِ فَاضِلٍ مَتَّعَ

شیخ مبارک بیٹے عبد المقتدر کے بیٹے فاضل کے

اللّٰهُ الْمُسْلِمِيْنَ بِطُوْلِ بَقَائِهٖ وَاَيَّدَ بِنُوْرِ صُحْبَتِهٖ

مند کرے اللہ مسلمانوں کو ساتھ درازی زندگی انکی کے اور مدد کرے روشنی صحبت

الشُّطَّارَ بِاَنْوَارِ لِقَائِهٖ اَرَدْنَا اَنْ يَبْلُغَ مِنَّا اِلٰى مَنْ

شطاروں کے ساتھ روشنی دیدار انکے کے ارادہ کیا ہمنے یہ کہ پہنچے ہم سے طرف انکی

خَلْفَنَا بَيَانٌ بَانَ اِذْ لَيْسَ لِهٰذِهِ الْبُيُوْتِ اِلَّا كَبَيْتِ

کہ خلیفے ہمارے ہیں بیان روشن اس واسطے کہ نہیں ان گھروں کے لیے مگر جیسا گھر

الْعَنْكَبُوْتِ ثَبَاتٌ وَيَكُوْنُ ذٰلِكَ فِىْ فَصْلِ ذِكْرِ اٰبَاءِ

مکڑی کے بنیاد اور ہوگا یہ بیچ بزرگی یاد اللہ کے

العلي وتأييدات متواطئة بالخفي والجلي فهذه

کہ بلند ہے اور تائیدیں ہیں وارد اسکے کے ساتھ آہستہ کرنے اور بلند کرنیکے پس یہ

المجموع فيه اشارات لا يعقلها الا من كان

مجموعہ بیچ اسکے اشارے ہیں نہیں سمجھتا اسکو مگر جو شخص کہ ہے

عالما بطريقها وعبارات لا يقدر بعد ذوي العلم

عالم ساتھ طریقہ اسکے کے اور عبارتیں ہیں کہ نہیں قدرت رکھتا سوا صاحب علم

أن يؤدي تلك الأمانات الى فرقها وترغيب

کے یہ کہ پہنچاوے اُن امانات کو طرف گروہ انکے کے اور رغبت دینا ہے

للخواص والعوام وتحريض على فضل العبادات

واسطے خواص اور عوام کے اور حرص دلانا اوپر فضیلت کی عبادات کے

بالدوام وتربية للاخوان بدقائق الاحسان و

ساتھ ہمیشہ کرنیکے اور سکھانا واسطے بھائیوں کے ساتھ باریکیوں احسان کے اور

تنوير بتوضيح الحقائق على رتبة الايقان وفيها ورد

روشنی ہے کہ ظاہر کرتی ہے حقیقتیں اوپر رتبہ یقین کے اور بیچ اسکے وارد ہے

بين الانبياء مثبت للمواد وتبيين للمريدين تفسير

وارد ہوا ہے بیچ انبیاء کے ثابت رکھنے والا ہے واسطے ولیوں کے اور آسان کرنیوالا ہے واسطے

على درك المراد جمعته متحفا اليه بالطائفة

کر قید کیا جان اپنی کو اوپر پانے مراد کے جمع کیا میں نے اس کتاب کو درحالیکہ تحفہ کرنیوالا ہوں

وما كنت ان اتجاسر بهذه البضاعة المزجاة على

طرف انکے جماعت کے ... انکی کے اور نہیں ہوں میں یہ کہ جرأت کروں ساتھ اس پونجی ادنے کے اوپر

إنجازه وما جئت به إلا أنا مأمور وكلفني به الأمير

تجیز کرنے تک اسکے کے اور نہین لایا مین اسکو مگر مین حکم کیا گیا تھا اور تکلیف دی مجھکو ساتھ اسکے امیر نے

فيما من عند الله إليه الحق ومن به أهل أمير جعل

بیچ اس چیز کے کہ نزدیک اسکے سے ہو طرف اس امیر کے حق یعنی حکم کرنا اور ساتھ اسکے یار امیر اہل کیا

الله لكل من سعى فيه أجره ولي أجري منه أنهار

اللہ نے واسطے ہر شخص کے کہ کوشش کی بیچ اسکے ثواب اور واسطے میرے ثواب ملا اسکی طرف سے نہرین

فضله ورحمته التي إلى عباده تجري

فضل اور رحمت اسکی کے ہین جو طرف بندون اسکے کے بہتی ہین۔

ترجمہ بتحریر و در پارسی حاصلش تقریر آن ست کہ چون عزم منجزم شد کہ فوائد
پراگندہ جمع کردہ فوائد این جمع پراگندہ گردانند جیزوی اسباب از احادیث
و آیات در ینباب از ہدایا اصحاب در مجلس شریف حاضر بود باین درویش
دادند و بار تالیف نہ برین ضعیف کہ بر ہمت خویش بنہادند و فرمودند کہ این
ثواب در نامہ عمل شیخ الہ بخش باشد بعدہ لضرورۃ الحال خاموشی کہ تا ۱۲
دوازدہ سال بلکہ بیشتر داشتہ با امتثال حکم از دست گذاشتہ و دو کلمہ با اوراق
خام در کیاست کوشیدن ناتمامی دانستہ و رو بانکار ممکن نبود بدینکار رد
منود و بجواب صواب ندید و این عبادت را سعادت پسندید۔

ولا حول ولا قوة إلا بالله العلي العظيم

اور نہین طاقت اور نہین قوت مگر ساتھ اللہ بلند بزرگ کے۔

تا چون بتاثیر نفس پاک ایشان و بہمت جماعہ فقیران و درویشان این فضائل
ذکر بدین طریق ترتیب یافتہ بعد مطالعہ بتحسین شریف تشریف اند

مونس الذاکرین نام نهادند۔

وَاللّٰهُ الْمُوَفِّقُ وَالْمُعِيْنُ اِيَّاهُ نَعْبُدُ وَبِهٖ نَسْتَعِيْنُ۔

اور اللہ توفیق دینے والا اور مدد کرنے والا ہے خاص اسکو پوجتے ہیں ہم اور اسی سے مدد چاہتے ہیں

ذکر شجرہ پیران صاحب یقین ارشاد خاندان عشقیہ که شغل اذکار مشرب اندر طریق استمداد

بیا ای همت مردان به تاثیر — بسم در کار من کن کار اکسیر

شده بگشا به مفتاح سمائی — بکن بر گنج غیبم رهنمائی

که سنگ به گنج باید دست آویز — توانم تا شود طبعم گهر ریز

بچه یا بیست در علم این راه — که قدرش نیست در امکان آگاه

بیا ای دل بحبل الله در هوش — بزن دستی که یم یابی تو تا دوش

بلا علم گفت رهبر نیک تدبیر — بهمت کوشش و دامن همتم گیر

بیا بر پاس مردی نی ز بولی — چو مردان نه قدم بر رهنمونی

ز هر شد ره رسید این حکم در گوش — ز تاب همتش زد همتم جوش

قوتش با ضعف خود یاد — مستور شد سرور هم شب تار

اطاعت کردم و خامه گرفتم — شد آسان هر چه بود اندر شکستم

فاعلم کنت لا اعلم وادری — ایان جلی نصیبت منه سبکله

پس جانا ... نہ جانتا تھا اور نہ خبر رکھتا — یہ که ... آسان ہوئے

بیا ای طالب راه خدائی — که تشنه راه را بهر خود کشائی

مقام پاک و متبرک جهان شد — چو این بقعه مبارک جای شان

مرو در شرق و غرب اندر پی وی — بخدمت کفش هر و معتکف نشین

به ورع الورع من یک صاحب الورع

ومن بر خیر و صاحب خیر والم
مرا مولد بدین بقعه اگر نیست
همان نسبت بود نسبت مقیمی
چو ملک او منبع از کرسی شام
زشاه نفتر آن شاه مبارک
که مرد راه دین از بینائی
غلطی نوشته که اینجا او نوشت
از آن سید علی قطب آفتابے
ز بابا جیله پیر او صافت او بین
هزاران شکر باید گفت ما را
بر ایشان آیا این نعمت بتحقیق
شده آنجا شیخ حافظ واسطه گاه
مسافر پیر سو آمد و می آمد
چه او رو کرده بر ایقان غیبی
تجرد خلوتی دین نجم دین و ر
ضیا الدین عبد القاهر آمد
به پیر راه بر بو بکر نساخ
ابو عثمان شد از بو علی کاتب

فهما یفعل بواد غیر ذی ذرع
پس کجا کریگا هیچ میدان بن حقیقی الیکی
که الله بخش بن خوند بن جمالم
ملاذ و پیشم جای دیگر نیست
که با شیخ بشیر در اسرو دینی
زجیحا یا نه چه با گذه پیشانم
گزیده حق تعالی و تبارک
بنوده اهل دل را آشنائی
یقین دان کز مقام هم پیوست
ز تاجے کو زده بر طاقت تاپے
ز ماهی تا به مه او صافت او بین
که دارم پیش بر چون آن مقتدا را
ز پیر راه بر شان قطب صدیق
ز عبد الله پیر راه ستار
ز ابراهیم عشق آباد می آمد
بنو دیش ره نظام الدین حسینی
بمارا یا سر بدلیسی ز پیر
ز احمد را و یے ظاهر آمد
ابو القاسم بنو آن طریق وهاج
داو از رود یا یے ذو المراتب

پیشش خواجهٔ جمال مرتضی را	دروی چون فرستی مصطفی را
بیا از صدق با اصناف حاجات	دو دست خود برآر و رو بمناجات

مناجات در امید نجات و خواستن حاجات از درگاه قاضی الحاجات

الهی بدست هوای نفسانی و کید شیطانی و خطرات لا یعنی ناصیهٔ جنان و اختیار بناوانی ما را سپاری پروردگارا روی همت ما را بتوجه تام الی الله و با عراض عما سوی الله علی الدوام متوجه داری۔

الهی نقش پریشانی از لوح دل و پیشانی ما پاک بشوی و آنچه آبروی دو جهانی ارزانی باشد بتوفیقش گوی۔

الهی چه آنچه فرموده و راه نموده نفس کور ما را بینائی بخشی تا بدان راه رود و از نور هدایت خویش روشنائی بنما تا دریا اکفره نرود۔

الهی بینی ما را از بوی خود بینی فراغی ده تا رائحهٔ قرب دریابد و دم مشفقی هم بمشفق ده هم کرامت کن تا غم نقد از دره نه بیرون بشتابد

الهی صانع کردگار زبانم با نام خود تر دار و خاموشی که بیهوده فراموشی ده

الهی سمع ما را بزیور حسن قبول و اتباع قول احسن بیارائی که حمیله سمیع شنوائی زبان دل شنوائی گوش خود در وی و خود برای ست۔

الهی بر آنم دست رسی نه که اندیشه پیش و پس نه از سینه بیرون برانم و بدین دو صدر مسدود و شده را شرحی ده و غنچه دل دهن بسته را فراروزی گردان خالقا چون در آفرینش پاک تو چون مردیم نه زنیم در زمره آزادگان مردم کن که دست همت بد و کونین نه زنیم۔

الهی پشت ما را چنان بی شکم گردان که به هیچ بیش و کم دو تا نه گردد

روباہ ضعیف خود را تو اکرام کن کہ رام او گردد و اگر شیر ست وا گرد

أَنْتَ رَبِّيْ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ اَللّٰهُمَّ حَصِّنْ فَرْجِيْ مِنَ الْحَرَامِ

تو ہے رب میرا اے صاحب بزرگی اور بخشش کے یا اللہ نگاہ رکھ شرمگاہ میری زنا سے

الٰہی مر انسان را چون این سامان نیست کہ ما واریم بہ کمال انسانی

بے بہا ئم کن کہ خود را چون بہا یم نگذاریم۔

الٰہی تو درسگان خودم کن و ازین سگم کہ در اندرون ست خلاصی بخش

و چون كَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ - با دوستان خویشم

اخلاصی روزے گردان۔

الٰہی چون تو قریبی مرا بغریبی مہجور مدار و از قرب خویشم آگاہی دہ

و چون از قرب و بعد منزہ بدین دقیقہ ام راہے بنما اے قادر چون ضعیف

و عاجزم آفریدی ہرچہ بعجز از تو خواہم دہ و آنچہ در ادائے حقوق تو قاصر

شوم از ان عجز بپا ہم دہ۔

اَللّٰهُمَّ يَا مَالِكَ يَوْمِ الدِّيْنِ اِجْعَلْنَا مِنَ الْمَقْبُوْلِيْنَ

یا اللہ اے خاوند دن جزا کے کر ہمکو قبول کیے گیئوں سے

وَلَا تَجْعَلْنَا مِنَ الْمَرْدُوْدِيْنَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَرْجُوْ مِنْكَ

اور مت کر ہم کو رد کیے گیئوں سے یا اللہ ہم تحقیق امید رکھتے ہیں تجھ سے

الْقَبُوْلَ وَ نَرْجُوْهَا فَلَا تَضْرِبْ بِمَا نَقُوْلُ يَا اِلٰهَ الْعٰلَمِيْنَ

قبول کی اور امید رکھتے ہیں اس دنیا میں پس نہ مار ساتھ اس چیز کے کہ کہتے ہیں ہم اے خدا! سے ہمارے

وُجُوْهَنَا وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ اَجْمَعِيْنَ

منہوں ہمارے کو اور درود اللہ کا اوپر بہترین خلق اس خدا کے کہ محمد ہیں اور اوپر آل انکی سب کے

وَاخْتَارَ الْمَخْدُوْمُ عَظَّمَهُ اللّٰهُ مِنَ الْبَيَانِ فَضْلَ الذِّكْرِ
اور اختیار کیا مخدوم نے بزرگ کرے اسکو اللہ بیان سے فضیلت ذکر کو
لِاَنَّ هٰذِهِ الطَّائِفَةَ لَهُمْ كِبَرُهُمْ فِيْهِ وَقَدْ ظَهَرَ عَلَيْهِمْ
اسواسطے کہ یہہ گروہ واسطے انکے بزرگی انکی ہو بیچ اسکے اور تحقیق ظاہر ہوا اوپر
ذٰلِكَ الْفَضْلُ مِمَّا بَلَغَهُمْ مِنْ فِيْهِ۔
انکے یہہ فضل اُس چیز سے کہ پہنچا انکو بیچ اسکے سے

و در روضہ نہند وسنیہ مسطور ست از محمد ابن الفضل البلخی رض او گفت کہ
دیدم من شفیق بن ادہم زاہد را در خواب و گفتم
يَا مُعَلِّمَ الْخَيْرِ اَرْشِدْنِيْ فَقَالَ الْخَيْرُ كُلُّهُ فِيْ ذِكْرِ مَوْلَاكَ
ای سکھانیوالے خیر کے رہنمای کر مجھکو پس کہا بھلائی تمام بیچ ذکر مولا تیرے کے ہو
وَالشَّرُّ كُلُّهُ فِيْ حُبِّكَ لِدُنْيَاكَ و استعمال لفظ خیر بر چند وجہ
اور برای تمام بیچ محبت تیرے کے واسطہ دنیا تیری کے
آمدہ ست بمعنی مال کما فی قولہ تعالیٰ وَاِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيْدٌ
جیسے بیچ قول اللہ تعالیٰ کے اور تحقیق آدمی واسطہ دوستی مال کے البتہ سخت ہے
ای لحب المال لبخیل و بمعنی اسپ آمدہ ست کما فی قولہ تعالیٰ
یعنی واسطہ محبت مال کے البتہ بخیل ہے۔ جیسا بیچ قول اللہ تعالیٰ کے
اِنِّيْ اَحْبَبْتُ حُبَّ الْخَيْرِ عَنْ ذِكْرِ رَبِّيْ و بمعنی خبز نیز آمدہ ست
تحقیق دوست رکھا میں نے محبت انکی یعنی گھوڑونکی یاد سے رب کے لیے۔
كما فی قولہ تعالیٰ فَقَالَ رَبِّ اِنِّيْ لِمَا اَنْزَلْتَ اِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيْرٌ
جیسے بیچ قول اللہ تعالیٰ کے پس کہا اے رب میرے تحقیق واسطہ اس چیز کے کہ بھیجے تو طرف میری روٹی
سے محتاج ہوں

وآنجا که لفظ خیر میان دو لفظ واقع شود بمعنی بهتری باشد۔

کما فی قوله تعالی وَالْآخِرَةُ خَيْرٌ وَّأَبْقٰى وَلَيْلَةُ الْقَدْرِ

جیسے بیچ قول اللہ تعالے کے اور آخرت بہت بہتری اور بہت باقی رہنے والے اور شب قدر

خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ وچون بمقابله شر واقع شود بمعنی جنس نیکی باشد

بہتر ہے ہزار مہینے سے۔

کما فی قوله تعالی فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ وَمَنْ

جیسے بیچ قول اللہ تعالے کے پس جو کوئی کرے ہموزن ذرہ کے بھلائی دیکھے گا اسکو اور جو کوئی

يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ

کرے ہموزن ذرہ کے برائی دیکھے اسکو۔

وانیجا همین مراد ست یعنی از جنس نیکی از هرچه هست در ذکر حق تعالی
مندرج ست و از شمول احاطت آن بیرون نه یکی آنکه در ذکر
حق سبحانه تعالی که بنده مخلص مر حضرت او را یاد کند بر حکم فَاذْكُرُونِيْٓ
أَذْكُرْكُمْ یاد کردن حق سبحانه تعالی مر بنده را از وجود او
ست و جمله خیرات من حیث افضل درین عبادت بقیام و قعود و سجود ست
دوم آنکه نیکوئی همه بر دو نوع ست یکی اتیان اوامر دوم اجتناب از نواهی
واین هر دو را باعث خوف و رجا باید و آن از ذکر حق سبحانه تعالی پدید آید
پس برین معنی جنس نیکی را شامل باشد و محبت دنیا که در گزیده جنس شر است
بدینها که نسیان آخرت و متابعت هوا از شوی زاید و باعث خوف و رجا
را از دل بر باید پس چون اعتصام بحبل ایمانی سستی پذیرد و غایات
وساوس شیطانی قوت گیرد و هر شری که هست از اینجا سر بر زند۔

فَمَنْ صَفَا قَلْبُهٗ وَسَكَنَ طَلَبُهٗ عَنِ الدُّنْيَا وَشَهَوَاتِهَا

پس صاف ہوا جسکا دل اور ٹھہر گئی طلب اسکی دنیا سے اور خواہشوں اسکی سے

وَذَكَرَ مِنْ مَبْدَءِهٖ وَمَعَادِهٖ وَرَضِيَ بِعُسْرَتِهٖ

اور یاد کیا پہلے پیدا ہونے اپنے سے اور آخر اپنے سے اور راضی ہوا باوجود زیادتی

الدَّيْنِ بِقِلَّةِ زَادِهٖ صَارَ مِنَ الْفَائِزِيْنَ بِمَا سَبَقَ عَلَيْهٖ

قرض کے ساتھ تھوڑے توشہ اپنے کے ہو گیا پہنچنے والوں سے ساتھ اس چیز کے کہ بند ہوا

هٰذَا الْبَابُ وَاجْتَنَبَ مِمَّا هُوَ رَأْسُ الْخَطَايَا بِحَقِّ

اور پر انکے یہ دروازہ اور پرہیز کیا اس چیز سے کہ وہ سر ہو گناہوں کا۔ حق پرہیز

الْاِجْتِنَابِ وَكَذَا مَنْ وَصَلَ بِذِكْرِ الرَّحْمٰنِ وَ

کرنیکا۔ اور ایسے ہی جو شخص ملا ساتھ یاد رحمن کے اور

وَجَدَ حَلَاوَتَهٗ بِالْقَلْبِ وَاللِّسَانِ اَدْرَكَ الْخَيْرَ كُلَّهٗ

پایا مزہ اسکا بیچ دل کے اور زبان کے پایا بھلائی تمام کو

وَاَمِنَ مِنَ الضَّلَالِ وَمَا يَئُوْلُ قَطْعُهٗ مصدر ... بمعنی ذکر

اور امن پائی ہر گمراہی سے اور جو شامل آسکے ہو۔

عروہ ہست ذکر حق وثقیٰ بسر کرا رہ بہ ذکر حق بکشاد ۔ رفت آنسا راہ زیدو

فصل اول در آنکہ ہر موجود بدرگاہ حضرت معبود در رحمت فصیح جمیع سپاس و ارجماد و ثنا و توحید حق سبحانہ تعالیٰ ناطق و گویا

پس باید دانست کہ ذکر حق سبحانہ تعالیٰ بکوی است اعم جیا و ثبیت الملل واسم

کہ ہر آفریدہ بانبطاعت موصوف است و ہر مخلوقی درین دائرہ موقوف۔

قال الله عزوجل وَإِنْ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهِ وَلٰكِنْ
فرمایا اللہ تعالیٰ غالب و برتر نے اور نہیں کوئی چیز مگر تسبیح کرتی ہے ساتھ پاکی اسکی کے
لَا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِيْحَهُمْ ور زاہدی مسطور ست أَمَّا تَسْبِيْحُ
لیکن نہیں سمجھتے ہو تم تسبیح اسکی لیکن تسبیح فرشتون
الْمَلَائِكَةِ وَالْمُؤْمِنِيْنَ مَا لَهُ النُّطْقُ وَأَمَّا تَسْبِيْحُ السَّمٰوٰتِ
کی اور مومنین کے انجام آنکا گویائی ہے اور لیکن تسبیح آسمانون
وَالْأَرْضِ وَالْجَمَادَاتِ مِنْ حَيْثُ الْخِلْقَةِ وَالصِّفَةِ
کی اور زمین کی اور پتھرون کی از راہ پیدائش اور صفت اسکی کے ہے —
کہ ہر مخلوقے دلیل ست بر آنکہ اورا آفریدگارے ہست بیمانند و بیچون
بعضے مفسران ہر شے را بہ لسان حال مسبح مے گویند و آنکہ بعضے محقق
میگویند کہ ہر شے ہست در تسبیح بلسان قال رسیدن فکر بعضے است بدین
دقیقہ محال قطعہ ہر چہ مخلوق ہست در تسبیح + بہر او را کہ استطاعت نیست
جملہ درجات خیر و ذکر ست — ہر کرا ذکر نیست طاعت نیست + و شکانیست
کہ تسبیح مخلوقات بہ لسان قال از درک افہام ما دور ست و غریب و بزبان
حال واضح ترست و بفہم ہر عاقلے ست قریب از آنکہ مخلوقی بہ نسبت کہ بر وجود
صانع الہ گواہ نیست و بر وحدت و قدرت و علم او شاہد و ناطق نہ کہ چو بے
موجد نبود و صنع بے صانع نباشد و اگر شریک بود در خیال افتد یکے عدم شود
یکے وجود موجود نشود و صانع اگر عالم نباشد نداند تا در بناشد
نتواند خدا اے رانشاید قطعہ گر ترا گوش ہوش بکشاید + صنع یابی
گواہ بر صانع + دیدہ عشق نیک بیند بنغز + عقل بر پوستے شود قانع +

ترجمہ مَا رَأَیْتُ شَیْئًا اِلَّا وَرَأَیْتُ اللّٰہَ فِیْہِ

نہین دیکھا مینے کسی چیزکو مگر اور دیکھا مینے اللہ کو بیچ اسکے لپیٹ کرنیوالا

و در چشم شپّر خود بروز روشن شب تاریک ست - پس ہر کو درخود و ازین نغمہ را نشنید

وآن کرا سر گوش نشد مستمع این نیا مرسے نغمہ وحدت ست و جملہ نوائے +

گوشت - باید کہ آن شنوا است × این نغمہ بیرون از زمزمہ عود و چنگ ست

کہ نوائیست کہ از وجود ہر سنگ ست - شوریست کہ جز بگوش شوریدگان نشنید

رازیست کہ محرم آن جز دیدہ غمدیدگان نشد - سودائیست کہ مرد آلہان سر آن

را در سر ست و مستان شوق را از ہر شے مستی در نظر ست **قطعہ** عاشق مست

را بگوش روان ست + نالہ ذکر حق ز ہر موجود + آدم از عشق مست اینجا خود

اہل ملکوت آمدہ بہ سجود × از رنگ ہر سنگ بر ہر جنبہ عاشق نمکے ست

بے شک ہر دلے کہ خالی ازین شور ست سنگے ست بے نمکے

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَمِنَ الْجِبَالِ جُدَدٌ بِیْضٌ وَّحُمْرٌ مُّخْتَلِفٌ

کہا اللہ تعالے نے اور پہاڑون سے گھاٹیان سفید اور سرخ طرح طرح

اَلْوَانُہَا وَغَرَابِیْبُ سُوْدٌ

رنگ انکے اور بہونگ کالے -

تجارت عاشق را دانی کہ در بازار سودائی سود ست تا نگوہی کہ ہر سنگ پیست

آگر از غرابیب سود ست **قطعہ** عقل وین روشن ست چون خورشید + شبہائے

ہائے ورا در ہدایت × وین دگر عشق بیچہا وارد × ہے بر وادو درا ہدایت

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَفِیْٓ اَنْفُسِکُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ

کہا اللہ تعالے نے اور بیچ ذاتون تمھارے کے آیا پس نہین دیکھتے تم -

ہر کہ فکرش از تقلیب قلب گزشتہ بہ منقلب رسیدہ و بزبان حال مرد جو
خود را بہر حال ذاکر دیدہ او بملک معرفت شاہ شد و از حقیقت تسبیح
اشیاء آگاہ یافتہ و آنکہ از صنع وجود خود انسانی بیخبرست فارغ از شر
جملہ تسبیح و بیرست قطعہ عجب سنے تو خود بالنطق ادراک × و لیکے بر و جوشے
خالق پاک × بسمیع و لبصر گرامی ورائی × مستوسے تر فرین تر ز افلاک ۔ در آنکہ
سپہر در خود کشی لیسے از دلائل الوہیت و عجائبات ست کہ آن ہمہ آیات ربوبیت
کہ در آفاق میجوئی بجا یا لست قال صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ
فرمایا حضرت نے درود اللہ کا آپر اور سلام جسنے
عَرَفَ نَفْسَہٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہٗ ۔
پہچانا آپکو سو تحقیق پہچانا اپنے رب کو
پس ہر کہ بچشم فکر در خود ندید از خدا بینی دور ست و از حقیقت عرفان انکہ
کُلُّ مَنْ عَلَیْھَا فَانٍ نخواند محجوب و مہجور ست رباعی ۔
جو کوئی آسمان و زمین میں ہو فانی ہو ۔
عقلے کہ ترا برتو نماید راہے × علمے کہ کند گر تو گدائی شاہے × آن عقل کل و
علم لدنی با تو × گو بند کہ فی الدین فلا اکراہے ۔ قال اللہ تعالےٰ
کہا اللہ تعالےٰ نے
وَھُوَ مَعَکُمْ اَیْنَمَا کُنْتُمْ پس طالب صادق را
اور وہ ساتھ تمہارے ہو جہان کہین ہو تم ۔
ہمیشہ صحبت و جوے علم معیت باید و صحبت با اہل بصارت کہ رہ بدین جمعیت
نماید کہ اَلْمُؤْمِنُ مِرْاٰۃُ الْمُؤْمِنِ ۔ مومن آئینہ مومن کا ہو ۔

ع درین رہ بایدت ہمراہ یارے	کہ از راہ تو سازد دور خارے
منازل دیدہ رہ بشناختہ سر	ببایدد دیدہ وانگہ اقتدا کرد

بزرگو در مناجات گفتہ اند فَذَكَّرَكَ النَّاسِي بِنِسْيَانِهِ وَالْمُطِيعُ
پس یاد کیا تجھکو بھولنے والے نے ساتھ نسیان اپنے کو اور اطاعت کرنیوالے نے
الْعَاصِي بِعِصْيَانِهِ وَإِنْ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهِ إِنْ عَصَاكَ
گنہگار نے ساتھ عصیان اپنے کے اور نہیں ہے کوئی چیز مگر تسبیح کرتی ہے ساتھ تعریف اسکی کے
دَاعِي إِيمَانِكَ فَقَدْ أَطَاعَ دَاعِي سُلْطَانِكَ وَلَكِنْ قَامَتْ
اگر نافرمانی کی دعوت کرنیوالے ایمان تیرے کی پس تحقیق فرمانبرداری کی پکارنیوالے غلبہ تیرے نے ولیکن قائم ہوئی
عَلَيْهِ حُجَّتُكَ قُلْ فَلِلَّهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ لَا يُسْأَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَ
اوپر اسکے دلیل تیری کہہ پس واسطے اللہ کے ہے دلیل پوری نہیں سوال کیا جاتا ہے اوس چیز سے
هُمْ يُسْأَلُونَ۔
کہ کرتا ہے اور وہ پوچھے جائینگے

پس اینجا رہ استنباط را راست و کشف را کشودانی اما ای عزیز در راہ تمیز
خالی ہیچ چیز را از ذکر خدا نی مدان کہ ہر دو مسبح اند بلسان حال
یکے مفصل گواہ است و یکے ہادی و این تسبیح را مرد باز داد و دانا مدہوش
نہاد و شنود بگوش آزادی تا چون دیدہ و لب بکشاید وا اسرار۔
مَا مِنْ دَابَّةٍ إِلَّا هُوَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا۔
نہیں کوئی چلنے والا مگر وہ پکڑنیوالا ہے پیشانی اسکی۔
عیان نماید بینی یعنی ہیچ بینی بے این مہار نہ بینی انقش ناصیہ نیز از
لوح فکر نہ تراشی در پے اہل ہوسے کہ بر مذہب خدا اند محقق نباشی قطعہ

مبرّای از خوف آفات + ای صوفی اذا اقامت اضافات + سلوک
راه را دعوی بهر کس + رسیدی و بیان لولا العلامات + و علامت صدق
آن بود که در ذکر حق سبحانه تعالی با داود علیه السلام سنگ در خروش
آمدے و بهو کما قال الله تعالی یا جبال اوّبی معه والطّیر
جیسے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اے پہاڑو رجوع کرو ساتھ اسکے اور آ پرندے جانور

سه الدرین حیرتم گم گشت راه بین	رشته فکرم سراسر کوتاه بین
بر زبان سالکان بی سر و پا	شهد الله انه لا اله ببین

گردش چرخ بی ستون بر صانع بیچون بی بالغ شاهد است - و بر زبان
هر ستاره والهکم اله واحد حجت بر توحید و احوال بازیچگان
نیست نیکوترین که این گوی بازی بے چوگان نیست -

یسبّح لله ما فی السموات وما فی الارض -
پاکی بیان کرتی ہے واسطہ اللہ کے جو بیچ آسمانوں اور بیچ زمین کے ہو -

در عروج و نزول بروج و ستارگان از فرشته اند ...
قطعه
می پویند و تسبیح فاطر السموات میگویند

جمله اشیا ز حکم کن فیکون	مختلف در وجود و رنگارنگ
مشتغل در گواهی توحید	هم زبان گشته بانگ یکتا

قال الله تعالی ان فی خلق السموات والارض
فرمایا اللہ تعالیٰ نے تحقیق بیچ پیدا کرنے آسمانوں کے اور زمین کے
واختلاف الیل والنهار لایات لاولی الالباب
اور آنے جانے رات اور دن کے نشانیاں ہیں واسطے صاحب عقل کے
متواتر که در بنی اسرائیل عابدے بود حق سبحانه و تعالی را می پرستید

و در آن ایام چنان بود که هر که فارغ البال سی سال در عبادت می
گذرانید ازو در حق ابری یا سایه بر سر برابر شدی و تا او در جهان
ماندی برابر ماندی عابدی را سی سال بکمال رسید و اثر آن
ندید شکایت حال پیش مادر برد و مادرش پرسید که درین مدت هیچ
گناهی واقع شده باشد گفت نی بلکه قصد گناه هم در وقوع نیامده
است. مادر گفت هیچ باشد که نظر بسوی آسمان کرده باشی و بغیر
تفکر باز داشته عابد گفت این نوع بسیار واقع شده است مادرش
گفت هوش دار کسی که نظر بچنین خلقت عظیم و صنع جسیم کند و به فکر باز
ناید او بدان درجه نرسد و آن کرامت نیابد

مثنوی

گردش چرخ معلق بی ستون — بر خدای رهبرست و رهنمون
قاقوی پاک آسمان این چنین — باز دار و تا نشیند بر زمین
باید اندر رنج و فکرش بود نت — زانکه سود وقت می برد آسودنت
گر ترا فضل خدا باید تمام — این چنین می باش سبحان والسلام

و برای وضو نه دو سه مسطور است قال ابن عمر رضی الله عنه
که گفت یا عائشه رضی الله عنها بیان کن عجیب ترین چیزی که دید
از رسول الله صلی الله علیه وسلم پس عائشه رضی الله عنها بگریست
باز بگریست و گفت که آمد بر من شبی رسول الله صلی الله علیه وسلم که
آن شب نوبت من بود و بستر من بجمال خود آراسته و برای عبادت
از من دستوری خواست پس گفتم من که من هوای نفس از تو نمی
خواهم و مرا قرب تو کافی است و دستوری دادم رسول الله صلی الله علیه وسلم

در گوشهٔ خانه برفت و وضو ساخت و آب بسیار بریخت و به نماز برخاست

و در قراءة گریه آویخته و بعد از نماز بنشست بحمد الله و اثنی علیه

پس تعریف کی اور صفت کی اوسکی

پس همچنان بگریست و آب چشم مبارک او بر زمین رسیده بود که

بلال بیامد و گفت - بابی انت و امی یا رسول الله ما

پدر و مادر من فدا باد تو شود یا رسول الله کیا چیز

یبکیک وقد غفر الله ما تقدم من ذنبك وما تأخر

رولاتی ہے تجکو اور تحقیق بخشا ہے اللہ نے جو پہلے ہو چکا گناہ تیرے سے اور جو پیچھے ہوگا

فقال علیه السلام افلا اکون عبدا شکورا

پس فرمایا اوپر انکے سلام کیا پس نہو ہوں میں بندہ شکر گزار

وما یمنعنی عن البکاء وقد انزل علی البارحة

اور کون مانع ہو مجکو رونے سے حالیکہ تحقیق نازل کیا گیا اوپر میرے کل

وقرأ ان فی خلق السموات والارض واختلاف

اور پڑھا تحقیق بیچ پیدایش آسمانوں اور زمین کے اور آنے جانے

اللیل والنهار لایات لاولی الالباب الذین یذکرون

رات اور دن کے البتہ نشانیاں ہیں واسطے صاحب عقل کے وہ لوگ جو یاد

الله قیاما وقعودا وعلی جنوبهم ویتفکرون فی

کرتے ہیں اللہ کو کھڑے اور بیٹھے اور اوپر کروٹوں اپنی کے اور فکر کرتے ہیں بیچ

خلق السموات والارض ربنا ما خلقت هذا باطلا

پیدایش آسمانوں اور زمین کے اے رب ہمارے نہیں پیدا کیا تو نے یہ بیہودہ

سبحانك فقنا عذاب النار وقال علیه السلام یا

پاکی ہے تجھکو پس بچا ہم کو عذاب آگ کے سے اور فرمایا حضرت نے اوپر اسکے سلام اسکی

بلال ثبتك نار لا يطفيها الا ماء العين وويل لمن

بلال ثابت ہو تجھکو آگ نہیں بجھاتا ہو اسکو مگر پانی آنکھ کا حسرت ہو واسطے اسکے

قرأ هذه الآية ولم يتفكر فيها شيئًا

کہ پڑھے یہ آیت اور نہ فکر کرے بیچ اسکے ۔

اگر داری ز سر کار دین ہوش	سخن دین را بکن از مصطفی گوش
کہ گفت از خوش تلاوت اللیل خواند	بود بی فکر اندر ویل مانند
وگر خواہی کہ آن آتش نشانی	نیابی آب جز اشک ار فشانی

وانزاہد سے مسطور ست ويتفكرون في خلق السموات والارض

اور فکر کرتے ہیں بیچ پیدایش آسمانوں کے اور زمین

لها صانعًا قادرًا عالمًا و در تفسیر دیگر آمده است کہ لآيات

واسطے اسکے بنانیوالا قادر ہو جاننے والا ۔ البتہ نشانیاں

لأولي الألباب والآيات على الوحدة والحكمة والعلم

واسطے عقلمندوں کے اور نشانیاں ہیں اوپر وحدت اور یکتائی اور علم

والقدرة لذوي العقول الخالصة [illegible]

اور قدرت کو واسطے صاحب عقلوں خالص کے ہیں ۔

پیش فکرت سبحان خاموش	فکر چہ بر زبان سبحان تکلیف
چہ سالک بر فلک چہ پا [illegible]	چہ بنی آدم و چہ کرم [illegible]

پس شنیدن ذکر از صنع کردگار بگوش فکر است کہ اندر نقش و نگار آنرا بیکار و ار ندہ سر آفریدہ را بے آفرینندہ در چشم نیارد ۔ اما ورانکہ ذکر حق و

سبحانه از فکر افضلست سے آرند که از استاد ابوعلی دقاق کسے پرسید
الذِّکرُ اَتَمُّ اَمِ الفِکرُ پس او از سائل پرسید که نزد تو

یاد تمام ہو یا فکر

چیست او گفت عِندِی الذِّکرُ اَتَمُّ مِنَ الفِکرِ

نزدیک میرے ذکر تمامتر ہے فکر سے

گفت از کجا دانی گفت لِاَنَّ الحَقَّ تَعَالیٰ یُوصَفُ بِالذِّکرِ

اسواسطے کہ حق تعالے موصوف کیا جاتا ہے ذکر کے ساتھ

وَلَا یُوصَفُ بِالفِکرِ فَمَا یُوصَفُ بِهِ الحَقُّ اَتَمُّ فَاستَحسَنَهُ

اور نہیں صفت کیا جاتا ہے فکر سے پس جو چیز کہ صفت کیا جاتا اسکو ساتھ حق بہت بہتر ہے پس نیک رکھا

الشَّیخُ اَبُوعَلِی رَحمَةُ اللهِ پس چون ذکر بے فکر هیچ است و فکر

اسکو شیخ بوعلی نے رحم کرے اسکو اللہ

بے ذکر ایضاً هیچ بر هیچ پس ذاکر حق سبحانه و تعالے با فکر باید و زبید و از هر
موجودے بدان فکر پاک تسبیح باید شنید قطعه

درگواهست جملۀ وحدت	همه نباتات هم [illegible] له وهم سنگ
دیدۀ دل وگوش دل باید	چشم سر هم جهان نماید تنگ

پس هر که بفکر رسید در ذکر افزود و مرد بے فکر استقامت بر ذکر نتوا
نمود و چونکه هر مخلوق بلبان حال ناطق بتوحید حضرت ذی الجلال است
آدمی که بے یاد او بود کمتر از سنگ و سفال است غزل

دیده شناسی با گلشن هر ذره بناله	در وصف او تسبیح هم سنگ وهم سفال
زان هرچه در وجود است در حمد و ورد او	بر جلوه [illegible] دوست هر شیء ذکر [illegible]

خارز و گلے کہ در دیدت سبیح و بگوید
ہر برگ از گیاہے بر وحدتش گواہے
گل رنگ و بو فروش ست آن پیچ پوش غنچہا سرشت
مشتاق شوق و اشنہ قدر شراب مستی
پس مرد حق چو از کیف الطریق گوید
آن نیابد آن سادہ شبہا بیا شناؤ
التحبیش دارد و بر فرق تاج شاہی

کہ لب ہے بد بجوید در لالہ زار لالہ
سے خوان با نتیابے اوراق این رسالہ
بلبل بصبحہ خروش ست اندر نوا و نالہ
ہر علتے قلبے نیابد بوسے ازین پیالہ
حالات پاکش او را یابید کرد حوالہ
در بندگی ست دادہ اکنون زمین قبالہ
از خوان شاہ شاہان بخشید این نوالہ

مکتوب بجانب ملک العلما مولانا حاتم

بسم اللہ الرحمن الرحیم شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا
گواہی دی اللہ نے کہ نہیں کوئی معبود مگر
هُوَ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَائِمًا بِالْقِسْطِ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ
وہ اور صاحبان علم نے درحالیکہ قائم ہیں ساتھ انصاف کے نہیں کوئی معبود مگر وہ غالب حکمت والا

چون شہادت علماء دین با شہادت ملائک بشہادۃ باری جل وعلا
قرین ست نسبے شرفے کہ شریف علم دین و علماء دین ست عالما نباید نیاید
از خود جیبد اند بدین نیاز محرمان راز توحید اند در دقائق معرفت
و دور بین اند یعنی کہ حق سبحانہ وتعالے را دور بینند اہل خشیہ اند کہ لیشرتوا
وَاُمِرُوْا وَاٰتٰهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ در سوتہ وا
اور تسلیم کئے گئے یہ کہ راضی ہوا اللہ ان اور راضی ہوئے وہ اس سے
تبلیغ قُلْ اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا
کہ تحقیق ڈرتے ہیں اسکے نہیں کہ ڈرتے ہیں اللہ سے بندوں اسکے سے جو عالم ہیں

درجات اہل ارشان برتر از آفاق ست کہ در عقد عقیدہ شان لفظ ما باق ست ایشانند کہ در قدر قدر سبکبر رانند و مشتی در مشیت بجہل انبازند اَلْحِکْمَۃُ نُکْتَۃٌ چہ نکتہ است باریک بندہ را ہمیگوید ارض من باریک خنک آن دل کہ ہدف این تیر ست و آزاد بندہ کہ درین غم اسیر ست این صحیفہ نیست کہ بہر کس نمایند راز لیست کہ با یکے از ہزار بگشایند۔
کَلِّمُوا النَّاسَ مِمَّا یَعْرِفُوْنَ و دیر ست کہ گفتہ اند فرد

کلام کرو تم لوگوں سے اس چیز سے کہ پہچانتے ہیں۔

محرم راز صد سال یکے نیست		پیش ہر کس سخن از عالم اسرار مگو

لَتَعْرِفَنَّھُمْ بِسِیْمَاھُمْ وَ لَتَعْرِفَنَّھُمْ فِیْ لَحْنِ الْقَوْلِ سِیْمَاھُمْ

پہچانتا ہو تو انکو ساتھ چہرہ انکے کو اور البتہ پہچانتا ہو تو انکو بیچ آواز کہنے کو پیشانی آنکی

فِیْ وُجُوْھِھِمْ مِنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ضمیر ایشان بے شان ست و علم

بیچ منہوں انکے کے اثر سجدوں کے سے۔

ایشان بے ایشان ایشانرا کہ بجان جو دست حالت تسلیم ایشان ہمان اثر سجود ست رحمت بر تا نے باد گفت ہ

سجدۂ دیگران بہ پیشانی		سجدۂ عاشقان تو سینہ

ایشان اگرچہ در ہدایت بر جان باختن باشند اما بنہایت در تسلیم باختن باشند کہ در پایان تحقیق۔ قول ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ این بودہ
ھٰکَذَا کُنَّا حَتّٰی قَسَتِ الْقُلُوْبُ۔

ایسے ہی تھے ہم یہاں تک کہ سخت ہوئے دل۔

وہ چہ قساوت ست وہ حمل نتوان کرد براشد قسوۃ حالات نا شکیب عاشق

عاشق اگرچہ صد زیب دارد اما زینت حقیقی حالت اہل شکیب دارد
آن را سکر و صحو باشد و این مطلق از خویشتن محو باشد آوردند
بہ سحر حرف در آوان بہار شوریدگان را مستی در کار است و یک شور
ایشان درین روزگار بہار است بر خروشیدن گلے میپرند و بنوشیدن
مُلے فرحت میگیرند و بجوشیدن بلبلے سیر این تیر اند ابیات

نہال عشق بر آمد ز صحن دل چو نخلستان ۔۔۔ بہر شاخ دگر میوہ ز ہر غنچہ گلی خندان
آدمی نیست کہ عاشق نشود وقت بہار ۔۔۔ ہر گیاہے کہ بہ نوروز نجنبد حطب است
ہر گیاہے کہ بر زمین روید ۔۔۔ وحدہ لا شریک لہ گوید
نہ بلبل ہر چہ بینی در خروش ست ۔۔۔ ولے داند درین معنی کہ گوش ست
نہ بلبل بر گلش تسبیح خوان ست ۔۔۔ کہ ہر خارے بہ تسبیحش زبان ست

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِہٖ
فرمایا اللہ تعالے نے اور نہیں کوئی شے مگر تسبیح کرتی ہے ساتھ حمد اسکے کے
درمیان این آیت کہ خلاصہ کتاب و مرہم دلہاے کباب و مستان شوق
را پیالہ شراب ست چند کلمہ کم و بیش از تحقیق محققانہ خویش و از صحائف
کتابخانہ خود درج نمایند و بمحترے سعی کردن دریغ نفرمایند دیگر ہمہ
بخیریت و خیر خواہ بود انشاء اللہ تعالے ۔

جواب از ایشان بجانب درویشان

مخاطبات فرح آمیز و ملاطفات روح انگیز کہ از صوب صواب جالینا
شیخ الشیوخ صاحب الفیض والرسوخ بنام این رکیک الفہم و بطی الوہم
شرف اصدار یافتہ بوصل و صنوح پیوستہ کلمات مشائخ بمشابہتہا

اند مارا و امثال مارا مقدور و میسور نیست کہ معانی آن مباحثے را
احاطت و ادراک توانند نمود مگر بقدر فہم نصیب شمہ ازان معلوم گشتہ

مَنْ لَمْ يَصِلْ اِلٰى هٰذَا الْمَقَامِ لَمْ يَعْرِفْ هٰذَا الْكَلَامَ
جو کوئی نہ پہنچا طرف اس مقام کے نہ پہچانا اس کلام کو۔

اگر حضور موفور السرور بکرم الله الشکور میسر و میسور شود و مبشا فہمہ مستفید
گردد و تسبیح کہ از فحوائے آیت کریمہ۔

وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ مِنْ حَيْثُ الظَّاهِرِ
اور نہیں کوئی چیز مگر تسبیح کرتی ہو ساتھ حمد اسکی حیثیت ظاہر سے

مفسران و مذکران اہل یقین بحکم تشریح متین فہم کردہ بیان فرمودہ اند
بعضے تسبیح حال مراد داشتہ اند کہ ہر چیزے ممکن کہ در عالم حادث ست
بوجود محدث بیچون واجب الوجود موصوف بصفات کمال بلسان حال ناطق
ست و بعضے تسبیح مقالی مراد داشتہ اند کہ ہر حادثے بہ تسبیح صانع موصوف
بصفات قدیمہ بلسان مقال مسبح ست فاما ہر کس معلوم نمیکنند و نمے
شنود بلا مستمع اِنْ شَاءَ اللّٰهُ خاطر مطالعہ عبارات شائقہ و استعارات
(مگر جس کو چاہے الله)
دانستہ مشتاق ملاقات فائض البرکات از حد بیرون ست کہ این کلام از
اُوْتِيْتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ بودہ ست الله تعالےٰ سایہ ذات بابرکات
(دیا گیا ہوں جمیع کرنیوالی باتیں)
الی آخر الاوقات بر کافہ مومنین و مومنات مظلّ و ممتد دارد آمین۔
پس بر حکم اختلاف مذکور اگر مسبح بلسان حال ست گویند ہر موجود
بر وجود حق سبحانہ دال ست و اگر مسبح گویند ہر چیزے چنانکہ بعضے مفسران
میگویند بلسان پس دلالت میکند بر حیات ہر شئ عند العارفین مقال و نیز انکہ

این شیء را با خالق پاک راز و بدرگاه خداوند افلاک نیازے هست۔

وَلٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِيْحَهُمْ ر پا ع

لیکن نہیں سمجھتے ہو تم تسبیح انکی۔

دیدهٔ هوش بخواه ای شاهی — زانکه از سر را و گاهی
بشنو قول رسول الٰهی — اَرِنَا الْاَشْيَاءَ كَمَا هِيَ

می آرند که در پاے مبارک رسول الله صلے الله علیه وسلم آماس بود سنگے بر آتش گرم میکردند و بر پاے می نهادند سنگ به تنگ آمد و در حضرت حق بنالید فرمان شد که داد تو از دست خود بستانم تا در آن روز که بدندان مبارک رسول الله صلے الله علیه وسلم سنگ رسید و مجروح شد ند همان سنگ بود که فرشتگان از او در لشکر کفار انداخته بودند چون خاصان درگاه و مقربان حضرت اله برین دقیقه راه و از حقیقت اشیا را آگاه وارند از ین نوع آواز

ایشان آگاه میدارند **قطعه** — فیض خداوند بخاصان نمود
از رهٔ خاص از مدد خاص خویش — هیچ بدان ره نتوان راه برد
از رهٔ تکلیف با خلاص خویش — و نیز مے آرند از مهتر موسی علیه السلام

که از سنگ جامه خواسته و گفت ثَوْبِي حَجَرُ ثَوْبِي (پتھر کپڑا میرا پتھر کپڑا میرا) و آنچنان بود که هر یکے قوم چون خوف لوم نبود برهنه غسل میکردند مهتر موسی علیه السلام جامه پیچیده بآب می در آمد پس بدین که راه بے اکرا و ایشان از تکلیف بری بود قوم بدگمان شدند مگر در تن مبارک او عیبے هست گفتند اِنَّهُ آدَرُ و آدر ز آدر گفتند که عظیم الخصیتین باشد تا روزے مهتر موسی علیه السلام بآب در آمده بود و جامه بر سنگ وگشته سنگ بحکم فرمان در جریان آمد و

از انجا که بود با جامه بهم روان شد مهتر موسی علیه السلام بضرورت از آب برهنه بیرون آمدند و از سنگ جامه خواستند فَبَرَّاَهُ اللّٰهُ مِمَّا قَالُوْا
پس پاک کیا اسکو اللہ نے اس چیز سے کہ کہا انہوں نے

... ست در ہر شیٔ حیات ولیک	ہیچ کس نیست زین دقیقہ آگاہ
آئینہ دل چو جان نماے شود	بیرون امچو جان جان نمای راہ

و نیز رسول علیه السلام از کوه آب خواسته می آرند که ابن مسعود رضی الله عنه در سفری همراه رسول علیه السلام بود تشنگی بسیاری غالب آمد حال خود باز نمود رسول علیه السلام فرمود بدین کوه برو و بگو که مرا رسول خدا پیش تو فرستاده است آب ده کوه مسکین چون آب نداشت جواب داد و گفت از آن روز باز که این آیت فرود آمده است وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ
اور ایندھن اس آگ کا آدمی اور پتھر
سنگ بیچاره من با هم چندان گریستم که آب در من نمانده است با رسول خدای بگوی دعا کنند تا از آتش دوزخ نجات یابم ابن مسعود رضی الله عنه آمده و حال باز نمود رسول علیه السلام در حق آن سنگ دست دعا برآورد و حق سبحانه تعالی آزادش گردانید اِنَّ مِنَ الْحِجَارَةِ لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنْهُ
تحقیق بعضے پتھروں سے البتہ وہ ہیں کہ پھوٹتی ہیں ان سے
الْاَنْهٰرُ وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَشَّقَّقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُ الْمَآءُ وَاِنَّ مِنْهَا
نہریں اور تحقیق بعض اُن سے البتہ وہ ہیں کہ پھٹتے ہیں پس نکلتا ہے اُن سے پانی اور تحقیق بعضے
لَمَا يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝
اُس میں سے البتہ وہ ہے کہ گر پڑتا ہو ڈر اللہ کے سے اور نہیں اللہ بے خبر اس چیز سے کہ کرتے ہو تم

ورنہ خشیہ اگر سنگ بدنیان باشد	کمتر از سنگ خشیہ چہ بدانسان باشد

از سنگها سخت تر خاره هست اما نه انچنانکه آدمی ناهموار است پس چون معتبر

در عالم حقیقت نه رنگ اوست نه جنس هر گرا و روند سخت ست و اپی که
او باعتبار معانی سنگ ست نه انس قال النبی صلی الله علیه
فرمایا نبی صلی الله علیه وسلم نے
وسلم اُحُدٌ جَبَلٌ یُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ آورده اند که فردا کوه احد را بصورت
احد پہاڑ ہے دوست رکھتا ہے ہمکو اور دوست رکھتے ہیں ہم اسکو
آدمی گردانند و با صدیقان حشر کنند و هم چنین بسیار از میان را با سنگها

ودر نخ ببرند **قطعه** | با کیم تا با کیم فرو اکسند صد رشمار

چون فریقی در یمین باشد فریقی در یسار | این گروه مصطفی باشد درو اهل صفا

وین شیاطین انس باشد با شیاطین کجا | منقول ست که پیش ازانکه در مسجد

مدینه منبر آراسته کنند حضرت مصطفی علیه و آله السلام بر ستون مسجد تکیه کرد
خطبه می گفت چون منبر شد ستون بآواز بلند بنالید و خواست که تیر محمد رسول
علیه و آله السلام از منبر فرود آمد و آنرا کناره گرفت ستون بر طریق خرد کان
میگریست و دم میگرفت حضرت رسول علیه و آله وسلم او را فرمود امی خدا نه از
حضرت حق تعالی درخواست کردم که ترا نهال بهشت گرداند و نا ظران چون
خدا نه بود می آرند اگر رسول علیه و آله السلام او را کنار نگرفتی از گریه باز استادی

وازناله باز نماندی **قطعه** | هر که از عشق با خبر دارد

خشک چوبی ست گرچه با خور و برگ | زیستن آنکه خالی از عشق ست

زیستن صورت ست بمعنی مرگ | و می آرند که چون مهتر داود علیه السلام

زبور خواندی مرغان از هوا باز ایستادندی و وحوش از بیابان می آمدی
و آواز شنودندی و هر برگ درختی که سبز بودی زرد گشتی و زرد سبز گشتی و کوه ها

بموافقت او تسبیح گفتندی و مو آرند ثمنون مجنون در مسجد وعظ می گفت
حاضران را استماع نیافت غفلت شان بروی گران آمد رخ بجانب قندیل
بار مسجد کرد و گفت با شما میگویم بنفس پاک او در قندیلها اثر کرد همه بهم برزدند

ای یار ہم عشق دہ و مستی دہ		عشق با صحو و پرستی دہ
چون ہستی تو طالب پیدا		اگر از بہر کار ہستی دہ

در شہر المجالس آمده است از شیخ ابو سعید ابو الخیر رحمة الله علیه که ایشان در شہر
نیشاپور رفتند و خلق شہر ہمه تبرک کردند مگر درویشی بود او را امام محمد
گرامی گفتندی ہر گاه که نام شیخ شنیدی لعنت کردی تا شیخ گرامی را آگہی
شد شیخ به پرسیدن او روان شدند حسن مودب خادم خانقاه یکی را برای
استکشاف مزاج او پیش فرستاد چون او شنید گفت او اینجا کجا می آید او را
گوئید در کلیسا برود این سخن شیخ را معلوم کردند شیخ فرمود ما را نفس پیر
پاس باید داشت و در کلیسا باید رفت محفه جانب کلیسا روان کردند در آن حینی
در راه پرسید درین محفه کیست گفتند ابو سعید او لعنت کرده یاران خواستند
که او را برنجانند شیخ بلطف فرمود زنہار او را کسی نرنجاند که او درین بار باطل
سعید اند و لعنت بر باطل میکند رافضی خلق شیخ دید تائب شد پیش رفتند
روز یکشنبه بود ترسایان گرد آمده بودند صورت مریم پارسا و صورت
عیسی علیه السلام می پرستیدند بر شیخ گمان بردند شاید که درین ما در آید
شیخ در کلیسا رفته و بر سر آن ہر دو صورت ایستاده شد بعده رخ بجانب
مہتر عیسی علیه السلام کرد و این آیت خواند ءأنت قلت للناس
کیا تو نے کہا تھا واسطے لوگون کے

اَتَّخِذُوْنِیْ وَاُمِّیَ اِلٰهَیْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۔

پکڑو مجھکو اور ماں میری کو دو خدا سوای اللہ کے

یعنی تو گفتہ مرا و مادر مرا بخدای پرستید اگر نگفتہ حق خدا را سجدہ کن بجبر و آنکہ شیخ این سخن گفت ہر دو صورت مستقبل قبلہ شدند و در سجدہ افتادند ترسایان چون کرامت شیخ معائنہ کردند بیکبار کلمہ توحید گفتند و مسلمان شدند شیخ رخ بجانب یاران کرد و فرمود دیدید بہ نفس پیرے کار کردم چہا معائنہ شد و این در خیر المجالس حضرت چراغ دہلوی

مست شوقت اسیر بتخانہ ہم		تسبیح بتان زمرہ عشق تو بود

شیخ گرامی این ہمہ بشنید و وان برادر شیخ رسید و عذر خواست و در تفسیر آیت یَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا آمدہ است قِیْلَ یَا رَسُوْلَ

اُسدن بیان کریگی زمین خبرین اپنی کہا گیا اے رسول

اللّٰهِ مَا حَدِیْثُهَا قَالَ تَشْهَدُ عَلٰی کُلِّ عَامِلٍ بِالْخَیْرِ

اللہ کے کیا ہے بیان کرنا زمین کا فرمایا گواہی دیگی اوپر ہر عمل کرنیوالے بھلائی اور برائی کے

وَالشَّرِّ جاے بگوید و نام بگوید و وقت بگوید و زمین را اگرچہ از ما نہان علم ست و ہر کہ سخنے بگوید بداند لیکن بنگوید کہ فرمانش ہست وَفِی الْاَرْضِ قِطَعٌ مُتَجَاوِرَاتٌ پارہہاے زمین میان خود با یکدیگر

اور بیچ زمین کے قطعے ہیں پاس پاس ۔

سخن آیند و جایگاہ مومن نیکو کار طاعت او بنالد و جایگاہ کافر تباہ کار بگناہ او بنالد و در خبر ست کہ سجدہ گاہ مومن چہل شبانہ روز بوے بگرید و زمین ہر گہ ہر رو مطیع و مرد عزیز بگرید و آسمان نیز آنانکہ

خشک شدن ہر گیاه و از مردن غافل بے تمیز قال اللہ تعالیٰ فَمَا
بَکَتْ عَلَیْهِمُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ — فرمایا اللہ تعالیٰ نے پس رویا
اوپر ان کے آسمان اور زمین

در شرح تیمرانی آورده است چون ابوجہل علیہ اللعن از جہان رفت عکرمہ
رضی اللہ عنہ گفت مرا جای باید رفت کہ نام محمد نشنید و نشنوم در جزیرہ رفت
ہمہ جانوران تسبیح و خشکی را بنام محمد ذاکر یافت از آنجا باز در جزیرہ دیگر
خراب رفت آنجا ہمہ حجر و مدر را در کلمہ طیبہ گویا یافت و ہو از جہل بیزار یافت
و گفت دروغ را چندان فروغ نبود مرا ہم پیش حضرت او باید رفت کہ غلغلہ
ذکر او در آسمان و زمین ہست قفل دلش بکشاد و بشرف اسلام مشرف شد

بی خشی بر چہ ہست با ذاکر وان	ہست کہ در ذکر او ہمین تو توی
بر زبان ہا اگر شوی آگاہ	از ہمہ خلق ذکر او شنوی

در آثش ابو العطین آمده است روزی موسیٰ علیہ السلام در بیابان با تسبیح ذکر
خدا تعالیٰ میگفت در خاطر مبارک او گذشت کہ درین بیابان غیر من کسی
دیگر ہم باشد در حال ہمہ وحوش و طیور و رجال غیب را فرمان شد کہ آواز
ذکر بر دارند چنان غلغلہ خاست کہ آواز موسیٰ علیہ السلام محو شد مستغفر شد
و سر بسجده نہاد و گفت الٰہی فرو د زمین ہم آواز ذکر بود فرمان شد اِضْرِبْ
بِّعَصَاكَ عَلَى الْأَرْضِ عصا بر زمین زد و زمین بشگافت آب بیرون آمد
مار عصا اپنا اوپر زمین کے — فرمان شد عصا بر آب زن از ان آب سنگی سیاه
بیرون آمد فرمان شد بر سنگ عصا زن فرشتہ سبز بیرون آمد و ذکر
می گفت موسیٰ علیہ السلام پرسید ای مرغ چہ پیوند گاہ ہست کہ ترا اینجا سبحانہ تعالیٰ

آفریدہ است گفت سیصد سال گفت درین سیصد سال تو چیست گفت از یک
کار دیگر کار کدام فضل است کہ شب و روز در یاد او بیم امیم سوے دو بار
بر من عرض میکنند نمیخورم از خوف آنکہ نباید کہ لوک در آب کنم و عزرائیل
در رسد این بگفت و در سنگ شد و سنگ در آب رفت و آب در زمین نا
پدید شد در روضہ ٔ زند و سیبیہ مسطور است قال رحمۃ اللہ و سمعت

کہا رحم کرے اسکو اللہ اور سنا مین نے

ابا الفضل محمد ابن نعیم الکتابی او گفت کہ دیدم من

ابو الفضل محمد بیٹے نعیم کتابی کو

در بعضے از کنار دریا صیادے را کہ ماہی میگرفت و دخترکے برابر ایستادہ
ہر ماہی کہ صید میکرد و سوے دختر انداختہ و دختر در روی ماہی میدید بدریا
باز می انداخت پدرش گفت اے دختر من بگان ماہی بہ مشقت صید میکنم
و تو آنرا بدریا می اندازی دختر گفت چون می شنوم کہ ماہی اللہ اللہ میگوید

فلا احب ان اعذب شیئا یقول اللہ اللہ

پس نہیں دوست رکھتا ہوں یہ کہ عذاب کروں نہیں ایک چیز کو کہ کہے اللہ اللہ

و بعد ان الطیبانی آوردہ است بزرگے در راہ میگذشت آواز بانگ نماز شنید و ہیچ
اجابت نکرد و پیشتر شد سگے بانگ بہ او کرد گفت جل جلالہ و عم نوالہ پرسید ند
ما سبب چیست گفت موذن در غفلت بود از ان غفلت تم آن و سگ بیشک فرا
کہ ہر چند ایرا یاد میکنند او را اجابت کردم سگے کہ یاد کنند ... است
سگ مردم است و ہر کند یاد تو مردم از غفلت شکست و در حضرت جلالی
عین اعلم آوردہ است کہ اگر طفل تنگ نباید کہ ولست لا بیشاک بہ گایہ شود

هر آینه حق است وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ
اور نہیں کوئی چیز مگر تسبیح کرتی ہے حمد اسکے کی

رحمت بر قائلی باد که گفت	ای گریهٔ طفل بی گناه از غم تو
شب نعرهٔ پیر خانقاه از غم تو	وی نالهٔ مرغ صبحگاه از غم تو
آه از غم تو هزار آه از غم تو	در گلستان شیخ سعدی رحمة الله علیه

آمده است **حکایت** یاد دارم شبی با کاروانی همه شب رفته بودیم سحر در کنار بیشه خفته شوریده در سفر همراه من بود نعره بزد و راه بیابان گرفت و یک نفس آرام نیافت چون روز روشن شد گفتمش آنچه حالت بود گفت بلبلان از درخت بناله درآمده و کبکان در کوه و غوکان در آب و بهایم در بیشه اندیشه کردم از مروت نباشد همه در تسبیح و من بخواب غفلت رفته

دوش مرغی بتسبیح می نالید	خواب و صبرم ببرد و طاقت و هوش
گفتم این شرط آدمیت نیست	مرغ تسبیح خوان و من خاموش

در انیس الواعظین آمده است ای مؤمن کمتر از غوک مباش بشنو که در حق او پیغمبر صلی الله علیه وآله وسلم فرموده است قَالَ النَّبِیُّ عَلَیْهِ السَّلَامُ لَا تَقْتُلُوا الضِّفْدَعَ فَاِنَّهٗ کَثِیْرُ التَّسْبِیْحِ
فرمایا نبی نے اوپر انکے سلام ہو مت قتل کرو مینڈک کو پس تحقیق وہ بہت تسبیح

و نیز آمده است که اگر بر مؤمنان غفلت غالب بود در حق ایشان از اقا منادی
ندا رسد و فرموده اُذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا

فصل دوم در یاد داشتن الله و بکثرت کوشیدن در ذکر حضرت الله

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ
یاد کرو الله کو یاد کرنا بہت

فرمایا اللہ تعالے نے اے لوگو جو ایمان لائے ہو یاد کرو اللہ تعالے کو
ذِكْرًا كَثِيرًا وَسَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَأَصِيلًا
یاد کرنا بہت اور تسبیح کرو اسکی صبح اور شام

نگارندہ پاک بیچون و دارندہ افلاک بے ستون بہ کام در کلام کریم قرآن عظیم میفرماید ای گزیدگان با آگاہ و ای مخلصان اہل انتباہ و ای مومنان دیندار و ای گزیدگان حضرت کردگار یاد کنید مر خدا تعالے را یاد کردنی بسیار و دارید بازار ورد نثار او بکار و غافل نشوید از ذکر اللہ و بپاکی یاد کنید او را گاہ بیگاہ تا آئینہ دل بحب و حرص دنیا زنگ نشین محجوب و لی نور نشود وصفا و ذکار آن بسرور فانی و بغرور لایعنی وَمَا الْحَيَوٰةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُورِ
اور نہیں زندگی دنیا کی مگر فائدہ دہندہ غرور کی

منفعل نشود و دور نگردد و متوجہ تام علے الدوام در یاد مولا کہ ہر چیز او ست فراموشی اولے بپاکی دل بکوشید و شراب شوق محبت بنوشید و شما ای ذاکران قدر بدانید آ اُذْكُرْكُمْ اگر دانید قرار و آرام بے یاد او بر خود حرام گردانید و گردن در کمند غفلت و سہو و فراموشی اسیر مکنید تا چند سے بدام۔
أَلَمْ يَأْنِ لِلَّذِينَ آمَنُوا أَنْ تَخْشَعَ قُلُوبُهُمْ لِذِكْرِ اللَّهِ
آیا نہ آیا ہے وقت واسطے ان لوگونکے کہ ایمان لائے ہیں کہ عاجزی کرین دل انکے واسطے اللہ کے

در گوش کنید تا عالم غفلت و فراموشی را فراموش کنید و یاد اللہ را در یابید و مصقلہ ذکر و استغفار بر آئینہ دل جاری دارید پس اینجا باید دانست کہ جز بکثرت ذکر آئینہ دل پاک نشود و بہیچ رنگ بنیرنگ نگردد۔
وَقَالَ النَّبِيُّ عَلَيْهِ وَآلِهِ السَّلَامُ لِكُلِّ شَيْءٍ صِقَالَةٌ وَصِقَالَةُ الْقَلْبِ ذِكْرُ اللَّهِ

اور فرمایا نبی نے اوپر اُنکے اور آل اُنکی کو سلام و اسطے ہر چیز کے صاف کرنیوالی چیز ہے اور صافی دل کی یاد الٰہی ہے

ونیز باید دانست کہ صلاح وفساد تن در صلاح وفساد دل ست۔

قَالَ عَلَيْهِ وَآلِهِ السَّلَامُ أَلَا إِنَّ فِي الْجَسَدِ لَمُضْغَةً

فرمایا اوپر اُنکے اور آل اُنکی کے سلام　خبردار ہو تحقیق بیچ بدن کے　البتہ گوشت کا ٹکڑا

إِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ بِصَلَاحِهَا وَإِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ

مراد دل ہے جسوقت کہ سنور گیا سنور گیا تمام بدن ساتھ سنورنے اُسکے کو اور جسوقت بگڑ گیا بگڑ گیا

بِفَسَادِهَا سَائِرُ الْجَسَدِ أَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ۔

ساتھ بگڑنے اُسکے کو تمام بدن خبردار ہو اور وہ دل ہے۔

واین معنی نیز باید دانست کہ ہر دل را صحتی و مرضے وموتے وحیاتے ہست

پس حیات تن از حیات دل معتبر ست کہ اصل ست ومقصود بحیات دل ذات نیست

کہ در صدد سنت جملہ وجود عَلَى مَا يُشِيرُ إِلَيْهِ الْحَدِيثُ ست

اوپر اس چیز کے کہ اشارت کرتی ہو طرف اسکے حدیث

تن خفتہ و زندہ و دل زیر گل　　　　به از جابرے زندہ و مردہ دل

در موت وحیات دل را بزمین تشبیہ کنند چنانکہ زمین را حقیقت صورت نیست

موت او ہمین خالی بودن اوست از نفع ہمچنین دلے کہ از کثرت حب شہوات

وشغل ملاہی محجوب از حضرت الٰہی در خلاف ومعصیت بگمراہی رنگ گرفتہ

وتباہی پذیرفتہ ست حیات او بلمعات باشد بزرگان گفتہ اند ہر دل کہ غم

دنیا در وے جا سے یافتہ خرابش کردہ وَلَيْسَ عَلَى الْخَرَابِ خَرَاجٌ

اور نہیں اوپر ویرانہ کے محصول

پس چنانکہ زمین خراب را مردہ گویند ہمچنین ہر دل کہ بہ ہموم وغموم خراب شدہ

فَلَيْسَ مِنَ اللّٰهِ فِي شَيْءٍ در ایشان آنرا پژمرده نامند صدق الله

پس نہیں اللہ سے بیچ کسی چیز کے

کہ این گروہ مردہ اند اَمْوَاتٌ غَيْرُ اَحْيَاءٍ وَمَا يَشْعُرُوْنَ

مردے ہیں نہیں زندے اور نہیں معلوم کرتے

و مومن را باید ہمیشہ پرہیز نماید از آنچہ سختی بدل پدید آید در زباہدی مسطور است

قَسْوَةُ الْقُلُوْبِ مِنْ ثَلٰثَةِ اَشْيَاءَ طُوْلِ الْاَمَلِ وَنِسْيَانِ

سختی دلون کی تین چیزون سے درازی آرزو کی اور بھولنا

الذِّكْرِ وَكَثْرَةِ الشَّهَوَاتِ در عوارف مسطور است

یاد اللہ کا اور کثرت خواہشون کی

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ مَوْتُ الْقَلْبِ مِنْ شَهَوَاتِ النَّفْسِ

کہا محمد بیٹے علی نے مرنا دل کا خواہشون نفس سے ہو۔

پس چنانچہ سختی و تاریکی دل کہ عبارت از موت اوست از فوت کردن

فرصت باز و امید دراز و نسیان ذکر و اتیان شہوت بے فکر سے افزاید

ہمچنین صفا و ذکا و قلب کہ حیات اوست جز بکثرت ذکر حاصل نیاید

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَوَمَنْ كَانَ مَيْتًا فَاَحْيَيْنٰهُ در خزانہ جلالی آوردہ

فرمایا اللہ تعالے نے کیا جو شخص کہ تہا مردہ پس جلایا ہم نے اسکو

اَوَمَنْ كَانَ مَيْتًا يعني بِكَثْرَةِ شُغْلِ الدُّنْيَا فَاَحْيَيْنٰهُ يعني بِذِكْرِ الْمَوْلٰى

کیا جو شخص کہ تہا مردہ یعنی ساتہ کثرت کام دنیا کے پس جلایا ہم نے اسکو یعنی ساتہ ذکر مولے کے

ونیز باید دانستن کہ چون دل بمتابعت ہوای نفسانی و حب و حرص جیفہ دنیاوی

در غفلت و نسیان و خلاف و عصیان گرفتار آید آن علامت غلبہ شیطان باشد

کہ شیطان برآن دل غالب آمدہ بود گما قال اللہ تعالیٰ اِسْتَحْوَذَ
جیسے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے غالب آیا ہے

عَلَيْهِمُ الشَّيْطَانُ فَاَنْسٰهُمْ ذِكْرَ اللّٰهِ
اوپر انکے شیطان پس بہلا دیا انکو یاد اللہ کے تئیں۔

یعنی شیطان بوسوسہ خود غلبہ کردہ است برایشان پس فراموش کنانیدہ
ست ایشان را یاد کردن خدا تعالیٰ و نزدارک آمدہ ست۔

قَالَ شَاہ شُجَاعُ الْكِرْمَانِيُّ عَلَامَةُ اِسْتِحْوَاذِ
فرمایا شاہ شجاع کرمانی نے نشانی غالب آنے

الشَّيْطَانِ عَلَى الْعَبْدِ اَنْ يَّشْغَلَهٗ بِعِمَارَةِ ظَاهِرِهٖ
شیطان کے اوپر بندہ کے یہ کہ مشغول کرتا ہو اسکو ساتھ آبادی ظاہر کو

مِنَ الْمَاٰكِلِ وَالْمَلَابِسِ وَيَشْغَلَ قَلْبَهٗ عَنِ
کہانے اور پہننے سے اور مشغول کرتا ہو دل اسکا فکر

التَّفَكُّرِ فِيْ اٰلَاءِ اللّٰهِ وَنَعْمَائِهٖ وَالْقِيَامِ بِشُكْرِهَا
کرنے سے بیچ نعمتوں اللہ کے اور نعمتوں اسکے کو اور باز رکہتا ہو قائم ہونے سے ساتھ شکر

وَيَشْغَلَ لِسَانَهٗ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهٖ بِالْكِذْبِ وَالْبُهْتَانِ
اسکے کے اور مشغول کرتا ہو زبان اسکی یاد رب اسکے سے ساتھ جھوٹ اور طوفان کے

وَيَشْغَلَ قَلْبَهٗ عَنِ التَّفَكُّرِ وَالْمُرَاقَبَةِ بِتَدْبِيْرِ الدُّنْيَا
اور مشغول کرتا ہو دل اسکا فکر کرنے اور مراقبہ سے ساتھ تدبیر دنیا کے

جمیعًا پس تا دل بحضور نگردد این غلبہ شیطان دور نشود

انتہی۔

و در عوارف مسطور ست وَلِلذِّكْرِ نُورٌ يَتَّقِيهِ الشَّيْطَانُ

اور واسطے ذکر کے ڈرتا ہے اس سے شیطان

كَاتِّقَاءِ اَحَدِنَا النَّارَ وَقَدْ وَرَدَ فِي الْخَبَرِ اَنَّ

جیسے بچتا ایک ہمارا کی آگ سے اور تحقیق وارد ہوا بیچ حدیث کے کہ

الشَّيْطَانَ جَاثِمٌ عَلٰى قَلْبِ ابْنِ اٰدَمَ فَاِذَا ذَكَرَ

شیطان منہ لگائے ہوئے اوپر دل بیٹے آدم کے پس جب یاد کیا

اللّٰهَ تَعَالٰى تَوَلّٰى وَخَنَسَ فَاِذَا غَفَلَ الْتَقَمَ قَلْبَهٗ

اللہ تعالے کو پیٹھ پھیری اور ہٹ گیا پس جب غافل ہوتا ہے نگلجاتا ہے دل

فَيُحَدِّثُهٗ وَيُمَنِّيْهِ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَمَنْ يَّعْشُ عَنْ

اسکے کو پس بات کرتا ہے ساتھ آرزوئیں دیتا ہے اسکی اور فرمایا اللہ تعالے نے اور جو کوئی روگردانی کرے

ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهٗ شَيْطٰنًا فَهُوَ لَهٗ قَرِيْنٌ

یاد اللہ کی سے مقرر کرتے ہیں ہم واسطے اسکے شیطان پس وہ اسکا ہمنشین ہے

و در دار که آمده و هست فِيْهِ اِشَارَةٌ عَلٰى اَنَّ مَنْ دَاوَمَ عَلَيْهِ

بیچ اس قول خدا کے اشارہ ہے اوپر اسکے جس نے ہمیشگی کی

لَمْ يَقْرَبْهُ الشَّيْطَانُ ا با بودن شیطان قرین بر عموم ست

اوپر ذکر کے نہیں نزدیک ہوتا اسکے شیطان۔

و تسلیط او بر کسی ست که از ذکر حق دور و محروم ست و در مشارق آمده

بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ از متفق

قَالَ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ السَّلَامُ مَا مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ اِلَّا وَقَدْ وُكِّلَ بِهٖ قَرِيْنُهٗ

فرمایا اوپر انکے اور آل انکی کے سلام نہیں کوئی تم میں سے مگر تحقیق مقرر کیا گیا ساتھ اسکے ہمنشین

مِّنَ الْجِنِّ وَقَرِيْنَةٌ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ قَالُوْا وَاِيَّاكَ يَا رَسُوْلَ

ایک جن سے اور ایک ہمنشین فرشتے سے کہا صحابہ نے تمکو بھی اے رسول

اللّٰهِ قَالَ وَاِيَّايَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَعَانَنِيْ عَلَيْهِ فَاَسْلَمَ فَلَا

خدا کے کہا مجھکو بھی ولیکن اللہ نے مدد دی مجھکو اوپر اسکے پس اسلام لایا

يَأْمُرُنِيْ اِلَّا بِالْخَيْرِ درشرح اور وہ ست اَسْلَمُ رُوِيَ بِضَمِّ الْمِيْمِ [illegible]

پس نہیں حکم کرتا مجھکو مگر ساتھ نیکی کے سلامت رہتا ہون ساتھ پیش میم کے یعنی پس سلامت

اَنَا مِنْهُ وَرُوِيَ بِفَتْحِهَا وَهُوَ الْاَصَحُّ اَيْ اَسْلَمَ اَيْ صَارَ

ہون اس جن سے ہی میں اور روایت ہے ساتھ زبر کے ہو اور وہ صحیح زیادہ ہے یعنی اسلام لایا وہ جن یعنی ہوگیا

مُسْلِمًا الْحَدِيْثُ يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ مَعَ كُلِّ اِنْسَانٍ مَلَكًا وَشَيْطَانًا

مسلمان یہ حدیث دلالت کرتی ہے اوپر اسکے کہ ساتھ ہر آدمی کے ایک فرشتہ ہے اور ایک جن ہے

مے آرند دو دیو را با یکدیگر ملاقات شد یکے ایشان فربه بود و دیگر لاغر فربه مر

لاغر را پرسید از چه سبب لاغری گفت مرد یست که من به وے نامزد ام او دائم ورد یاد

حق تعالیٰ مے باشد و در خوردن و نوشیدن و خفتن و پوشیدن همه بسم الله

میگوید و من از وے گرسنه ان مے باشم پس او پرسید که فربهی تو از چیست

گفت شخصے که مرا بر وے مسلط کرده اند هرگز از زبان وے یاد حق نمی رود و در هیچ

فعل بسم الله نمیگوید و من با وے شریک میشوم از ان فربهم پس از ینجا است

اگر وے بے یاد حق و ساعتے بے توجه تام از دوستان خدا رود آنرا در حیات

نشمارند و خود را از مرده پندارند که در خبر است که چون مخلصے را ساعتے

و یا دمی بے یاد حق تعالیٰ بگذرد در ملک و ملکوت آواز در دهند که فلان از جهان رفت

خواجه حسن نوری رحمة الله علیه را مے آرند که با ذکر حق چنان انس گرفته بود که

یکدم بے یاد حق از وی نرفتے و قدم بے توجہ برنگرفتے وقتے دو کس از شہر
قصد دیدن او کردند چون در شہر رسیدند گریہ در دکان بیافتند کہ حسن مرد
ایشان از سخن گریہ گریہ کردند و متحیر ماندند و کلمہ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن
تحقیق ہم ہیں واسطے اللہ کو اور طرف اسکی رجوع کرنیوالے
بر زبان راندند و گفتند اگر بملاقات آن بزرگ بحکم آنکہ لفوت نبود میسر نشد
بارے بزیارت قبر او مشرف شویم قصد خانقاہ کردند رسیدند و خواجہ را سلامت
دیدند از حیرت بیہوش گشتند خواجہ استکشاف حال ایشان کردند ماجرا نقل
کردند خواجہ بگریست و گفت بر من ساعتے بے یاد حق سبحانہ گذشتہ ندا در داد
کہ حسن مرد شاید کہ این سخن در گوش آن گربہ ہم افتادہ باشد۔
در خزانہ جلالی او درد و است ہر کہ لحظہ از یاد حق تعالی غائب باشد در آن دم خلل
در ایمان باشد وَلِلّٰہِ دَرُّ مَنْ قَالَ ؎
اور واسطے اللہ کے ہی خوبی اسکی جسنے کہا۔

ہر آن کہ غافل از وی یکزمان است	در آن دم کافرست اما نہان است
اگر خود با نفسے پیوستہ باشد	در سے اسلام بر وے بستہ باشد
[illegible] بخشش امیدوارم	کہ من غائب شدن طاقت ندارم

چو در خزانہ جلالی [illegible] از ذکر میسر آید [illegible] یک درویشان و تاثیر گے در دل
[illegible] ذاکر [illegible] ایشان۔ پس مومن باید کہ خود را بہ تحیر
[illegible] سہو و نسیان مردار شدن نپسندد۔ ؎

[illegible] ولے	ز طبیب عشق طبیب زندگانے
[illegible] غافل اندر دون	فکانما الاموات بل لا یشعرون

قَالَ عَلَیْهِ وَآلِهِ السَّلَامُ لَا تَجْعَلُوا بُیُوْتَکُمْ مَقَابِرَ

فرمایا حضرت نے اوپر انکے اور آل انکی کو سلام بہت کرو گھرون اپنون کو جیسے قبر یعنی منزل مسکون بے ذکر حق ہیچون چون گورست کہ ساکن مردہ بدسیرت ہواے نفس زبون در حب و حرص دنیا، دون پرشور ہست پس تخلص را گور جاے آسودن ہست و خانۂ دنیا جاے اعمال و اہل غفلت یا حرص بر حیات زندگی یا جا ئع مال ست ؎

الا نفس تو گر بذکر حق باشد — مونس جان در ان محق باشد
ور تو از ذکر بستی اینجا لب — بینی از سائلان بگور ادب
چند خود را کسے حرص درسوزی — مردہ باشی چو خشک و تر سوزی
ہر چہ از خشک ہست یا خود تر — از دل خویش جملہ بیرون کن
تا بود باحقیقت و آگاہ — گفتن لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

در وقت فرصت ضائع مگذار کہ آنچہ بواسطہ تا زندہ دل را از محبت غیر حق پاک کن بحیات پاک شوی تا زندہ امروز کہ زبان بر گویا ہی ست از یاد حق فرو بستہ کہ فردا در مردگان در آئی و حسرت بیا ید سود مند قال اللّٰہ تَعَالٰی ؎

اور

واسطے اللہ کے خوبی اسکی جیسے کہ کہا

اگر مردہ مسکین زبان داشتے — بہ فریاد و زاری فغان داشتے
کہ ای زندہ تا ہست امکان گفت — لب از ذکر چون مانیاید بخفت

از [illegible] بیت [illegible] جگر [illegible] ولقد [illegible]
کیونکر صبح کی [illegible] [illegible]

وَاللهِ فِيْ غَفْلَةٍ عَظِيْمَةٍ مِنَ الْمَوْتِ مَعَ ذُنُوْبٍ قَدْ اَحَاطَتْ

قسم ہو خدا کی بیچ غفلت بڑی کے موت سے ساتھ گناہوں کے تحقیق احاطہ کیا

بِيْ وَاَجَلٍ يُسْرِعُ كُلَّ يَوْمٍ فِيْ عُمْرِيْ

ساتھ میرے اور موت شتابی کرتی ہے ہر دن بیچ عمر میری کے

در معدن المعانی آمدہ است کہ خواجہ واسطی را از ذکر پرسیدند کہ چیست گفت

ذکر بیرون آمدن است از میدان غفلت بہ صحرا مشاہدہ بر غلبۂ خوف و شدت محبت

قَالَ فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ كَفٰى بِاللهِ مُحِبًّا وَبِالْقُرْاٰنِ مُؤْنِسًا

فرمایا فضیل بیٹے عیاض نے کفایت ہے اللہ دوست اور قرآن شریف غمخوار

وَبِالْمَوْتِ وَاعِظًا۔

اور موت نصیحت کرنے والی۔

و مومن چنانچہ از شیاطین جن ہوشیار باشد ہمچنان از شیاطین انس نیز باید

کہ بگریزد و از صحبت شان پرہیزد و در خیر المجالس آوردہ است شیاطین انس

آنانند کہ از ذکر خدا باز دارند و ہر کہ از ذکر خدا باز ماند شیطان بر مسلط گردد

کَمَا قَالَ اللهُ تَعَالٰى وَمَنْ يَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ

جیسے کہ فرمایا اللہ تعالے نے اور جو کوئی منہ پھیرے یاد رحمن سے موکل کرتے

لَهٗ شَيْطَانًا فَهُوَ لَهٗ قَرِيْنٌ در تفسیر آمدہ است۔

ہیں ہم واسطے اسکے شیطان پس وہ اسکا ہمنشین ہے۔

وَمَنْ يَّعْشُ اَىْ يَتَعَامَ اَىْ يَعْرِفُ اَنَّهُ الْحَقُّ وَهُوَ يَتَجَاهَلُ

اور جو کوئی منہ پھیرے یعنی اندھا ہو وے یعنی پہچانے کہ یہ حق ہے اور وہ نادان ہووے

نُقَيِّضْ لَهٗ شَيْطَانًا قَالَ ابْنُ الْعَبَّاسِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ نُسَلِّطْ

تعینات کرتے ہین واسطے اسکے شیطان فرمایا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے جو اُس سے غافل ہوتا ہے کہتے ہین ہم

عَلَيْهِ فَهُوَ مَعَهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ يَحْمِلُهُ عَلَى الْمَعَاصِي

اوپر اسکے پس وہ ساتھ اسکی ہوتا ہے بیچ دنیا کی اور آخرت کے برانگیختہ کرتا ہے اسکو اوپر گناہون کے

پارسی آن باشد ہرکہ روے بگرداند از یاد حق سبحانہ تعالے برسے دیوے

بگمارد کہ در دنیا و دوزخ قرین او باشد و شیطان ہرچند کہ بہر یکے موکل است

چنانکہ در ذکر رفتہ اما اینجا بطریق یار و برادر میگردد و

الْعِيَاذُ بِاللَّهِ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَإِخْوَانُهُمْ يَمُدُّونَهُمْ فِي الْغَيِّ

پناہ ہو اللہ کی فرمایا اللہ تعالے نے اور بہائی انکے کہینچتے ہین انکو بیچ گمراہی کے

یعنی آنانکہ حق تعالے را یاد نکنند بکشند ایشانرا برادران شان در بیراہی

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى إِنَّ الْمُبَذِّرِينَ كَانُوا إِخْوَانَ الشَّيَاطِينِ

اور فرمایا اللہ تعالے نے تحقیق بیجا خرچ کرنیوالے ہین بہائی شیطانون کے

پس از شیاطین انس کہ اخوان شیاطین جن اند و خویشان یعنی و بیرا

کردن مردمانند لطیف ایشان می باید گریخت و خاک بر سر ایشان باید ریخت کہ صحبت

ایشان زہر قاتل ست و دورے بود دوا است

وَقَالَ السَّمَّاكُ كَتَبَ إِلَيْنَا صَاحِبٌ لَنَا أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ

اور کہا سماک نے لکہا طرف ہمارے مصاحب ہمارے نے لیکن پیچھے حمد و نعت کے پس تحقیق

النَّاسَ كَانُوا دَوَاءً فَأَصْبَحُوا دَاءً لَا يُقْبَلُ الدَّوَاءُ فَفِرَّ

لوگ تھے دوا میری پس ہوگئے وہ مرض کہ نہین قبول کرتا دوا کو پس بہاگ

مِنْهُمْ فِرَارَكَ مِنَ الْأَسَدِ وَاتَّخِذِ اللَّهَ مُؤْنِسًا چنانچہ گفتہ

ان سے جیسا بہاگنا تیرا شیر سے ہے اور اختیار کر اللہ کو غمخوار۔

تا توام یار شوی من نکنم یار دگر | گوشۂ گیرم و درون گوشہ نہم کار دگر
بار تا یار ہم شو و مارا بعالم کار نیست | در پے سودا کشش ترک ہا

قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْعَافِيَةُ عَشَرَةُ اَجْزَاءٍ تِسْعَةٌ مِنْهَا

فرمایا اوپر انکے اور آل انکے کو سلام تندرستی دس جز و ہین تو ان مین سے نو

فِي الصَّمْتِ اِلَّا ذِكْرَ اللهِ تَعَالٰى وَالْجُزْءُ الْعَاشِرُ تَرْكُ

چپکے رہنے کے مگر یاد اللہ تعالے کے اور جز و دسوان چھوڑ دینا

مُجَالَسَةِ السُّفَهَاءِ۔

ہمنشینی احمقون کے ہے۔

بزرگے گفتہ است کہ سلامتی را رسول علیہ والہ السلام دہ جزء فرمودہ اند
نہ جزء در خاموشی و یکجزء در عزلت اما بہترین اجزاء جزء عزلت است مرید صادق
را ہمہ سعادتہا بعد تلقین صحبت مرشد کامل است و با عزلت کہ گفتہ اند۔

تَفَقَّهْ ثُمَّ اعْتَزِلْ خواجہ فضیل عیاض گفتہ است۔

مَنْ خَالَطَ النَّاسَ لَا يَسْلَمُ مِنْ اَحَدِ الثِّنْتَيْنِ

جو کوئی آمیزش کرے لوگون سے سلامت نہ رہیگا ایک دو چیزون سے یا

اَنْ يَخُوضَ مَعَهُمْ اِذَا خَاضُوا فِي الْبَاطِلِ اَوْ يَسْكُتَ

کہ غوطہ کرے ساتہ انکے جب غوطہ کرین بیچ باطل کے یا چپکا رہے جب

اِذَا رَاٰى مُنْكَرًا فَيَاْثَمُ

دیکھے خلاف شرع پس گناہگار ہوئے۔

فوائد عزلت بسیار بیشتر از ہزار بلکہ بیرون از شمار است اما اینجا اگر کسی گوید
اَلشَّيْطَانُ مَعَ الْوَاحِدِ وَهُوَ مِنَ الْاِثْنَيْنِ اَبْعَدُ۔

شیطان ساتھ اکیلے کے ہو اور وہ شیطان دو شخص سے دور زیادہ ہے۔
جواب او آن ست کہ بذکر حق مشغول باشد و بر مشغولی حق انس گیرد و مبتلی
کہ ہمنشین او کہ بود فاطر السموات ہمنشین او باشد بشنو کہ حق تعالے
چہ مے فرماید انا جلیس من ذکرنی
مین ہمنشین ہون اسکا کہ یاد کرے مجھکو۔
اینجا کجا گنجد شیطان ان عبادی لیس لک علیھم سلطٰن۔
تحقیق بندے میرے نہین واسطے تیرے اوپر انکے غلبہ۔
تا زیادہ اوست یعنی لطف حق ست کہ شانرا در حمایت مے آرد و شر او را
از ایشان دور میدارد آوردہ اند کہ وحی کرد حق تعالے موسے علیہ السلام
را کہ اے موسی من میخواہم کہ با تو جلیس شوم و با تو سخن گویم چون موسے
علیہ السلام شنید بر خاست و بتعظیم بنشست حق تعالے بروے وحی کرد کہ اے
موسے چون تو مرا یاد کردی بدرستی کہ تو با من جلیس شدی اما پیش از
تلقین مرید صادق را مرشد کامل در خدمت ظاہری باید کہ بیازماید و بذکر بہ
مواظبت نماید تا بخدمت قدر استقامت معلوم شود و دل بدان ذکر چون منور
گردد و بنور و اشرقت الارض بنور ربھا پر نور و معمور شود
اور چمکیگی زمین ساتھ نور پروردگار اپنے کے۔
ہر آئینہ چون کثافت و قساوۃ از دل برخیزد و رقت و لینت و خوف حق
در باطن پدید آید کما قال اللہ تعالیٰ تقشعر منہ
جیسا کہ فرمایا اللہ تعالے نے بال کھڑے ہوتی ہین قرآن سے
جلود الذین یخشون ربھم ثم تلین جلودھم

کہال پرانکے جو ڈرتے ہین رب اپنے سے پہر نرم ہوتے ہین چمڑے اُنکے

وَقُلُوبُهُمْ إِلَى ذِكْرِ اللَّهِ ط

اور دل اُنکے طرف یاد اللہ کے۔

آنگاہ مومن مومن حقیقی باشد وحقیقت ایمان آنجا ظاہر گردد۔

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ

سوا اسکے نہین کہ ایمان والے وہ ہین جب یاد کیا جاوے اللہ ڈرجاتے ہین دل اُنکے

وانما برائے حصر ست وازین مومنان مومنان کامل مراد اند۔

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الْكَامِلُونَ

سوا اسکے نہین کہ ایمان والے کامل ہین انسان ہین۔

یعنی ہر آئینہ مومنان کامل آنانند کہ چون یاد کردہ شود حق تعالے

بہ نزد شان یعنی بحضور شان اِتَّقُوا اللَّهَ بترسند دلہاء ایشان مخالف

دلہائے کافران ومنافقان کہ ایشان را از یاد حق تعالے قساوت دیگر

در دل پیدا آید كَمَا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى فَوَيْلٌ لِّلْقَاسِيَةِ

جیسا کہ فرمایا اللہ تعالے نے پس وائے ہے واسطے اُنکے جنکے دل سخت ہین

قُلُوبُهُم مِّن ذِكْرِ اللَّهِ در مدارک گفتہ است أَيْ مِنْ

یعنی سبب
یاد اللہ کی سے

أَجْلِ ذِكْرِ اللَّهِ أَيْ إِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَآيَاتُهُ عِنْدَهُمْ

یاد اللہ کی سے اے جب یاد کیا جاوے اللہ اور آیتین اُس کی نزدیک اُنکے

زَادَتْ قُلُوبُهُمْ قَسَاوَةً كَقَوْلِهِ تَعَالَى فَزَادَتْهُمْ

زیادہ ہوتے ہین دل اُنکے سختی مین جیسا کہ فرمایا اللہ تعالے نے پس زیادہ ہوئے ہین

رجسا الی رجسهم قال الله تعالی واذا قیل له
ناپاکی پر طرف ناپاکی اپنی کے فرمایا اللہ تعالے نے اور جب کہا جاتا ہے واسطے اسکے ڈر اللہ
اتق الله اخذته العزة بالاثم فحسبه جهنم ط
پکڑتی ہے یعنی غرور سے قبول نہیں کرتا ہے اسکی عزت ساتھ گناہ کے پس کفایت ہے اسکو دوزخ۔
در زاہدی آوردہ است کہ اگر منافقے را گویند اتق الله۔ کبر
نخوتش بگیرد پس بندہ است او را دوزخ و بد بستر است۔
فاذا قیل لک اتق الله قل لا اله الا الله
پس جب کہا جاوے تجھکو ڈر اللہ سے تو کہہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ۔
و نیز آوردہ است کہ مروی است از عمر بن الخطاب را رضی اللہ عنہ بگفت اتق اللہ
عمر در سجدہ رفت و گفت اینقدر استطاعت نیست مے آرند چون آیت
اتقوا الله حق تقاته نازل شد بر صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین
گران آمد بعد از ان این آیت فرود آمد فاتقوا الله ما استطعتم
پس ڈرو اللہ سے جس قدر تم سکو۔
بعضے میگویند این آیت ناسخ است بعضی میگویند مثبت است یعنی [illegible]
استطاعت است و در روضہ زندویسہ مسطور است۔
قال الشیخ ابو حامد البسوی رحمة الله وقد سئل
فرمایا شیخ ابو حامد لیسوی نے رحم کرے اسکو اللہ اور تحقیق پوچھا گیا
عن المتقی قال من قدر حتی قال لا اله الا الله وصلی
متقی سے کہا جسنے قدرت پائی یہانتک کہ کہا نہیں کوئی معبود سوا اللہ اور نماز پڑھی
صلوة الخمس فی مواقیتها وذکر الله فی

نمازین پانچ پنج وقتون آسکے کے اور یاد کیا اللہ کو بسبب فراغت اور تشنگی کے

الفکر اثر الصفاء فهو متقی سے آمده که ابو یزید بسطامی

پس وه متقی ہے

این آیت شنید یوم نحشر المتقین الی الرحمن وفدا

جس دن اکٹھا کرینگے متقیون کو طرف رحمن کے بطریق مہمان

نعره زد وگفت کیف یحشر الیه من هو جلیسه

کیونکہ حشر کیا جاوے طرف اسکی وه شخص کہ وه ہمنشین اسکا ہو

دیگرے شنید گفت من اسم الجبار الی اسم الرحمن

اسم جبار کے سے طرف اسم رحمن کے

یعنی متقی از ہیبت جبار پرہیزگار ست والی الرحمن اشارت

بکمال انس حضرت کرده است وذکر متقی ذکر ہیبت ست کہ اثر ذکر

سر گوید در عوارف مسطور ست فبالتقوی وجد خالص

پس ساتھ پرہیزگاری کے پیدا ہونا خالص

الذکر وبها یفتح بابه

ذکر کا ہے اور ساتھ پرہیزگاری کی کھلتا ہے دروازہ ذکر کا

یعنی ذکر خالص از تقوی پیدا آید وباب ذکر از تقوی بکشاید یعنی

آورده است کہ تقوی اول ظاہر سرایت کند وجوارح را از مکروہات

وفضولات وما لا یعنی نگاه دارد و ہمہ طاہر کند

ثم تنتقل تقوته الی باطنه ویطهر الباطن ویقیده

پھر سرایت کرتی ہے پرہیزگاری طرف باطن اسکے کے اور پاک کرتی ہے باطن کو اور قید کرتی ہے

عَنِ الْكَلَامِ وَمِنَ الْفُضُولِ حَتَّى يَشْتَغِلَ

باطن کو برائیوں سے پھر زیادتیوں سے یہاں تک بچاتی ہو بات کرنے نفس سے

النَّفْسِ قَالَ سَهْلُ ابْنُ عَبْدِ اللهِ اَسْوَءُ الْمَعَاصِي

کہا سہیل بیٹے عبداللہ نے بدترین گناہوں ہیں بات کرنے نفس سے کے

حَدِيثُ النَّفْسِ ـ

پس چون متقی ذاکر را خانۂ دل بکثرت ذکر از ماسوی اللہ پاک شود ہر آئینہ بیت اللہ گردد و در جنب عظمت و جلال حقیقی ہیچ چیز را شرف نماند و ہیچ چیز و ہیچ کس نماند و ہمہ را پس پشت اندازد و بخود نیز نپردازد و ع

مستغرق ذکر آن چنانم		از ہستی خویش شد فراموش

طالب دوستان بدین صفت باید تا در ستودگان حضرت حق در آید

قَالَ اللهُ تَعَالَى لَا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللهِ

فرمایا اللہ تعالیٰ نے غافل نہیں کرتے ان بندوں کو سوداگری اور نہ بیچنا یاد اللہ

اَيْ لَا يَشْغَلُهُمْ تِجَارَةٌ فِي السَّفَرِ وَلَا بَيْعٌ فِي الْحَضَرِ

کے سے یعنی باز رکھتی انکو سوداگری بیچ سفر کے اور نہ بیچنا بیچ شہر کے

عَنْ ذِكْرِ اللهِ اَيْ بِلِسَانٍ وَقَلْبٍ

یاد اللہ کے سے یعنی ساتھ زبان کے اور دل کے

در عوارف آمدہ است گفت ذوالنون مصری دیدم من قومے را نزدیک شام پرسیدم از کجا آئی گفت از نزدیک قومے

تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا

دور ہوتی ہیں کروٹیں انکی خوابگاہوں سے پکارتے ہیں رب اپنے کو ڈر سے اور لالچ سے

باز پرسیدم کجا خواہی رفت گفت إلى رجال لا تلهيهم تجارة
طرف مردون کی کہ باز نہین رکھتی انکو
ولا بيع عن ذكر الله گفتم چیزے از صفت ایشان بگوی
سوداگری اور نہ بیچنا یاد اللہ کی سے
شعر انشا کرد و گفت ـ ہ
قوم همومهم بالله قد علقت + فما
لوگ ہین کہ ہمتین ان کے ساتھ اللہ کے تحقیق متعلق ہین
لهم همم تتعلق الى احد + فطلب القوم سيدهم
پس نہین واسطے انکے ہمتین کہ متعلق ہون طرف کسیکو پس طلب کیا قوم نے سردار اپنے
ومولاهم + يا حسن مطلبهم للواحد الصمد + ودر روضہ
کو اور مولا اپنے کو کیا ہی اچہا ہو طلب کرنا ایک مقصود کو
زنادوسیہ مسطورست عن شهر بن حوشب رضي الله عنه
شہر بن حوشب سے راضی ہو اللہ اس سے اسماء
عن اسماء بنت يزيد قالت قال رسول الله صلى الله
بنت یزید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا نے درود بھیجے اللہ کا
عليه وسلم يجمع الاولين والآخرين فينادي مناد
اوپر انکے اور سلام جمع کیے جاوینگے پہلے اور پچھلے لوگ پس پکاریگا فرشتہ
سيعلم الخلائق كلها سيعلم اهل الجمع من
پکاریو الاسنین گے خلائق تمام البتہ جانین گے مجمع کے لوگ کون
اولى بالكرم ثم ينادي اين الذين كانت

لائق زیادہ ہو ساتھ بخشش کے پھر پکاریگا کہاں ہیں وہ لوگ تھے یکسو رہتے

تَتَجَافٰى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا

یعنی کروٹیں اپنی خوابگاہوں سے پکارتے تھے رب اپنے کو ڈر سے اور

وَطَمَعًا الاية فَيَقُومُونَ وَهُمْ قَلِيلٌ ثُمَّ يُنَادِي

لالچ سے تا آخر آیت پس کھڑے ہونگے اور وہ تھوڑے ہونگے پھر پکاریگا

فَيَقُولُ لِيَقُمِ الَّذِينَ لَا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَنْ

پس کہیگا چاہیے کہ کھڑے ہوں وہ لوگ کہ نہیں باز رکھتی انکو سوداگری اور نہ بیچنا سے

ذِكْرِ اللهِ فَيَقُومُونَ وَهُمْ قَلِيلٌ ثُمَّ يُحَاسَبُ سَائِرُ

یاد اللہ کی سے پس کھڑے ہونگے اور وہ تھوڑے ہونگے پھر حساب کیا جاویگا تمام لوگوں سے

النَّاسِ وطالب ذاکر باید کہ در شب خواہش نبود نہ در روز آرام صفت

قمح ست کہ در ذکر رفتہ اند علی الدوام از خلق مشوش باشد و در پناہ انس

بذکر حق ہم بذکر حق آویختہ بود و ہر مطلوبے و محبوبے کہ ہست

مَتَاعٌ يُجْمَعُ بِهِ يُمْنَعُ -

اس چیز سے کہ جمع کیا جاتا ہو اور ساتھ اسکے خوش ہوتا ہو -

از دامن بریزد و آزاد لطلب مراد بر پاے استقامت خیزد -

قُلِ اللهُ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِي خَوْضِهِمْ يَلْعَبُونَ رحمۃ اللہ حسن قال

کہ اللہ پھر چھوڑ دے انکو بیچ فکر اپنی کے بازی کرتے ہیں رحم کرے اسکو اللہ حسن نے کہا

۵ چو داری سوزش عشق پر گل ہوا بہر کہ انس گیری ز و سوختہ شوی	خطے در کشش بگرد ما سوے اللہ بنگر کہ انس طبیعت مصحف تو انشق

نقل است از خواجہ فضیل بن عیاض رضی اللہ عنہ او گفت کہ رب یعنی الٰہی

رشید را گفتند چرا با ما نه نشینی و در سخن نیائی گفت من هم بر شما
نیستم لأن لو فارقنی ذکر الموت ساعة
واسطے اسکے کہ اگر جدائی کرے مجھ سے یاد موت کی ایک دم البتہ
لخشیت أن یفسد علیّ قلبی و بخلوت و انقطاع و انزوا
ڈرتا ہون یہ کہ فساد آوے اوپر دل میرے کے۔
البتہ نماید تا آنزمانکہ خلوت در انجمن حاصل آید اما مرید بے تلقین نیز
اگر صادق ست و صاحب یقین و در سایۂ مرشد کامل ہم در مجلس و حضور
مرشد این معاملہ باشد کہ خلوت در انجمن بیند و بعد تلقین ہم تا مبتدیست
ہمین حکم دارد و منتہی مستقل بنفسہ ست او در ہمہ حالت اکثر باشد بلکہ دوام
چنانکہ بدل او ہیچ چیز و ہیچکس را راہ نبود ہر چند کہ با ہمہ باشد بے ہمہ بود
نظم رابعہ عدویہ در عوارف مسطور ست ؏
إنی جعلتک فی الفؤاد محدثی + وأبحت جسمی من
تحقیق کیا میں نے تجکو بیچ دل کے بات کرنیوالا اپنا اور مباح کیا میں نے بدن اپنا واسطے
أراد جلوسی + فالجسم منی للجلیس مؤانس +
اسکے کہ چاہے بیٹھنا میرا پس جسم میرا طرف ہمنشین کے واسطے ہمنشین کے الفت کرنیوالا ہے
وحبیب قلبی فی الفؤاد أنیسی + پس ہر دلکہ بکثرت ذکر حق
اور دوست دل میرے کا اندر دل کے مونس میرا ہے
تعالی نرم شدہ و در گداز بکمال رسید و بدلیل سے۔
ثم تلین جلودهم وقلوبهم إلى ذكر الله۔
پھر نرم ہوتے ہین چمڑے انکے اور دل انکے طرف یاد اللہ کے۔

مائل گشتہ خشیتہ و قشعریرۃ از آن دل زائل شدہ در عبودیت و رضا
رام گشتہ و جنبش او آرام یافتہ صاحب آن دل ہر چند کہ بتن در آمیزش
بود بدل از جملہ غائب باشد اگر کونین آرایند بگوشہ چشم ننگرد و جائز ست
اگر خداوند این حال در بیع و شرا ہم باشد اما سجدا باشد کہ

لَا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ — صفت او

نہین غافل کرتی ہو انکو سوداگری اور نہ بیچنا یاد اللہ کی سے
شدہ و اینمعنی را استقامت گویند و لینت ہم گویند و قساوۃ ہم گویند
چنانکہ از حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ آمدہ است کہ آیۃ

أَلَمْ يَأْنِ لِلَّذِينَ آمَنُوا أَنْ تَخْشَعَ قُلُوبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ

کیا نہین آیا واسطے ان لوگون کے کہ ایمان لائے یہ کہ عاجزی کرین دل انکے واسطے یاد اللہ
نزدیک ایشان خواندہ شد گروہی از حاضران در گریہ شدند

فَبَكَوْا بُكَاءً شَدِيدًا فَقَالَ هٰكَذَا

پس روئے رونا سخت پس فرمایا ایسے ہی تھے ہم

كُنَّا حَتّٰى قَسَتِ الْقُلُوبُ در عوارف آمدہ است

یہان تک کہ سخت ہوئے دل

قَسَتْ أَيْ تَصَلَّبَتْ وَأَدْمَنَتْ سَمَاعَ الْقُرْآنِ

سخت ہوئے یعنی سنگ کے ہوئے اور عادت کی سننے قرآن کی

وَأَلِفَتْ أَنْوَارَهُ فَمَا اسْتَغْرَبَتْهُ حَتّٰى تَتَغَيَّرَ — یعنی تو نہ

اور الفت پکڑی ساتھ نور اسکے پس نہین نادر جانا اس قرآنکو یہانتک کہ متغیر
دل و عادت ساخت شنیدن آنرا و الفت گرفتہ با اسرار و انوار

آن پس غریب مے پندارد کہ متغیر شود و گریستن باز ایستن باشد کہ گفتہ اند

البکاء من بقیة الوجود و این قساوۃ عبارۃ از شمار حق

رونا لوازم زندگی کے سے ہے

کما قال علیه و آله السلام فی حقّه رضی الله

جیسے کہ فرمایا پیغمبر نے اوپر آنکے اور آل انکی کے سلام بیچ حق اسکے کہ راضی

تعالی عنه من اراد ان ینظر الی میّت یمشی علی

ہوا اللہ تعالی اس سے جو شخص کہ چاہے یہ کہ دیکھے طرف مردے کے کہ چلتا ہوا اوپر

وجه الارض فلینظر الی ابن ابی قحافه رضی الله عنه

روے زمین کے پس چاہیے کہ دیکھے طرف ابی قحافہ کو یعنی حضرت ابو بکر کے راضی ہوا اللہ

بخلاف آن دل کہ تغیر پذیرد و با اندک ضربے در دل لینت آید

قال ذو النون حال من یتناشر الی المزعج بزعجة و به قلیل علیل

باز قساوت گیرد و در حفظ آن دل باید کوشید کہ زنگ نگیرد و سعی باید نمود کہ

قساوۃ نپذیرد کما قال علیه و آله السلام اذیبوا

جیسا فرمایا پیغمبر خدا نے اوپر انکے اور آل انکی کے سلام گلاؤ

طعامکم بذکر الله و لا تناموا علیه فتقسی قلوبکم

کھانے اپنے کو ساتھ یاد اللہ کے اور نہ خواب کرو اوپر کھانے طعام کے پس سخت ہو دل

مومن باید کہ مشغول باشد بعبادت و ذکر بر دوام در صبح و شام خصوصا

بعد از طعام کہ کسل و طلب آرام در آن وقت غالب تر مے باشد و در خواب رفتن

در آن باب آورده اند از خواب مسطور است فان وجد به ثقلا علی المعدة

پس اگر پاوے ساتھ اسکے بوجھ اوپر معدے کے

يَنْبَغِي اَنْ تَعْلَمَ اَنَّ ثِقْلَهُ عَلَى الْقَلْبِ اَكْثَرُ

لائق ہو یہ کہ جانے یہ کہ بوجھ اسکا اوپر دل کے زیادہ ہے

فَلَا يَنَامُ حَتّٰى يَذِيْبَ الطَّعَامَ بِالذِّكْرِ وَالتِّلَاوَةِ

پس خواب نکرے یہانتک کہ گلاوے کھانیکو ساتھ یاد خدا کے اور پڑھنے قرآن

وَالْاِسْتِغْفَارِ يَقُوْلُ بَعْضُهُمْ لَاَنْ اَنْقُصَ مِنْ

اور استغفار کے کہتے ہیں بعضے اُنکے البتہ کم کروں طعام سے شب

عَشَائِيْ لُقْمَةً اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اَقُوْمَ لَيْلَةً

اپنا ایک لقمہ کے تئیں پیارا زیادہ ہے طرف میری اِس سے کہ جاگتا رہوں ساری رات

پس ما وا م کہ دل ببلوغ تام نرسیدہ ست بالینت پرورش یابد

تا توی گردد ولینت وی برنگ قساوۃ برآید وحین قساوۃ نماید انگاہ

ہیچ از لینت وقساوۃ اثر نکنند اما من حیث الخلقۃ بہر

دلے اثر کردن لینت وقساوۃ گوییم کہ جا ئز ست چنانکہ از رسول اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اوردہ اند کہ بر وفات ابراہیم رضی اللہ عنہ

گریستند وفرمودند کہ تَدْمَعُ الْعَيْنُ وَيَحْزَنُ الْقَلْبُ وَلَا

روتی ہیں آنکھیں اور غمگین ہوتا ہے دل اور نہیں

نَقُوْلُ اِلَّا مَا يَرْضٰى رَبُّنَا اللّٰهُ يَا اِبْرَاهِيْمُ اِنَّا بِكَ لَمَحْزُوْنُوْنَ

کہتے ہیں ہم مگر جو راضی ہو رب ہمارا اللہ اے ابراہیم تحقیق ہم سبب تیرے البتہ غمگین ہیں

پس ازین روکہ دل دل ست ہر دلے کہ باشد بروی ازین لینت وقساوۃ

نیز تاثیر کند چہ کامل چہ ناقص کہ فرمود علیہ السلام اِنَّهُ لَيُغَانُ عَلٰى قَلْبِيْ

تحقیق کہ پردہ ڈالا جاتا ہے اوپر دل میرے

و بوا ردی چنانکہ شنیدن قرآن شریف وصوت حسن سرمہ سود

چه پریشان شود گل به بهار و سحر	نه همی زمزمه گشتگان قدسش خبر نبر

اما قساوة که در ذکر رفته اشارتست براستمرار حال و دائم بودن در
شرح صدر بکمال یعنی آن دلیست که از شرح در شرح آید و از غایت نرمی
سخت نماید و هیچ بسته نشود که باز گشاید۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ
فرمایا اللہ تعالیٰ نے کیا پس جو شخص کہ کھولا ہو اللہ نے سینہ اسکا واسطے اسلام
فَهُوَ عَلٰی نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ ط فَوَيْلٌ لِّلْقَاسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ مِّنْ
کے پس وہ اوپر روشنی کے ہو رب اپنے سے پس وائی ہو واسطے اُسکے کہ سخت ہیں دل اُنکے
ذِكْرِ اللّٰهِ ط اُولٰٓئِكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ اینجا تقدیر ان ست
یاد اللہ کے سے یہ لوگ بیچ گمراہی ظاہر کے ہیں
اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ فَاهْتَدٰی كَمَنْ طَبَعَ اللّٰهُ قَلْبَهٗ
کیا پس جو شخص کہ کھولا ہے اللہ نے سینہ اسکا پس راہ پائی مانند اسکی ہو کہ مہر کی اللہ نے
فَقَسٰی پس بدلالت قوله فَوَيْلٌ لِّلْقَاسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ
دل اسکو پس سخت ہوا پس وائی ہو واسطے انکے کہ سخت ہیں دل اُنکے۔

آنرا حذف کردند و معنی پارسی آنچنان باشد که پس هست آنکس که بگشاده است
خدا تعالیٰ سینهٔ او را برای اسلام پس او بر نور اسلام است از راه نمودن
خداوند خود برابر آنکس که دل او را مهر کرده است خدا تعالیٰ از ترک یاد حق تعالیٰ پس وای باد
دوزخ از ترک یاد حق تعالیٰ مر آن کسانی راست که سخت است دلهای ایشان
از یاد کردن خدا تعالیٰ و ایشانند در گمراهی پیدا و در مدارک مسطور است۔

سُئِلَ النَّبِيُّ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ السَّلَامُ عَنِ الشَّرْحِ فَقَالَ اِذَا

پوچھے گئے نبی اوپر اُنکے سلام اور اوپر آل اُنکی کو کھولنے سینہ کے پس فرمایا جسوقت

دَخَلَ النُّوْرُ فِي الْقَلْبِ انْشَرَحَ وَانْفَتَحَ فَقِيْلَ هَلْ لَهُ

داخل ہوتا ہے نور بیچ دل کے کشادہ ہوتا ہے اور کھلجاتا ہے پس کہا گیا آیا واسطے اُسکے

عَلَامَةٌ فَقَالَ نَعَمْ اَلْاِنَابَةُ اِلٰى دَارِ الْخُلُوْدِ وَالتَّجَافِي

نشانی پس فرمایا ہاں رجوع کرنا طرف گھر ہمیشگی کے اور روگردانی

عَنْ دَارِ الْغُرُوْرِ وَالْاِسْتِعْدَادُ لِلْمَوْتِ قَبْلَ النُّزُوْلِ

گھر غرور کے سے کہ دنیا ہے اور تیار رہنا واسطے موت کے پہلے اُترنے سے

اما قساوه و صلابت حقیقی لازمه دلهاء کفار و اشقیاست [illegible]

مَا اَشَدُّ وَاَصْلَبُ قَالَ قَلْبُ الْكَافِرِ

کیا چیز سخت تر ہے اور وزنی زیادہ کہا دل کافر کا۔

کہ ایں سنگ کہ در خلقت سنگ ست سختی دلہا شان کہ از گوشت اند سخت تر

ست در آداب المریدین مسطور ست

قَالَ سَرِيُّ السَّقْطِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى اَلْقُلُوْبُ

فرمایا سری مفلس سقطی نے رحم کرے اُسپر اللہ تعالیٰ دل

ثَلٰثَةٌ قَلْبٌ كَالْجَبَلِ لَا يُحَرِّكُهُ شَيْءٌ وَقَلْبٌ كَالنَّخْلَةِ

تین طرح کے ہیں ایک دل ہے مانند پہاڑ کی نہیں حرکت دیتی اُسکو کوئی چیز اور ایک دل ہے

اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَالرِّيْحُ تُمِيْلُهَا يَمِيْنًا وَشِمَالًا وَقَلْبٌ

مانند درخت کھجور کے جڑ اُسکی مضبوط ہے اور ہوا ہلاتی ہے اُسکو داہنے اور بائیں اور ایک

كَالرِّيْشَةِ تَذْهَبُ مَعَ كُلِّ رِيْحٍ وَلَا تَثْبُتُ۔

دل ہے مانند پر کے جاتا ہے ساتھ ہر باؤ کے اور نہیں ثابت رہتا۔

پس هر دل که اسیر وساوس شیطانی و گرفتار هوای نفسانی گشته مجذوب
از ناوالی گرفته کما قال الله تعالی أفرأیت من اتخذ إلهه هواه
جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے آیا پس دیکھا تو اس شخص کو کہ پکڑا معبود اپنا خواہش اپنی کو
و این استفهام است بمعنی تعجب آیا نمی بینی تو ای محمد مر آنکس را که بگرفته است معبود
خود هوای نفس خود را یعنی مطیع اوست یتبعهم ما یدعوکم الیه فکانما
پیروی کرتا ہو اسکی جس چیز کی طرف بلاتا ہو اسکو خواہش اسکی پس گویا کہ
یعبد کما یعبد الرجل الهه پس آن دل که در متابعت هوا
کہ عبادت کرتا ہو اسکی جیسے کہ عبادت کرتا ہو مرد معبود اپنے کی —
بیزار است همچو پری ست که در دست باد گرفتار است و آن دل ساهی ست و
لاهی غافل از یاد الهی سرگردان است بتباهی که در نماز و در استغفار نیز پشیمان

مکان نیست قطعه	تن درون منازل دل بیرون
گشته ها سے کند به جهانی	این چنین حالت پریشان را
ششمر هر باید مشان هیچ وانی	آن دل چون پریساط [illegible] و تثبیت [illegible]

یثبت الله الذین آمنوا الذین قالوا ربنا الله ثابت یا
ثابت رکھتا ہو اللہ ان لوگوں کو کہ ایمان لائے وہ لوگ کہ کہا انہوں نے رب ہمارا اللہ ہے —
و بآب فضل رحمت قل بفضل الله و برحمته فبذلک فلیفرحوا
کہ اے محمد ساتھ فضل اللہ کی اور رحمت اسکی کے پس ساتھ اسکے چاہیے کہ خوش ہوں
پرورش یافته و کمال گرفته با وجود خطرات هر چند که در جنبش آید چون ثابت الاصل
بود و نه یا از نه لرزد هر بد صادق بحکم عبادت الفقر فخری الخواص
چو قوت تثبیت و استقامت بساط و انبساط دل بجاروب —

تَخْلِیَةُ الْقَلْبِ مِمَّا خَلَتْ عَنِ اللّٰہِ ۔ از خاشاک غیر پاک دوا
خالی کرنا دل کا اس چیز سے کہ سوا ہو اللہ کے ۔

و پاسبان سراے دل باشد و ہیچ اجنبی و نامحرم را در آمدن نگذارد و از خواجہ شبلی رحمہ اللہ تعالے نقل ست گفت دوازدہ سال در دہلیز خواجہ جنید رحمہ اللہ تعالے پاسبانی دل کردم یعنی غیر خدا را یا دنیا در دم و نگذاشتم کہ خطرۂ غیر سبحانی در دل گذرد و در عوارف مسطور ست ۔

وَقَدْ كَانَ الشِّبْلِيُّ يَقُوْلُ لِلْمِصْرِيِّ فِيْ ابْتِدَاءِ أَمْرِهٖ
اور تحقیق تہے شبلی کہتے تہے واسطے ذوالنون مصری کے بیچ ابتدا ر کام انکے کے اگر
إِنْ خَطَرَ بِبَالِكَ مِنَ الْجُمُعَةِ إِلَى الْجُمُعَةِ غَيْرُ اللّٰهِ فَحَرَامٌ
خطرہ کرے بیچ دل تیرے ایک جمعہ سے طرف جمعہ دوسرے کی سوائے خدا کے پس حرام ہے
عَلَيْكَ أَنْ تَحْضُرَ فِيْهِ ٭ رحمت بر جان عراقی باد کہ گفتہ ع
اوپر تیرے یہ کہ حاضر ہو بیچ اسکے

جز نقش نگار ہر چہ بینے	از لوح ضمیر پاک بتراش
باشد کہ بہ بینے او عراقے	ور نقش وجود خویش نقاش

و نیز مسطور ست قَالَ أَبُوْ بَكْرِنِ الدَّقَّاقُ لَا يَكُوْنُ الْمُرِيْدُ
فرمایا ابو بکر دقاق نے نہیں ہوتا ہے مرید
مُرِيْدًا حَتَّى لَا يَكْتُبَ عَلَيْهِ صَاحِبُ الشِّمَالِ شَيْئًا عِشْرِيْنَ سَنَةً
مرید کامل یہانتک کہ نہ لکہے اوپر اسکے فرشتہ کہ مصاحب ہو بائیں طرف کچہ بیس برس تک

دل دو اندر صفا سے رو جانے	ع	ورنہ ... ابلیس فرقانے
پاک شو پاک وانگہ جنبہ پاکے		نیست در کار دین چالاکے

پاک شو تا ز اہل دین گردی ۔۔۔ آنچنان باش تا چنین گردی

و نیز باید دانست که دل ثابت الاصل هم چون نخل که باد آنرا در تحرک آرد
آن ست که حضرت مصطفی علیه و آله السلام حنظله اسیدی را رضی الله
تعالی عنه فرمود که اگر همیشه باشید چنانچه می باشید شما نزدیک من
در ذکر خدای عز و جل هر آینه مصافحه کنند با شما فرشتگان در بسترهای شما
و در راه های شما وَلٰكِنْ يَا حَنْظَلَةُ سَاعَةً فَسَاعَةً ثَلٰثَ مَرَّاتٍ
ولیکن اے حنظلہ ایک ساعت پس ایک ساعت تین بار
لفظ ساعت سه کرت فرمود یعنی ساعتی در امور دنیاوی و ساعتی
در ذکر خدای عز و جل و این حدیث در بیان ذکر دائره با قصه مذکور ست
هر دل که چون دل صدیق رضی الله عنه شد همچون کوه گشته اما راه دور ست
و آفات نامحصور تا اگر عنایت محض دستگیری کند و بدان درجه رسانده
رَحِمَ اللّٰهُ تَعَالٰى مَنْ قَالَ ـ رباعی
رحم کرے اللہ تعالی اسکو جس نے کہا

راه زنانند ره دل زنند ۔۔۔ راه به نزدیکی منزل زنند
ترسم از ایشان که شبخون زنند ۔۔۔ خوار ازین دائره بیرون کنند

دشمنان در راه زنان این گذرگاه بسیار اند و خطرناک در سفر باطن اند بیشمار زیرا که گفت
خطر در راه دین بسیار باشد ۔۔۔ گلی خوشبو بو پر از خار باشد
قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنَّ الشَّيْطٰنَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝
فرمایا اللہ تعالی نے تحقیق شیطان واسطے آدمی کے دشمن ظاہر ہے
وَقَالَ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ السَّلَامُ اَعْدٰى عَدُوِّكَ نَفْسُكَ
اور فرمایا حضرت نے اوپر آنکے سلام بڑا دشمن دشمن تیرا نفس ہے

اے لدیک جنبیک - ہرچہ مر بندہ را از یاد حق سبحانہ و تعالیٰ

جدا و بیگانہ کردوں تیری سے ہو -

بخود مشغول کند دشمن باشد چنانکہ مال و زن و فرزند

كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ

جیسا کہ فرمایا اللہ تعالے نے اے لوگو جو ایمان لائے ہو مشغول نکریں

أَمْوَالُكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ -

تمکو مال تمہارے اور نہ اولاد تمہاری یاد اللہ کے سے -

و ہرچہ مطلب بود آنرا بت راہ خود پندارد -

كَمَا قِيْلَ مَا شَغَلَكَ عَنِ الْحَقِّ فَهُوَ طَاغُوْتُكَ

جیسا کہ کہا گیا جو چیز کہ مشغول کرے تجکو حقتعالے سے اور فراموش کرے وہی تیرا بت ہے

فصل سوم

در بدایت سلوک با انابت و اشتباہ و سہر برا درون طالب بہوائے وصول

الی اللہ و ارادت آوردن طالب صاحب یقین و رسیدن مرید بشرف

تربیت و تلقین - اینجا باید دانست کہ ہیچ آفریدہ از مومن و کافر

خالی از طلب خدا نیست و ہیچ موجودے از اندیشۂ وجود آمدن جدا نہ

یعنی ہر کہ از جنس انس ست و ہر کہ ہست از مارج و ہر مخلوقے دیگر نیز یعنی

نیست از این دائرہ خارج اما بعضے ایشان سالک واصل اند و بعضے سالک

وہالک قال اللہ تعالی فَمِنْهُمْ مَنْ هَدَى اللّٰهُ وَمِنْهُمْ

فرمایا اللہ تعالے نے پس بعض انہیں وہ ہے جسکو ہدایت کی اللہ نے اور بعض

مَنْ حَقَّتْ عَلَيْهِ الضَّلَالَةُ -

اور بعض آپمین وہ ہو کہ ثابت ہوی اوپر اسکے گمراہی۔

پس بدان ای طالب دین نہ بدین راہ ہمین تو موشتابی کہ ہیچ کس تاکس را ازین نگاہ پوسے خالی نیابی اما اختلاف حالات بر قسمت ازلی میکند دلالت کہ بعضے رو براہ ہدایت نہادہ اند و بعضے براہ ضلالت آمدیم بر سر سخن بدانکہ اوّل چیزے کہ بندہ را در راہ طلب در آید و انتباہ او وآن جاذبہ رحمانی ست برائے دفع غلبہ شیطانی و ذکر حق سبحانہ و تعالی مر انبیاء زمین دل را بمنزلہ باران ست و انتباہ بمنزلہ باد بشارت۔

کما قال اللہ تعالی ھو الذی یرسل الریاح

جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے وہ اللہ ہو جو بھیجتا ہو باد ان کو

بشرا بین یدی رحمتہ مر مقامات را چون پنج ست این اول

خوشخبری دینے والین آگے رحمت اسکی کے

گام مر طالبان راہ ہدایت ست کالوحی والالہام بعد ازان توبہ ست و بعد آن انابت۔

مانند وحی اور الہام کے

اما الانتباہ ھو خروج العبد من حیز الغفلۃ والتو

لیکن انتباہ وہ نکلنا بندہ کا ہے سرحد غفلت سے اور توبہ وہ

ھی الرجوع الی اللہ من بعد الذھاب مع دوام

رجوع ہی طرف اللہ کے پیچھے جانے کے حد دی سے ساتہ ہمیشگی

الندامۃ وکثرۃ الاستغفار - وفرق درمیان

شرمندگی اور زیادتی استغفار کے۔

توبہ و استغفار آن ست کہ توبہ از آیندہ باشد و استغفار از گذشتہ چنانکہ

باتوعزم واختیار باید ہمچنین ندامت وافسوس باستغفار ست

وَالْاِنَابَةُ وَهِيَ الرُّجُوْعُ مِنَ الْغَفْلَةِ اِلَى الذِّكْرِ

اور انابت اور وہ رجوع ہے غفلت سے طرف ذکر کے

وبعض میان توبہ وانابت فرق میکنند۔

وَقِيْلَ التَّوْبَةُ الرَّهْبَةُ وَالْاِنَابَةُ الرَّغْبَةُ وَقِيْلَ التَّوْبَةُ

اور کہا گیا توبہ ڈر ہے اور انابت رغبت ہو اور کہا گیا توبہ بیچ

فِي الظَّاهِرِ وَالْاِنَابَةُ فِي الْبَاطِنِ۔ واین جملہ درا وائل مریدست

بیچ ظاہر کے اور انابت بیچ باطن کے

ودر عوارف مسطور ست ودر خیر المجالس آمدہ ست کہ توبہ شہ مقام دارد اول

توبہ آن از معاصی ست تُوْبُوْا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا ط

توبہ کرو طرف اللہ کے توبہ خالص

بعد ازان انابت ست کما قال اللّٰه تعالى مُنِيْبِيْنَ اِلَيْهِ

جیسا کہ فرمایا اللہ تعالے نے رجوع کرتے ہو طرف اسکو

وآن از مناجات ست یعنی انچہ از مباحات ست ازان باز آید بعد ازان اوبہ ست

وہر سہ یک معنی دارد وَهُوَ الرُّجُوْعُ مِنَ الذَّنْبِ قَالَ اللّٰهُ

اور وہ رجوع ہے گناہ سے فرمایا اللہ تعالے نے

تَعَالَى نِعْمَ الْعَبْدُ ط اِنَّهٗ اَوَّابٌ۔

اچھا بندہ ہی تحقیق وہ رجوع کرنیوالا ہے۔

واین مقام انبیا است وشما زاوا بین را ہم ازین جہت گویند واوبہ از حسنہ

احسن رفتن ست وبدانکہ اگرچہ توبہ واستغفار بہ ذکر حق غفار مقدم ست برائے عبادت

ادب ذکر کتقدیم الوضوء علی الصلٰوۃ بشریفہا
مانند تقدیم وضو کی اوپر نماز کے ساتھ بزرگی اسکی کے۔

اما از روے معنی ذکر حق بر توبہ استغفار نیز سبقت دارد کہ اگر عظمت و ہیبت حق و الم عذاب و شدۃ عقاب و کثرت آثام و خوف مقام و لہا نبارد بجاے نخند مستغفر نگردد و آن از جملہ تغیبات ذکرست۔

قال اللہ تعالیٰ وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا
فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور وہ لوگ جب کریں بےحیائی اور ظلم کریں
اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِيَعْلَمَ الْعَبْدُ
نفسوں اپنے کو یاد کریں اللہ کو پس طلب بخشش کریں تا جانے بندہ یہ
اَنَّهٗ يَنْبَغِيْ اَنْ يُّقَدِّمَ ذِكْرَ اسْمِ اللّٰهِ تَعَالٰى
کہ لائق ہے یہ کہ مقدم کرے یاد نام اللہ تعالیٰ کے
عَلَى الْاِسْتِغْفَارِ وَالسُّؤَالِ لِيَكُوْنَ اَسْرَعَ فِي
اوپر استغفار اور سوال کے تو کہ ہو شتاب تر بیچ
الْاِجَابَةِ وَاَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَا يَمْنَعُهٗ بِعِصْيَانِهٖ عَنْ ذِكْرِهٖ
قبولیت کے اور یہ کہ اللہ تعالیٰ نہیں منع کرتا ہے اسکو ساتھ گناہ اسکو کے
فَلْيَرْجُ اَنْ لَّا يَمْنَعَهٗ مَغْفِرَتَهٗ بِسُؤَالِهٖ اِذْ ذِكْرُ
ذکر سے پس امید ہو یہ کہ نہ منع کرے اسکو بخشش سے ساتھ مانگنے
اللّٰهِ اَفْضَلُ مِنْ سُؤَالِ الْمَغْفِرَةِ۔
اسکے کے اسواسطے کہ ذکر اللہ کا افضل ہے مانگنے بخشش کے سے۔

یعنی حق تعالیٰ بکرم عمیم بر اسکہ اگر گناہگار امیدوار بمغفرت کردہ

ذکر پاک خود بمقدم بے استغفار گردانید و در تلقین ذکر یکے از شرائط اعلیٰ
استغفار است یعنی پیش از تلقین باید کہ مرید طہارت کامل کند یعنی بظاہر
و باطن طہارت ظاہر بآب پاک و طہارت باطن باخلاص

وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِينَ

اور نہیں حکم کیے گئے مگر تو کہ عبادت کریں اللہ کو خالص کر کے

شستہ باید بدو صد چشمہ کوثر دہنم	تا بصد خوف و رجا ذکر جمال تو کنم
ہزار بار بشستم دہن بمشک و گلاب	ہنوز ذکر تو گفتن مرا نمے شاید

ے آرند کہ از بنی اسرائیل اگر کسے خواستے کہ کلمہ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰه
نہیں کوئی معبود مگر اللہ
گویند چہل روزہ گوشت نخوردے و زن خود را جماع نکردے و چہل روز گناہ
نکردے آنگاہ کلمہ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰه بگفتے و اینجا باید دانست کہ تلقین
ذکر شرط است برائے فائدہ کہ ذکر تا بہ تلقین مرشد کامل صاحب تصرف نشود
فائدہ ندہد و تلقین ذکر از رسول علیہ السلام بصحابہ رسیدہ است و از صحابہ
رضوان اللہ علیہم اجمعین بمشائخ إِلَىٰ زَمَانِنَا هٰذَا و روایت کردہ اند
کہ حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ از حضرت رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام پرسید و گفت
يَا رَسُولَ اللّٰهِ دُلَّنِي أَقْرَبَ الطُّرُقِ إِلَى اللّٰهِ وَأَسْهَلَهَا
اے پیغمبر خدا کے راہ دکھلا مجھکو نزدیک تر راہوں میں طرف اللہ کے اور آسان تر
عَلَىٰ عِبَادِ اللّٰهِ وَأَفْضَلَهَا عِنْدَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ
اسکے اوپر بندوں اللہ کے اور بزرگ تر اسکے نزدیک اللہ کے پس فرمایا پیغمبر خدا نے
عَلَيْهِ وَآلِهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ بِمَا نِلْتُ بِهِ النُّبُوَّةَ فَقَالَ عَلِي

اوپر آنکے اور آل انکی کے سلام لازم پکڑ اس چیز کو پایا ہین سبب سے اسکی پیغمبری
وَمَا ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَ
کو پس کہا علی نے اور کیا ہے یہ اے پیغمبر خدا کے پس فرمایا پیغمبر خدا نے اوپر انکے
اٰلِهِ السَّلَامُ ذِكْرُ اللّٰهِ فَقَالَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَهٰكَذَا
انکے اور آل انکی کے سلام ذکر اللہ کا پس فرمایا علی نے اوپر انکے
فَضِيْلَةُ الذِّكْرِ وَكُلُّ النَّاسِ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ
سلام کیا ایسی ہی بزرگی ذکر کی اور سب لوگ یاد کرتے ہین اللہ کو
فَقَالَ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ السَّلَامُ يَا عَلِيُّ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ
پس فرمایا پیغمبر نے اوپر انکے اور آل انکی کے سلام اے علی نہ قائم ہوگی قیامت
وَعَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ حَيٌّ مَنْ يَقُوْلُ اَللّٰهُ اَللّٰهُ فَقَالَ
حالانکہ اوپر روے زمین کے زندہ ہو وہ شخص کہ کہے اللہ اللہ پس کہا
عَلِيٌّ كَيْفَ اَذْكُرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ عَلَيْهِ
علی نے کیونکر ذکر کرون اے پیغمبر خدا کے پس فرمایا پیغمبر نے اوپر انکے
وَاٰلِهِ السَّلَامُ غَمِّضْ عَيْنَيْكَ وَاَنْصِتْ حَتّٰى اَذْكُرَ ثَلٰثَ
اور آل انکی کے سلام بند کر دو نو آنکھین اپنی اور چپ رہو یہانتک کہ ذکر کرون
مَرَّاتٍ وَاَنْتَ تَسْمَعُ فَقَالَ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ السَّلَامُ لَا
تین بار اور تو سنے تو پس فرمایا پیغمبر نے اوپر انکے اور آل انکی کے
اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ مُغَمِّضًا عَيْنَيْهِ وَرَافِعًا
سلام نہین کوئی معبود مگر اللہ تین بار درحالیکہ بند کر لیے دونو آنکھین اپنی اور بلند
صَوْتَهٗ وَعَلِيٌّ يَسْمَعُ ثُمَّ قَالَ عَلِيٌّ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ثَلٰثَ

کرنیوالی آواز اپنی اور علی سنتے تھے پھر کہا علی نے لا الہ الا اللہ تین بار اور پیغمبر
مَرَّاتٍ وَالنَّبِیُّ یَسْمَعُ ثُمَّ لَقَّنَ الْعَلِیُّ کَرَّمَ اللّٰہُ
سنتے تھے پھر سکہایا علے نے بزرگ کرے اللہ
وَجْہَہٗ اَلْحَسَنَ الْبَصْرِیَّ رَحِمَہُ اللّٰہُ وَہُوَ لَقَّنَ حَبِیْبَ
ذات اسکی حسن بصری کو رحم کرے اسکو اللہ اور آپنے
الْعَجَمِیَّ وَالْبَاقِیْ مِنْ ہٰذِہِ السِّلْسِلَۃِ فِیْمَا یُکْتَبُ
سکہلایا حبیب عجمی کو اور باقی اس سلسلہ سو بیچ اس چیز کے کہ لکہا جاتا ہے -

و این آوردن حدیث اینجا بدان معنی ست کہ درگمان کسے نیاید کہ تلقین
مشائخ را اصلے نیست وایشان ازخود وضعے نہادہ اند وچنین نیست بلکہ
از حضرت رسول علیہ السلام و اصحاب رضوان اللہ تعالے علیہم اجمعین
آمدہ ست اما چون مرشد خواہد کہ تلقین کند توبہ و استغفار و صوم سطلے
فرماید و برائے تصحیح توبہ تجدید ایمان فرماید وطریقش آنست کہ آن مرید گوید
اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَبِمَا جَآءَ مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ عَلٰی مُرَادِ اللّٰہِ
ایمان لایا میں اللہ پر اور جو آیا نزدیک اللہ کے سو اوپر مراد اللہ کے اور ایمان
وَاٰمَنْتُ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ وَبِمَا جَآءَ مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ عَلٰی
لایا میں پیغمبر پر اللہ کے اور جو آیا نزدیک پیغمبر اللہ کے سو اوپر مراد
مُرَادِ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَتَبَرَّأْتُ عَنْ جَحْدِ اللّٰہِ وَجَحْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ
رسول اللہ کے اور بیزار ہوا انکار کرنے خدا اور انکار کرنے پیغمبر خدا اسکے
وَالْاِلْحَادِ فِیْ کَلَامِ اللّٰہِ وَکَلَامِ رَسُوْلِ اللّٰہِ
اور بیزار ہی کرنے سے بیچ کلام اللہ کے اور کلام پیغمبر خدا کے

وَبَرَّأْتُ عَنِ الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى وَالْمُشْرِكِيْنَ

اور بیزار ہوا میں یہود اور نصاری سے اور مشرکین سے

و نیز فرماید تا گوید اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَنْعَمَ عَلَیْنَا بِنِعْمَةِ

سب تعریفیں واسطے اللہ کے جسنے انعام کیا اوپر ہمارے

الْاِیْمَانِ وَهَدَانَا اِلَی الْاِسْلَامِ وَجَعَلَنَا مِنْ اُمَّةِ

ساتھ نعمت ایمان کے اور راہ دکھائی ہمکو طرف اسلام کے اور کیا ہمکو امت

حَبِیْبِهٖ مُحَمَّدٍ عَلَیْهِ وَاٰلِهِ السَّلَامُ باز گوید قبول کردم دین

دوست اپنے محمد کے سے اوپر انکے اور آل انکی کے سلام

اسلام را و آنچه در وی است و بیزارم از کفر کافران و آنچه در وی است

و طریق توبہ و استغفار آن ست کہ گوید

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ مِنْ جَمِیْعِ مَا کَرِهَ اللّٰهُ قَوْلًا

بخشش چاہتا ہوں اللہ سے تمام اس چیز سے کہ ناخوش رکھے اللہ از روی کہنے

وَفِعْلًا وَحَاضِرًا وَنَاظِرًا اَوْ ظَنًّا وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ

اور کرنے اور حضوری اور دیکھنے میں اور گمان میں اور رجوع کرتا ہوں اسکی طرف

سہ کرت بعد ازان بگوید خدایا توبہ کردم و بازگشتم بحضرت تو اما

معمول مرشدان آن ست کہ در بیعت ارادۃ بعضی ازین نیز بگویانند استغفار

تابعین اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْهِ

بخشش چاہتا ہوں اللہ سے رب میرا ہر ایک گناہ سے اور توبہ کرتا ہوں اسکی طرف

کلمہ بار با صوم طی از روز سہ شنبہ شروع کنند و در شب چہارم

بَابُ الْعِشَاءِ الْاٰخِرِ وَالْوِتْرِ -

درمیان عشا پچھلی کے اور وتر کے۔

تلقین فرماید باید کہ چراغ روشن باشد و در خلوت ہیچ کس باشے نباشد اگرچہ ملقن باشد کہ تلقین مرشدان بحسب استعداد و قابلیت مرید متنوع و مختلف ست بعدہ مرید را گوید مربع بنشیند و دو دست بر زانو نہد و سر انگشت پا و راست بر رگ کیماس نہد چون این رگ مربوط بہ قلب ست حرارت بدل پیدا خواہد آمد کہ موجب تصفیۂ باطن خواہد بود بعد ازان تقدیر صلاحیت مرید ارادہ تلقین فرماید پس چہار ضرب و بنیت یکزبان ذکر نفی و اثبات گوید و بازدہ ضرب اقتصار کند و ذکر صبح و شام و ہر چہ دیگر از اسم ذات و صفات خواہد بفرماید۔

ثُمَّ يَرْفَعُ الشَّيْخُ يَدَيْهِ وَيَدْعُو لَهُ وَيَقُولُ

پھر اونچے کرے شیخ ہاتھ اپنے اور دعا کرے واسطے اسکے اور کہے۔

یعنی مرشد چون از تلقین فارغ شود دو دست بردارد و مرید را بدین طریق دعا کند اَللّٰهُمَّ خُذْ مِنْهُ وَتَقَبَّلْ مِنْهُ وَافْتَحْ عَلَيْهِ اَبْوَابَ

اے اللہ لے اس سے اور قبول کر اس سے اور کھول اوپر اسکو دروازے

كُلِّ خَيْرٍ كَمَا فَتَحْتَ عَلٰى اَنْبِيَائِكَ وَاَوْلِيَائِكَ

تمام بھلائی کے جیسا کھولے تو نے اوپر تمام پیغمبروں اپنے کو اور ولیوں اپنے

بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

کے ساتھ رحمت اپنی کے اے بڑے رحم کرنیوالے سب رحم کرنیوالوں سے۔

پس چون طالب صادق بہ تلقین ذکر تشریف یابد و بدین دولت رسد مرید کہ در مواظبت مبالغہ نماید تا از وے بہرہ مند گردد و در کثرت ذکر جہد نماید

چہد کنند کہ خلق مجنونش گویند۔

قَالَ عَلَیْہِ وَآلِہِ السَّلَامُ اَکْثِرُوْا ذِکْرَ

فرمایا پیغمبر نے اوپر آنکے اور آل آنکے کی سلام بہت کرو یاد اللہ

اللّٰہِ حَتّٰی یُقَالَ اِنَّکُمْ مَجَانِیْنُ

کی یہانتک کہ کہا جاوے تحقیق تم دیوانے ہو

این بیت در خیر المجالس آوردہ است فرد

در عشق چہ جائے خانہ داری	مجنون شو و کوہ گیرد و بحر وشا

و این بیت در خزانہ جلالی از رسالہ شیخ امین الدین گازرونی رحمہ اللہ تعالیٰ آوردہ است

چون بلبل بیقرار در موسم گل	می نال و لا کہ بعد ازین نتوسلے

و در چہار وقتی بہمہ حال نشستہ و استادہ و پہلو بر زمین نہادہ در یاد حق کوشند

و چشم از اغیار بپوشند تا حضور دست دہد

کَمَا قِیْلَ مَنْ غَضَّ طَرْفَہُ تَمَکَّنَ لَہُ وَقِیْلَ مَنْ کَثُرَتْ

جیسا کہ کہا گیا جسنے بند کی آنکھ اپنی اسجگہ بیٹھ جاوے تمکن آسکے اور کہا گیا جو شخص کہ

لَحَظَاتُہُ دَامَتْ حَسَرَاتُہُ نیز باید کہ کثرت ذکر من حیث الفضیلۃ

زیادہ ہو دیکھنا اسکا ہمیشہ رہے حسرتیں اسکی۔ جس طرح کہ فضیلت کی

بود کہ کثرت کیفیت معتبر و مفید نیست چنانکہ نقل است کہ از خواجہ ابی یزید

بسطامی رحمۃ اللہ علیہ او گفت کہ ذکر کثیر آن ست کہ بحضور دل باشد و ...

اگر چہ بشمار اندک باشد پس حضور و اخلاص در کثرت مداومت نماید تا بہ آمید

صد نسبت ذکر کہ با شرائط و آداب بود زمین دل بشتابت تازہ و زندہ گردد و در

باطن صفا پدید و نور سعادت وَجَعَلْنَا لَہٗ نُوْرًا یَّمْشِیْ بِہٖ فِی النَّاسِ

اور کیا بیچ واسطے اُسکے روشنی کہ چلتا ہے ساتھ اُسکے بیچ لوگون کے

بر دل تا فتن گیرد و باید کہ از موت و میل بدون حق بریده شود و بریده باشد

و بہ محبت حق سبحانہ اکتفا کند و بسبندگی نماید و بداند کہ تا با دام کہ زندہ

بعدم التفات إِلَىٰ مَا سِوَى اللهِ تَعَالَىٰ ۔ در سیر بود

طرف اُس چیز کے کہ سوا اللہ تعالیٰ کے ہے

شیطان را بیچ دست نباشد کہ قصد اغوا شیطان کند پس تعلیم

نمیشود چہ مبتدی و چہ منتہی پس از مکر شیطان و فریب نفس تا باشد

ہوشیار باشد و دائم در ذکر پروردگار بود کہ گفتہ اند۔

ذِكْرُ اللهِ فِي الْقَلْبِ سَيْفُ الْمُرِيدِ بِهِ يُقَاتِلُ عَدُوَّ

یاد اللہ کی بیچ دل کے شمشیر مریدون کی ہے ساتھ اُسکے لڑتے

اَعْدَاءَ اللهِ وَيَدْفَعُونَ الْآفَاتِ الَّتِي تَقْصِدُهُمْ

دشمنون اللہ کے سے اور ساتھ اُسکے دور کرتے ہین آفتون کو جو کہ قصد کرتی ہین

در مفتاح الجنان آورده است کہ حاتم اصم گفت رضی اللہ عنہ کہ سلاح

شیطان بر تو مدح کردن مردمان و ثنا گوئی ایشا نست و سلاح تو بر شیطان

ذکر خداوند عز و جل و اینہا باید دانست کہ علم عالم بعلم خواطر فرض راہ است

کہ تعلق آن بحقیقت کلمہ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ ست کہ تا مرید عالم بعلم

خواطر نشود و باریکی ہا در راه اسلام در دنیا بدو سیلہ این علم سالک نمیشود

یقین ذکر کردہ باشد و اطلاع بر دقائق این علم فرض عین ست کہ در صحت نفی

اثبات اینست یعنی تا نفی صحیح نشود ایمان لسانی حقیقی نشود

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ

فرمایا پیغمبر نے درود اللہ کا اوپر انکے اور انکی آل کے طلب کرنا علم فرض ہے

عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ وَمُسْلِمَۃٍ در عوارف مسطور ست

اوپر ہر مسلمان مرد اور مسلمان عورت کے۔

قَالَ بَعْضُهُمْ عِلْمُ الْخَوَاطِرِ وَتَفْصِيلُهَا فَرِيضَةٌ لِأَنَّ

کہا بعضوں انکے نے علم خطروں کا اور جدا جدا اس کا فرض ہے واسطے

الْخَوَاطِرَ هِيَ أَصْلُ الْفِعْلِ وَمَبْدَأُهُ وَمَنْشَأُهُ فَ

اسکے کہ خطرے ہی جڑ ہیں کام کے اور جاے ابتدا اسکے اور جا ہے

بِذٰلِكَ يَعْلَمُ الْفَرْقَ بَيْنَ لَمَّةِ الْمَلَكِ وَلَمَّةِ الشَّيْطَانِ

پس اسی ساتھ اسکے جانا جاتا ہے فرق درمیان وسوسہ فرشتہ اور وسوسہ

فَلَا يَصِحُّ الْفِعْلُ إِلَّا بِصِحَّتِهَا فَمَا لَمْ يَعْلَمْ ذٰلِكَ

شیطان کے پس نہیں صحیح ہوتا کام مگر ساتھ درستی انکی کے پس جب تک نہ جانا

فَمَا يَصِحُّ الْفِعْلُ مِنَ الْعَبْدِ

اسکو نہیں صحیح ہوتا کام بندہ سے ہے۔

و شیطانی خطرات بے شمار ہستند خطرات یعنی بسیار اند پس خطرہ شیطانی

بنیاد شرک و نفاق در توحید و قبول نبوت و ارکان ایمان کہ واجب اند

و ایمان بر آن جملہ واجب ست و شریعت و طریقت و حسن ظن به پیر و مرشد

و ایمان به جملہ اولیا و جستن تاویل در افعال و اقوال مرشد از انچہ درین ہمہ شکل

افتد تحریص بر غیبت و خلاف و عیوب آن بطول الامل و نسیان الاجل

و شیطان باشد عَلَامَةُ الشَّيْطَانِ الْجَحْدُ لِلْإِيمَانِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى

اور غلبہ شیطان کا حد کرنا ہے ایمان کو فرمایا اللہ تعالے نے

اِسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطَانُ فَأَنْسٰهُمْ ذِكْرَ اللّٰهِ

غالب آیا ہی اوپر آنکے شیطان پس بہولا دیا آنکو یاد اللہ کے

وخطرۂ نفسانی حُبُّ اللَّذَّاتِ وَالشَّهَوَاتِ وَطُولُ الْاَمَلِ

دوستی لذتون اور خواہشون کے اور درازی آرزو کے

وَنِسْيَانُ الْاَجَلِ وحب مال وجاہ ومنہیات و باغ وطلب فراغ

اور بہولنا موت کا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَلشَّيْطَانُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ ونفس امارہ

فرمایا اللہ تعالے نے شیطان وعدہ دیتا ہو تمکو محتاجی کا

شاگرد شیطان ست چنانکہ در حق او يَأْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَاءِ

حکم کرتا ہے تمکو ساتہ بیحیائی کے

در قرآن ست درباب او اَمَّارَةٌ بِالسُّوْءِ فرمانست وعدو نفس از

شیطان ست واز دنیا واہل آنست وخطرۂ ملکی حب خیرات وحسنات

وصوم وصلوٰۃ وحج وزکوٰۃ وَمَا شَاكَلَهَا مِنَ النَّوَافِلِ

اور جو چیز مانند اسکے ہی نفلوں سے

غَيْرَ الْمُؤَكَّدَاتِ وخطرۂ سبحانی ذکر وفکر حق وتوجہ تام واستغراق

سوا تاکیدی کے

ودوام محبت وعشق کہ از کونین رہاند واز ما سوے اللہ سیر گرداند

یعنی بہ او امر فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ

پس یاد کرو مجکو یاد کرونگا تمکو

ودر سر وش ہست آنکہ نہان ندا یُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗ در گوش ست

در عوارف مسطور ست و سمعت الشیخ ابا محمد بن
اور سنا ہیں نے شیخ ابو محمد بن
عبد البصری رحمۃ اللہ بالبصرۃ یقول الخواطر اربعۃ
عبد البصری کو رحم کرے اللہ بیچ بصرہ کے کہتے تھے کہ خطرے
خاطر من النفس وخاطر من الحق وخاطر من
چار ہیں ایک خطرہ نفس کی طرف سے اور ایک خطرہ حق سے اور خطرہ شیطانی
الشیطان وخاطر من الملک فاما الذی من النفس
اور خطرہ فرشتے سے پس لیکن جو خطرہ نفس سے ہے
یحس بہ من ارض القلب والذی من الحق
معلوم ہوتا ہے وہ زمین دل کے سے اور جو حق کی طرف سے ہے
یحس بہ فوق القلب والذی من الملک عن یمین
معلوم ہوتا ہے وہ اوپر دل سے اور جو فرشتے سے ہے داہنی طرف
القلب والذی من الشیطان عن یسار القلب
دل کے سے اور جو شیطان سے ہے بائیں طرف دل کے سے

ونیز در باب نفی و اثبات رد و قبول خطرات ہم در عوارف مسطور ست
وقیل بنور التوحید یقبل الخاطر من اللہ وبنور
اور کہا گیا ساتھ نور توحید کے قبول کرتا ہے خطرہ اللہ سے اور ساتھ
المعرفۃ یقبل من الملک وبنور الایمان ینھی النفس
روشنی معرفت کی قبول کرے فرشتہ سے ساتھ روشنی ایمان کے منع کرے
وبنور الاسلام یرد علی العدو

نفس کو اور صفاتِ روشنی اسلام کے رو سے اوپر دشمن سکے ۔

اینجا باید دانست چنانکه خاطر چہار اند مشرب نیز چہار اند که بعضے بر نگ لیل و بعضے بر نگ نہار اند فساق اشرار و صلحا اخیار و زہاد ابرار و عشاق شطار و ہر یکے از ایشان نصیبے دارند قسم اول با بشر اند دوم بشر و چہارم چون منفرد و طائفه سوم چون شطار اما مقصود بیان مذہب شطار است و طریق ایشان آن است که قول رسول الله علیه واله السلام مشیر بدان است ۔

قَالَ عَلَيْهِ وَآلِهِ السَّلَامُ مُوتُوا قَبْلَ اَنْ تَمُوتُوا ۔ در رساله کہ فرمایا پیغمبر خدا نے اوپر ان کے اور آل انکی سے سلام مرو پہلے اس سے کہ مرجاؤ تم

شیخ نجم الدین کبرا رحمة الله علیه در صفت ایشان گفته ہست

اَلْوَاصِلُوْنَ مِنْهُمْ فِي الْبِدَايَةِ اَكْثَرُ مِنْ غَيْرِهِمْ فِي النِّهَايَةِ

پہنچنے والے حق کے انہیں سے بیچ شروع کے زیادہ تر ہیں غیر اپنے سے بیچ نہایت کے

راہے ست که بدین راه عموم روندہ خاص رود که بر روشنی اخلاص یا صدق او بر بساط اخلاص رود و پنہای این راہ فراخ فراخ ست در روندہ آن پر ہمت و گستاخ تا اگر از عزم خویشتن بگنج آئی ہر چه از تو صادر شود اینجا ہمه راست گنجائی علم افراشتن ایشان قلم بر داشتن ست مرفوع القلم شدن چیست خود را گزاشتن ست این راه آسان بلا مکان نه بجز اسان سلوک این راه بجان بازی ست نه بخواب و خور اسان آنجا خیر و زاد باید اینجا خیر الزاد یعنی اندیشه پس و پیش از سینه بیرون باید داد

شرع برتن سبه و تن پر شرع		در طریق صفا و فقت درآید

این دو کا نزاد و مشرب و گرست | جان جانان ست ورنه شطیاہ

طائر این ہوا را از ہمت و اخلاص دو پیر واز باید تا اگر یکے ازین ہر دو بستہ شد و با ہر دو پرواز نیاید قَالَ رُوَيْمٌ اَلْاِخْلَاصُ اَنْ

فرمایا رویم نے اخلاص کیا ہے یہ کہ

لَا يَرْضٰى صَاحِبُهٗ عَلَيْهِ عِوَضًا فِي الدَّارَيْنِ وَلَا حَظًّا مِّنَ الْمَلَكَيْنِ

نہ راضی ہو صاحب اس اخلاص کا اوپر اسکے از روئے بدلہ کے بیچ دو جہاں کے اور نہ اثر ہستی کے دو فرشتوں کا

ایشان با دل قدم از دنیا و آخرت بگزیند تا کہ بر عزت و بقا را ایزد نظر دارند و پاسے ہمت بر افلاک ایشانند کہ ہمیشہ دل از ہستی خود ریش دارند و پیشہ فنا و محویت در پیش

وَالْمُخْلِصُوْنَ عَلٰى خَطَرٍ عَظِيْمٍ درین محل بندگی مخدوم

اور مخلص لوگ اوپر خطرے بڑے کے ہیں

عظمہ اللہ تعالے این بیت بر لفظ مبارک راندند

تا چہ خواہد کرد با من دور گیتی زین دو کار | دست او در گردنم یا خون من در گردنش

در عوارف مسطور ست قَالَ عُثْمَانُ الْمَغْرِبِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ

فرمایا عثمان مغربی نے رحم کرے اسکو اللہ

اَلْاِخْلَاصُ مَا لَا يَكُوْنُ فِيْهِ لِلنَّفْسِ حَظٌّ بِحَالٍ اَیْ بِسُطُوْ

اخلاص وہ چیز ہے کہ نہ ہو بیچ اسکے واسطے نفس کے حصہ بیچ کسی حال کے

وَهٰذَا اِخْلَاصُ الْعَوَامِّ وَاِخْلَاصُ الْخَوَاصِّ

اور یہ اخلاص عام لوگوں کا ہے اور اخلاص خاص لوگوں کا وہ چیز کہ جاری ہو

مَا يَجْرِيْ عَلَيْهِمْ لَا بِهِمْ فَتَبْدُوْ مِنْهُمُ الطَّاعَاتُ وَهُمْ

صحبت اور انکے ندمت ساتھ انکے پس ظاہر ہوتے ہے آن سے سبب کی
عَنْهَا بِمَعْزِلٍ وَلَا يَقَعُ بِهِمْ عَلَيْهَا رُؤْيَةٌ وَلَا بِهَا اَعْيُنٌ اُد
اور وہ اُس سے ایک طرف ہین اور نہین واقع ہوتا ساتھ انکے اوپر اسکے دیکھنا اور ساتھ
و نیز مسطور ست قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ الدَّقَّاقُ نُقْصَانُ كُلِّ مُخْلِصٍ
انکو گنتی۔ فرمایا ابوبکر دقاق نے کمی ہر ایک مخلص کی
فِيْ اِخْلَاصِهٖ رُؤْيَةُ اِخْلَاصِهٖ قول ابی سعید خراز ست رحمۃ اللہ
بیچ اخلاص اسکے کے دیکھنا اخلاص اپنے کا
رِيَاءُ الْعَارِفِيْنَ اَفْضَلُ مِنْ اِخْلَاصِ الْمُرِيْدِيْنَ
دکھانا عارفون کا بزرگ زیادہ ہے اخلاص مریدون کے سے
ہر آئینہ اخلاص مرید کجا رسد بدان ریاء صالح که اخلاص او از حظ خالی
نباشد و ریاء او از مصالح زیرا که عارف را ہمہ کار ہا بر مصلحت
باشد بر اینکه اصلاح کار مریدے و بعلم تصرف حق تعالے در حرکات و
سکنات خود درمیان نباشد مولانا جامی رحمۃ اللہ ست شعر

آنرا که فنا شیوہ فقر آئین ست	نہ کشف و یقین و معرفت نہ دین ست
رفت او زمیان ہمین خدا ماند خدا	الفقر اذا تم ہو اللہ این ست

قَالَ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ السَّلَامُ مَا زَالَ عَبْدِيْ يَتَقَرَّبُ اِلَيَّ بِا
فرمایا حضرت نے اوپر آنکے سلام اور آل انکی کے سلام ہمیشہ بندہ میرا نزدیکی کرتا ہے
النَّوَافِلِ حَتّٰى اَحْبَبْتُهٗ فَاِذَا اَحْبَبْتُهٗ كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِيْ
طرف میرے ساتھ نفلون کے یہانتک که دوست رکھتا ہون اسکو پس جب دوست رکھتا ہون تو ہوتا ہون اسکو پس ہوتا ہون
يَسْمَعُ بِهٖ وَبَصَرَهُ الَّذِيْ يُبْصِرُ بِهٖ وَيَدَهُ الَّتِيْ يَبْطِشُ

کان اسکو جو سنتا ہو ساتھ اسکے اور بینائی اسکی جو دیکھتا ہو ساتھ اسکے اور ہاتھ اسکے جو کہ
بِهَا وَرِجْلَهُ الَّتِي يَمْشِي بِهَا وَلَئِنْ سَأَلَنِي لَأُعْطِيَنَّهُ
پکڑتا ہے ساتھ اسکے اور پاؤن اسکو جو چلتا ہے ساتھ اسکے اور اگر مانگتا ہو مجھ سے البتہ
وَإِنِ اسْتَعَاذَنِي لَأُعِيذَنَّهُ اینہمہ بیان اخلاص بود اما
دیتا ہون اسکو اور اگر پناہ چاہتا ہو مجھ سے البتہ پناہ دیتا ہون اسکو۔

ہمت آن ست کہ گفتہ اند الهمة ما يبعثك من نفسك على طلب الأعلى
قصد وہ چیز ہے کہ اٹھاتا ہو تجھکو نفس تیری سے اوپر طلب مقصد کے

و نیز گفتہ اند کہ حقتعالی در دست آدمیان کمانے دادہ ہست و ملائک متقرب
آنرا نتوانند کرد آن کمان ہمین ہمت ست چنانکہ گفتہ

حقا کہ بزہ دنیا در و کرد		چرخ فلک اہو سپر کمانم

مے آرند کہ بزرگے حضرت عزت جل جلالہ را در خواب دید فرمان شد یا فلان
ہمہ کس از ما چیزے میخواہند مگر ابا یزید کہ او از من مرا میخواہد۔

و نیز آوردہ اند کہ روزے خواجہ بایزید قرآن مے خواند چون بدین آیت رسید
مِنْكُمْ مَنْ يُرِيدُ الدُّنْيَا وَمِنْكُمْ مَنْ يُرِيدُ الْآخِرَةَ بگریست و گفت
بعض تم میں سے وہ ہو کہ ارادہ کرتا ہو دنیا کا اور تم میں سے وہ ہو کہ ارادہ کرتا ہو آخرت کا
هَذَا شِكَايَةٌ مِنَ اللهِ عَلَى عَبِيدِهِ كَأَنَّهُ يَقُولُ مِنْكُمْ
یہ شکایت ہو اللہ کی طرف سے اوپر بندون اپنے کے گویا کہ وہ کہتا ہے بعض تم میں سے
مَنْ رَضِيَ عَنِّي بِالدُّنْيَا وَمِنْكُمْ مَنْ رَضِيَ عَنِّي بِالْعُقْبَى فَأَيْنَ
وہ ہو کہ راضی ہوا مجھ سے ساتھ دنیا کے اور بعض تم میں سے وہ ہو کہ راضی ہوا مجھ سے
مَنْ رَضِيَ عَنِّي بِي۔ قطعہ

ساتھ آنحضرت کے پس کہاں وہ راضی ہوا مجھ سے ساتھ میرے۔

گر سر برود فدای پایت	دست از تو نمی کنم جدا من
حسبه وصل تو ام حسرم باد	حاجت که بخواهم از خدا من

گرچه در راه مُوتُوا قَبْلَ اَنْ تَمُوتُوا قدم زدن دشوار
آما این در یار همت بلند را دوش وار ست دعوی و تمنی این کار نیک
آسان ست لاکن نه آسان ست بے برہان از وعید
لِمَ تَقُولُونَ یا اِلٰهنا قَالَ اللّٰهُ تَعَالیٰ وَلَقَدْ
کیوں کہتے ہوا معبود ہمارے فرمایا اللہ تعالے نے اور البتہ
کُنْتُمْ تَمَنَّوْنَ الْمَوْتَ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَلْقَوْهُ فَقَدْ رَاَ
تھے تم آرزو کرتے تھے موت کی پہلے اس سے کہ ملو تم اس سے پس تحقیق دیکھا
یْتُمُوْهُ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ۔ در آداب المریدین مسطور است
تم نے اسکو اور تم دیکھتے ہو۔
کہ طائفه را از عارفان و عابدان و زاهدان پرسید ند که حال ایشان
چیست گفتند مَا خَرَجُوْا مِنْ نُفُوْسِهِمْ اِلَّا لِنُفُوْسِهِمْ
نہیں نکلے نفسوں اپنے سے مگر واسطے نفسوں اپنے کے چھوڑا انہوں نے
تَرَكُوا النَّعِيْمَ الْفَانِيْ لِلنَّعِيْمِ الْبَاقِيْ فَاَيْنَ حَالُ الْبَقَاءِ مِنَ الْفَنَاءِ
نعمت فانی کو واسطے نعمت باقی کے پس کہاں ہیں حال بقا کا فنا سے
یعنی بیرون نیامدند از نفسهای خویش مگر بسوی نفسهای خویش ترک
آوردند نعمتهای فانی و خسیس دنیا برای نعمتهای جاودانی و نفیس آخرت
ایشانند که حقیقت هر دو جهان دیدند و دنیا را بر آخرت نگزیدند۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَیٰوۃَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃُ
فرمایا اللہ تعالے نے بلکہ اختیار کرتے ہو زندگی دنیا کے اور آخرت
خَیْرٌ وَّاَبْقٰی وایں نوع بمنزل تجارت ہست یعنی چیزے دادن وچیزے ستدن
بہتر ہے اور بہت باقی رہنے والی ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰے اَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ
فرمایا اللہ تعالے نے اور جو ڈرا کھڑا ہونے سے رب اپنے کے پاس اور منع کیا جی کو
عَنِ الْهَوٰى فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى وَقَالَ اَبُو الْحَسَنِ
خواہش سے پس تحقیق بہشت وہ ہے آرام کی جگہ اور کہا ابو الحسن
بْنُ شَمْعُوْنَ مَنَعُوْا اَنْفُسَهُمْ مِنَ الْهَوَى الْعَاجِلِ خَوْفًا
بیٹے شمعون کے نے منع کیا انہوں نے جیون اپنے کو خواہش سے جلد آنیوالی کے ڈر سے
مِنَ الْعَذَابِ الْاٰجِلِ فَفَازُوْا بِالْجَنَّةِ لَيْسَ فِيْهَا
عذاب آگے آنے والے کے سے پس پہنچے بیچ بہشت کے نہیں بیچ اس کے
مَنْعٌ مِنْ هَوًى وَلَا خَوْفٌ مِنْ عَذَابٍ پس حال زاہدان
روک خواہش سے اور نہیں ڈر عذاب سے

ست کہ ایشان آنچہ مشروع ومباح ست نیز بگذاشتند وہوائے نفس را از مباحات
دنیا باز داشتند اما بنسبت آن طائفہ تقصیر ست آن ست۔
بِدَلِيْلِ قَوْلِهِمْ فَاَيْنَ حَالُ الْبَقَاءِ مِنَ الْفَنَاءِ
ساتھ دلیل قول انکے کے پس کہاں ہے حال بقا کا فنا سے۔
پس اینجا ہر چہ ہو بازی با زور انگان وہ دیگر رابعہ چون بازیگان اللہ کر یا ؎

من با تو ہمین نرد طلسم خواہم باخت	ہر چند ہمی بری دگر خواہم باخت

تا طوبی نبری که منتظر خواهم باشت | جز عشق تو هر چه هست در خواهم باخت

می آرند که مهتر عیسیٰ علیہ السلام بر گروہے از عابدان گذشت رسید و پرسید که از
عبادت شما چہ مقصود دارید گفتند از دوزخ ترسگاریم و به بہشت امید داریم فرمود
از مخلوقے بیم دارید و به مخلوقے امید دارید از ایشان گذشته و بر شخصے دیگر رسید و پرسید
که از عبادت حق مطلوب شما چیست گفتند حُبًّا لِلّٰهِ وَتَعْظِیْمًا لِاَمْرِہٖ
فرمود شما آن قوم اید که مرا با شما بودن فرمان است ازطرف محبت اللہ کی اور تعظیم اسکی کے
کَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِیْنَ
جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور روک رکھ ذات اپنی ساتھ انکے جو
یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِیِّ یُرِیْدُوْنَ وَجْهَهٗ ۔
پکارتے ہیں رب اپنے کو صبح کو اور شام کو چاہتے ہیں ذات اسکی
ہر آئینه چون حق سبحانه و جل جلاله و عم نواله عندکم اَنَا عِنْدَ الْمُنْکَسِرَةِ قُلُوْبُهُمْ لِاَجْلِیْ
با ایشان است انبیا صلوات الله و سلامه علیهم را نیز فرمان بصبر با ایشان کرد در ایشان
این است و ضرحی است که این همه سعادت یار اوست و هر یکے را بقدر همت عند الناس

همت یار اوست همت بلند دار که نزد خدا و خلق + باشد بقدر همت تو اعتبار تو

گفته اند چون مومن میگوید لا اله الا الله میگوید هیچ چیز نخواهم و هیچ چیز
مطلوب و مقصود ندارم الا الله اینجا محک در کار پیش شود و امتحان صد هزار پیدا
می آید تا هر یکے کمال و نقصان همت خود آشکارا بیند آورده اند چون خلیل الله تعالیٰ
را صلوات الله تعالیٰ و سلامه علیه بر منجنیق کرده در آتش انداختند و سر بوده
که جبرئیل علیه السلام رسید و پرسید هَلْ لَّكَ حَاجَةٌ شیر بچه خرید گفت ۔
اَمَّا اِلَیْكَ فَلَا و شیر الیاس آورده است چون سلطان المشائخ ابراهیم

قدس الله سره توجه بحق آورد و در ایام بدایت بر سر غاری رسید چند تن را
کسی دید اندرون غار که سر بسجده نهاده بودند و جان بحق داده مگر یک کس
سر برآورد و گفت ای ابراهیم میدانی که ما هفتاد تن روی بخدا آورده عهد بسته بودیم
که از خداوند بغیر خدا راضی نشویم و بیافتن هیچ نعمت شاد نگردیم چون درین
وادی رسیدیم با خضر علیه السلام ملاقات شد گفتیم که سفر ما نیک آمد که با چنین شخص
ملاقات شد ندا آمد از غیب شنوانیدند ای مدعیان عهد فراموش کردید بشخصی
بنده اند بندگان من از شهر و درین غار آمدند و جان بحق دادند مگر ما را ابراهیم بعلم
دادن خبر [illegible] بودند تا معلوم کنی همت بلند داری و بکونین سر فرو نیاری
پس همت بلند آن است که بجز هستی ترا بهمه نشاند و بمقصود و منزل رساند تا هر دو
جهان [illegible] قدر این معنی بخواند چنانکه گفته اند شعر

[illegible] آن باقیست جان [illegible]	[illegible] یا نعمت [illegible]

[illegible] هر چه در بند [illegible] هر که خدا را [illegible]
[illegible] سیت ای [illegible] خود را [illegible]

کما قال الله تعالی افرایت من اتخذ الهه هواه

جیسا فرمایا اللہ تعالی نے کیا دیکھا تو نے جس نے بنایا اپنی خواہش کو
با نعمت و عطا [illegible] چنانکه گفته اند هر چه مقصود تست معبود تست و
هر چه و [illegible] تست خدا و ند تست در [illegible] بامسطور [illegible]

زیرا همه سر جان تو فردا [illegible]	ای دل بمیر از هر چه ترا [illegible]
روزی [illegible] کسی [illegible]	[illegible] که [illegible]

پس در همت همت مردان [illegible] قل هو الله [illegible]

گوئیند و الی اللہ ست آن حیا ست که دارند از سیری ستہا و
این قرار شان از کمال دلیری ست ان اللہ یحب معالی الہمم
تحقیق اللہ دوست رکھتا ہے بلند ہمتوں کو
و یبغض سفسافہا و در آداب المریدین مسطور ست۔ سئل
اور ناخوش رکھتا ہے نا پسند آدمی کو پوچھے گئے
الجنید رحمۃ اللہ تعالیٰ عن قولہ لا یسئلون الناس
جنید رحم کرے اُن پر اللہ تعالیٰ قول حق تعالیٰ کے سے نہیں مانگتے ہیں لوگوں
الحافا فقال لکبر ہمتہم علو ہمتہم عن رفع حوائجہم
سے اڑ کر [illegible] کے پس کہا منع کرتی ہے انکو بلند ہمت انکی بلند کرنی حاجتوں اپنی
الا الی مولاہم۔ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ گفت لا یسئلون
سے مگر طرف صاحب اپنے کے نہیں مانگتے
الناس الحافا و لا غیر الحافا و دیگر ابن عباس آوردہ است
لوگوں سے لپٹ کر اور نہ بغیر لپٹ کر
الفقیر لا یسئل من اللہ شیئا [illegible] و لا [illegible]
فقیر نہیں مانگتا اللہ سے شرم سے اور نہ لوگوں
الناس استنکافا سے علیہ السلام را فرمودند که جدا داد از درگاہا
سے حقارت جان کر
[illegible] اگرچه [illegible] حاجت باشد یا علت گوسپند۔
قولہ تعالیٰ یحسبہم الجاہل اغنیاء من التعفف۔
فرمایا اللہ تعالیٰ نے گمان کرتا ہے انکو نادان دولتمند نہ مانگنے سے۔

این آیت در شان اصحاب صفه است می آرند چون ایشان را گرسنگی غالب آمدی
بر خاک می غلطیدند تا بدیوانگی نسبت کرده می شدند و ایشان را از کمال تعففی
که داشتند جهال اغنیا می پنداشتند و نیز نزدیک مقتضای آرزو هیچ خواستی
نداشتند که یُحِبُّهُمْ وَیُحِبُّوْنَهٗ در صفت همت ایشان است گفته اند هر که مراد

دنیاست بحکم الدُّنْیَا جِیْفَةٌ وَطَالِبُهَا کِلَابٌ

دنیا مردار ہے اور چاہنے والے اسکے کتے ہیں

سگ است مردار طلب و هر که همت آخرت نیست او بر شهوات نفس حریص است
و هر که همت مولی است یعنی هیچ چیز نخواهد همت او به هیچ چیز مایل نگردد و چنین
آنکس گوهر است لا قیمة لهٗ

قطعه

دنیاست بلاخانه و عقبی هوس‌آباد	ما حاصل این هر دو بیک جو نستانیم
این فتنه بدنیا شد و آن غره بعقبی	ما فارغ از این هر دو نه اینیم نه آنیم

و گفته اند که همت پاک آنکه حضرت پاک لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه را شاید ز پاکی

سیر آمده از جان و تن می باید	بیرون شده از خویشتن می باید
در هر قدمی هزار پیدا افزون هست	زین گرم روی بسته بند شکستن می باید

عندالمعنی این مشرب یعنی عشاق شطار از هر مشرب بگذرند و ترقی کنند
و هر لحظه عنبر سبحانی را به لا اله الا الله نفی کرده اند و از اخلاق
ذمیمه و حمیده خود بیرون روند و مفلس شده و از خود و خود را بیزار ساخته به
نفی و اثبات پرداخته باشند و گویند

فرد

از ما نه علم ماند نه زهد و نه معرفت	[illegible]

فصل چهارم در بیان مراقبت ذکر حسب توفیق و کار کردن [illegible]

در رسالهٔ مخدوم شیخ عبد الله آمده است اگر طالبی سوال کند که از کلام سابق
چنان معلوم شد که هر که از سه مشرب ترقی کند او ذکر نفی و اثبات تواند کرد پس
مبتدی را چگونه تلقین کنند جواب آنگوییم بتحقیق خبر منتهی این ذکر تواند گفت
اما مبتدی بتقلید مرشد که او را تلقین میکنند با مفهوم بهم این ذکر چندان گوید که و
تحقیق رسد و بعضی ذکر بروی تجلی کند آنگاه این ذکر بتحقیق گوید و هر مرید را ارادت
صادق و همت کامل هر کمال را شرط است که کمال صدق و اخلاص مخلص مخلص
گرداند و کمال همت مرید صادق را باختصاص رساند۔

قَالَ اللهُ تَعَالٰى ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْكِتٰبَ الَّذِيْنَ اصْطَفَيْنَا
فرمایا اللہ تعالے نے پیچھے وارث کیا ہمنے کتاب کا جنکو چن لیا ہم نے
مِنْ عِبَادِنَا فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ وَ
بندوں اپنے سے پس بعضے انہیں ظالم ہیں واسطے ذات اپنی کو اور بعضے انہیں بیچ کی راہ چلنے والے ہیں اور
مِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ قَالَ عَلَيْهِ وَآلِهِ السَّلَامُ كُلُّهُمْ
بعضے انہیں پہنچنے والے ہیں ساتھ نیکیوں کے فرمایا اوپر انکے اور آل انکے سلام وہ سب
فِي الْجَنَّةِ قَالَ بَعْضُهُمُ الظَّالِمُ يَذْكُرُ اللهَ بِلِسَانِهٖ
بیچ بہشت کے ہیں کہا بعضوں نے ظالم یاد کرتا ہے اللہ کو اپنی زبان سے
وَالْمُقْتَصِدُ بِقَلْبِهٖ وَالسَّابِقُ لَا يَنْسٰى رَبَّهٗ وَقَالَ بَعْضُهُمْ
اور بیچ کی راہ چلنے والا اپنے دل میں اور پیشی کرنے والا نہیں بھولتا رب اپنے کو اور کہا بعضوں نے ظالم
الظَّالِمُ يُحِبُّ عَلَى الْغَفْلَةِ وَالْعَادَةِ وَالْمُقْتَصِدُ يُحِبُّ عَلَى
محبت کرتا ہے اوپر غفلت کے اور عادت کے اور بیچ کی راہ
الرَّغْبَةِ وَالرَّهْبَةِ وَالسَّابِقُ يُحِبُّ عَلَى الْهَيْبَةِ وَالْمِنَّةِ۔

چلنے والا عبادت کرتا ہوا اور عزیمت اور دہشت کو اور صحبت کرنیوالا عبادت کرتا ہوا اور وحشت کے

پس ذکر مبتدی لسانے وماثورے باشد و چون در مواظبت مبالغہ نماید راہ
ذکر زبان بدل کشاید وطریق ملازمت آن ست کہ در عوارف مسطور ست ۔

وَيَكُونُ عِبَادَتُهُ الصَّلَوٰتُ الْخَمْسُ بِسُنَنِهَا الرَّاتِبَةِ فَحَسْبُ
اور ہوتی ہے عبادت اسکی نماز پانچ ساتھ سنت روزمرہ کے لیبس
وَسَائِرُ أَوْقَاتِهِ مَشْغُولَةٌ بِالذِّكْرِ الْوَاحِدِ لَا يَتَخَلَّلُهَا
کفایت ہو اور تمام وقت اسکی مشغول ساتھ یاد اکیلے کے نہیں بیچ میں آتا اسکے
فُتُورٌ وَلَا يُوجَدُ مِنْهُ قُصُورٌ وَلَا يَزَالُ يُرَدِّدُ ذٰلِكَ
فتور اور نہیں پایا جاتا اس سے قصور اور ہمیشہ بار بار کرتا ہے یہ ذکر
الذِّكْرَ الْمُلَازِمَ بِهِ حَتّٰى فِي طَرِيقِ الْوُضُوءِ
لازم پکڑنے والا اسکو یہانتک کہ بیچ راہ وضو کے
سَاعَةَ الْأَكْلِ لَا يَفْتُرُ عَنْهُ و در بحر المعانی آوردہ است
اور وقت کھانے کے نہیں سست ہوتا ہے اس سے ۔

کہ ذکر بر چہار نوع ست اول ذکر زبان کہ بغفلت دل باشد دوم ذکر زبانی بود و دل ہم ازان آگاہ باشد و بوقتے غافل سوم ذکر دل و زبان باہتمام القلب والانسان چہارم آنکہ دل ذاکر باشد و زبان خاموش و این تنہا صفت در ذکر حقیقت ذکر ہمین ست درین مقام اگرچہ زبان بچیزے دیگر گویا بود اما دل ذاکر باشد چنانکہ صاحب ذکر بگوش خود بشنود و نیز این حکایت در محصل آوردہ است فرمود بزرگے در مقام رسیدہ بود در دل او گمان شد شاید چنانچہ آواز ذکر از دل خود من بشنوم دیگران ہم بشنوند از خوف فتنہ بیرون رفتہ و آبادانی ترک گرفتہ اما

آن بزرگ را کتابے پیش نبود و دیگر انرا این کجا باشد که آواز دل شنود مگر کسے
که همچو او باشد و در عوارف مسطور است ۔

إِنَّ الذِّكْرَ عَلَى أَرْبَعَةِ أَقْسَامٍ ذِكْرٌ بِاللِّسَانِ
تحقیق ذکر اوپر چار قسم کے ہے ذکر ساتھ زبان کے
وَذِكْرٌ بِالْقَلْبِ وَذِكْرٌ بِالسِّرِّ وَذِكْرٌ بِالرُّوحِ
اور ذکر ساتھ دل کے اور ذکر ساتھ سر کے اور ذکر ساتھ روح کے
فَإِذَا صَحَّ ذِكْرُ الرُّوحِ سَكَتَ السِّرُّ وَالْقَلْبُ وَاللِّسَانُ
پس جب وقتیکہ درست ہوا ذکر روح کا چپ ہوا سر اور دل اور زبان
عَنِ الذِّكْرِ وَذَلِكَ ذِكْرُ الْمُشَاهَدَةِ وَإِذَا صَحَّ ذِكْرُ
ذکر سے اور یہ ذکر مشاہدہ کا ہے اور جب درست ہوا ذکر
السِّرِّ سَكَتَ الْقَلْبُ وَاللِّسَانُ عَنِ الذِّكْرِ وَذَلِكَ ذِكْرُ
سر کا چپ ہوا دل اور زبان ذکر سے اور یہ ذکر
الْهَيْبَةِ وَإِذَا صَحَّ ذِكْرُ الْقَلْبِ فَتَرَ اللِّسَانُ
ہیبت کا ہے اور جب صحیح ہوا ذکر دل کا سست ہو جاتی ہے زبان
عَنِ الذِّكْرِ وَذَلِكَ ذِكْرُ الْآلَاءِ وَالنَّعْمَاءِ
ذکر سے اور یہ ذکر بخششوں اور نعمتوں کا ہے
وَإِذَا غَفَلَ الْقَلْبُ عَنِ الذِّكْرِ أَقْبَلَ اللِّسَانُ بِالذِّكْرِ
اور جب غافل ہوا دل ذکر سے اقبال کیا زبان نے ساتھ ذکر
وَذَلِكَ ذِكْرُ الْعَادَةِ وَلِكُلٍّ وَاحِدٍ مِنْ هَذِهِ
کے اور یہ ذکر عادت کا ہے اور واسطے ہر ایک واحد کے ان

الأذكار عندهم آفة فآفة ذكر الروح

ذکر ون سے نزدیک اُنکے آفت ہو پس آفت ذکر روح کی

اطلاع السر عليه وآفة ذكر السر اطلاع القلب

خبردار رہنا سر کا اوپر اُسکے اور آفت ذکر سر کی مطلع ہونا دل کا

عليه وآفة ذكر القلب اطلاع النفس عليه وآفة

اوپر اسکے اور آفت ذکر دل کی مطلع ہونا نفس کا اوپر اسکے اور آفت

ذكر النفس رؤية ذلك وتعظيمه أو طلب

ذکر نفس کی دیکھنا اس کا اور تعظیم اسکی اور طلب کرنا

ثوابه أو ظن به أنه يصل إلى شيء من المقامات

ثواب کا ساتھ اسکے یا گمان ساتھ اسکے یہ کہ پہنچنا طرف ایک چیز کے مقامات سے

وأقل الناس قيمة عندهم من يريد إظهاره و

اور کمتر لوگون کا قیمت میں نزدیک ان لوگون کے وہ ہو کہ ارادہ کرے

إقبال الخلق عليه پس مرید در ابتدا از ذکر لسان مشغول باشد

ظاہر کرنے اسکے کا اور آنا خلق کا اوپر اسکے۔

و آفات از آنچہ گفتہ شدہ است درین باب از رؤیت ذکر و تعظیم ذکر و طلب ثواب باید کہ دریابد و از ہمہ ہوشیار باشد تا ترقی ازین ذکر پس در حضور باطن ہست کہ چنانچہ اطلاع نفس آفت ہست مر ذکر دل را ہمچنین ادراک دل ترقی باشد مر ذکر زبان را و دیگر ذکرہا ہم برین قیاس اند پس اینجا مرد باید کہ کار را باشد چنانچہ گفت

فرد

کارکن کار بگذر از گفتار	کاندرین راہ کار دارد کار

تا اسرار علمی حجابہ حاسے شوند و ذکر از زبان بدل رسد و از دل بسیر پیوند و
از سیر بروح رسد آنگاہ صفت روح گیرد و دل صفت سر گیرد و نفس صفت دل گیرد

تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰهِ اَیْ اِتَّصِفُوْا بِاَوْصَافِ اللّٰهِ

خلق اختیار کرو ساتھ خلقون اللہ کے اور موصوف ہو ساتھ وصفون اللہ کے
اینجا مسلم گردد و باید کہ حیات خود تا آنگاہ کہ در ذکر حق سبحانہ تعالیٰ باشد
بحقیقت داند و سبب یاد حق قول خواجہ یحییٰ معاذ رحمہ اللہ بر زبان آید گفت

اِلٰهِیْ مَا طَابَتِ الدُّنْیَا اِلَّا بِذِکْرِکَ وَلَا الْاٰخِرَۃُ

اے خدا نہیں خوش ہو دنیا مگر ساتھ یاد تیری کے اور نہ آخرت مگر

اِلَّا بِعَفْوِکَ وَلَا الْجَنَّۃُ اِلَّا بِرُؤْیَتِکَ و ہر چند کہ تحصیل

ساتھ عفو تیرے کے اور نہ بہشت مگر ساتھ دیکھنے تیرے کے

علم شریعت و نماز نفل و روزہ نفل باشد اگر از ذکر حق تعالیٰ باز دارد از
عقوبت و غرامت تصور کنند کہ گفتہ اند

لِکُلِّ شَیْءٍ عُقُوْبَۃٌ وَعُقُوْبَۃُ الْعَارِفِ اِنْقِطَاعُہٗ عَنِ الذِّکْرِ

ساتھ ہر چیز کے عذاب ہو اور عذاب خداشناس کا ٹوٹنا اسکا یاد اللہ کے سے

اے دل طلب کمال در مدرسہ چند	تکمیل اصول و حکمت و ہندسہ چند
ہر فکر کہ جز ذکر خدا وسوسہ ہست	شرمے ز خدا بدار این وسوسہ چند

و تفسیر است فَاذْکُرُوا اللّٰهَ قِیَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِکُمْ

پس یاد کرو اللہ کو کھڑے اور بیٹھے اور کروٹوں اپنی کے

از ابن عباس رضی اللہ عنہ منقولست او گفت اِنَّ اللّٰهَ لَا یَفْتَرِضُ
شَیْئًا اللہ نہیں فرض کرتا

عَلٰى عِبَادِهٖ فَرِيْضَةً اِلَّا جَعَلَ لَهَا حَدًّا مَعْلُوْمًا ثُمَّ عَذَرَ

اوپر بندوں اپنے کے فرض کیا واسطے اسکے حد جانی گئی پہر بندہ

تَارِكَهَا فِيْ حَالِ عُذْرٍ اِلَّا الذِّكْرَ فَاِنَّ اللّٰهَ

چھوڑنے والا اسکا ہو بیچ حال عذر کے مگر ذکر پس تحقیق اللہ

تَعَالٰى لَمْ يَجْعَلْ لَهٗ حَدًّا اَنْتَهٰى اِلَيْهِ وَلَمْ يَسْتَثْنِ اَحَدًا

تعالیٰ نے نہیں مقرر کی واسطے اسکے حد کہ نہایت ہو طرف اسکے اور نہ مستثنی کیا کسی کو

فِيْ قَوْلِهٖ اِلَّا مَغْلُوْبًا عَلٰى عَقْلِهٖ فَقَالَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ

بیچ قول اپنے کے مگر مغلوب کو اوپر عقل اسکے کو پس کہا پس یاد کرو اللہ کو

قِيَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِكُمْ اَيْ فِي اللَّيْلِ وَ

کھڑے اور بیٹھے اور اوپر کروٹوں اپنی کے یعنی بیچ رات کے اور

النَّهَارِ وَالْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَالسَّفَرِ وَالْحَضَرِ وَالْغِنَاءِ وَالْفَقْرِ

دن کے اور جنگل کے اور دریا کے اور سفر کے اور شہر کے اور دولتمندی اور

وَالصِّحَّةِ وَالسَّقَمِ وَالسِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ۔

محتاجی کے اور تندرستی اور بیماری کے اور چھپے اور ظاہر کے۔

در معدن المعانی آوردہ است یکے از خصائص ذکر آن ست کہ ذکر غیر موقت ست بلکہ ہیچ وقتے از اوقات نیست کہ نہ بندہ مامور ست بذکر خداوند اما قضا نروا تا عرفا تا گفتہ اند کہ نماز اگرچہ اشرف العبادات است در بعضے اوقات درست نیست و ذکر بدل و دوام است و در عموم حالات

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ

فرمایا اللہ تعالیٰ نے یاد کرتے ہیں اللہ کو کھڑے اور بیٹھے اور اوپر کروٹوں اپنی کو

در روضه زندوسیه مسعود است اگر ذکر خدا افاضلترین عبادات نبود و رسول
علیه السلام از حق سبحانه و تعالی درخواست نکردے

فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي دُعَائِهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ اِيْمَانًا

پس فرمایا حضرت نے اوپر انکے سلام بیچ دعا اپنی کے اے خدا تحقیق میں سوال کرتا ہوں تجھ سے

دَائِمًا وَقَلْبًا خَاشِعًا وَيَقِيْنًا صَادِقًا وَنَفْسًا صَابِرًا وَلِسَانًا

ایمان ہمیشہ اور دل عاجزی کرنیوالا اور یقین سچا اور نفس صبر کرنے والا اور زبان ذکر کرنیوالے

ذَاكِرًا ونیز بر شرف ذکر حضرت الله عز وجل گواه است آنچه رسول فرمود

اَلَا اُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرِ اَعْمَالِكُمْ وَاَزْكَاهَا عِنْدَ مَلِيْكِكُمْ

کیا نہ خبردار کروں میں تمکو ساتھ بہترین عملوں تمہارے کے اور پاک تر زیادہ انکا نزدیک بادشاہ

وَاَرْفَعِهَا فِي دَرَجَاتِكُمْ وَخَيْرٍ مِنْ اِعْطَاءِ الذَّهَبِ وَالْوَرِقِ

تمہارے کے اور بلندتر انکا بیچ درجوں تمہارے کے اور بہتر بخشش کرنے سونے اور چاندی کو

وَاَنْ تَلْقَوْا عَدُوَّكُمْ فَتَضْرِبُوْا اَعْنَاقَهُمْ وَيَضْرِبُوْا

اور یہ کہ ملاقات کرو دشمن اپنے سے پس مارو گردنیں انکی اور ماریں وہ

اَعْنَاقَكُمْ قَالُوْا وَمَا ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ ذِكْرُ اللّٰهِ

گردنیں تمہاری کہا انھوں نے اور کیا ہو یہ اے پیغمبر خدا کے فرمایا یاد الله کی

پس مومن باید که در لذت ذکر حق مدام باشد یعنی در ذوق محبت حق با توجه
تام و استغراق و دوام مستغرق یاد او بود و نقش غیر از لوح دل پاک شود و بذکر
انس و الفت جوید و از خلق وحشت گرفته از حضرت کردگار رجوع آورده بگوید۔

اَللّٰهُمَّ يَا مَنْ آنَسَنَا بِذِكْرِهٖ وَاَوْحَشَنَا مِنْ خَلْقِهٖ زِدْنَا

اے خدا اے جس نے الفت دی ہمکو ساتھ یاد اپنی کے اور وحشت دی ہمکو خلق اپنی سے زیادہ کر ہمکو

اٰنِسْنَا بِذِکْرِکَ وَوَحْشَةً مِنْ خَلْقِکَ یَا اَنِیْسَ قُلُوْبِ
الفت ساتھ یاد اپنی کی اور وحشت خلق اپنی سے اے محبت کرنیوالے دلون
الذَّاکِرِیْنَ بِفَضْلِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ۝
ذکر کرنیوالون کے ساتھ فضل اپنے اپنی کے اے بڑے رحم کرنیوالے سب رحم کرنیوالون کے

خوشبی ذکر حق انیس قوی ست	این اسیرے کہ در قفس بود
نتوان گفت بے کس و تنہا	ہر کرا ذکر او انیس بود

چون مومن لذت و ذوق محبت حق بہ کمال یافتہ بذکر حق سبحانہ تعالے اند
ہر چہ ہست اکتفا کردہ اینجا ذکر از عبادت بہ محبت رسیدہ پس ذاکر چنین کہ
بکمال عشق و محبت رسیدہ باشد فردا اگرچہ العیاذ باللہ در دوزخ
بود از ذکر حق تعالے باز نماند و از عذاب ہیچ نداند و اگر در بہشت باشد نیز در
ذکر باشد با نعم و نعیمش نسازد و بنعیم نپردازد یعنی چشم محبت بر بہشت و برزخ
دوکون نبندد اند و در معدن المعانی آوردہ است کہ حاضری سوال کرد کہ بہشت نیز
عبادت خواہد بود فرمودند کہ عبادت در جنت باشد و آن بر نہاستہ
شدہ اما ذکر خواہد بود قَالَ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ السَّلَامُ یَاْکُلُ اَھْلُ الْجَنَّةِ
فرمایا حضرت نے اوپر انکے اور آل انکی کے سلام کھاینگے رہنے والے
وَیَشْرَبُوْنَ وَلَا یَتَغَوَّطُوْنَ وَلَا یَمْتَخِطُوْنَ وَلَا یَبُوْلُوْنَ وَلٰکِنْ
بہشت کے اور پیوینگے اور نہ جایا ضرور پھرینگے اور ناک سنکینگے اور نہ پیشاب پھرینگے لیکن
طَعَامُھُمْ ذٰلِکَ جُشَاءٌ کَرَشْحِ الْمِسْکِ یُلْھَمُوْنَ
ہوگا کھانا انکے کا یہ ہو ڈکار لینا اور پسینا مانند خوشبو مشک کے خوشبودار الہام کیے جاوینگے
التَّسْبِیْحَ وَالتَّحْمِیْدَ کَمَا یُلْھَمُوْنَ النَّفَسَ۔

تسبیح اور حمد کرنا جیسا الہام کیے جاتے ہیں دم مرت بیچو جس طرح دم آدمیکا بے تکلف اور بے مشقت آسانی سے نکلتا ہے یعنی طرح اللہ کی یاد اور تسبیح جاری ہوگی زبان سے ۔

وانیحدیث در مشارق مسطور ست پس آن ذکر کہ بغلبہ محبت و عشق خواہد بود نہ بتکلیف عبودیت کہ بہشت جای ذوق ست جای بندگی نیست و آن ذکر ہم از جملہ ذوقہا باشد نہ از عبادت و یاد حق سبحانہ تعالے آنکہ در بہشت باشد بر دو گونہ بود واللہ اعلم یکے اثر مجاہدہ دوم اثر مشاہدہ یکے آنکہ از دنیا برابر مومن باشد یعنی توجہ و ارادت بر یاد وی و وجہہ کہ در دنیا دارد ہمان توجہ با او باشد و تا ابد چند آن تسبیح چیز نخواہد و دیگر آنکہ بعد از دیدار حق تعالے جل جلالہ عم نوالہ توجہ پیدا آید یعنی چون دیدار حق سبحانہ چون پروردگار حاصل کنند نعمت بہشت در چشم ہمت شان حقیر نماید باز اگرچہ دیدار حق پاک خالق الافلاک در حجاب شود لذت و برکت آن در دلہا شان باقی ماند بدان مسرور باشند و نعمت بہشت را بعد از دیدار حق تعالے بنزد شان قدر بسے نبود و قیمتے و نسبتے نباشد قال علیہ وآلہ السلام بَیْنَا اَهْلُ الْجَنَّةِ فِی الْجَنَّةِ اِذْ سَطَعَ نُوْرٌ اَفَاذَا الرَّبُّ

ایکوقت بہشتی بیچ بہشت کے جب روشن ہوگا نور پس ناگہان پروردگار

تَعَالٰی قَدْ اَشْرَفَ عَلَیْهِمْ فَلَا یَلْتَفِتُوْنَ فِی الْجَنَّةِ شَیْئًا

تعالے از تحقیق تجلی کی پس نہیں دیے جاوینگے بیچ بہشت کے کوئی چیز

اِلٰی بُیُوْتِهِمْ وَاٰنَسَ بِقُلُوْبِهِمْ مِنَ النَّظَرِ اِلَی اللّٰهِ تَعَالٰی فَاِذَا

مسرور ہوجاتا ہے انکی آنکھونکے کو اور خوشش کرنیوالے زیادہ ہوجاتا دلون انکے کے دیکھنے سے

حُجِبَ عَنْهُمْ بَقِیَ نُوْرُهٗ وَبَرَکَتُهٗ فِیْهِمْ

طرف اللہ تعالے کے پس جب چھپ گیا آن سے باقی رہیگا نور آسکا اور برکت انکی بیچ انکے
پس یاد کردن ایشان ہمین بتار لذت و ذوق لقاء حضرت پروردگار باشد
اما پیش از دیدار بہشتیان نعیم بہشت مشتغل باشند کہ نعمت دیدار فراموش
شدہ و از یاد رفتہ باشد و در زاہدی آوردہ است کہ رسول علیہ وآلہ السلام
پرسیدند کہ خدا تعالے فرمود وَإِذَا رَأَيْتَ ثَمَّ رَأَيْتَ نَعِيمًا وَمُلْكًا كَبِيرًا
اور جب دیکھیگا تو اسجگہ بیچ کا نعمت اور بادشاہت بڑی
ملک کبیر چیست فرمود علیہ وآلہ السلام اِسْتِيذَانُ الْمَلَائِكَةِ
اذن طلب کرنا فرشتون کا۔

ترا چنان است کہ رسول سند آ عز وجل یعنی فرشتہ از حضرت حق تعالے در بہشت
بسوے مومن بیاید مر این مومن را ہشتاد حاجب گاہ بود ہشتاد بار حیلہ باید بار باید
خواست و بار بیاید حاجبان گویند ولے اند مشغول است ہر بار پیش عرش رود و بار بیابد
و ہشتاد و یکم بار بسوے مومن آید بار یابد آنگاہ طبقے پیش شے نہاد از نور فرید
و دستارے از نور بر سرے افگند ولے خدا آن دستار را بر وار و بیمہ باشد بران
طبق نہادہ چون بدست گیرد و بنیم بشگافد حورے بیرون آید نقاب بستہ کہ بہشت
ہمہ از نور و دید شے روشن گردد و رقعہ بر دست گرفتہ بود مومن خواہد کہ نقاب او
دور کشد حور گوید نخست نامہ بخوان پس خود از آن قوام نامہ را بگیرد بر عنوان نامہ
نبشتہ باشد مِنَ الْمَلِكِ الَّذِي لَا يَزُولُ مُلْكُهُ إِلَى الْمَلِكِ
طرف بادشاہ کے سے جو نہیں زوال ہوتا ہے اسکے ملک میں طرف
الَّذِي يَزُولُ مُلْكُهُ مِنَ الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ إِلَى الْحَيِّ الَّذِي يَمُوتُ مِنَ الْعَزِيزِ
بادشاہ کے جو زوال ہوتا ہے ملک انکا زندہ سے جو نہیں مرتا طرف زندہ کے جو مرتا ہے عزیز

اَلَّذِیْ لَمْ یَکُنْ اِلَی الْمَزِیْنِ الَّذِیْ یَبِیْلُ تا مرا بازکند اندرون

جو نہیں ذلیل ہوتا طرف غیر کے کہ ذلیل ہوتا ہے

تا نہ نشستہ باشد عَبْدِیْ اِشْتَغَلْتَ بِالْحُوْرِ وَالْقُصُوْرِ

بندہ میرے مشغول ہوا تو ساتھ حور اور قصور کے اور

نَسِیْتَ لِقَائِیْ نَاَنْ دُنِیْ فَاِنِّیْ مُشْتَاقٌ اِلٰی لِقَائِکَ معنے

بھول گیا تو دیدار ہمارا زیارت کر میری پس تحقیق میں مشتاق ہوں تیرے دیدار کا

شوق رضا باشد ہو آنَا اَحِنُّ بِلِقَائِکَ تا شمت ندارمی از دیدار

بلکہ مارا رضا آن ہست کہ تو مارا بہ بینی مومن چون تا مہرا بخواند خود را بجا ندو

وقعد دیدار کند تا بدان مقام کہ جائے دیدار باشد او را از دیدار چون حق سبحانہ تعالیٰ

کسی باز نتواند داشت این بود بیان مسئلہ کہ اگرچہ اما چون نصیبیان

نعمت عظیم دیدار حق سبحانہ وتعالےٰ آمد این نعمت ما را اہل السنت و جماعت را

بلکہ نزد او درین جہان یاد حق و در آنجہان دیدار پاک او و سید کبیر بلکہ یاد حق سبحانہ

تعالےٰ مرحا رقانز ملکے ست اکبر قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ

فرمایا اللہ تعالےٰ نے اور البتہ یاد اللہ کی بڑی ہے

در خیر المجالس آوردہ است کہ مرشدے در خواب دید کہ گویا در بہشت رفتہ است

و آنجا مرشدے دید مراتب بسیار در ذوق بہشت بحور و قصور ساختہ و بہ تنعیم مشغول

پرسید کہ این مرد ولی ست یا نبی گفتند ولی ست این را با آن مرد و بنا بر گو شید

از آنجا پیشتر شد مرشدے را دید با مراتب کثیر با حور و قصور مقیدبود بر بہشت استادہ

و دو چشم در ہوا و و خفتہ ہیچ بدینہا التفات ندارد پرسید این مرد ولی ست یا

گفتند ولی ست این را معروف کرخی گویند در محل علما نیز خواجہ نصیر الدین

محسوس بلفظ مبارک راند شاید که مطلوب مالک بن دینار بهشت بود و مطلوب
معروف کرخی دیدار حقتعالی بود پس آنا باید دانست که ذکر بسیار سبب کمال
محبت است پس طالب باید که نفس خود را بذکر حق سبحانه وتعالی رام کند و در
یاد او خود را بیقرار سازد آرام گرداند تا ذکر حق سبحانه وتعالی او را بدرجهٔ محبت و
عشق رساند که حقتعالی میفرماید

لا یزال عبدی یذکرنی واذکره حتی عشقنی وعشقته

ہمیشہ بندہ میرا یاد کرتا ہے مجکو اور یاد کرتا ہوں اسکو یہانتک کہ عاشق ہوتا ہے میرا اور عاشق ہوتا ہوں اسکا

وچون ذاکر بدرجهٔ عشق ومحبت رسد وشربت شوق چشید هیچ چیز را در دنیا و
آخرت بریاد حق نگزیند وهیچ شیٔ را در دو کون دل بستن نه بیند چنانکه گفت قطعه

گر دنیا و آخرت بیارند	لیکن همه دو بگیر و دوست بگذار
با یوسف خود نمی فروشیم	تو سیم سیاه خود نگهدار

ودر وصف ذکر و تسبیح مسطور است قال رحمه الله تعالی۔

حکی عن اسمعیل بن عبد الله بن محمد بن عمر الخدیکی

حکایت کیا گیا اسمعیل بیٹے عبد اللہ بیٹے محمد بیٹے عمر خدیدی سے کہ روایت

یرویه عن محمد بن ادریس الشافعی رحمه الله تعالی

کرتا تھا محمد بیٹے ادریس شافعی سے رحم کرے اسکو اللہ تعالی یہ کہ وہ

انه کان یحلق وکان له الحجام یقص شاربه ویحی

تھا سر مونڈتا تھا اور تھا اسکو ایک نائی کہ کترتا تھا بال لبونکے

یقول سبحان الله والحمد لله فقال له الحجام لا تحرک

اور وہ کہتا تھا پاک ہے اللہ اور تعریف سب اللہ کی واسطے [illegible]

شَفَتَاهُ لِئَلَّا اَقْطَعَهُمَا فَقَالَ اَسْتَحْيِيْ مِنْ رَّبِّيْ

مت ہلا لب اپنے تو کہ نہ کاٹ ڈالوں اُنکو پس کہا شرم کرتا ہوں اپنے ربّ سے

اَنْ يَّمْضِيَ عَلَيَّ سَاعَةٌ لَا اَذْكُرُهُ یعنی گفت کہ لعبا ہر بیشہ

یہ کہ گزرے اوپر میرے ایکدم نہ یاد کروں اُس کو

بہ نہ از یاد رب یک دم در تفسیر حسینی است فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيَامًا وَّقُعُوْدًا

پس یاد کرو اللہ کو کھڑے اور بیٹھے

وَّعَلٰى جُنُوْبِكُمْ اَلْمُرَادُ مُدَاوَمَةُ الذِّكْرِ لِاَنَّ الْاِنْسَانَ

اور اوپر اپنی کروٹوں کے مراد ہمیشہ ذکر کرنا ہے اس واسطے کہ آدمی

قَلَّمَا يَخْلُوْا مِنْ هٰذِهِ الْحَالَاتِ در تفسیر دیگر آمدہ است

کم خالی ہوتا ان حالتوں سے

اَلذِّكْرُ فِيْ سَائِرِ اَحْوَالِكُمْ در شمائل اتقیا و در معدن المعانی

یعنی بیچ تمام حالات تمہارے کے

از ابو بکر دقاق نقل است کہ او گفت اَلذِّكْرُ مَنْشُوْرُ الْوِلَايَةِ

یاد خدا فرمان ولایت کا ہے پس جسکو توفیق

فَمَنْ وُّفِّقَ فَقَدْ اُعْطِيَ الْمَنْشُوْرَ وَمَنْ سُلِبَ الذِّكْرَ

یاد کی ہوئی سو دیا گیا فرمان اور جس سے چھین لیا گیا ذکر سو معزول ہوا ولایت سے

فَقَدْ عُزِلَ یعنی ذکر منشور ولایت است پس ہر کرا توفیق دادند بذکر یعنی

کہ او را ولایت دادند و از ہر کہ سلب ذکر کردند بدرستی کہ او را از ولایت معزول

کردند در روضہ زند وسپیہ مسطور است کہ گفت حکیمی از حکما کہ این چند چیز التماس

کردم و یافتم آنرا در چند چیز و التماس کردم رضاء خدا و یافتم آنرا در کثرت ذکر

اجمالاً چینا بموجب مسطور ہیست۔

قال سمعت الامام ابا محمد رحمه الله تعالى يحكي عن

کہا سنا میں نے امام ابا محمد رحم کرے اسکو اللہ تعالیٰ حکایت کرتا ہے

الحافظ قال طلبت من الخمسة اشياء المستقة الى الغناء فوجدت

حافظ سے کہا ڈھونڈا میں نے پانچ چیزوں کو ... پس پایا

في العلم والتمست الشرف فوجدته في الصغير والتعفف

اسکو بیچ علم کے اور التماس کیا میں نے بزرگی کا پس پایا اسکو بیچ ... اور التماس کیا

قلة الحساب فوجدتها في الصمت والتمست الراحة

یعنی کمی حساب کے پس پایا میں نے اسکو بیچ خاموشی کے اور التماس کیا

فوجدتها في الزهد والتمست الراحة فوجدتها في ترك

کا سو پایا اسکو بیچ بے رغبتی دنیا کے اور التماس کیا میں نے آرام کا سو پایا اسکو بیچ

والتمست الشبع والري يوم القيامة فوجدتها في الصوم

خلق سے اور التماس کیا میں نے شکم سیری و سیرابی کی بیچ دن قیامت کے سو پایا میں نے اسکو روزہ

والتمست الظل يوم القيامة فوجدته في الصدقة فيه

اور التماس کیا میں نے سایہ کا بیچ دن قیامت کے سو پایا اسکو بیچ خیرات کے

والتمست النجاة من النار فوجدتها في ترك المعصية

اور التماس کیا میں نے نجات کا آگ سے سو پایا اسکو بیچ چھوڑنے گناہ کے اور

والتمست دخول الجنة فوجدتها في ترك الشهوات

التماس کیا میں نے داخل ہونے بہشت کا سو پایا اسکو بیچ چھوڑنے خواہشوں کے

والتمست صاحبا ناصحا فوجدته في علم البر والتقيت

کے اور التماس کیا مین نے یار نیک پس پایا اسکو بیچ عمل نیک کو اور التماس کیا مین نے روشنی

النُّوْرَ فِیْ ظُلْمَةِ الْقَبْرِ فَوَجَدْتُهٗ فِیْ قِیَامِ اللَّیْلِ وَالْتَمَسْتُ

کا بیچ تاریکی قبر کے پس پایا اسکو بیچ عبادت رات کی اور التماس کیا

السَّلَامَةَ فِی الدِّیْنِ فَوَجَدْتُهَا فِی الْعُزْلَةِ عَنِ النَّاسِ

یعنی سلامتی کا بیچ دین کے سو پایا مین نے اس کو بیچ عزلت کے لوگون سے

وَالْتَمَسْتُ رِضَاءَ الرَّبِّ تَعَالٰی فَوَجَدْتُهٗ فِیْ کَثْرَةِ ذِکْرِ اللّٰهِ

یعنی گزشتگی اور التماس کیا مینے رضاء پروردگار بلند کو سو پایا مینے اسکو بیچ زیادتی یاد اللہ کے

پس مقام رضا کہ بہشتی منقود ست در کثرۃ ذکر حق سبحانہ و تعالے بحصول آن موجود ست اما اینجا باید دانست کہ رضا و سخط حق تعالے دو صفت قدیم اویند و افعال و اعمال بندہ از حسنات و سیآت اثر رضا و سخط حق تعالے ست یعنی از ہر بندہ کہ حق تعالے در ازل راضی ست استعمال کردہ میشود در موجبات رضا و آن دیگر در موجبات خشم و این نوع امرے مبطن ست و امر اختفائے ست و ہر بندہ را نیز با حضرت حق سبحانہ و تعالے رضاء و سخطے ہست و در روضہ زندویسیہ از توریت منقول ست۔

مَنْ اَصْبَحَ نَادِمًا عَلَی الدُّنْیَا اَصْبَحَ سَاخِطًا عَلَی اللّٰهِ۔

جس نے صبح کی پشیمان اوپر دنیا کے صبح کی ناخوش اوپر اللہ کے

پس چون بندہ بحکم تقدیر گردن ننہد و بقضاء راضی نبود و در رضای ہوی نفس در آید و بزیر بار حب و حرص دنیا چون خر آید ہر آینہ ساخطا علی اللہ بود و مطلب را با سوای خواری و خستگی او باشد پس باید دانست کہ استعمال این صفت اگرچہ بر کافران و منافقان بد کردار ست اما از وقائق این بیرون آمدن مخلصان نیز ... السریع الصدر دشوار ست کہ در حق پیغمبر ما ... فرمان از حضرت کردگار ست

وَذَا النُّونِ إِذْ ذَهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ أَنْ لَنْ نَقْدِرَ
اور صاحب مچھلی جب گیا غصہ کہا کر پس گمان کیا یہ کہ ہرگز نہ قادر ہونگے ہم
عَلَيْهِ فَنَادَىٰ فِي الظُّلُمَاتِ - آرزو در راہ غیرت و دوست ہزار با
اوپر اسکے پس پکارا بیچ اندہیروں کے۔
یکے ست یونس علیہ السلام را نگر کہ مقام او از غیرت در گذاہم باز گیسیت اما راضی
بودن بندہ و آن ست کہ در حالت رنج و مصیبت چنان شاد بود کہ دیگران در حالت
نعمت و عطا و این قول رابعہ بصریست۔
وَقَالَ ذُو النُّونِ سُرُورُ الْقَلْبِ بِمُرِّ الْقَضَاءِ وَقَالَ الْحَارِثُ
اور کہا ذوالنون نے خوشی دل کے ساتھ جاری ہونے تقدیر کے اور کہا حارث نے
سُكُونُ الْقَلْبِ تَحْتَ جَرَيَانِ الْحُكْمِ
آرام دل کا نیچے جاری ہونے حکم کے ہے۔

یار دو قبول تو مرا کار نیست | اینک بہر حال مشغول تو ام

و این رضا بندہ بسبب ظہور ست مر رضا حقتعالے را من وجہ چون دل بندہ بکثرت ذکر
باطمینان رسد کہ انتقام رضا است و با فعال حق تعالے کلہا راضی باشد
و از رضا نفس بیرون آید ہر آئینہ رضا حقتعالے حاصل کند و از رضا در آمدن
مرضیات الہی کہ نشان عافیت آن کہ امروز در بیان ست
قَالَ اللهُ تَعَالَىٰ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ ذَٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهُ
فرمایا اللہ تعالے نے راضی ہوا اللہ ان سے اور راضی ہوئے وہ اس سے یہ واسطے اسکو کہ ڈرا رب اپنے سے
معلوم میشود کہ حق تعالے از اہل خشیت راضی ست اما ظہور رضا حق سبحانہ
وتعالے موقوف ست بر خاتمت کار و بیشتر ذلک بہا قال اللہ تعالے

يٰۤاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِيْۤ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً

اے جان آرام پکڑنیوالی پھر جا طرف رب اپنے کے خوش ہو گئے تو پسند کی گئی -

و آنکہ در قول حکیم آمدہ است کہ رضا حق تعالے را در کثرت ذکر یافتم پس اینجا
مقام رضا بعد از ذکر است و در رسالہ مخدوم شیخ نجم الدین کبری قدس سرہ
بیان مقام ذکر بعد از مقام رضا است آوردہ است کہ طریق انتظار دہ اصل دارد

اَوَّلُهَا التَّوْبَةُ وَهِيَ الْخُرُوْجُ عَنْ كُلِّ مَطْلُوْبٍ سِوَى اللّٰهِ

پہلا اسکا توبہ ہے اور وہ نکلنا ہے ہر مقصود سے سوا اسکے اور من واتاہی کے

وَثَانِيْهَا الزُّهْدُ وَهُوَ الْخُرُوْجُ عَنِ الْاَسْبَابِ وَثَالِثُهَا التَّوَكُّلُ

اور دوسرا اسکا زہد ہی اور وہ نکلنا ہی سببوں سے اور تیسرا اسکا توکل ہی

وَهُوَ الْخُرُوْجُ عَنِ الشَّهَوَاتِ وَرَابِعُهَا الْقَنَاعَةُ وَهِيَ الْخُرُوْجُ

اور وہ نکلنا ہی خواہشوں سے اور چوتھا اسکا قناعت ہی اور وہ نکلنا

عَنِ الشَّهَوَاتِ النَّفْسَانِيَّةِ وَخَامِسُهَا الْعُزْلَةُ وَهِيَ الْخُرُوْجُ

ہی خواہشوں نفسانی سے اور پانچواں اسکا گوشہ گیری ہی اور وہ نکلنا ہے

عَنْ مُخَالَطَةِ الْخَلْقِ بِالْخَلْوَةِ وَالْاِنْقِطَاعِ كَمَا هُوَ

اپنے مخلوقات کے سے ساتھ ایک کونہ میں بیٹھنے اور ٹوٹ جانے کے جیسے کہ وہ

الْمَوْتُ وَسَادِسُهَا التَّوَجُّهُ وَهُوَ الْخُرُوْجُ عَنْ كُلِّ دَاعِيَةٍ

ساتھ موت کے اور چھٹا اسکا توجہ ہے اور وہ نکلنا ہے ہر ایک خواہش کہ بلاتا ہی

يَدْعُوْ اِلٰى غَيْرِ الْحَقِّ سُبْحَانَهُ بِالْمَوْتِ وَلَا يَبْقٰى مَطْلُوْبٌ

طرف غیر حق سبحانہ کے جیسا کہ وہ ساتھ موت کے اور نہیں باقی رہتا مطلوب

وَلَا مَحْبُوْبٌ وَلَا مَقْصُوْدٌ اِلَّا اللّٰهُ وَسَابِعُهَا الصَّبْرُ وَهُوَ

اور نہ پیار اور نہ مقصود مگر اللہ اور ساتواں اوس کا صبر ہے اور وہ نکلنا ہے

اَلْخُرُوْجُ عَنْ حُظُوْظِ النَّفْسِ بِاَنَّهَا هَدَفٌ مَّا مِنْهَا

سے حصوں سے نفس کے ساتھ نسبت کو اور آٹھواں اوس کا

الرِّضَاءُ وَهُوَ الْخُرُوْجُ عَنْ رِضَاءِ النَّفْسِ بِالدُّخُوْلِ

رضا ہے اور وہ نکلنا ہے رضا مندی نفس کے سے ساتھ داخل

فِيْ رِضَاءِ اللّٰهِ تَعَالٰى بِالتَّسْلِيْمِ لِلْاَحْكَامِ الْاَزَلِيَّةِ

ہونیکے بیچ رضا اللہ تعالےٰ کے ساتھ قبول کرنیکے واسطے حکموں ازلی کے

وَالتَّفْوِيْضِ اِلٰى تَدَابِيْرِ الْاَبَدِيَّةِ بِلَا اعْتِرَاضٍ

اور سونپنا طرف تدبیر ابدی کے بغیر اعتراض کے

كَمَا هُوَ بِالْمَوْتِ وَتَاسِعُهَا الذِّكْرُ وَهُوَ الْخُرُوْجُ

جیسا کہ وہ ساتھ موت کے اور نواں اوسکا ذکر ہے اور وہ نکلنا ہے

عَنْ ذِكْرِ مَا سِوَى اللّٰهِ تَعَالٰى كَمَا هُوَ بِالْمَوْتِ وَ

یاد سے اس چیز کے کہ سواے اللہ تعالےٰ کی ہے جیسے کہ وہ ساتھ موت کے

عَاشِرُهَا الْمُرَاقَبَةُ وَهِيَ الْخُرُوْجُ عَنْ حَوْلِهِ وَ

اور دسواں اوسکا مراقبہ ہے اور وہ نکلنا ہے قوت اپنی سے اور

قُوَّتِهِ كَمَا هُوَ بِالْمَوْتِ -

طاقت اپنے سے جیسا کہ وہ ساتھ موت کے ہوے

پس این ذکر کہ بعد از رضا و تسلیم است وہ ذکر شطاریست کہ غیر مشتبہ
آنرا متواتر گفت و بستہ می شغلیہ میگویند تا چون مقام رضا رسیدہ
درآمدن در رضا حق بتسلیم و تفویض از رضاے نفس بیرون آید

مرتفع شود کما هُوَ بِالْمَوْتِ اینجا خروج از ذکر ما سوے الله است وبعد و بمقام حقیقت ذکر رسد و مبتدی در ذکر بتحقیق انجا رسد۔

فصل پنجم در ذکر زبان باظہار طلب کردن از دل استفسار۔

ہرچند کہ مبتدی را در بدایت حال اظہار قلب محال بود مہما امکن کوشش نماید تا تواند زبان را حضور دل بجنباند و دل را موافق بزبان گرداند تا تحت این وعید در نیاید قَالَ النَّبِيُّ عَلَيْهِ وَ آلِهِ السَّلَامُ وَيْلٌ لِمَنْ ذَكَرَ اللهَ
فرمایا نبی نے اوپر انکے اور آل انکے کے سلام حسرت ہو واسطے اسکے کہ یاد کیا
بِلِسَانِهٖ وَقَلْبُهٗ سَاهٍ غَافِلٌ۔
اللہ کو ساتھ زبان اپنے کے اور دل اسکا غافل ہے اسپر حسرت ہو کہا۔

و در تفسیر انہ جلالی آورده است ہر کس کہ ذکر کند دل او غافل باشد در حق او وعید سخت و شوار است و در احادیث چنین آمده است کہ حق سبحانہ تعالے میگوید کہ ہر کس مرا بہ غفلت یاد کند من او را بہ لعنت یاد کنم در شرح اوراد آورده فِي كِفَايَةِ الشَّعْبِيِّ رُوِيَ فِي الْأَخْبَارِ أَنَّ ثَلٰثَةَ
بیچ کفایہ شعبی کے روایت کیا گیا ہے بیچ خبروں کے یہ کہ تین
أَشْيَاءَ لَا يَزِنُ عِنْدَ اللهِ جَنَاحَ بَعُوضَةٍ الصَّلٰوةُ
چیز ہیں نہیں وزن رکھتی ہیں نزدیک اللہ کے پر پشہ کے برابر نماز
بِالْعَادَةِ وَالذِّكْرُ بِالْغَفْلَةِ وَالصَّلٰوةُ عَلَى النَّبِيِّ
ساتھ عادت کے اور ذکر ساتھ غفلت کے اور درود اوپر
عَلَيْهِ وَآلِهِ السَّلَامُ مِنْ غَيْرِ حُرْمَةٍ۔
پیغمبر کے اوپر آن کے اور آل انکی کے سلام بغیر تعظیم کے۔

ونیز گفتہ اند کہ ذکر بشمار کثیر گشت نیست لیکن حضور دل کہ بے غفلت باشد
اگرچہ قلیل بود کثیر است در خزانہ جلالی آوردہ است خدمت سید السادات
فرمودہ درین آیت قَوْلُہٗ تَعَالٰی اُذْکُرُوا اللّٰہَ ذِکْرًا کَثِیْرًا
فرمایا اللہ تعالیٰ نے یاد کرو اللہ کو یاد کرنا بہت
فَرَاَیْتُ فِی التَّفْسِیْرِ اَیْ اُذْکُرُوا اللّٰہَ خَالِصًا وَلَوْ مَرَّۃً
پس دیکھا میں نے بیچ تفسیر کے اے یاد کرو اللہ کو خالص اور اگرچہ ایک مرتبہ ہو
و ذکر غفلت را بمنزلہ غیبت داشتہ اند یعنی چون حق تعالےٰ بمعنی نا دیدن آ
ذکر غائب بود و ذکر با غیبت باشد و این بیت در معدن المعانی آوردہ است

ذکر گر بسیار باشد بر زبان		چونکہ دل غافل بود غیبت بدان

در مشارق الانوار آوردہ است۔
قَالَ اَبُوْ مُوْسٰی اَیُّھَا النَّاسُ اَرْبَعُوْا عَلٰی اَنْفُسِکُمْ
کہا ابو موسیٰ نے اے لوگو روکو ذاتوں اپنے کو
اِنَّکُمْ لَا تَدْعُوْنَ غَائِبًا وَّلَا اَصَمَّ اِنَّکُمْ تَدْعُوْنَ سَمِیْعًا قَرِیْبًا
تحقیق تم نہیں پکارتے غائب کو اور نہ بہرے کو تحقیق تم پکارتے ہو سننے والے
وَّھُوَ مَعَکُمْ قَالَہٗ فِیْ سَفَرٍ وَّھُمْ یَجْھَرُوْنَ بِالتَّکْبِیْرِ
نزدیک کو اور وہ ساتھ تمہارے ہے کہا اسکو بیچ سفر کو اور وہ بلند آواز کرتے تھے ساتھ تکبیر کے
و در شرح اوراد آوردہ است لَمَّا وَجَّہَ النَّبِیُّ عَلَیْہِ وَاٰلِہِ السَّلَامُ
جب متوجہ ہوئے نبی اوپر انکے اور آل انکی کے سلام
اِلٰی خَیْبَرَ اَشْرَفَ النَّاسُ عَلٰی وَادٍ فَرَفَعُوْا اَصْوَاتَھُمْ بِالتَّکْبِیْرِ
طرف خیبر کے چڑھے لوگ اوپر میدان کے پس بلند کیا انہوں نے آوازوں اپنی کو

ثم قال الحديث قال الجوهري يقال اربع نفسك اي

ساتھ تجھیر کے پس کہا آخر حدیث کہا جوہری نے کہا جاتا ہو روک ذات اپنی کو اے

ارفق بها وكف من قولهم ربع الرجل اذا وقف

نرمی کر ساتھ اسکے اور بند ہو کہنے انکے سے یعنی عرب کے روکا مرد نے جب ٹھہرا

تحبس ومعناه اسكتوا عن الجهر وكفوا وهو سعكم

رکے اور معنی اسکے بند کرو پکار کی آواز سے اور بند کرو اور وہ تمہارے ساتھ ہے

اي يعلم فانه نفيا لكونه غائبا وآداب المريدين مسطور ہست

یعنی جانتا ہو کہا اسکو از روی نفی کیواسطو ہونے اسکے کے غائب۔

حكي ان الشبلي قال في مجلس الجنيد رحمه الله تعالى فقال

حکایت کیا گیا ہو یہ کہ شبلی نے کہا بیچ مجلس جنید کے رحم کرے اسکو اللہ تعالی پس کہا

ان كنت حاضرا فهو ترك الحرمة وان كنت غائبا فالغيبة

اگر ہو تو حاضر پس وہ ترک تعظیم ہو یعنی روبرو پکار کر بولنا اور اگر ہے تو غائب پس غائب

حرام ودر حال ذکر این دعا بخوانند یا ملائكة الرحمة امدونا في الذكر

ہونا حرام ہو۔ اے فرشتو رحمت کو مدد کرو ہماری بیچ ذکر کے

كي يرق قلوبنا ونیز بگوید یا ملائكة الرحمة اعينوني في الذكر

تو نرم ہون دل ہمارے اے فرشتو رحمت کے مدد کرو میری بیچ ذکر کے

و در خانه جلالی آورده ہست این دعا را چون تجاوزست در ذکر بود و تنہا میگفته

باشد بگوید و در مجلس اگر آہسته گوید بگوید نیز آمده ہست که خدمت سید السادات

پیش از ذکر بعد از صلوة میگفت اللهم بسم الله توكلت على الله لا حول

یا اللہ ساتھ نام اللہ کے اعتماد کیا میں اوپر اللہ کے نہیں طاقت

وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ وایں دعا بخواند اَللّٰهُمَّ افْتَحْ مَسَامِعَ قُلُوْبِنَا لِذِكْرِكَ

اور نہیں قوت مگر ساتھ مدد اللہ کی   یا اللہ کھول دے شنوائی دل ہمارے کے اپنے ذکر سے

اینها همه بگوید تا رقت و لینت در دل پدید آید و حضور و سکینه و بدکه ذکر بحضور

نوشته ندارد و دوره را روشن نگرداند و سجبر معراج آمده است۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّخِيْفَةً وَّدُوْنَ

فرمایا اللہ تعالے نے اور یاد کر رب اپنے کو بیچ جی اپنے کے عاجزی سے اور ڈر سے اور کم

الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ بعضے گویند وَاذْكُرْ

آواز کی بات سے صبح کو اور شام کو   اور یاد کر

نَفْسَكَ بِقِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ خطاب اول مرسامع را بود یعنی فَاسْتَمِعُوْا وَاَنْصِتُوْا

ذات اپنی میں بیچ قرآت قرآن کے۔۔   پس سنو اور چپکے رہو

و این خطاب مر قاری را است معنی آنست امر سامع در استماع و خاموشی شوتا در

شنیدن تو خلل نیفتد وای قاری قرآن بزاری کنان و ترسان بخوان تا در خواندن

با شرائط ادب بود یا از ذکر مطلق تسبیح و تهلیل و تحمید و تکبیر مراد شود و معنی چنین بود و یاد

خدا ایر او در نفس خویش بزاری و ترسناکی نه بعدم التفات و بیباکی غافل از ذکر خدا مشو

و در غفلت و فراموشی مرو و این حکایت در ذکر رفته است بزرگی بانگ نماز شنید

و هیچ اجابت نکرد و باز به آواز سگی گفت جل جلاله و عم نواله پرسیدندش گفت از غفلت

سوزن غفلتم آمد که اجابت ترک شد و سگ را دانستم که در یاد مولے است لبیک گفتم

سگ که یاد تو کند بغفلت آن سگ مرد است		ور کند یاد تو مرد مرا ز سر غفلت سگ است

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابی ہریرہ سے ہے راضی ہوا اللہ ان سے ۔ نبی صاحب سے درود اللہ کا ان پر اور سلام

ادعوا اللہ وانتم موقنون بالاجابۃ واعلموا ان اللہ لا
دعا کرو اللہ سے اور تم یقین کرنیوالے ہو ساتھ قبولیت کے اور جانو یہ کہ اللہ نہیں قبول
یستجیب دعاء عن قلب ساہ ای شاغل عن اللہ ونیز آوردہ ست
کرتا دعا دل غفلت کرنیوالے سے اور منہ پھیرنیوالا اللہ سے
اندر فتاوی غیاثی گفتہ است رجل یدعوا وھو ساہ القلب فالدعاء
ایک مرد دعا کرتا ہو وہ غافل دل ہو پس دعا
افضل من ترکہ ونیز آوردہ است کہ در نظم غیاثی گفتہ است ع
افضل ہے چھوڑنے اوسکے سے

بنالہ کار سیہ نمیشود سپید	ولیک نالہ شکستگان شود سیال
وساہ القلب افضل دعاءً	وتابعہ وجہہ لغیر اللہ الدعاء
اور غافل دل افضل اسکو دعا ہے	اور دل ہے منہ اپنے کو بعد دعا کے

پس مبتدی ہر چند احضار القلب در وسع طاقت او نشود ذکر او لسانی بہتر است از
خاموشی برآنکہ مر زبان ذاکر را فضیلت است بر خاموشی آوردہ اند کہ از شیخ [illegible]
سوال کردند کہ ما خداوند تعالی را یاد میکنیم و در دل حلاوتے نمے یابیم
فقال احمد اللہ علی ان زین جارحۃ من جوارحکم بطاعتہ
پس کہا حمد کرتا ہوں اللہ کی اوپر زینت ایک عضو کے اعضاء سے ساتھ بندگی کے
وذلک لان اللہ تعالی جعل الازدیاد فی شکرہ علی
اور یہ واسطے اسکے کہ اللہ تعالے نے کیا زیادتی بیچ شکر اپنے کے اوپر
ایۃ نعمۃ کان ظاھرۃ او باطنۃ قال عزوجل لئن شکرتم
جس نعمت کے کہ ہو ظاہری یا باطنی فرمایا غالب بزرگ نے البتہ اگر شکر

لَأَزِيدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ إِنَّ عَذَابِي لَشَدِيدٌ فَبِالشُّكْرِ
کرو تم البتہ زیادہ دونگا تمکو اور البتہ اگر ناشکری کرو تحقیق عذاب میرا البتہ سخت ہو پس ساتہ شکر
هٰذَا الْقَلِيلِ يَحْصُلُ الثَّبَاتُ عَلَىٰ مَا تُوُفِّقَ وَبِالثَّبَاتِ عَلَى الشُّكْرِ
اِس تہوڑے کو حاصل ہوتا ہو ثابت رہنا اوپر اُس چیز کے کہ توفیق پائی اور ساتہ ثابت رہنے
يُفْتَحُ بَابُ الزِّيَادَةِ وَيَتَرَقَّى الذِّكْرُ مِنَ اللِّسَانِ إِلَى الْجَنَانِ
کے اوپر شکر کے کہولا جاتا ہو دروازہ زیادتی کا اور ترقی کرتا ہو ذکر زبان سے طرف دل کے۔

دور شمائل اتقیا از رسالۂ خواجہ عبید اللہ تستری آورده است۔

ذِكْرُ اللِّسَانِ هَذَيَانٌ وَذِكْرُ الْقَلْبِ وَسْوَسَةٌ ترجمہ
ذکر زبان کا ہزیان ہے اور ذکر دل کا وسوسہ ہے۔

آنچہ مضاف بذاکر بود صفت او باشد و او بصفت خود از محبوب محجوب باشد
وآنچہ سبب حجاب بود ہر آئینہ وسواس ست و ذکر لسان کہ دل ازان غافل
باشد بے اساس ست کہ گفتہ اند لَيْسَ مَنِ اسْتَأْنَسَ بِالذِّكْرِ
نہیں وہ شخص کہ اُلفت پکڑے ساتہ ذکر کے
كَمَنِ اسْتَأْنَسَ بِالْمَذْكُورِ فاما با کثرت و مداومت اگر باشد
مانند اُس شخص کے کہ اُلفت پکڑے ساتہ مذکور کے۔

ذکر زبانی ہم فضلے وہم اثرے دارد و در روضہ زند وسپید مسطور ست۔
قَالَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَحَكَى الْإِمَامُ أَبُو الْفَضْلِ بِإِسْنَادٍ
کہا رحمت خدا کی اوپر اُس کے اور حکایت کی امام ابوالفضل نے ساتہ سند کہ
لَهُ عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ
واسطے اُسکے ہو امیر المومنین عمر سے راضی ہوا اللہ اُس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا نے

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَاکِرُ اللّٰہِ تَعَالٰی فِی الْغٰفِلِیْنَ

درود حبیب اللہ کا آپ پر اور سلام ذکر کرنے والا اللہ کا بیچ غافلوں کے

مِثْلُ الشَّجَرَۃِ الْخَضْرَآءِ فِیْ وَسْطِ الشَّجَرَۃِ الَّتِیْ قَدْ تَحَاتَّتْ

مانند درخت سبز کے بیچ درمیان درخت کے جو خشک ہو گیا جل گیا

مِنَ الضَّرِیْبِ وَقَالَ رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی قَالَ یَحْیٰی بْنُ سُلَیْمٍ الضَّرِیْبُ

سے اور کہا رحمت کرے اللہ تعالیٰ اسکو کہا شیخ یحییٰ بیٹے سلیم نے ضریب

اَلْبَرْدُ الشَّدِیْدُ وَذَاکِرُ اللّٰہِ تَعَالٰی فِی الْغٰفِلِیْنَ مِثْلُ

جاڑا سخت ہو اور یاد کرنیوالا اللہ تعالیٰ کا بیچ غافلوں کے مانند

الَّذِیْ یُقَاتِلُ عَنِ الْغَازِیْنَ وَذَاکِرُ اللّٰہِ فِی الْغٰفِلِیْنَ

اس شخص کے کہ قتال کرتا ہو غازیوں سے اور یاد کرنیوالا اللہ کا بیچ غافلوں کے

یُغْفَرُ لَہٗ بِعَدَدِ کُلِّ فَصِیْحٍ وَاَعْجَمٍ وَالْفَصِیْحُ بَنُوْ اٰدَمَ

بخش جاتا ہے اسکو ساتھ شمار ہر ایک آدمی اور چارپایہ کے اور فصیح بیٹے آدم کے

وَالْعَجَمُ الْبَہَائِمُ وَذَاکِرُ اللّٰہِ تَعَالٰی فِی الْغٰفِلِیْنَ

اور عجم چارپایے اور یاد کرنے والا اللہ تعالیٰ بیچ غافلوں کے پہچنواتا

یُعَرِّفُہُ اللّٰہُ مَقْعَدَہٗ فِی الْجَنَّۃِ۔ و در شرح اوراد آوردہ است

کہ اسکو اللہ تعالیٰ ٹھکانا اسکا بیچ بہشت کے۔

فِیْ قَوَاعِدِ الْاِسْلَامِ بدانکہ اقرار بلسان صورت ایمان است و تصدیق

بیچ قواعد اسلام کے

بدل معنی ایمان و صورت بمعنی از ہیچ چیز نخیزد پس اقرار و تصدیق چون صورت

و معنی بہم باید و رسول علیہ السلام فرمودہ۔

مَنْ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ خَالِصًا مُخْلِصًا دَخَلَ الْجَنَّۃَ

جسنے کہا لا الٰہ الا اللہ خالص شستہ اور وہ داخل ہوا بہشت میں ۔
خالص آن باشد کہ زبان مے بگفتن این کلمہ راست و درست باشد و مخلص آن باشد
کہ دل و بر درستنا خلق و دانستن معنے این کلمہ و اعتقاد کردن دران راسخ و درست
باشد تا وعدہ دخول جنت امروز و فردا از روے معنے حاصل گردد و پیدا ست کہ فردا حملہ مومنان
بفضل حق سبحانہ و تعالیٰ از روے صورت و معنے حاصل خواہد شد نیز آورد و ہست
فِي شَرْحِ أُصُولِ الصَّفَّارِ سُئِلَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْ قَوْلِهِ عَلَيْهِ وَآلِهِ
بیچ شرح اصول صفار کے پوچھے گئے رضی اللہ عنہ فرمانے حضرت کے سوا اپنے کو
السَّلَامُ مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ خَالِصًا مُخْلِصًا دَخَلَ الْجَنَّةَ
اور آل انکے کے سلام جسنے کہا نہیں کوئی معبود مگر اللہ درحالیکہ شستہ کرنیوالا اخلاص کرنے والا ہو تو
قَالَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ خَالِصًا عَنْ شَوْبِ الْبِدْعَةِ مُخْلِصًا أَنْ
داخل ہوا بہشت میں کہا صفے ہو اللہ ان سے صاف ملنے بدعت کے سو خالص اسبات کے
يَكُونَ لِلّٰهِ صَافِيًا عَنْ شَوْبِ النِّفَاقِ وَالْعِصْيَانِ فِي الْقَوْلِ وَالْعَمَلِ
کہ ہو واسطے اللہ کے صاف ملونے نفاق اور گناہ سے بیچ قول اور عمل کے
و در شرح مشارق مسطور ست وَالْخَالِصُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ هُوَ الَّذِي لَا يَشُوبُ
اور خالص ہر ایک شئی سے وہ چیز کہ نہ ملو سکے
شَيْءٌ آخَرُ وَالْمَعْنَى هٰهُنَا لَا يَشُوبُهُ الشِّرْكُ وَالنِّفَاقُ ۔
اسکو کوئی چیز اور اور معنے اسجگہ نہیں ملے اسکو شرک اور نفاق ۔
و بزبان خالص آنبا شد کہ بگفتن کلمہ زبان درست دارد و مد لا إلٰہ قدر دو
الف یا زیادہ کشد و در نفی الہیۃ از غیر حق سبحانہ تعالیٰ مبالغہ نماید و در شرح اوراد
فِي بَدَايِعِ الْمَعَانِي فِي أَمْرِ الْمَعَانِي وَمَدِّ الْمُبَالَغَةِ مَدًّا لَا إِلٰهَ تَعَالَى

بیچ بدیع المعانی ہیچ ام المثانی کی اور مذہب مبالغہ کو مد لا الہ کے اوپر مذہب ابن کثیر
مَذْهَبُ ابْنِ كَثِيْرٍ وَقَدَّرَهٗ اَلْفَانِ فِيْ نَفْيِ الْاِلٰهِيَّةِ مِنْ
قاری کے ہو اور تقدیر کیا اسکو دو الف بیچ دور کرنے معبودیت کی سوائے اللہ کو سو
غَيْرِ اللّٰهِ تَعَالٰی کے ونیز در شرح اوراد و در خزانہ جلالی آورده است خدمت سید
السادات فرموده قَرَأْتُ فِي التَّفْسِيْرِ الدُّرِّ لِمَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
پڑھا ہیں نے تفسیر در میں جسنے کہا لا الہ الا اللہ
وَمَدَّهَا هُدِمَتْ عَنْهُ اَرْبَعَةُ اٰلَافِ ذَنْبٍ مِنَ الْكَبَائِرِ وَهٰذَا اللّٰهُ
اور دراز کیا اسکو گرتے اس سے چار ہزار گناہ بڑے اور یہ مد آتا ہے ہوئے
الْمُنْزَلُ مِنَ السَّمَاءِ عِنْدَ قُرَّاءِ الْكُوْفَةِ رُوِيَ اَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا
آسمان سے ہے نزدیک قاریوں کوفہ کے روایت کیا گیا ہے کہ دو مرد جھگڑے
اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَحَلَفَ اَحَدُهُمَا عَلٰی
طرف پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ والہ وسلم کے پس قسم کہائی ایک ان دونوں نے
دَعْوٰی صَاحِبِهٖ فَقَالَ بِاللّٰهِ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَمَدَّ بِهَا صَوْتَهٗ
کے اوپر دعوی یار اپنے کے پس کہا قسم ہے اللہ کی نہیں کوئی معبود مگر وہ اور دراز
وَهُوَ كَاذِبٌ فِيْمَا حَلَفَ نَزَلَ جِبْرَائِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ
کیا ساتھ اسکے آواز اپنی کو اور وہ جھوٹا تھا بیچ اس چیز کے کہ قسم کہائی اترے جبرئیل علیہ السلام
فَقَالَ اِنَّهٗ كَاذِبٌ فِيْمَا حَلَفَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی غَفَرَ لَهٗ بِمَا مَدَّ
پس کہا تحقیق وہ جھوٹا ہے بیچ اس چیز کے کہ قسم کہائی ولیکن اللہ تعالےٰ نے بخشا اسکو ساتھ اس کے
صَوْتَهٗ بِهَا و در شرح اوراد آورده است وَجَعَلْنَا اَفْضَلَ الذِّكْرِ هُوَ كَلِمَةُ
کے کہ دراز کی آواز اپنی ساتھ اسکو۔ اور بنایا گیا افضل ذکر اور وہ کلمہ

الشَّهَادَةِ وَيَمُدُّ بِهَا صَوْتَهُ حَتّٰى يَأْخُذَ كُلَّ عُضْوٍ مِنْهُ
کلمہ شہادت کا ہو اور دراز کرے ساتھ اُسکے آواز اپنی یہانتک کہ پکڑے ہر عضو اوسکا
حَظَّهُ وَفِي الْعَوَارِفِ قَالَ سَهْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى
حصہ اُسکا اور بیچ عوارف کے کہا سہیل بیٹے عبد اللہ کے نے رحم کرے اُسپر اللہ تعالیٰ
إِذَا قُلْتَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُدَّ الْكَلِمَةَ فَانْظُرْ إِلٰى قِدَمِ الْحَقِّ وَ
جسوقت کہے تو لا الٰہ الا اللہ دراز کر کلمہ کو پس دیکھ طرف ہمیشگی حق کے اور
ثَبِّتْهُ وَأَبْطِلْ مَا سِوَاهُ یعنی در گفتن چنان گوید کہ از تعظیم و تفخیم وارد ثابت کر اُسکو اور باطل کر اُس چیز کو جو سوا اُسکے ہے
کلمہ بتمام و کمال ہیبت و عظمت جل جلالہ سبحانہ تعالیٰ در دل جا گیرد و ہر چہ جز او است
ہمہ در چشم حقیر نماید فَقَدْ قِيلَ إِذَا عَظُمَ الرَّبُّ فِي الْقَلْبِ صَغُرَ
پس تحقیق کہا گیا جسوقت بزرگی کی رب نے بیچ دل کے کمتر
الْخَلْقُ فِي الْعَيْنِ وَقِيلَ الْمَعْرِفَةُ تَحْقِيرُ الْأَقْدَارِ سِوٰى قَدْرِهِ
ہوتی مخلوقات بیچ آنکہ کے اور کہا گیا معرفت کمتر کرنا قدروں کا سوا قدر اُسکی کے
وَمَحْوُ الْأَذْكَارِ سِوٰى ذِكْرِهٖ و در تحقیر الاقدار منا لفہ آن است
اور محو کرنا ذکروں کا سوا ذکر اُسکے کے ہے۔
کہ نفس خود را نیز از رعیت ہستی آن تحقیر سنجد بلکہ غیرت آید و چنانکہ در تفسیر الوا عظمون
آوردہ است کہ شمنون رحمۃ اللہ علیہ را پرسیدند کہ خدا تعالیٰ را چرا یاد نمی گفت از
غیرت کہ نام چنان پاکی بزبان چون منِ ناپاکے چگونہ رود

چو نگاہ گیرم نام تو حسد آید مرا بزبان خود	کہ بزبان ہر کس و ناکس ذکر تو ہر جا رود

و نیز آوردہ است کہ شیخ ابو الحسن نوری گفتہ است الٰہی اگر از یاد تو خالی باشم تو اکم

واگر یاد کنم ترسم که نام چون تو باقی بر زبان چون من فانی چگونه رود و حقیقت توحید
گفتن همینست که خود را و هر دو جهان را فراسر لے ہیچ چیز نبیند و از میان بر دارد تا غبار اثنینیت
مرتفع شود و بحقیقت این کلمه رسد اما آنکه بر زبان باشد و تفهیم بود اگرچه بدل نباشد چنین
را از فائده خالی نباشد چنانکه مرد حالف اگرچه در سوگند کاذب بود بسبب آن کلمه آمرزیده
شود اما بدل مخلص آنست که باشارت نفی نفی اله باطله کند که

يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ۔

عبادت کرتے ہین سواے اللہ کے اس چیز کو کہ نہ ضرر دی انکو اور نہ نفع دے انکو۔

اشارتست بر آن ست و نفس و شیطان را که آمران بخلاف و طغیان اند از ولایت
دل معزول گرداند تا بیخ معصیت کلے بریده شود و واگر بدرجه عرفان رسد
و خواطر غیر سبحانی را بر دل او گزر نماند که گفته اند۔

مُرُوْرُ الْفَاحِشَةِ بِقَلْبِ الْعَارِفِ كَفِعْلِ الْفَاعِلِيْنَ لَهَا۔

گزرنا بے حیائیکا بیچ دل عارف کے مانند کام کرنیوالون بیحیائی کے ہے۔

در خزانہ جلالی آورده ہست از ابو عبد اللہ ترمذی که او در کتاب خود مسمی بصلوة [illegible]
در معنے حدیث مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ گفته ہست۔

جس نے کہا لا الہ الا اللہ داخل ہوا بہشت بین۔

اَلْاِخْلَاصُ اَنْ تَحْجُرَ هٰذِهِ الْكَلِمَةُ عَنِ الْمَعَاصِيْ۔

اخلاص یہ کہ جدا کرسے تو اس کلمہ کو گناہ وسے۔

فصل ششم در مواظبت نمودن بذکر حضرت خلاق و مبالغه و زیادت در تبدیل اخلاق

چون ذاکر بسبب کثرت ذکر تزکیه حاصل شود و صفات ذمیمه او چنانکه حسد و
حقد و غیبت و بغض و کبر و بخل و مانند آن بصفات حمیده چنانکه علم و حلم

سخاوت وحیا و تواضع ومانند آن بدل شود آنگاہ شایان قرب حق سبحانہ
تعالیٰ گردد قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَمَنْ تَزَكّٰى فَاِنَّمَا يَتَزَكّٰى لِنَفْسِهٖ
فرمایا اللہ تعالےٰ نے اور جو کوئی پاک ہوا پس سوائے اسکے نہیں پاک ہوتا ہے واسطے اپنے
یعنی ہرکہ پاک کرد خود را از لوث شرک وگناہ پس بدرستیکہ پاک کردہ برائے
ثواب یافتن نفس خود وَمَنْ تَزَكّٰى اَیْ تَطَهَّرَ بِفِعْلِ الطَّاعَاتِ وَ
اور جو کوئی پاک ہوا ساتھ پاکیزہ کیا اپنے بندگیوں کے اور چھوڑنے گناہوں کے
تَرْكِ الْمَعَاصِیْ اما معاصی شریعت معلوم ست ومعاصی طریقت باقی
ماندن اوصاف واخلاق ذمیمہ ست چنانچہ حب وحرص دنیا وغیرہ کہ گفتہ اند
ہرکہ او تبدیل اخلاق امروز حاصل نکردہ فردا اگرچہ در بہشت درآید آن ہمہ
نعمتہا بروی مباح شود اما چون امروز در دنیا صفات مذمومات او بدل
نشد فردا ہم نشود در مشارق مسطور ست۔

اِنَّ رَجُلًا مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ اِسْتَاْذَنَ رَبَّهٗ فِی الزَّرْعِ فَقَالَ
یہ کہ ایک مرد بہشتیوں سے اذن چاہے رب اپنے سے بیچ کھیتی کرنیکو پس فرماوے
لَهٗ اَوَلَسْتَ فِیْمَا اشْتَهَیْتَ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنِّیْ اُحِبُّ اَنْ اَزْرَعَ
خدا تعالےٰ اسکو کیا نہ دیا ہے تجکو جو چاہے تو کہے ہاں ولیکن چاہتا ہوں کہ کھیتی کرون
فَاَسْرَعَ وَبَذَرَ فَبَادَرَ الطَّرْفَ نَبَاتُهٗ وَاسْتِوَاؤُهٗ وَاسْتِحْصَادُهٗ
پس جلد دوڑا اور بیج ڈالے تہین پس جھپکنے پلک سے پہلے اسکو اُگنا ہونا اور برابر ہونا اور کٹنا اسکا
وَتَكْوِیْرُهٗ اَمْثَالَ الْجِبَالِ فَیَقُوْلُ اللّٰهُ دُوْنَكَ یَا ابْنَ اٰدَمَ
اور ڈھیر ہونا اسکا مانند پہاڑ کے پس کہیگا اللہ جا آرزو تیری اے بیٹے آدم کے پس تحقیق نہیں سیر کرتی تجکو کوئی چیز
فَاِنَّهٗ لَا یُشْبِعُكَ شَیْءٌ حاصل معنی آنکہ شد کہ مرد سے را در بہشت

هواسے زراعت در سر افتد از حق سبحانه و تعالی دستوری خواهد فرمان
شود که هرچه باید ترا ندا و داند بنده گوید آری بارخدایا همه دارم اما آن را ارحم
ولیکن به هیچ مائل شود و از آن برو دارم چون دستوری یابد بشتابد و تخم ریزد پس پیا
پیشتر از پلک ماندن به پرید و کمال گیرد و درویده شود و جمع شود خرمن ها
گوهها و این همه پیشتر از آنکه پلک به پلک زدن رسد موجود شود یعنی میان تخم ریختن
و موجود شدن هیچ مدتی در میان نبود پس فرمان رسید بگیر اے [illegible]
آدم پس به بهشت [illegible] سیر نکند تا [illegible]

فرد

هرچه در دنیا خیالست آن بود	تا ابد راه وصالست آن بود

پس دلالت میکند بر آنکه هر که اینجا [illegible] او به دنیا مائل باشد فردا اگر چه در بهشت
در آید اما از آن [illegible] به دنیا بود و هر که بهشت نعیم آخرت در دل دارد و چون به دار
رسد هم بیان نعیم [illegible] و آنکه تعالی را جل جلاله عم نواله [illegible] رسد اگر چه
[illegible] بهشت بر تو نثار کنند آزاد و جان پس مومن باید که کوشش دارد و دائماً
حرص دنیا را که در جمله بدیها است در کوشش نیارد و بگیرد۔

قال علیه و آله السلام [illegible] في الدنيا [illegible]۔

[illegible] کہا حضرت [illegible] سلام [illegible] دنیا سے [illegible]
تا باشد در دنیا [illegible] باشد [illegible] و این [illegible]
[illegible] تحقیق [illegible]

[illegible] الا [illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible] الدنیا [illegible]	[illegible] الدنیا [illegible]

اہو اکٹھا کرنیوالے دنیا کے بغیر پیسے کے — کسی کیلیے اکٹھا کرتا ہو تو دنیا کو حالانکہ تونہ رہیگا

قال اللہ تعالیٰ الَّذِينَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَهُمْ
فرمایا اللہ تعالیٰ نے جن لوگوں نے ضائع کی کوشش اپنی بیچ زندگانی دنیا کے اور
يَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ يُحْسِنُونَ صُنْعًا ۔ مثنوی
گمان کرتے ہیں یہ کہ اچھا کام کرتے ہیں۔

راہ نرو مشغول عالم ترا — نیست پروائے خدا یکدم ترا
اہو دنیا ترک دولت کردہ — خوار بیت را نام عزت کردہ
وَطَلَبُهُمْ مِنْ طَالِبِيْهِ لَا أَمْ — وَفِيهِ هَلَاكٌ لُوْكَانَ يَدْرِي
اور ہمیشہ طالب ہیں کہ کوشش کرتا ہوا سکا کام — اور بیچ اسکے ہلاکت ہے اگر ہوتا جانتا

تحقیق ان طالب طالب دنیاست کہ گفتہ اند طَالِبُ الدُّنْيَا هَالِكٌ
کہ آن بیچارہ شبہ و وقت فرصت عزیز در گرد آوردن مال گزرانده و موصوف بہ صفت
أَيَحْسَبُ أَنَّ مَالَهُ أَخْلَدَهُ گردد و ہیچ نداند و بیخبر گمراہ
آیا گمان کرتا ہے یہ کہ مال اسکا ہمیشہ رکھیگا اسکو۔
از حقیقت کار ہمہ اگاہ و غریق در چاہ حرص دنیا و حب جاہ یکدم نا داشتہ براہ
و یکدم نا زدہ با فنا و ضائع باشد ہچو دستہ آتش سوزانگاہ ۵

إِنَّ أَفْقَرَ النَّاسِ الْمَشْغُوْلُ الْمُسْتَغْنِي — أَغْنَى النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِي مِنَ الْمَالِ
تحقیق حریص ایست مستغنی ... — خوش ہوتا ہے ... کہ کہتا ہے مال سے
و قانع توانگر است فاستعنت از نگر — و بیکو توانگر نیست کہ بدر و تو انگر نیست

و رد ... [illegible]

... فِي الْقَبْرِ ... ابْنُ آدَمَ فَهُمْ ... اعْتَزَلَ ...
... قناعت کی آدم ... علیہ السلام ...

ونیز وارد است کان علی بن ابی طالب یتمثل بهذه الابیات

لو کان باللب یزداد اللبیب غنا — لکان کل اللبیب بمثل قارون

اگر ہوتا ساتھ عقل کے زیادہ ہوتا عقلمند کو دولت — البتہ ہوتا ہر عقلمند مانند قارون کے

لکنه العدل بالقسطاس من حکم — یعطی اللبیب ویعطی کل مجنون

لیکن یہ ہو کہ عدل ساتھ ترازو کے حکم سے ہے — دیا جاتا ہے عقلمند اور دیا جاتا ہے ہر دیوانہ

واین بیت مشهور وموافق این مقام است فرد

بنادان آن چنان روزی رساند — که دانا اندران حیران بماند

پس از تشنیع بیدل وجان هر سالکی میدان بینش وکوشش از وا نماند بعقلی اوست ونادانیش چنانکه گفته است

جنون منک ان تسعی لرزق — ویرزق فی الغشاوة الجنین

دیوانگی تیری ہے کہ کوشش کرے تو واسطے رزق کے — اور رزق دیا جاتا ہے بیچ پردہ کے بچہ

ودر بعضی کتب آمده است ان الله تعالی اوحی الی موسی علیه

تحقیق اللہ تعالی نے وحی بھیجی طرف موسی کے اوپر انکے سلام تحقیق میں نے

السلام انی رزقت الاحمق لیعلم العاقل ان الرزق

رزق دیا احمق کو تو جانے عقلمند یہ کہ رزق نہیں آتا ساتھ حیلوں کے

لا یأتی بالاحتیال قطعه

که خود را نزد هر یک خوار یابی — ولازین حرص هر دم خوار گشته

کزین در تا بدان در شوار یابی — سنان صبر و خشم طمع زن

اگر عزت حقیقی ست در قناعت است

وقناعت مر غنا را نیکو بضاعت است که نفس خود را از طلب زیادتی مانع شد

وبهمت اتی قانع گشته ودر وی کونین بلند شد آمده فرد

عزیز النفس من ملک القناعة — ولم یکشف لمخلوق قناعة
عزیز وہ ذات ہے کہ مالک ہوا قناعت کا — اور نہ ظاہر کیا واسطے بندہ کے پردہ کو

وقناعت بے یقین دست ندہد ویقین بے کثرت ذکر پیدا نیاید وکثرۂ
ذکر نیز بے اخلاص حاصل نشود ونیز بزرگے گفت۔

الاخلاص یورث رعایة الخلوات بالتذکار
اخلاص فائدہ دیتا ہے رعایت خلوات کو ساتہ ذکر کرنیکے اور ذکر کرنا ساتہ خلوتوں کے
والتذکار بالخلوات یورث الیقین بالمذکور والیقین
فائدہ دیتا ہے یقین کا ساتہ مذکور کے یعنی حق تعالے کے اور یقین ساتہ مذکور کے
بالمذکور یورث للشاهدین مراتب المشاهدات والتفاوت علی حسب تباین الیقین
فائدہ دیتا ہے مشاہدوں کا اور ونہی مشاہدوں کے درجہ بدرجہ ہوتے ہیں موافق رتبون یقین کے

پس چون مومن مخلص خلوت بذکر معمور دارد ودوام دست نماید یقین بہ
مذکور بر کثرت حسب ذکر حاصل آید واز یقین بمذکور باب مشاہدہ کشاید
پس اخلاص بندہ مر بندہ را بذکر آمرست وعصیان ناہیست این صفت مخلص
از کسب او بیرونست این کمال فضل ست وبخشش از حضرت الٰہی ست۔

قال الله تعالٰی ولکن الله حبب الیکم الایمان
فرمایا اللہ تعالٰی نے ولیکن اللہ نے پیارا کیا طرف تمہاری ایمان اور زینت دی اسکو
وزینه فی قلوبکم وکره الیکم الکفر والفسوق
بیچ دلون تمہارے کے اور ناخوش رکہا طرف تمہارے کفر اور بدکاری اور نافرما(نی)
والعصیان پس نشان اخلاص در طاعت بازماندن ست از معصیت در
شرح مشارق مسطور ست۔

قَالَ الْمَشَائِخُ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ اِنَّ لَكُمْ مِنَ الْاِتِّقَاءِ

فرمایا مشائخون نے رحم کرے انکو اللہ تحقیق واسطے تمہارے موافقت سے بیچ طاعتون کے

فِي الطَّاعَاتِ مَا يَمْنَعُكُمْ مِنْ اِرْتِكَابِ الْمُخَالِفَاتِ قَالَ اللّٰهُ

وہ چیز ہو کہ منع کرتی ہو تمکو دلیری کرنے مخالفتون کے سے فرمایا اللہ تعالے

تَعَالٰى اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ۔

نے تحقیق نیکیان دور کرتے ہین برائیون کو۔

ایمان وتوبہ ونماز پنج وقت ونماز جمعہ وروزہ وسائر عبادات سیّئات را محو

بند وگناہا نرا محو میگرداند اما ذکر خوب سبحانہ وتعالے بہترین ہمہ دینا بپر

دار ونقلست ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ گفت کہ من گفتم یارسول اللہ مرا کارے

بیاموز کہ بہشت نزدیک گرداند واز دوزخ بدور دارد رسول علیہ وآلہ السلام

فرمود یا اباذر چون از تو بدی آید بجہد کن از پس آن نیکی کنی تا دہ چند اجر تو بود

گفتم یارسول اللہ لا الہ الا اللہ گفتن از نیکیہاست گفت علیہ السلام لا الہ الا

اللہ گفتن نیکوترین نیکوئیہاست۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَقِمِ الصَّلٰوةَ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاۗءِ

فرمایا اللہ تعالے نے قائم رکھ نماز تحقیق نماز منع کرتی ہی بیحیائی سے اور بری بات

وَالْمُنْكَرِ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ اَقِمِ الصَّلٰوةَ اَىْ دُمْ عَلٰى

سے اور البتہ یاد اللہ کی بہت بڑی ہے قائم کر نماز کو یعنی ہمیشگی کر اوپر قائم

اِقَامَةِ الصَّلٰوةِ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاۗءِ اَىْ

کرنے نماز کے تحقیق نماز منع کرتی ہی بیحیائی سے اور ہمیشگی کرنے اسکی

مُوَاظَبَتُهَا تَحْمِلُ عَلٰى ذٰلِكَ ودر خبرست مَنْ لَمْ تَنْهَهُ صَلٰوتُهٗ

اٹھاتی ہے اوپر اس بات کے جو شخص کہ نماز اس کی نہ منع کرسکے

عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ لَمْ يَزْدَدْ مِنَ اللّٰهِ اِلَّا بُعْدًا

بے حیائی سے اور بری بات سے نہ بڑھیگا اللہ سے مگر دوری کے تئیں

یعنی ہر کہ باز ندارد او را نماز او از فحشاء یعنی از کبیرہ و از منکر و هو ما ینکرہ العقل

پس نیفزاید آن نماز مر او را مگر بُعد سے از حق سبحانہ در مدارک مسطور ہست

عَنِ الْحَسَنِ مَنْ لَّمْ تَنْهَهٗ صَلٰوتُهٗ عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ

حضرت حسن سے ہے جو شخص کہ نہ باز رکھے اسے نماز اسکی بے حیائی اور نامعقول سے

فَلَيْسَتْ بِصَلٰوةٍ وَّهِيَ وَبَالٌ عَلَيْهِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَوَيْلٌ

پس نہیں وہ نماز اور وہ وبال ہے اوپر اسکے فرمایا اللہ تعالٰے نے پس واے ہے

لِّلْمُصَلِّيْنَ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلٰوتِهِمْ سَاهُوْنَ ـ

واسطے ان نمازیوں کے جو نماز اپنی سے غافل ہیں۔

ہر آئینہ نمازی کہ در وی زاری نبود و اخلاص و نیاز نبود نباشد جز وبال و نکال نبود و بعضی

در معنی اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى وقت او را مراد بیدارند یعنی تا آنکہ در نماز خواہد بود

نماز او را از فحشاء و منکر باز خواہد داشت۔

كَمَا قَالَ ابْنُ عَوْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اِنَّ الصَّلٰوةَ

جیسے کہ کہا ابن عوف نے راضی ہوا اللہ تعالٰے اس سے تحقیق نماز

تَنْهَاكَ اِذَا كُنْتَ فِيْهَا فَاَنْتَ فِيْ مَعْرُوْفٍ وَّطَاعَةٍ

منع کرتی ہے تجھ کو جب تو ہووے بیچ اسکے پس تو بیچ چیز پسندیدہ کے اور بندگی

وَقَدْ حَجَزَتْكَ عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ ط

ہے اور تحقیق جبکہ کیا ہے تجھکو بے حیائی سے اور بری بات سے

و نیز گفته اند که درویست صلوٰة روشنے باشد که مصلی را از سیئات باز دارد چنانچه
مرویست که رسول علیه و آله السلام را خبر کردند از حال یکے که فلان در روز نماز
گزارد و در شب دزدی میکند فرمود صلی الله علیه و آله اِنَّ الصَّلٰوةَ لَتَرْدَعُهٗ
یعنی نماز او را باز خواهد داشت و دیدار کہ ... گشت۔

وَمَا رُوِيَ اَنَّ فَتًى مِّنَ الْاَنْصَارِ كَانَ يُصَلِّيْ مَعَهُ الصَّلَوَاتِ وَلَا يَدَعُ شَيْئًا مِّنَ
اور یہ روایت کیا گیا ہے کہ جوان انصار میں تھا کہ نماز پڑھتا تھا ساتھ حضرت کے اور نہ چھوڑتا تھا کوئی چیز برائی
رَكِبَهٗ فَوُصِفَ لَهٗ فَقَالَ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهَاهُ فَلَمْ يَلْبَثْ اَنْ تَابَ
دلیری کرتا اسکے کرنے میں پس بیان کیا اسکا قصہ پس فرمایا تحقیق نماز منع کریگی اسکو پس تھوڑا سا گذرا تھا کہ توبہ کی
یعنی جوانے بود از انصار پنج وقت نماز گزارد امّا بدکردار بود با رسول علیه و آله السلام
ہر یا نو داشته تا کردنی ہیچ نا کرده نگذاشتے رسول علیه و آله السلام را از حال او آگاه
کردند فرمود نماز او را باز خواهد داشت پس در اندک مدت جوان تائب شده
یکے از صالحان گشت وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ اَيِ الْاَفْضَلُ مِنْ
اور البتہ یاد خدا کی بہت بڑی ہے یعنی بزرگ تر ہے ہر
كُلِّ عِبَادَةٍ وَالصَّلٰوةُ لَمَّا كَانَتْ مُشْتَمِلَةً بِذِكْرِهٖ
عبادت سے اور جب کہ تھے شامل ساتھ ذکر اسی کے
يَكُوْنُ اَكْبَرَ مِنْ غَيْرِهَا مِنَ الطَّاعَاتِ بِفَضِيْلَةِ ذِكْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى فِيْهَا
ہوتی ہے بزرگتر سوا اسکے سب طاعتوں کے ساتھ فضیلت ذکر اللہ تعالیٰ کے بیچ اسکے
و در تفسیر ابو الفتوح آمده است که رسول الله علیه و آله السلام فرمود ابا ذر را ...
الی شیطان بود وسوسه دیا ابا ذر ... فَاِنَّكَ لَا تَزَالُ فِيْ صَلٰوةٍ مَا ذَكَرْتَ رَبَّكَ
ہو ابو ذر یعنی ... تحقیق تو ہمیشہ بیچ نماز کے ہے جب تک کہ یاد کرتا ہے اپنے رب کی

ونماز را بر طاعات دیگر فضیلت از سبب ذکر است کہ نماز برابر ذکر است وعین ذکر است

قَالَ اللهُ تَعَالیٰ اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ۔

فرمایا اللہ تعالے نے قائم کرو واسطے ذکر میرے کے۔

ونماز بسبب فضیلت کہ بر اعمال دارد وہم بجا ہو ایمان در حدیث ذکر شدہ است۔

قَالَ عَلَيْهِ وَآلِهِ السَّلَامُ اِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ يَئِسَ مِنْ

فرمایا حضرت نے اوپر انکے اور آل انکی کے سلام تحقیق شیطان تحقیق نا امید ہوا اس بات سے

اَنْ يَعْبُدَهُ الْمُصَلُّوْنَ فِيْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ وَلٰكِنْ فِي التَّحْرِيْشِ بَيْنَهُمْ

کہ بندگی کریں اسکو نماز پڑھنے والے بیچ ٹاپو عرب کے ولیکن بیچ چھیڑنے کے ہو درمیان

درشارق آورده است عِبَادَةُ الشَّيْطَانِ عِبَادَةُ الصَّنَمِ بِقَوْلِهٖ

بندگی شیطان کی عبادت بت کی ہے ساتھ فرمانے

تَعَالیٰ كَمَا قَالَ اللهُ تَعَالیٰ حَاكِيًا عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

اللہ تعالے کے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالے نے حکایت حضرت ابراہیم سے اوپر انکو سلام

مَا قَالَ لِاَبِيْهِ يَا اَبَتِ لَا تَعْبُدِ الشَّيْطَانَ وَالْمُصَلُّوْنَ الْمُؤْمِنُوْنَ

جو کہا واسطے باپ اپنے کو اے باپ میرے مت بندگی کر شیطان کی اور نمازی مراد مسلمان ہیں

كَمَا فِيْ قَوْلِهٖ نُهِيْتُكُمْ عَنْ قَتْلِ الْمُصَلِّيْنَ وَذٰلِكَ لِاَنَّ

جیسا کہ بیچ قول حضرت کے منع کیا میں نے تم کو مار ڈالنے نمازیوں کی سے اور یہ واسطے

الصَّلٰوةَ اَشْرَفُ الْاَعْمَالِ وَاَظْهَرُ الْاَفْعَالِ الدَّالَّةِ عَلَى الْاِيْمَانِ

اسکے کہ نماز بزرگ ترین عملوں کی ہے اور پاک ترین افعالوں کی ہے دلالت کرنیوالی اوپر ایمان کے

وجزیرہ عرب مخصوص کردہ شد برانکہ اسلام آنوقت ہم در جزیرہ عرب بود وبہ

شہرہا دیگر نرسیدہ بود۔ اَلتَّحْرِيْشُ الْاِغْرَاءُ [illegible] مِنْ [illegible]

تحریش فریب دینا ہے ‌ ‌ ایک قسم فریب ہے

پس چون نماز کہ بہ فضیلت ذکر افضل وست باز دارندہ گناہست چین ذکر اگر ذاکر را از معصیت باز ندارد ہر آئنہ ذاکر درین خطر افتد۔

قَالَ عَلَيْهِ وَآلِهِ السَّلَامُ وَيْلٌ لِمَنْ ذَكَرَ اللّٰهَ بِلِسَانِهِ ثُمَّ يَعْصِيهِ

فرمایا حضرت نبی اوپر انکے سلام اور آل انکی کے واہ ہو اسکو یاد کیا اللہ کو اپنی زبان سے پھر نافرمانی کی اسکی

یعنی چون ذکر حق سبحانہ وتعالے را شرف عظیم ہر آئنہ شرط تعظیم او آن ہست کہ از مخالفت باز ایستند تا ذکر با خلاص حرمت وحضور بود وہر چند کہ اندک باشد ہمنا لیں تعالے مصاب وما جور بود ودر روضۃ زند وسیہ مسطور ہست۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ

عبد اللہ بیٹے ابو بکر سے وہ روایت کرتا ہے انس سے راضی ہوا اللہ اس سے

رَسُولِ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَآلِهِ السَّلَامُ قَالَ يَقُولُ اللّٰهُ تَعَالَى يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

پیغمبر خدا سے اوپر انکے اور آل انکی کے سلام فرمایا فرماوے گا اللہ تعالے قیامت کو دن

أَخْرِجُوا مِنَ النَّارِ مَنْ ذَكَرَنِي يَوْمًا أَوْ خَافَنِي فِي مَقَامٍ

نکالو آگ سے اسکو کہ یاد کیا مجھکو ایک دن اور ڈرا مجھ سے نزدیک

الْمَعْصِيَةِ وَتَرَكَهَا خَوْفًا مِنِّي۔

گناہ کے اور چھوڑا اس کو ڈر کر مجھ سے۔

ودر شرح سیرانی آوردہ ہست کہ بزرگے را بعد وفات او در خواب دیدند واز حال او پرسیدند گفت شب اول در گور پیش کرسی قضا حاضر کردند فرمان شد چہ آوردہ بعد از ان ہر طاعت کہ عرض کردم ہیچ قبول نیفتادہ بود ودل بدوزخ نہادم فرمان شد کہ غم مخور کہ آمرزیدہ شدہ گفتم از سبب الاسباب سبب آمرزش چیست فرمان

شد در نیم شبے از پہلو بہ پہلو میرفتی گفتی یا اللہ ہمہ دران شب ترا امرزیدم
و در روضۃ زندوسیہ مسطور ہست کہ در زمان خلافت حضرت امیر المومنین
عمر رضی اللہ عنہ جوانے بود صل لیشبے از مسجد بازگشتہ بود زنے صاحب جمال
در راہ ملاقی شد و خود را بدین جوان عرض کرد جوان نیز از وے بپذیرفت و در عقب
آن زن روان شد چون بدر را رسید ترسید و این آیت باو پیش آمد۔

إِنَّ الَّذِينَ اتَّقَوْا إِذَا مَسَّهُمْ طَائِفٌ مِّنَ الشَّيْطَانِ

تحقیق وہ لوگ کہ متقی ہیں جب چھوتا ہے انکو ایک گروہ شیطان سے

تَذَكَّرُوا الآيۃ یعنی ہر وسوسہ شان از وسوسہ از شیطان تذکروا

یاد کر لیتے ہیں خداکو — یاد کرتے ہیں

أَمْرَهُ وَنَهْيَهُ وَوَعْدَهُ وَوَعِيدَهُ وَقِيلَ-

حکم اسکا اور منع اسکا اور وعدہ اسکا اور وعید اسکا اور بعضوں نے کہا

یاد کردند ذکر او را و کلام او را تا بدان قوت یابند و شیطان را بر ایشان دست
رس نبود و پس آنجوان ازین آیت کہ از راہ ہوش در گوش آمد بیہوش شد و
جان پاک او از کالبد بیرون رفت امیر المومنین عمر را رضی اللہ عنہ بعد از دفن خبر
شد بر سر گور او رسید آواز داد یا فلان وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّتَانِ

اے فلانے اور واسطے اسکے کہ ڈرا کھڑے ہونے سے رب اپنے کے

جوان از درون گور جواب گفت قَدْ أَعْطَانِيهِمَا اللّٰهُ يَا عُمَرُ

دو باغ ہیں۔ تحقیق بخشش کیا مجکو دونو باغ کو اللہ نے اے عمر

و در شرح مشارق مسطور ہست وَكَانَ النَّاسُ يُقِيسُونَ

اور تھے لوگ کہ قیاس کرتے ہیں

قوله علیه وآله السلام من قال لا اله الا الله مخلصا

فرمایا حضرت نے کہ اوپر انکے اور آل انکی کے سلام جسنے کہا لا الہ الا اللہ خلوص سے

دخل الجنة علی انه اراد اذا مات علی الاخلاص و

داخل ہوا بہشت میں اوپر اسکے کہ ارادہ کیا جب مرگیا اوپر اخلاص کے اور

اهل الاشارة قال اذا کان مخلصا فی الحالات

لوگ اشارہ کے یعنی صوفیہ نے کہا جب ہوا خالص کرنیوالا بیچ کہنی احوالونکے ہوا

داخلا فی الجنة فی حاله وقال الله تعالی ولمن خاف

داخل بہشت میں اسی وقت اور کہا اللہ تعالی نے اور واسطے اسکے کہ ڈرا

مقام ربه جنتان قیل جنة معجلة وهی حلاوة الطاعات

کھڑا ہونیسے آگے رب اپنے کے دو باغ ہیں کہا گیا کہ ایک فی الحال بہشت شتابی اور وہ مزا بندگیوں کا

وارادة المناجات والاستیناس بفنون المکاشفات

اور خفیہ دعا وزاری کا اور محبت کرنا ساتھ اقسام مکاشفون کے ہے

وجنة متؤجلة وهی فنون المثوبات وعلو درجات

ایک بہشت آیندہ اور وہ اقسام ثوابون کے اور بلندی درجون کی ہے

ودر روضۂ ندویہ مسطور ست عن النبی علیه وآله السلام اعلمو

پیغمبر خدا سے اوپر انکے اور آل انکی کے سلام ہے

انه لیس من عبد مومن یذکر الله والمتام بعین بدیه

یہ کہ نہیں ہے کوئی بندہ مسلمان کہ یاد کرتا ہو اللہ کو اور کھڑا ہو روبرو اسکے آگے

فتدمع عیناه لو کان مثل راس الذباب من خشیته

پس تحقیق بہہ نکلیں دونوں آنکھیں اسکی آنسو سے اگرچہ ہو مانند سر مکھی کے ڈر اللہ سے

الّا حرّم الله تعالیٰ وجهه علی النّار۔
کے سو مگر حرام کرتا ہے الله تعالیٰ منہ اُسکے کو اوپر آگ کے۔
در انیس الواعظین آوردہ است کہ گریستن در حالت ذکر سعادت است بزرگ
و بروایت انس بن مالک رضی الله عنه آوردہ است کہ روزے پیغمبر صلی الله
علیه وسلم تکیہ زدہ نشستہ بودند و من بخدمت او حاضر بودم دوگانہ نماز گزاردہ
و مستقبل قبلہ بودند کلمہ لا اله الّا الله بر زبان میراندند و آب از چشم مبارک
او روان بود چنانکہ از ریش مبارک او گذشتہ بسینہ و از آنجا بزمین رسیدہ و او
از دیدن گریہ او مرا نیز گریہ شد و بسیار گریستم رسول صلی الله علیه و آله وسلم خاموش
شد و سوے من دید و پرسید چشم تو تر شدہ بود گفتم آرے یا رسول الله از دیدن
گریہ شما مرا نیز گریہ شد فرمود علیه السلام۔
طوبیٰ لمن تحرّک لسانه بذکر الله وفاضت عیناه
خوشحالی ہے اسکو کہ ہلے زبان اسکی ساتھ یاد الله کے اور بہیں دونوں آنکھیں اسکی
لیشوق الله و در شرح اوراد وردہ است فی عمدة الابرار یذکر
ساتھ شوق الله کے بیچ عمدة الابرار کے بیچ بیان ذکر
الله کثیراً قال الفقیه الزاهد ابو اللیث فی کتاب التنبیه
فرمایا عالم زاہد ابو اللیث نے بیچ کتاب اپنی تنبیہ کے
انّ الواجب علی کل مسلم ان یکثر قول لا اله
یہ کہ واجب اوپر ہر ایک مسلمان کے یہ کہ زیادہ کرے قول لا اله
الّا الله ویسئل الله آناء الّیل والنّهار ان لا ینزع
الّا الله اور مانگے الله سے وقتوں رات اور دن کے بیچ یہ کہ نہ کھینچے

هٰذَا الْقَوْلُ مِنْهُ وَيَحْفَظُ نَفْسَهُ عَنِ الْمَعَاصِي۔

یہ بات اُس سے اور نگاہ رکھے اپنی ذات کو گناہوں سے۔

واین حفظ تا غالب آید بدن ذکر بسیار چون ذکر غلبہ کند آہستہ آہستہ از بدیہا آید و از ذکر بسیار و ہر باید و آہستہ آہستہ ادا نباشد کہ نبایات ذکر بسیار در انوار ذکر مستغرق گردد و ذاکر از بار علائق و عوائق وجود و سفر شود و سابق السیر گردد

قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ سِيرُوا سَبَقَ الْمُفَرِّدُونَ قِيلَ مَنْ هُمْ يَا

فرمایا علیہ السلام نے سیر کرو بڑھ گئے تنہا چلنے والے عرض کیا گیا کون

رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ الَّذِينَ اهْتَزُّوا بِذِكْرِ اللّٰهِ حَتّٰى وَضَعَ

ہیں وہ اے رسول اللہ کو فرمایا وہ ہیں جو لرزتے ساتھ یاد اللہ کے یہاں تک کہ رکھا

الذِّكْرُ عَنْهُمْ أَوْزَارَهُمْ فَوَرَدُوا فِي الْقِيَامَةِ خِفَافًا

ذکر نے اُن سے بوجھ اُنکے پس اُترے بیچ قیامت کے ہلکے۔

پس حقیقت توبہ و طہارت اینجا دست و بدر گشتہ اند۔

وُجُودُكَ ذَنْبٌ لَا يُقَاسُ بِهَا ذَنْبٌ۔

وجود تیرا گناہ ہے نہیں قیاس کیا جاتا ساتھ اُس کے گناہ۔

جمال توحید اینجا رو دہد تا باید کہ مومن از جہل و پندار بیرون آید و نور عرفان بر سینہ و در مقعد صدق بنشیند و بدان نور ایمان و روشنی توحید و عرفان نور پاک حضرت حق ببیند وَمِنَ الْمَاءِ كُلُّ شَيْءٍ حَيٍّ

اور پانی سے ہر چیز زندہ

و چشم حقیقت بین کو آب سراب فرق کند۔

قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَنْ عَرَفَ نَفْسَهُ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهُ۔

فرمایا علیہ السلام نے جسنے پہچانا اپنے تئیں پس تحقیق پہچانا اپنے رب کو

بزرگے گفتہ ہست رسول علیہ السلام فرمودہ من عرف فنا نفسہ ہرکہ فانی گشت

خود را او خود را شناسد چرا کہ چیزے نیست کہ فانی شود پس فرمود فقد عرف ربہ

یعنی ہرکہ خود را بشناسد پس چون ثبات ہیچ موجودے بوجود خویش نیست ذاتی کہ

وجود مخلوقات پنداری ہیچ نیست وَاللّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ مُّحِیْطٌ

اور اللہ اوپر ہر چیز کے گھیرنے والا ہے

ہرکہ او اطلاع بریں شان یافتہ از خود نشان نیافتہ بزرگے گفتہ است قطعہ

بود او را مے جستم خود را مے یافتم اکنون خود را مے جویم او را مے یابم

معشوق عیان بود نمے دانستم	با من بہ میان بود نمے دانستم
گفتم بطلب مگر بجائے برسم	خود تفرقہ آن بود نمے دانستم

و این معنی نہایت و کمال ذکر ست و این را ذکر روح گویند در شمائل اتقیا

آمدہ ہست چون دل از ذکر اللہ کہ خاصہ دل ہست بذکر روح رسد کہ کلمہ ہوست

ہستی از دل افتد و از ہستی خود نیست شود و این را عالم فنا گویند کہ بندہ

را ہیچ حرکت و سکون انسانی و جسمانی نماند ہمہ ربانی شود۔

كُوْنُوْا رَبّٰنِیّٖنَ سر این معنی دارد و مطلق ہستی ذاکر غیبا

محو نیست شود و ذکر مبتدی کہ ذکر زبان ست درین مقام قدر و قیمت او بنابست

کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ و آلہ السلام فرمود۔

اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰی یَقُوْلُوْا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

حکم کیا گیا ہوں میں یہ کہ لڑوں لوگوں سے یہاں تک کہ کہیں لا الہ الا اللہ

و این ہمہ اقرار جہر و اشارت ہست اما چون ذکر زبان ہمہ فتنست الی نور خورشید دیگر راہ

كَمَا قَالَ عَلَيْهِ وَآلِهِ السَّلَامُ ذِكْرُ اللّٰهِ تَعَالٰى

جیسے کہ فرمایا اوپر انکے اور آل انکی پر سلام ذکر اللہ تعالے کا

عَلَمُ الْإِيْمَانِ وَبَرَاءَةٌ مِّنَ النِّفَاقِ وَحِصْنٌ مِّنَ

نشانی ایمان کے ہو اور پاک ہونا نفاق سے ہے اور قلعہ ہے

الشَّيْطَانِ وَحِرْزٌ مِّنَ النِّيْرَانِ۔

شیطان سے اور محافظت ہے دوزخ سے

یعنی ذکر جمیع دل و زبان باز دارندہ است مر مومن را از شرک و نفاق و پاک کنندہ اندرون و ہمیشہ ون ہست بدان ذکر ہمیشہ و رعایت و حفظ حق سبحانہ تعالے بحسن حیا و تواضع آراستہ بود و بنظارہ عظمت و ہیبت حق سبحانہ نفس خود را در مطاوی عجز و انکسار و افتقار پیچیدہ دارد و از ہلو ہنت سنے وجیا ہو ایمانی خزیدہ باشد اسرار و انوار ایمان بر قلب و قالب او تافتن و موج زدن گیرد و اثر خوف و خشیت در اعمال و اقوال ظاہر گردد و انوار فنا و محو بیت و ظاہر و باطن طالع و لامع گردد و در شرح مشارق مسطور ہست۔

فِي الْمَصَابِيْحِ اَلْإِيْمَانُ بِضْعٌ وَسَبْعُوْنَ شُعْبَةً فَأَفْضَلُهَا

بیچ کتاب مصابیح کے ایمان ستر اور کئی شاخیں ہیں پس زیادہ بہتر ہے

قَوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَدْنَاهَا اِمَاطَةُ الْاَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ

انکا کہنا کلمہ لا الٰہ الا اللہ کا ہو اور کمتر انکا دور کرنا تکلیف کا راہ سے

وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْاِيْمَانِ وَالْاِمَاطَةُ الْاِبْعَادُ وَالرَّفْعُ

حیا ایک شاخ بزرگ ہے ایمان سے اور دور کرنا کہا ہے یعنی راہ سے الگ کر دینا اور اٹھا دینا

وَجُعِلَ الْحَيَاءُ شُعْبَةً مِّنَ الْاِيْمَانِ لِاَنَّهٗ يَمْنَعُ مِنَ الْقَبَائِحِ

اور کیا گیا حیا کو ایک شاخ ایمان سے واسطے اسکے کہ وہ منع کرنے ہیں برائیوں سے

كما يمنع الإيمان وبالحقيقة الإيمان سبب لهذا

جیسا منع کرتا ہو ایمان اور در اصل ایمان سبب ہے واسطے اسی

الحياء والحياء سبب لترك القبائح قال صاحب الجمل

حیا کے اور حیا سبب ہے واسطے چھوڑنے برائیوں کے کہا صاحب حمل جسنے

إن لم تستحي فاصنع ما شئت۔

اگر حیا نہیں کرتا ہے پس کر جو چاہے تو

اما اینجا باید دانست هرچند که عصمت در حق انبیاء علیهم السلام وحفظ در حق اولیا رضی الله تعالی عنهم درکار است معهذا انبیا از زلت واولیا از کبیره خالی نباشند که اصل خلقت آدمی برای مغفرت است ومغفرت ذلت خواهد باز تا [illegible] بر ساحت مغفرت پناه چنانکه در خبر است لو أنكم لم تكن لكم ذنوب فيغفر لهم

اگر تحقیق تم نہو واسطے تمہارے گناہ البتہ بخشش کی

ذهب الله بكم ولجاء الله بقوم لهم ذنوب فيغفرها لهم

البتہ لے جاتا اللہ واسطے تمہارے البتہ لے آتا اللہ ایک قوم کو واسطے انکے گناہ ہوتے پس بخشتا انکو واسطے انکو

گناه من ار نامدی در شمار ترا نام کی بودی آمرزگار

در شرح مشارق آورده است نقل است از ابی [illegible] او گفت که شبی از [illegible] در طواف بودم گفتم اللهم اعصمني پس دیدم در خواب کسی پیش آمد و گفت قلت اعصمني گفتم آری گفت از این نوع مکن گفتم چرا گفت

لأنه يريد أن تعصي حتى يغفر۔

واسطے اسکے کہ وہ ارادہ کرتا ہے یہ کہ نافرمانی کرے تو یہاں تک کہ بخشے

واین لغزش چنین است که لازمه خلقت انسانی است چنانکه گفت

ربنا ظلمنا بزبان سر انم		اگر یار ... نزدیک عبد اشرفیت

چون اثر البشر ... گفته اند که افتادن کو شاختن
چه بین گمتا ہنگار نشش پا سنے واسطے۔
کار آدم و آدمی زادست وافتادن وافتادہ ماندن کار ابلیس است۔

در بیان جواز و فضیلت ذکر جہر و مدام کردن نفس ... ایں بہجہر و فضل ذکر اسم ذات بر ذکر نفی و اثبات و ملائم آن۔

... که در ملازمت ذکر و مواظبت یاد حق سبحانه مبالغت نماید و کاہے بخفی مشغول باشد تا ملال نگیرد و ذکر جہر گفتن مبتدی را بہتر باشد از خفی در شرح مشارق آوردہ است النَّفْسُ یَسْتَیْقِظُ بِذِکْرِ الْجَهْرِ لِزَوَالِ الْوَحْشَةِ
نفس جاگتا ہے ساتھ ذکر کے جہر کے واسطے آنے رحمت کے

و در مداومت بعبادت نیز فائدہ ایقاظ نفس است در شرح مشارق در بیان ایں حدیث آوردہ است قَالَ عَلَیْهِ وَآلِهِ السَّلَامُ اَحَبُّ الْاَعْمَالِ
فرمایا اوپر انکے اور آل انکے سلام پیارا زیادہ عملوں کا
اِلَی اللّٰهِ اَدْوَمُهَا وَاِنْ قَلَّ گفته است لِاَنَّ الْعِبَادَةَ الَّتِیْ هِیَ دَائِمَةٌ
طرف اللہ کے ہمیشگی کرنا اسکا ہو اور اگرچہ تھوڑا ہو اس واسطے کہ عبادت ... کہ دائمی ہے
صَاحِبُهَا یَقْظَانُ النَّفْسِ یعنی بِطَاعَةِ رَبِّهِ بِخِلَافِ مَا لَا
صاحب اسکا بیدار نفس ہے یعنی ساتھ بندگی رب اپنے کے برعکس اسچیز کے کہ نہ ہو ہمیشہ۔
یَکُوْنُ دَائِمًا پس در مداومت بجہر ایں فائدہ بتمام و کمال است و ہم
بجہر و ہم بمداومت و ملازمت آں تا بتقلیل مدت غفلت و فراموشی و در شود
... مدت سہو از نفس بکلی منہزم گردد و ہر ... بذکر حق سبحانه بدل رسد و ...

اندرون دل جا رکند و تستراتہ جلالی مسطور سیہ

اِنَّ ذِکْرَ الْجَهْرِ فِیْهِ اِنْتِبَاهُ الْغَفْلَةِ عَنْ نَفْسِهٖ و

تحقیق ذکر جہر بیچ اسکے دور کرنا غفلت کا ہو ذات اپنے سے اور

تَحْرِیْضُ النَّاسِ عَلٰی ذِکْرِ اللّٰهِ وَاِعَانَتُهٗ عَلٰی طَاعَةِ

رغبت دلانا لوگون کا اوپر یاد اللہ کے اور مدد کرنا اوپر بندگی اللہ کے

اللّٰهِ کُوْنُوْا ذَاکِرِیْنَ اللّٰهَ قَلْبًا وَلِسَانًا وَکَانَ اَوْلٰی مِنَ الْخَفِیِّ

اور وہ یاد اللہ کی ہے دلمین اور زبانین اور ہے بہتر خفی سے ۔

و ذکر جہر مبتدی را برای ازالۂ غفلت مفید تام ست و از منتہی ذکر جہر تا ولن آ

تا ہر کہ از مومنان بشنود او زبان گردد و این عبادت ست ۔

کَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اِذَا ذُکِرَ اللّٰهُ

جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے سوای اسکے نہین کہ مسلمان وہ لوگ ہین جب یاد کیا جاتا اللہ ڈر جاتے ہین دل انکے

وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَسِیْنَ الوا عطین آورده ہست کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ بر

رسول علیہ وآلہ السلام آمد و گفت یا رسول اللہ ذکر خفیہ جمعیت خاطر نے

شود و بسوی کلام ہر کسی دل ملتفت میگردد رسول علیہ وآلہ السلام فرمود

اِرْفَعْ صَوْتَكَ بِذِکْرِ مَوْلَاكَ کہ مرا فرمان شدہ است

بلند کر آواز اپنی ساتھ یاد صاحب اپنے کے

فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَالتَّسْبِیْحُ هُوَ رَفْعُ الصَّوْتِ بِالذِّکْرِ

پس تسبیح کر ساتھ تعریف رب اپنے کے اور تسبیح وہ بلند کرنا آواز کا ہو ساتھ ذکر کے

و نیز آورده است کہ در آغاز اسلام چون کفار غالب بودند بانگ نماز و قرائت در

نماز خواندن قرآن و ذکر تسبیح را فرمان بہ آہستہ بود چنانکہ ۔

وَاذْكُرْ رَبَّكَ فِي نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَخِيفَةً وَدُونَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ الآية

اور یاد کر رب اپنے کو بیچ جی اپنے کے عاجزی سے اور ڈرتے ہوا اور کم آواز سے بات کے آخر آیۃ

اور یہ حکم تب تھے ہو کہ اسلام غریب ہووے اور آغاز اسلام غریب ہووے اور انجام میں

سبب سے آغاز کے ہووے اسلام غریب باشد کما بدا

قَالَ عَلَيْهِ وَآلِهِ السَّلَامُ إِنَّ الدِّينَ بَدَأَ غَرِيبًا وَسَيَعُودُ

فرمایا حضرت نے اوپر آپکے اور آل آپکی کے سلام تحقیق دین شروع ہوا غریب اور قریب ہے

الدِّينُ كَمَا بَدَأَ فَطُوبَى لِلْغُرَبَاءِ وفي شرح مشارق مسطور است

کہ رجوع کریگا دین جیسا کہ شروع ہوا پس خوشخبری ہو واسطے غریبوں کے

وَالْمَعْنَى أَنَّ الدِّينَ فِي بَدْءِ أَمْرِهِ كَانَ غَرِيبًا لِأَنَّ الْكُفْرَ

اور معنی یہ کہ دین بیچ شروع کام اپنے کی تنہا غریب واسطے اسکے کہ کفر تھا

كَانَ قَدْ عَمَّ الْبِلَادَ وَلَمْ يُؤْمِنْ إِلَّا أُنَاسٌ قَلِيلُونَ

تحقیق عام ہوا شہروں میں اور نہ ایمان لائے مگر لوگ تھوڑے نا قدران

مُسْتَضْعَفُونَ وَقَوْلُهُ سَيَعُودُ إِنْ كَانَ الْمُرَادُ بِهِ الرُّجُوعَ

ضعیف سمجھے جاتے تھے اور فرمانا آپ کا قریب ہے کہ معاودت کریگا دین اگر ہو مراد ساتھ اسکے رجوع

عَنْ أَصْلِ الدِّينِ فَمَعْنَاهُ أَنَّ الْكُفْرَ يَغْلِبُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ

اصل دین سے پس تحقیق آیا ہے یہ کہ کفر غالب ہوگا بیچ آخر زمانے کے یہاں تک

حَتَّى يَكُونَ الْمُسْلِمُ غَرِيبًا وَإِنْ كَانَ الْمُرَادُ تَبْدِيلَ السُّنَنِ

کہ ہوگا مسلمان غریب اور اگر ہو مراد بدلنا سنتوں کا اور سکے

وَتَغْيِيرَ الْفَرَائِضِ كَمَا نُشَاهِدُ فَمَعْنَاهُ وَاضِحٌ -

بدلنے فرضوں کے جیسا مشاہدہ کیا جاتا ہے پس تحقیق آیا ہو وقت اس کا -

پس ازینجا معلوم میشود که امر به اخفاء ذکر در بدایت اسلام بود آما چون اسلام
قوی شد فرمان شد سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى اي ارفع صوتك بذكر ربك
تسبیح کر نام رب اپنے کے جو بلند ہے یعنی بلند کر آواز اپنی ساتھ ذکر رب اپنے کے
ونیز در شرح مشارق مسطور است که در قرائت قرآن جهر افضل است مر کسی را
که از ریا ایمن باشد قِيلَ إِنَّ الْإِسْرَارَ أَبْعَدُ عَنِ الرِّيَاءِ وَالتَّصَنُّعِ
کہا گیا تحقیق چھپانا دور زیادہ ہے مکر سے اور ریا سے
وَأَنَّهُ أَفْضَلُ فِي حَقِّ مَنْ يَخَافُ ذَٰلِكَ عَلَى نَفْسِهِ وَإِنْ لَمْ
اور یہ کہ وہ بزرگ تر ہے بیچ حق اسکے کہ ڈرتا ہو اس سے یعنی ریا سے اوپر ذات اپنی کے اور اگر نہ
يَخَفْ وَلَٰكِنْ فِي الْجَهْرِ مَا يُشَوِّشُ الْوَقْتَ عَلَى غَيْرِهِ فَالْجَهْرُ أَفْضَلُ
ڈرتا لیکن بیچ پکار کر ذکر کرنے کے نہیں پریشان ہوتا ہے وقت اوپر غیر اسکے کی پس جہر بہتر ہو
و در خزانۂ جلالی آورده است که قرآن خواندن به آواز بلند افضل است و تغنی
بقرآن اولیٰ تر است که رسول علیه السلام فرموده
لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْآنِ تا تسبیح وتهلیل بلند گفتن
نہیں ہم میں سے وہ شخص کہ نہ تغنی کرے ساتھ قرآن کے
و در هر موضعی که باشد جائز است و قرآن بلند خواندن و در مشی اقدام و در حمام مکروه
است و در شرح اوراد آورده است
فِي عُمْدَةِ الْأَبْرَارِ ذُكِرَ فِي مَجْمُوعِ النَّوَازِلِ وَالْفَتَاوَى
بیچ عمدة الابرار کو ذکر کیا گیا ہے بیچ مجموع نوازل کے اور فتاوی سے خانیہ
الْخَانِيَةِ وَالشَّامِيَةِ وَالسِّرَاجِيَّةِ وَالصَّغِيرِ وَالْمُلْتَقَطِ
کے اور شامیہ کے اور سراجیہ کے اور صغیر کے اور ملتقط

وَالتَّجْنِيسِ إِنَّ قِرَاءَةَ الْقُرْآنِ بِصَوْتٍ رَفِيعٍ فِي الْحَمَّامِ
اور تجنیس میں ہے تحقیق قرأت قرآن کی ساتھ آواز بلند کی بیچ حمام کے
يُكْرَهُ وَبِصَوْتٍ خَفِيٍّ لَا يُكْرَهُ وَلَا يُكْرَهُ التَّسْبِيحُ
مکروہ ہے اور ساتھ آواز خفی کے نہیں مکروہ ہے اور نہیں مکروہ تسبیح
وَالتَّهْلِيلُ وَإِنْ رَفَعَ صَوْتَهُ فَالَّذِي فِي الْجَامِعِ یعنی شرح اور
اور تہلیل اور اگرچہ بلند کری آواز اپنی یہ کہا بیچ جامع کے
أَنَّ الْحَمَّامَ لَا يَخْلُو عَنِ الْقَاذُورَاتِ وَمَا شَاكَلَهَا
تحقیق حمام نہیں خالی ہوتا ناپاکیوں سے اور جو مانند اسکے ہے اسکے اشعار اور
وَقَدْ كَانَ بَعْضُ النَّاسِ مَكْشُوفَ الْعَوْرَةِ فَإِذَا كَانَ
تحقیق تھے بعضے لوگ کہ کھلی ہو ستر گاہ بس جب ہوا ایسا تو
جَوَازُ التَّسْبِيحِ وَالتَّهْلِيلِ فِي الْحَمَّامِ بِصَوْتٍ رَفِيعٍ مَعَ
ہوا تسبیح اور تہلیل کا بیچ حمام کے ساتھ آواز بلند کے ساتھ
هٰذِهِ الْأَشْيَاءِ يَجُوزُ فِي الْمَسْجِدِ وَالْبُيُوتِ وَالزَّوَايَا فِي
ان چیزوں کے جائز ہے بیچ مسجد اور گھروں اور گوشوں کی جگہوں
الْخَلْوَةِ فِي مَكَانٍ طَاهِرٍ كَانَ أَوْلَى أَيَّدَ مَا ذَكَرَ
اور خلوت میں بیچ مکان پاک کے ہو بہتر تائید ہے اسکے جو ذکر کیا اسکو
الْفَقِيهُ الزَّاهِدُ أَبُو اللَّيْثِ رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى فِي كِتَابِهِ
[illegible] ابو اللیث نے رحم کرے اسکو اللہ تعالیٰ بیچ کتاب
التَّنْبِيهِ أَنَّ حُرْمَةَ الْمَسْجِدِ خَمْسَةَ عَشَرَ ذَكَرَ مِنْ
اپنی تنبیہ کے کہ حرمت مسجد کی پندرہ ۱۵ ہیں ذکر کیا —

جُمْلَتِہَا أَنْ لَا يَرْفَعَ فِيهِ الصَّوْتَ فِي غَيْرِ ذِكْرِ اللهِ
منجملہ انکے یہ کہ نہ بلند کری بیچ اسکے آواز بیچ سوای ذکر اللہ کے
و در انیس الواعظین آوردہ ہست کہ امام ابراہیم بن یوسف در روزہای عشر ذی الحجہ
و بازارہا بغیر حاجت گشتی و تکبیر باواز بلند میگفتی و نیز آوردہ ہست فی التفسیر المدینی
قوله تعالى نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ أَيْ نَرْفَعُ الصَّوْتَ بِذِكْرِكَ
تسبیح کرتے ہیں ساتھ حمد تیری کے ای بلند کرتے ہیں آواز کو ساتھ ذکر تیرے
نیز آوردہ است إِنَّ اللهَ تَعَالَى مَدَحَ نَبِيَّهُ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ
تحقیق اللہ تعالے نے مدح کی نبی اپنے ابراہیم کو اوپر انکے سلام
فِي سُورَةِ التَّوْبَةِ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ لَأَوَّاهٌ هُوَ الَّذِي يَرْفَعُ صَوْتَهُ
بیچ سورۃ توبہ کے تحقیق ابراہیم البتہ آہ کرنیوالا تھا وہ جو بلند کرتا تھا آواز
بِالذِّكْرِ وَالدُّعَاءِ وَالتَّسْبِيحِ در روضۃ الندوسیہ مسطور ہست
اپنی ساتھ ذکر اور دعا اور تسبیح کے۔
قَالَ رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى وَحِكَايَةً وَحَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدِ اللهِ عَنْ
کہا رحم کرے اسکو اللہ تعالے اور حکایت اور حدیث کیا ہمکو ابو عبید اللہ نے نافع
نَافِعٍ عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ
سے امیر المومنین عمر سے راضی ہوا اللہ اس سے کہ فرمایا فرمایا
رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ السَّلَامُ مَنْ كَبَّرَ
پیغمبر خدا نے درود ہوجیو اللہ کا اوپر انکے اور آل انکی کے سلام جسنے تکبیر
تَكْبِيرَةً فِي سَبِيلِ اللهِ كَانَتْ صَخْرَةً فِي مِيزَانِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
کہی ایک تکبیر بیچ راہ اللہ کے ہوگئی وہ تکبیر ایک پتھر وزن کا بیچ ترازو انکی کے

اثقل من السموات والارضین السبع وما بینهن وما

ان تمام چیزوں سے بھاری ہی زیادہ آسمانوں اور زمینوں ساتوں سے اور جو درمیان انکے ہے اور

تحتهن ومن قال فی سبیل الله لا اله الا الله والله اکبر

نیچے انکے ہے اور جس نے کہا تسبیح راہ اللہ کے نہیں کوئی معبود سوائے اللہ اور اللہ بڑا

رافعا صوته بها کتب الله تعالی له بها رضوانه الاکبر

درحالیکہ بلند کرنیوالا آواز اپنی ساتھ اسکے لکھیگا اللہ تعالی واسطے اسکے ساتھ اسکے رضامندی اپنی

ومن یکتب الله تعالی له رضوانه الاکبر جمع الله

بڑی اور جس شخص کو لکھے اللہ تعالے رضامندی اپنی بڑی اکٹھا کرے اللہ

تعالی بینه وبین محمد وبین ابراهیم وبین سائر

تعالے درمیان اسکے اور درمیان حضرت محمد اور درمیان ابراہیم اور درمیان تمام

الانبیاء علیهم السلام فی دار الجلال وکان

پیغمبروں کے اوپر انکے سلام بیچ گھر بزرگی اور ہو وہ شخص

ممن ینظر الی ربه بکرة وعشیا۔

ان بندوں سے کہ دیکھیں طرف رب اپنے کے صبح اور شام۔

در معدن المعانی آوردہ ست مخدوم زادہ سراج العارفین میگزشت تا بدینجا رسیدہ کہ برای برآمد حاجات تکبیر میگویند تا حاجت برآید بندگی مخدوم عظم الله تعالی فرمود اینجا است کہ درویشان تکبیر میگویند تا اینجا رسیدہ کہ ذکر بلند گفتن بہتر است در تلاوت یا اخفا کنند در تفسیر الوخطیبین آوردہ در اصول آوردہ است از ابن عمر رضی الله تعالی عنهما از رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم کہ گفت کہ آہستہ گفتن فضیلت است از بلند گفتن بلند فضل است سر کسی کہ اقتدا خواہد کرد ذکر خفی

زاید ذکر جہر فضیلت ست کما قال علیہ وآلہ السلام

يَفْضُلُ الذِّكْرُ الْخَفِيُّ عَلَى الذِّكْرِ الَّذِي يَسْمَعُهُ الْحَفَظَةُ

فضیلت ہے ذکر آہستگی کا اوپر اس ذکر کے کہ سنتے ہیں فرشتے نگاہبان ستر درجہ

سَبْعِيْنَ ضِعْفًا این حدیث در خزانہ جلالی مسطور ست و نیز مسطور ست

إِنَّ الذِّكْرَ الْخَفِيَّ لَا يَرْفَعُهُ الْمَلَكُ لِأَنَّهُ لَا اِطِّلَاعَ

تحقیق ذکر خفی نہیں اٹھاتا ہے اسکو فرشتہ واسطے اسکے کہ نہیں خبر

لَهُ عَلَيْهِ فَهُوَ سِرٌّ بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ اللهِ تَعَالٰى -

واسطے اسکو اوپر اسکے پس وہ بھید ہے درمیان بندہ کے اور درمیان اللہ تعالیٰ کے

و نیز از رسالہ شیخ امین الدین کازرونی آوردہ ست اگر کسی خیال کند و بگوید کہ

قَالَ رَسُوْلُ اللهِ عَلَيْهِ وَآلِهِ السَّلَامُ خَيْرُ الذِّكْرِ الْخَفِيُّ

فرمایا پیغمبر نے اوپر انکے اور آل انکی کے سلام بہتر ذکر خفی ہے

معنی این حدیث آن ست کہ ذکر گفتن از آشکارا گفتن فاضلتر ست جواب او

این ہست کہ ذکر خفی نہ آن ست کہ بزبان ست کہ بہ آہستہ و پنہان میگوید بلکہ خفی در

ذکر زبان ہست بلکہ در ذکر دل و در ذکر سر و در ذکر جان ست و بعضا عقل و علم

مجازی معرفت ذکر خفی حاصل نشود و پس ذکر زبان کہ از ذاکر محب حق باشد از دل و

جان باشد نہ از سر زبان و بحکم مَنْ اَحَبَّ شَيْئًا اَكْثَرَ ذِكْرَهٗ

جو کوئی چاہتا ہے ایک چیز کو زیادہ کرتا ہے یاد اسکی

ذکر صحبت جانے و جلی نبود نہ جہر و ذکر زبانے و نفسانی باشد از رسالہ شیخ

امین الدین در خزانہ جلالی آوردہ ست کہ ذکر لا الہ الا اللہ بلند بگوید و آواز و درانہ

وارد و در جا بلند گوید چنانچہ آواز کلا او دیگران بشنوند و سبب گفتن او ذکر لا الہ الا اللہ

تنبیہ یا بندہ یاد خدا کنید قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ السلام
فرمایا پیغمبر نے خدا کے درود ہو ہمیشہ اللہ کا اوپر انکے

قال اللہ لموسی بن عمران ان فی امۃ محمد رجالا یقومون
اور آل انکی کے سلام فرمایا اللہ نے واسطے موسیٰ بیٹے عمران کے تحقیق بیچ امت حضرت محمد کے قائم

علی الاشراف ینادون بقول لا الہ الا اللہ اولئک
ہوتے ہیں اوپر بلندی کے پکارتے ہیں ساتھ قول کلمہ لا الہ الا اللہ کے یہ لوگ

جزاءھم جزاء الانبیاء۔
جزا انکی جزا پیغمبروں کے۔

و اگر بیدو دوست بیکے انکہ دریاے محبت حق اندر دل جوش زند و ذکر غیر بر زبان
و اگر گوشت من نگذارد و این ذکر کاملان ہست کہ از دل بر زبان آید چنانکہ درویشے
را دیدند کہ از کجا می آئی گفت اللہ گفتند کجا خواہی رفت گفت اللہ و ہرچہ

ہر چہ پرسیدند جواب او بود گفت اللہ	بیچارہ نام تو نامہ بر آید بزبانم
من تا ہم ترا بر کف خود بسپارم	پس دیدہ براں نام نہم خون بارم
از بسکہ دو دیدہ در خیالت دارم	در ہر کہ نگہ کنم تویی پندارم

پس این ذکر از تکلف آزاد ہست و صاحب این ذکر و سرود کون بازداشت

قال النبی علیہ وآلہ السلام مخبرا عن التسبیح اہل الجنۃ
فرمایا نبی نے اوپر انکے اور آل انکی کے سلام خبر دیتا ہوا تسبیح کرنے بہشت والوں

یلہمون التسبیح والتحمید کما یلہمون النفس۔
بہشت کو سو الہام کئے جاتے ہیں تسبیح اور حمد جیسے کہ الہام کئے جاتے ہیں دم
یعنی تسبیح و حمد کہ مومنان در بہشت گویند بے تکلف باشد ہمچو برآمدن نفس کہ در آن

هیچ سببے بہ پریشانی نرسد و کلفتے لاحق نباشد و دوم جہر نوع مخلصات بہ
کسر اللام و این ذکر مبتدی ہست پس این ذکر اہل محبت از دل بزبان مے
آید مانند ذکر اہل بہشت از کلفت بیرون ہست و اہل این ذکر مخلصان ہستند
بفتح اللام و این بہشت نیست کہ از زبان بدل میرود و از عبادت بہ محبت میرسد
در شمائل اتقیا از رسالہ شیخ عثمان مغربی آمدہ ہست

قَالَ اللہُ تَعَالیٰ وَاذْکُرُوا اللہَ کَثِیْرًا لَّعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ

فرمایا اللہ تعالےٰ نے اور یاد کرو اللہ کو بہت تاکہ تم چھٹکارا پاؤ

حق سبحانہ و تعالےٰ بندہ خود را در کثرت ذکر نجاح و فلاح گردانید و درین
قصہ ہر کرا توفیق ذکر لسانی و جنانی ارزانی فرمود بہ یقین بسعادت ابدی
حبیبی و بعزت سرمدی محبوبے حق سبحانہ تعالےٰ مقرب و مختص گردانید۔

قَالَ عَلَیْہِ وَآلِہِ السَّلَامُ حَاکِیًا عَنِ اللہِ تَعَالیٰ

فرمایا پیغمبر اوپر انکے اور انکی آل کے سلام حکایت کرتے ہوئے اللہ تعالےٰ کی طرف سے جب یاد کرتا ہے [illegible]

اِذَا ذَکَرَنِیْ عَبْدِیْ فَاذْکُرْنِیْ الَّذِیْ عَشَقَنِیْ [illegible]

بندہ جب کہ میرا پس زیادہ کی یاد میری عاشق ہوا میرا اور عاشق [illegible]

گر تو بسیار یاد دوست کنی ہم تو عاشق شوی و ہم معشوق

اما ذکر جہر باید کہ مبتدی با قوت بگوید و ضرب بہو و نگہدارد و بہو ہم
و ذکر در دل بگزاند کہ قوت حرارت حاصل آید و محبت غیر از دل دور شود و
التفات ظاہر و باطن قطع گردد و فائدہ جمعیت دست دہد و اسم ذات نیز
بآواز بلند گفتن اولیٰ ترست یا بسط بجز آن بخفیہ آن بگوید کہ ہر مو بذکر حق
زبان گردد و ہر قطرہ خون بنام ایزد ہمچون ذاکر شود و ذاکر دید ذکر [illegible]

رسیده در شرح مشارق مسطور است که شیخ ابو علی دقاق رحمة الله تعالی
مرید مولوی بوده و در اکثر ایام اوقات بدوام مشغول بود و در صبح و شام متوجه تمام گفتن
الله الله قیام میشد و روزی از سنگ خراشیده بسر او رسید و خون روان
شد هر قطره که بر زمین میرفت نقش الله پدید می آمد شیخ گو بیند که نزد شیخ

ابو الحسین نوری بوده است سیه	از عشق تو زنده بوده است تن و دل جانم
در شوق تو پدید است همه پنهانم	گر قطره خوریم ز جراحت بچکیده
اهم تو شوق و نقش مقیم بین سینه ام	و نیز در شرح آداب المریدین و در

شرح مشارق آمده است که خواجه ابو الحسین نوری را هفت شبانه روز گرسنه
که هیچ نخورده و نخوابیده بود در خواب میشد به آواز بلند میگفت الله الله
ازین حال خواجه جنید را خبر کردند و پرسیدند که فانی مطلق گو چه دارد بایدکه حق
قدر او نیکو دارد که نماز در اوقات نگذارد و خواجه گفت۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَمْ یَجْعَلِ الشَّیْطَانَ عَلَیْهِ سَبِیْلًا۔

سب تعریف واسطے اللہ کے جو نہیں کیا واسطے شیطان کے اوپر اسکے راہ

گفت چون فنا بحق باشد این بنده محفوظ باشد از جمیع آفات و دلیل فنا بشریت
آنست که چون آسیب و الم تو ام بشر نبود و چون سپس ازین بقا یافته همین دلیل هست بر
فنا و بشریت او و آنکه بر زبانش میرود الله الله دلیل بر فنا بحق است چه آنکه
هر که سحری غائب شود در حالت مغلوبی عقل جز بر زبانش همان چیز میرود و چون در
محبت یا در عظمت یا در خوف حق سبحانه فانی شده است بر زبان او همین الله
الله میرود و لیس گفت خواجه جنید رحمه الله تعالی۔

فَوَ صَوْتُ اَعْنِیْ مَنْ وَرَاءِ اِنّا اِنْ تَسْتَبِیْنَ مِنْهُ وَاِنَّا نَفِیْدُکَ۔

اٹھو جیسے پاس سے زیارت کریں ہم اسکی پایا یہ کہ فائدہ اٹھایا ہم نے اور پایا یہ کہ فائدہ دونوں کا
پس چون خواجہ جنید رحمہ اللہ تعالی سے سعید پرسید یا ابوالحسن چہ چیز شنود
گردانید و بہشت ترا او گذشت بگفتن اللہ اللہ و گفت کہ غیر ازین ہیچ خوش نمے آید
خواجہ جنید رحمہ اللہ تعالی گفت

انظر هل قولك الله الله آه قولك فقال ان كنت قائل الله فلست

دیکھ آیا کہنا تیرا اللہ اللہ یا کہنا تیرا کہنا تیرا ہو اگر ہو تو کہنے والا اللہ پس نہیں

بقائل وان كنت تقول بنفسك فانت مع نفسك

کہنے والا اور اگر ہے تو کہ کہتا ہو ساتھ نفس اپنے کے پس تو ساتھ نفس اپنے کے

فما معنى الوله فقال نعم المؤدب انت سكن وله

پس کیا ہاں ... پس کہا اچھا ادب سکھانے والا ہے تو ٹھہر گیا جوش اسکا

و نیز در شرح مشارق آوردہ بہشت مردے از خواجہ شبلی رحمہ اللہ تعالی پرسید
کہ سبب چیست اللہ اللہ میگوئی و لا الہ الا اللہ نمیگوئی۔

فقال لا نفي بعد هذا نعرہ زد و گفت نريد اعلى من

پس کہا لفظ لا کے دور کیا شرک کو ارادہ کرتے ہیں ہم

ذلك فقال لا يجري لساني على كلمة الجحود سائل گفت

اسی پس کہا نہ رواں ہو زبان میری اوپر کلمہ انکار کے۔

نريد اعلى من ذلك شبلی گفت قال الله قل الله ثم ذرهم

ارادہ کرتے ہیں ہم بلند تر اس سے فرمایا اللہ کہ اللہ پھر چھوڑ انکو

فزعق الشبلي وخرج روحه۔

پس آواز ماری شبلی نے اور نکل گئی جان اسکی۔

چون مرد جان بحق داد اولیا ر آن مرد بر خواجه شبلی آویختند و بر خلیفه بردند
خلیفه از پس پرده پرسید که قصه چگونه بود خواجه شبلی رحمه الله تعالی گفت

رُوْحٌ حَنَّتْ وَدَنَتْ فَدُعِيَتْ فَاَجَابَتْ فَهَامَتْ فَصَاحَ

جان اسکی گل گئی اور نزدیک ہوئی پس بلائی گئی پس قبول کیا پس گیا ہی گویا پس چیخ

اَلْخَلِيْفَةُ مِنْ وَّرَاءِ الْحِجَابِ خَلُّوْهُ لَا ذَنْبَ لَهٗ۔

ماری خلیفہ نے پیچھے پردے کے چھوڑ دو اسکو نہیں گناہ واسطے اس کے
یعنی روح او بگداخت و مائل شد و پس خوانده شد و اجابت کرد و از عاشق
حقانی جان انسانی بود که مر او ایشان کرد یا آویزند به چه شود پس خلیفه از پس
پرده آواز داد و گفت که بگذارید او را که نیست جنس گناه مر وی را حاصل چنین
آنست که خواجه علیه الرحمة کرت اول سائل ولش به وحدت مائل دید و تشنه
سبیل باب یافته آب جواب لشما فته و گفته آنچه دیگران را گفتن لا اله الا الله
در عقیده سپید هرا و گفتن الله الله موجود و سته و نقد سپید شد۔

فَاِنِّيْ اَدْعُوا اللّٰهَ يَا رَبَّنَا وَيَا رَبَّكَ لَا ضِدَّ لَهٗ وَلَا نِدَّ لَهٗ وَ

پس تحقیق میں پکارتا ہوں اللہ کو رب ہمارا اور رب تیرا نہیں خلاف اسکا اور نہیں شریک

لَا شَبِيْهَ لَهٗ وَلَا شَرِيْكَ لَهٗ باز سائل گفت يَا اَعْلَمَ النَّاسِ بِالْآفَاقِ

اسکا اور نہیں مانند اسکا اور نہیں شریک واسطے اسکے اے داناتر لوگوں کے ساتھ کونوں

الرِّفَاقِ وَالْمَسَالِكِ اِنِّيْ اُرِيْدُ مِنْكَ اَعْلٰى مِنْ ذٰلِكَ۔

اور راستوں کے تحقیق میں ارادہ کرتا ہوں تجھ سے بلند تر اس سے
گفت شنو اے ہم که نا محرمین کار آید که بر اینجا آید چون هر بار بر دیگر رسید
از ان صاحب سوال بار سوال دیگر طلبید گفت۔

یا مَن تَحَیَّرَ کَلِمَۃَ الاَّ مَعَ لَا اِلٰی اٰیَتِہٖ فَیَا مِن ذٰلِکَ اَعلٰی

ای وہ شخص کہ چہوڑا کلمہ الّا کو مع لفظ لا کے تحقیق مین ارادہ کیا بلند پیچ اسکو بلند ہو یا

خواجہ علیہ الرحمہ گفت اللہ اللہ میگویم و بزبان اللہ نیز ندا دانم و در وحشت

کلمہ چہو وخود را ور ستے گر ایم بار چون سوال آن سائل خواست و وصال وے

سائل خواست چنانکہ گفت تنوی آعلیٰ بر زبان راند خواجہ علیہ الرحمہ بر

این آیت خواند قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی ثُمَّ ذَرْہُمْ قُلِ اللّٰہُ

فرمایا اللہ تعالٰی نے پہر چہوڑ ان کو کہہ اللہ

اینجا مرد نعرہ زد و سوی براہ وَصَلَ الْحَبِیْبُ اِلَی الْحَبِیْبِ ـ

وصل گیا دوست طرف دوست کے

نہاد و مرغ آواز قید قفس تن آزاد گشت **غزل**

آتش ہجر سوخت آسمانم	زندگانی شد و ہست زندانم
تا دلم گشت پامیا آتش	بر سریر فنا سلیمانم
لا و وا نیست گرچہ ریش درون	ہم ورد او ہست درمانم
نقش بر لوح دل زرو راست	قصہ عشق اوست میخوانم
گر چرا نام او بگوشش رسد	نقد جان را بہ رہش افشانم
بر زبان دوست دوست رو	نیست جز دوست در دل و جانم
بہر جانان چو جان اللہ **بخش**	شب برآید برآید یش وانم

نقل ست آنروز کہ حضرت ابراہیم صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہ قدم در دوستی

و محبت حق تعالیٰ زد جبریل علیہ السلام گفت الٰہی فرمان دہ تا ابراہیم

را در دوستی بیازمایم بحکم فرمان چون جبریل علیہ السلام بر سر کوہ ملکہ فرو ۱۹۹

و ابراهیم علیه السلام در عمارت خانه کعبه بود مهتر جبریل علیه السلام گفت یا الله
ابراهیم علیه السلام بیرون آمد و گفت ای خواجه یکبار دیگر بگوی جبریل علیه السلام
شکرانه می باید و ملفوظ آمده است چون شیخ الاسلام بدین حروف رسید چشم پر آب

کرده واین بیت بر زبان راند	شکرانه دهم هر آنچه در ملک من است
یکبار اگر تو گوئے یا الله	اسبابی که حضرت ابراهیم علیه السلام

داشت همه صدقه کرده و گفت یکبار دیگر بگوی جبریل علیه السلام گفت شکرانه
باید ابراهیم علیه السلام گفت جانے دارم به محبت خدا آن را نیز فدا کنم مهتر جبریل
علیه السلام گفت یا الله مهتر ابراهیم علیه السلام نعره زد و بیهوش شد چون به
هوش باز آمد مهتر جبریل علیه السلام انصاف داد و در مقام خود رفت و سر
بسجده نهاد و گفت الهی ابراهیم در محبت تو صادق است اما سخن در بیان آن
وانست است در شرح مشارق آورده است

قَالَ بَعْضُ الْمَشَائِخِ كُلُّ اِسْمٍ مِّنْ اَسْمَائِهٖ يَصْلُحُ
کہا بعضے مشائخ نے ہر نام نامون اسکے سے شایستگی رکھتا ہے
لِلتَّخَلُّقِ اِلَّا هٰذَا الْاِسْمَ فَاِنَّهٗ لِلتَّعَلُّقِ دُوْنَ التَّخَلُّقِ
واسطے تخلق حاصل کرنیکے مگر یہ نام پس تحقیق یہ واسطے علاقہ کے نہ تخلق حاصل کرنے کے
و در خیر المجالس آورده است روزی شیخ ابوسعید ابوالخیر نزد شیخ ابوالفضل
سرخسی نشسته بود تنا سبے فرود آمده بود و در مطالعه شد در خاطر شیخ ابوسعید
گذشته که درین کتاب نوشته است که حق تعالی صد و بیست و چهار هزار پیغامبر
آفریده و ... و این کلمه بود الله شیخ ابوسعید را ازین سخن حالی پیدا آمد و بگفتن این
کلمه خواب و خور فراموش کرد و شب بها نیا بود و خادم طعام آورد نخورد و باز رفت

سحر آورد و ہم نخورد در خدمت شیخ اجازت خواست چنانچہ متعلمان را
در خواندن جہد باشد کہ سبق ناغہ نشود گفت چیزے از تفسیر و از احادیث بخوان
تر بان شود و بخوانیم بیا ہم فرمودند بگو باشد پیش امام محمد خبشی رفتہ سبق میخواند
تا اینجا رسیدہ بود قُلِ اللّٰہُ ثُمَّ ذَرْہُمْ درین سخن حال شیخ ابو سعید
زیادہ تر شد امام محمد بر باطن دریافت و پرسید کہ شب کجا بودی گفت متعبد
شیخ ابو الفضل بودم گفت ای ابو سعید حرامت باد اگر از انجا اینجا بیائی و از ان
کلمہ بدین کلمات بپردازی شیخ ابو سعید ہم چنان باز پیش شیخ ابو الفضل

آمد شیخ چون این مصرع خواند مصرع		مست آمدی کہ شدہ و خبر نداری حبیب ورا

بعد از ان شیخ خلوت فرمود شیخ ابو سعید در و رفت و آمد و سی سال در خلوت بود
حق تعالیٰ بر وی ہمہ چیز را کشادہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ
سب تعریف واسطے اللہ کے اوپر اس کے
و مقصود ازین حکایت آن ست کہ شیخ ابو سعید در کتاب دید کہ حق تعالیٰ
چندین بار پیغامبر را فرمود مقصود ہمین بود الا ہیچ اللہ بس ست عاشقانرا
در رسالہ قطب الاقطاب شیخ نور مسطور ست و معنی این مصرع یعنی کہ نقش اللہ بس ست
برای محو نقش غیر اللہ از دل۔

در تحقیق نکات معانی اسم ذات و گفتن ذکر باخفا و اعلان و پاس
واشتن و شغلی شہ انعا و ارکان اینجا۔

باید دانست کہ اسم ذات او مستجمع جمیع صفات را و برین معنی اگر کسی اللہ
گوید بنا بر بود کہ حق سبحانہ تعالیٰ را بجمیع اسما و صفات یاد کردہ باشد
قال النبی علیہ والسلام اِنَّ لِلّٰہِ تِسْعَۃً وَّتِسْعِیْنَ اِسْمًا
تحقیق واسطے اللہ کے ۹۹ نام ہیں۔

در شرح مشارق آوردہ است

اَلْحَدِيْثُ يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ اَشْهَرَ الْاَسْمَاءِ وَاَعْلَاهَا فِي

حدیث دلالت کرتی ہے اوپر اسکے کہ مشہور زیادہ ناموں میں اور بلند تر اسکا بیچ

الذِّكْرِ اللّٰهُ وَلِذٰلِكَ اُضِيْفَ اِلَيْهِ سَائِرُ الْاَسْمَاءِ

ذکر کے اللہ ہے اور واسطے اسکے اضافت کیے گئے ہیں طرف اسکی تمام نام

وَقَدْ جَاءَ فِي بَعْضِ الرِّوَايَاتِ اَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْاِسْمُ الْاَعْظَمُ

اور تحقیق آیا ہے بیچ بعضے روایتوں کے تحقیق اللہ وہی اسم اعظم ہے

در انیس الواعظین آوردہ است کہ نزدیک بعضے علما اللہ اسم اعظم است زیرا کہ اسم ذات است و تغیر ہم ندارد و اگر الف از وی دور کنی ہم معنے میدہد چنانکہ

لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ

واسطے اللہ کے ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے

و اگر لام ہم دور کنی و باہا واو ضم کنی ہم معنی میدہد چنانکہ هُوَ الْخَالِقُ

و خاصیت او تنویر باطن است چنانکہ آوردہ اند ہر کہ ہر شب در خلا سوا زدہ ہزار بار یا اللہ بگوید حق تعالےٰ باطن وی را مخزن اسرار کند و اگر چہل شب ہمین بر مداومت نماید ہمہ اسرار بر وی مکشوف گردد اما در اشتقاق و اصل این اسم اختلاف است و این معنی یعنی بیان اشتقاق درین محل از جہت انواع اسرار و انوار معانی کہ در اختلاف اشتقاق است آوردہ شدہ تا ذاکر را در ذکر جلالت رو نماید و بہ سبب وقوف بر انواع معانی ذوقہا مختلف دست دہد در شرح مشارق آوردہ است بعضے میگویند در اصل لاہا است بزبان سریانی تعریب است و بعضے میگویند عربیست بے تصنع کردہ شدہ است ذات مخصوص او را جل جلالہ۔

كالعلم ومعناه المستحق للعبادة وغير مشتق

جیسے علم اور معنی اسکے لائق تر واسطے عبادت کے اور نہ نکالا گیا ہو از

الیه ذهب کثیرا من اهل الحق و بعضے میگویند مشتق است

طرف اسکے گئے ہین بہت اہل حق سے

الٰه و الاله هو الذی یوله الیه فی الحوائج ای یفزع الیه

وہ ذات پاک سے حیران کیے جاتے ہین طرف اسکی بیچ حاجتون کے التجا کیا جاتا ہو طرف اسکے

پس ہرکہ بشناخته معبود خود را سبحانه تعالی ۔

بانه هو الذی یفزع الیه فی الحوائج اعرض عمن سواه

ساتھ اسکے کہ وہ ایسا ہو التجا کیا جاتا ہی طرف اسکے بیچ حاجتون کے منہ پھیر لیتا ہو اس سے جو سوا اسکے ہے

و بعضے میگویند اشتقاق آواز ولہ است و ولہ بمعنی طرب است

والطرب خفة یصیب الرجل لسرور او حزن

اور خوشی ایک خفہ چیز ہو کہ پہنچتا ہو آدمی کو سا خوش ہوئی اور غمناکین ہونے سے

خواجه شبلی علیه الرحمة در مناجات خود گفته است یا دلیل المتحیرین

زدنی تحیرا و بعضے گویند این اسم از لاه مشتق است و لفظ لاه را

دو معنی گویند یکے لاه بمعنی احتجب ای منع المبصرین عن ادراکه

پوشیده ہوا یعنی منع کیا دیکھنے والون کو دریافت کرنے سے اسکو

مراقبه برین معنی ہرکہ دانست که معبود سبحانه تعالی مبصران را منع کرد

از ادراک ذات خویش پس شرط آن بنده آنست که دائم در مراقبه باشد تا متحقق

بوجه با اطلاع علیه در عوارف مسطور است ۔

والمراقبة علم القلب بنظر الله الیه فما دام هذا العلم

اور مراقبہ علم دل کا ہے ساتھ دیکھنے اللہ کے واسطے اپنے پس ہمیشہ ساتھ ہو تو مسلم

مُلازِمًا لِلقَلبِ فَهُوَ مُراقِبٌ وَالمُراقَبَةُ عَينُ اليَقِينِ ... فَضلِه

لازم ہو ہمیشہ الا واسطے دل کے پس وہ مراقب ہے اور مراقبہ کہتے ہیں الاحسان اور مراقبہ عین یقین اور فضل اسکا

و در رسالہ شیخ نجم الدین کبریٰ مسطور است

المُراقَبَةُ هُوَ انتِظارُ ... لَيلًا وَنَهارًا كَأَنَّهُ يَرَى المَوتَ

مراقبہ وہ انتظار ... اپنی دلیل اور قوت اپنی ہے جیسا کہ دیکھنا ساتھ موت کے

و این مراقبہ خاص است و نیز در رسالہ اشطاریہ گفتہ است کہ مراقبہ از رقیب

مشتق است وَالرَّقِيبُ هُوَ الحافِظُ یعنی با دوام کہ مرید قبول براقبہ باشد

محفوظ بود از وسواس شیطانی و ہوای نفسانی و خطرات غیر سبحانی تا

علمائے حقیقت مراقبہ کو ایسا ہی مستحسن کہتے ہیں کہ گفتہ اند

مَن لَم يُصَحِّح مُحاسَبَتَهُ لَم يَصِحَّ مُراقَبَتُهُ

جس شخص کا حساب صحیح نہ ہوا اسکا صحیح نہ ہوا مراقبہ اس کا

اور منقول ہے کہ ... [illegible]

درخواست کرد ... گفت ... [illegible]

یعنی حاجت روا ان کو ... گفت كَيفَ مَعَ رُؤيَةِ النّاسِ

پورا کر ... کیونکر ساتھ دیکھنے لوگوں کے

یعنی بدیدن چندین خلق چگونہ واقع شود ... گفت

وَكَيفَ مَعَ رُؤيَةِ اللهِ تَعالَى فَابشِر بِأَنَّكَ المَرأَةُ

اور کیونکر ساتھ دیکھنے اللہ تعالیٰ کے نہیں تو یہ کیا ... عورت ہے ... اور

... [illegible]

کیا ہے ہوا حال اُسکا   کہا جاتا ہے بلند ہوا آفتاب جب اونچا ہوتا ہے

یعنی ہر کس کہ یقینی کرد و بشناخت علو و جلال حضرت معبود را پس شرط او آن ست کہ غیر حق را بنزد او قدرے و قیمتے نبود و آن با حضرت معبود ہمیشہ متواضع باشد و امر حق تعالیٰ را بزرگ دارد و در طاعت حق تقصیر نکند و در ادا حقوق سستی ننہد و گفتہ اند ۔

مَنْ حَفِظَ اَمْرَ اللّٰهِ حَفِظَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ اَوْقَاتَهٗ ۔

جو کوئی نگاہ رکھے حکم اللہ کا نگاہ رکھے اللہ تعالیٰ اوپر اُسکے وقت اُسکی کو

نقل ست بزرگے گفتہ دیدم من راعی را کہ در نماز مشغول بود و گرگ پاسبانے رمہ او میکرد پرسیدم ہر چند گاہ ست گرگ را با گوسپند ہمراہ شدہ ام گفت ازان گاہ کہ صاحب گوسپند با خداوند گرگ در صلح شد میان گرگ و گوسپند صلحے پدید آمد و بعضے گویند التعبد معبود را گویند والمعبود بحق کہ غیر او بحق معبود نشود و سزاوار خداوندی نیست پس ہر کہ چنین داند اخلاص و صدق در طاعت او پدید آید و افعال و اعمال او از ریا و عجب پاک باشد ہموار ند کہ ما سوی را بپشت او بہشت نہین نہادہ اند و زینے بر محل این گرانی عیش باغوائے نفسانی خویش و عجب شد حق تعالیٰ پشہ را بگماشتہ تا نیش بہ یعنی او زد و در سختی بوی رسانیدہ و از سر عیاری معبود نیش آگاہ نیند پس ازین اقوال مختلف کہ از اہل حق کہ در کلمہ اللہ آمدہ است چنانکہ بعضے گفتہ اند اللہ کسی ست کہ او را الہیت باشد یعنی بر آفرینش قادر باشد و بعضے گفتہ کہ مستحق بود علو و رفعت را و بعضے گویند ۔

مَنْ لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ ۔

دو شخص کہ واسطے اُس کے پیدائش اور سکم بہشت

هر که وابسته و شیفته شد به رگی در رفعت و قدرت و عظمت او را اضطرار و از غیبا
برخاسته آورده اند که رابعه بصریه را پرسیدند که شیطان را دشمن داری گفت
نه گفتند چرا گفت من با دوست چنان مشغولم که از دشمن یادم نمی آید

كَمَا قِيلَ إِذَا عَظُمَ الرَّبُّ فِي الْقَلْبِ صَغُرَ الْخَلْقُ فِي الْعَيْنِ

جیسا کہ کہا گیا جب عظمت کی رب نے بیچ دل کے کنز معلوم ہوئی خلق بیچ آنکھ کے

چنانکه گفته ع تا که باشد یاد غیرے در حساب	یاد موسے از تو باشد در حجاب

پس باید که ذکر اسم ذات از معانی مذکوره آنچه تواند گفت در تصور دارد
و صفت سوم آن را مهما امکن از دست نگذارد و بجهر و خفی با اسم ذات
چنان مشغول شود که از ذات و صفات خود فراموش کند و در خلا و ملا باطن خود
را بدین ذکر معمور دارد تا مدت قریب بلکه قریب الایام حضور دست دهد و حضوری ا
پدید آید اما در خفی سے باید که چنان در اخفا کوشد که غیرے را بر سر کار او اطلاع
نشود اگرچه گفتنی بود و هم گفته که رسول علیه و آله السلام فرمود ذکر گویید مر خدا
را عز و جل ذکر خامد گفتند یا رسول الله ذکر خامد چیست فرمودند ذکر خفی و
کشش دم باید که فوق المنتها کند و از کشد چندانکه بجد جان کندن رسد چنانکه گفته

سر نه بر تو اسلے بریده	تا نه گئے جان بتو اسلے رسید

وار کان این ذکر را نیکو رعایت کند تا زود بمقصود رسد و این هشت چیز که آن
حروف مقطعات اشارت بر آن هست در کار بندد و تب آتش محبت در
و باید که چون خواص و لطائف از اسرار و انوار معانی اسما و صفات که باسم ذات
باشد محفوظ گردد كَالسَّمِيعِ وَالْبَصِيرِ وَغَيْرِهِمَا مِنْ أَوْصَافِ الذَّاتِ

جیسے سننے والا اور دیکھنے والا اور وہ دونو وصفون ذات سے ہیں ۔

اَلسَّمْعُ اِدْرَاكُ الْمَسْمُوعَاتِ حَالَ حُدُوثِهَا وَالْبَصَرُ

سنا گیا ہو کہ دریافت کرنا سننے کی چیزون کا ہو وقت پیدا ہونے اون کے اور بینائی

اِدْرَاكُ الْمُبْصَرَاتِ حَالَ وُجُودِهَا وَحَظُّ الْعَبْدِ

کیا ہے دریافت کرنا دیکھنے کی چیزونکا وقت پیدا ہونے انکے کے اور حصہ بندہ کا

مِنْهُمَا اَنْ يَتَحَقَّقَ اَنَّهُ بِمَسْمَعٍ مِنَ اللّٰهِ وَمَرْأًى مِنْهُ

ان دونو اسمون سے یہ کہ جانے وہ یہ کہ بیچ جگہ سننے کے ہوا اللہ سے ہے اور دیکھنے کے اس سے

کہ بزرگے در معنی میفرماید اِذَا عَصَيْتَ مَوْلَاكَ فَاعْصِ فِي مَوْضِعٍ لَا يَرَاكَ

جبکہ نافرمانی کرتو صاحب اپنی کی پس نہ ہو [illegible] کسی جگہ کے کہ نہ دیکھے وہ تجکو

ومعنی علیم آنست کہ حق تعالے بالغ ست بہ بلوغ تام در علم خود و علم او شامل

ومحیط است مر ہمہ معلومات را وسابق ست علم او بر وجود معلومات کما ہیستند

ودر شرح مشارق ست قال الامام رحمہ اللہ تعالے فی بعض

فرمایا امام نے رحمت کرے اوسکو اللہ تعالے بیچ بعض

الْكُتُبِ اِنْ لَمْ تَعْلَمُوا اَنِّي اَرَاكُمْ فَالْخَلَلُ فِي

کتاب کے اگر نہ جانو تم مجکو تحقیق مین دیکھتا ہون تمکو پس خلل بیچ

اِيمَانِكُمْ وَاِنْ عَلِمْتُمْ اَنِّي اَرَاكُمْ فَلِمَ

ایمان تمہارے کے اور اگر جانو تم تحقیق مین دیکھتا ہون تمکو کسواسطے

جَعَلْتُمُونِي اَهْوَنَ النَّاظِرِينَ اِلَيْكُمْ ۔

کیون کرتے ہو تم مجکو سست زیادہ دیکھنے والون کا طرف اپنی ۔

فصل نہم در بیان معانی صفات و رفتن از درجہ بدرجہ و تلقینہا

اینجا باید دانست که بیان شرائط و آداب این ذکر بس حیثیت ها بتعلقین شرف
تعلق دارد که هر یکے را از ارادۃ و واسطہ و ملاحظہ و محاربہ و مواخذہ و مراقبہ
و محاسبہ و مباحث او در بیان آرد و آنکه باید که آنہمہ را باین ذکر مسطور وارد
و مہما امکن از دست نگذارد و شرح او و نام از شرح مشارق آوردہ است
کہ نوعے از مقصود و آن است قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ السَّلَام
فرمایا پیغمبر نے درود اللہ کا اوپر اور آل انکی کے سلام
إِنَّ لِلّٰهِ تِسْعَةً وَتِسْعِيْنَ اِسْمًا مِائَةً اِلَّا وَاحِدَةً مَنْ
تحقیق واسطے اللہ کے ننانوے ۹۹ نام ہیں سو مگر ایک جس نے
اَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ قَالَ الْبُخَارِیُّ وَغَيْرُهُ مِنَ الْمُحَقِّقِيْنَ
حساب کیا اسکو داخل ہوا بہشت میں کہا بخاری نے اور غیر اسکے تحقیق والوں سے
فِیْ مَعْنٰی اَحْصَاهَا حَفِظَهَا و در تفسیر جلالی آوردہ است اسکے
بیچ معنے احصاہا کے یعنی یاد کیا اسکو
عَمِلَ بِكُلِّ لَفْظٍ در شرح مشارق و مصابیح آوردہ است هٰذَا
عمل کیا ساتھ ہر لفظ کے یہ
لَا يَدُلُّ عَلَى الْحَصْرِ وَتَخْصِيْصِهَا بِالذِّكْرِ لِكَوْنِهَا اَشْهَرَ لَفْظًا
نہیں دلالت کرتا اوپر مقید کرنے کے اور خصوصیت انکی ساتھ ذکر کے واسطے ہونے انکے مشہور
وَاَظْهَرَ مَعْنًى و نود و نہ نام این است
فرمایا و لفظ میں اور ظاہر یا دو از روے معنی کے

هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ	اَلْمَلِكُ	اَلْقُدُّوْسُ
وہ اللہ بخشش کرنے والا مہربان	بادشاہ	بہت پاک

اَلسَّلَامُ سلامت	اَلْمُؤْمِنُ امن دینے والا	اَلْمُهَيْمِنُ نگاہ رکھنے والا	اَلْعَزِيْزُ غالب
اَلْجَبَّارُ زبردست	اَلْمُتَكَبِّرُ بڑائی کرنے والا	اَلْخَالِقُ پیدا کرنیوالا	اَلْبَارِئُ نکال کھڑا کرنیوالا
اَلْمُصَوِّرُ صورت بنانیوالا	اَلْغَفَّارُ بخشنے والا	اَلْقَهَّارُ قہر کرنے والا	اَلْوَهَّابُ دیئے ڈالنے والا بخشش کا
اَلرَّزَّاقُ رزق دینے والا	اَلْفَتَّاحُ کھولنے والا	اَلْعَلِيْمُ جاننے والا	اَلْقَابِضُ بند کرنیوالا
اَلْبَاسِطُ کشادہ کرنیوالا	اَلْخَافِضُ نیچا کرنیوالا	اَلرَّافِعُ اونچا کرنیوالا	اَلْمُعِزُّ عزت دینے والا
اَلْمُذِلُّ ذلت دینے والا	اَلسَّمِيْعُ سننے والا	اَلْبَصِيْرُ دیکھنے والا	اَلْحَكَمُ حکم کرنیوالا
اَلْعَدْلُ عدل کرنیوالا	اَللَّطِيْفُ مہربانی کرنیوالا	اَلْخَبِيْرُ خبردار	اَلْحَلِيْمُ بردبار
اَلْعَظِيْمُ بزرگ	اَلْغَفُوْرُ بخشنے والا	اَلشَّكُوْرُ قدردانی کرنیوالا	اَلْعَلِيُّ بلند
اَلْكَبِيْرُ بڑا	اَلْحَفِيْظُ نگہبانی کرنیوالا	اَلْمُقِيْتُ پیدا کرنیوالا قوت کا	اَلْحَسِيْبُ حساب کرنیوالا
اَلْجَلِيْلُ بزرگ	اَلْكَرِيْمُ کرم کرنیوالا	اَلرَّقِيْبُ نگاہ رکھنے والا ہر چیز کا	اَلْمُجِيْبُ قبول کرنیوالا دعا کا

اَلْوَاسِعُ کشائش کرنیوالا	اَلْحَکِیْمُ دانا	اَلْوَدُوْدُ دوست رکھنیوالا	اَلْمَجِیْدُ بڑا بزرگ
اَلْبَاعِثُ اُٹھانیوالا	اَلشَّھِیْدُ گواہ	اَلْحَقُّ ثابت	اَلْوَکِیْلُ کارساز
اَلْقَوِیُّ محکم	اَلْمَتِیْنُ بہت استوار	اَلْوَلِیُّ مدد کرنے والا	اَلْحَمِیْدُ تعریف کیا گیا
اَلْمُحْصِیْ شمار کرنے والا	اَلْمُبْدِئُ نئے سرے سے پیدا کرنیوالا	اَلْمُعِیْدُ دوبارہ پیدا کرنیوالا	اَلْمُحْیِیْ زندہ کرنیوالا
اَلْمُمِیْتُ مارنے والا	اَلْحَیُّ زندہ	اَلْقَیُّوْمُ قائم	اَلْوَاجِدُ پانے والا
اَلْمَاجِدُ صاحب بزرگی	اَلْوَاحِدُ اکیلا	اَلْاَحَدُ ایک	اَلصَّمَدُ بے احتیاج
اَلْقَادِرُ قدرت والا	اَلْمُقْتَدِرُ صاحب قدرت بڑا	اَلْمُقَدِّمُ سب سے پہلے	اَلْمُؤَخِّرُ سب سے پیچھے
اَلْاَوَّلُ پہلا	اَلْآخِرُ آخر	اَلظَّاھِرُ ظاہر	اَلْبَاطِنُ چھپا ہوا
اَلْوَالِیْ سنوار کرنیوالا کاموں کا	اَلْمُتَعَالِیْ بڑا بلند	اَلْبَرُّ نیکی کرنیوالا	اَلتَّوَّابُ توبہ قبول کرنیوالا
اَلْمُنْتَقِمُ بدلا لینے والا	اَلْعَفُوُّ معاف کرنیوالا	اَلرَّؤُوْفُ رحمت کرنیوالا	مَالِکُ الْمُلْکِ مالک ملک کا

ذو الجلال والاکرام بزرگی و اکرام کا صاحب		المقسط انصاف کرنیوالا	الجامع اکٹھا کرنیوالا
الغنی بے پروا کرنیوالا	المغنی بخشش کرنیوالا	المانع منع کردینے والا	النافع نفع دینے والا
الضار نقصان دینے والا	النور ظاہر کرنیوالا	الہادی راہ دکھانے والا	البدیع نو پیدا کرنیوالا
الباقی باقی	الوارث وارث	الرشید بھلائی کرنیوالا	الصبور صبر کرنیوالا عذاب کا

امام ابوبکر بن فورک رحمہ اللہ گفت اسم ہو دو حرف دارد ہا و واو و ہا حلقی ست و از نہایت حلق بیرون می آید و واو از شفت پس گویا کہ اشارت ست بدین کہ ابتدای ہر حادثے از وست وانتہاے ہر حادثے بسوے اوست۔

وَلَیْسَ لَہٗ اِبْتِدَاءٌ وَّلَا اِنْتِہَاءٌ وَّہُوَ مَعْنٰی قَوْلِہٖ ھُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ

اَلرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ

این دو اسم

مشتق اند از رحم و رحمت در لغت رقت قلب را گویند و رقت مقتضی تفضیل و احسان ست بر آنکس کہ برحم شود و لی اما رحمت حق سبحانہ در باب بندگان بہ ارادہ انعام ست یا نفس انعام اگر ارادہ انعام مراد بود این دو اسم از صفات ذات حق سبحانہ تعالیٰ باشند و اگر نفس انعام مراد بود ہر دو از صفات افعال

مرد عارف این دو صفت آنست که معلوم کند و بداند و فهم کند و بشناسد که
غیر او منعم حقیقی نیست و نعمتهای دنیاوی و اخروی همه او داد و دیگر حضرت عبادک الله
بقدر وسع متوجه باشد بتوجه تام بسوی جناب قدس او و مستغرق مانده صبح
و شام در چیزی که بغیر او باشد انس و متوکل بود به وام بر حضرت پاک سبحانه و تعالی الملک
معناه ذو الملک و مراد ازین قدرت ست بر ایجاد و اختراع پس از اسما صفات
باشد و بعضی گویند آنکه متصرف ست در اشیا با فریدن و پیدا کردن و میرانیدن و
زنده کردن بر تعیینی از اسمای افعال باشد و مرد عارف را ازین اسم حاصل آن ست
که بداند که حق تعالی مستغنی ست در ذات و صفات و افعال خویش از هر چیز
و هر چه غیر او ست محتاج است و مفتقر ست بسوی حضرت او و باید که نیاز بود و از آن بندگی
چنانکه از هیچ مخلوقی بچیزی امیدوار نبود و نترسد و بغیر او گردن فرو نکند بعضی
از مشایخ گفته اند توحید آن ست که اضافت چیزی را به نفس خود روا ندارد و
ارادت و خواهش این معنی در و نبود و قِيلَ لِبَعْضِهِمْ أَلَكَ رَبٌّ فَقَالَ أَنَا عَبْدٌ
اور کہا گیا واسطے بعض آنکی کے آیا واسطے تیرے رب ہی پس کہا میں
لَيْسَ لِي مِلْكٌ فَمَنْ أَنَا حَتَّى أَقُولَ لِي نقل ست
بندہ اسکا ہوں نہیں مجھکو جائے اختیار پس کون ہوں میں یہاں تک کہوں واسطے میرے
از خواجه شقیق بلخی رحمه الله تعالی او گفت که آغاز توبه من آن بود که دیدم من غلام
را در ایام قحط سالی خوشحال فارغ البال خرامان میرفت و چون از آ و میان مردم
شدت قحط ابه قحط و هیچ یکی چنین خوشی پیدا نبود و عجب شد و پرسیدمش که چندین
و رفتار به هیچ چیست گرسنگی یعنی از سختی زمانه که بهر وجه لاحق ست گفت مرا چه غم
از سیدی من قریه محله که دارد و ما یحتاج الیه از اینجا بفراغت میرسد لهذا

پس گفتم من بالنفس خود کہ این شخص بندہ مخلوقی ہست کہ مالک یک قریہ ست

وَلَا يَسْتَوْحِشُ لِاَنْ يَسْتَبِيْنَ قَرْيَةً فَكَيْفَ يَصِحُّ اَوْ اَسْتَوْحِشُ

اور نہین پریشیان ہوتا واسطے اسکے کہ واسطے سردار ہنیکے کہ گانو کے پس کیونکر درست ہوے یہ کہ پریشان

وَسَيِّدِيْ مَالِكُ الْاَمْلَاكِ فَاسْتَهْدَيْتُ وَتُبْتُ ۔

ہون اور مالک میرا مالک ملکون کا ہے پس آگاہ ہوا ہین اور توبہ کی ہین سے نے۔

واز بشر حافی رحمہ اللہ تعالے نقل ہست کہ گفت دیدم من امیر المومنین علی ابن ابیطالب

علیہ السلام را در خواب وگفتم پند ہو فرمائی مرا یا امیر المومنین۔

فَقَالَ لِيْ مَا اَحْسَنَ عَطْفَ الْاَغْنِيَاءِ عَلَى الْفُقَرَاءِ طَلَبًا لِثَوَابِ

پس فرمایا کیا خوب نیک ہے مہربانی کرنا دولتمند ونکا اوپر محتاجونکے واسطے طلب ثواب کے

اللّٰهِ تَعَالٰى وَاَحْسَنُ مِنْ ذٰلِكَ تِيْهُ الْفُقَرَاءِ عَلَى الْاَغْنِيَاءِ ثِقَةً

اللہ تعالے سے اور نیک زیادہ اس سے بڑا لینے فقرا کی اوپر دولتمند ون کے

بِاللّٰهِ تَعَالٰى وَقَالَ بَعْضُهُمْ مِنْ اَمَارَاتِ التَّوْحِيْدِ وَالثِّقَةِ

اعتماد کے ساتھ اللہ تعالی کی اور کہا بعض نے کہ نشانیون توحید کی اور اعتماد وعدہ

بِالْمَوْعُوْدِ كَثْرَةُ الْعِيَالِ عَلٰى بِسَاطِ التَّوَكُّلِ ۔

کبھی کنبہ کو سی زیادتی کنبے کے اوپر بچھونے توکل کے ہے۔

الْقُدُّوْسُ مِنَ الْقُدْسِ وَهُوَ الطَّهَارَةُ وَالنَّزَاهَةُ ۔

مشتق۔ لفظ قدس سے ہے اور وہ پاکیزگی اور ستہرای عیبون سے ہے

ومعنی آن ست کہ حق تعالے منزہ ست از موجبات نقص وحدوث وآنچہ

دریابد آنرا حس وتصور کند آنرا خیال وبگزرد بسوی آن وہم ودرگیرد آنرا

عقل وفہم حق سبحانہ مبرا ست جل جلالہ پس عارف را باید کہ وصول ممکن نیست

بحضرت او مگر که بعد از عروج از عالم شهادت جسمانی به سوے عالم غیب روحانی
و بعد از پاک کردن مخیلات و محسوسات و باید که مست و مشتاق مقصود للاسم

اسے لِقَائِهٖ وَجَمَالِهٖ

طرف دیدار اسکے کے اور جمال اسکے کے۔

باشد تا بحضرت جلال قدس او به کمال اُنس مشرف شود چون بعالم جسمانی رجوع
کند به محبت پاک قدوس و تعالے و تبارک رجوع کند۔

آورده اند از خواجه رحمه الله تعالے که او دید شخصے را عقل و هوش از سر رفته واده
مست و خراب در راهی افتاده و سر گرد و دهن وی بر حالت وی ابراہیم را رحمه الله
رحم آمد و گفت اسے بِلِسَانٍ اَصَابَتْهُ هٰذِهِ الْاٰفَةُ وَقَدْ ذَكَرَ اللّٰهَ بِهٖ

کونسی زبان ہو کہ پہنچی اسکو آفت اور تحقیق یاد کیا اللہ کو ساتھ اوسکے۔

یعنی بدین که چنین زبانرا آفت رسیده و لهم بار آلت ست پر در دست از ان که
حق سبحانه تعالے را بدین زبان یاد کرده است این بگفت و دهنش بشست و
برفت بعد زمانے چون آن مست بهوش آمد و آن حقیقت ابراہیم بگوش رسید
ترسید و تائب شد ابراہیم را رحمه الله تعالے در خواب نمودند و فرمودند

غَسَلْتَ لِاَجْلِنَا فَمَهٗ طَهَّرْنَا لِاَجْلِكَ قَلْبَهٗ   اَلثَّالِثُ

دہویا تو نے واسطے ہمارے منہ اسکا پاک کیا ہمنے واسطے تیرے دل اسکا سلامت کرنے کہ محفوظ ہووے

اَلَّذِیْ سَلِمَ ذَاتُهٗ عَنِ الْحُدُوْثِ وَالْعَیْبِ وَصِفَاتُهٗ

ذات اسکی حادث ہونے اور عیب سے اور صفات اوسکی

عَنِ النَّقْصِ وَاَفْعَالُهٗ عَنِ الشَّرِّ الْمَحْضِ فَقِیْلَ مَعْنَاهُ مَالِكٌ

نقصان سے اور فعل اوسکے برائی محض سے اور کہا گیا معنی اسکے مالک

لتسلیمه العباد من المخاوف والمهالك وفيك خوف والسلام

سلامت رکھنے بندون کا خوفون سے اور ہلاکتون سے اور کہا گیا ہے سلام

على المؤمنين في الجنان

اوپر مسلمانون کے بیچ بہشت کے۔

پس مرد عارف را باید که تخلق بدین اسم کند بطریقی که سلامت ماند دل او از
حقد وحسد وحرص وسلامت ماند جوارح تمام از ارتکاب محظورات وآثام
نقل است که دید خواجه ابراهیم رحمه الله یکی را عیب مسلمانان میکرد وازو
پرسید با روم غزا کردی گفت نی گفت با ترک غزا کردی گفت نی گفت با هند
غزا کردی گفت نی گفت عجب سلامت ماند است از تو کفار که سلامت نمی ماند
از تو برادر مسلم نقل است که خواجه بایزید رحمه الله علیه در مسجد جامع بهایستگی
قرار گرفته پیر مرد عصای خود به زمین استوار کرده بود عصای خواجه به عصای پیر
افتاد وآنرا بر زمین انداخته چون از مسجد باز گشتند بایزید رحمة الله تعالی
در خانهٔ آن پیر رفته و گفته این قدر که پشت شما بگرفتن عصا دو تا شد از ما عذر فرما

المؤمن هو الذي لا يخاف ظلمه

مومن وہ ہے جو نہیں خوف کیا جاتا ظلم اسکا۔

ونیز این کشنده خلق به پیدا آوردن اسباب امان وبستن ابواب مخاوف
وحشت ان ونیز المؤمن المصدق که پیغمبران را به قول صدق خویش
مومن سچا کرنے والا
و به پیدا آوردن تصدیق ایشان معجزات صادق گردانید وپس عارف را باید
که حق تعالی را تصدیق دارد قوله حق وکلامه صدق

بات اسکی سچ ہے اور کلام اسکا سچ ہے

واعتقاد دارد به تقدیر او و خود را از ظلم و حیثیت باز دارد و نیز باید دانست که
حق تعالی ذات خود را مومن نام کرده و مشتق شده خود را نیز مومن فرمود و این نوع
دلیل است بر کمال لطف حق تعالی است بر بندگان که پادشاهان دنیا این معنی قبول
نکنند و روا ندارند که نام سپاه ایشان و کسی از رعیت بنام های ایشان و در این اشاره
بشارت عظیم است مر مومنین را بدانچه خواهند که فردا ندا کرده شوند آنکسانیکه نامها
ایشان با نامها پیغمبران موافق باشند و در آورده شوند در بهشت پس در
آخر هیچ از مومنان ایستاده و مانند پرسیده شوند شما کیانید گویند

لیست لکم توافق اسمآئنا اسم نبی

نہیں ہے تم کو نہیں موافق نام ہمارے نام نبی کے

یعنی نیست مر شما را که نامها یا نامها پیغمبران موافق نیست حق تعالی بکرم خود فرماید
اگر شما آنکسانید که نامها شما با نامها حضرت من موافق نیست شما را مومن
گفتم و نام من مومن است پس در آرید ایشان را در بهشت المهیمن الرقیب

المبالغ فی المراقبة والحفظ وقیل معناه الشاهد الذی

زیادہ مبالغہ کرنیوالا نگہبانی اور یاد رکھنے میں اور کہا گیا معنی اسکے شاہد جاننے والا

لا یعزب عنه مثقال ذرة وقیل هو القائم علی

جو نہیں چھپتا اس سے برابر ذرہ کے اور کہا گیا وہ اللہ قائم ہے اوپر

خلقه باعمالهم وارزاقهم واٰجالهم

خلق کے اپنی ساتھ عملوں انکے اور رزقوں انکے اور اجلوں انکے

پس مرید را باید که نگہبانی دل کند و از غفلت احوال نگہ دارد شد و حفظ جوارح
[illegible] عذاب الله [illegible] بقوله وبیان الحق
[illegible] اور دیتا ہے ساتھ اسکے ... اور بیان حق کی

بہا لفت نباید نقل ست کہ از امام حبیب رحمہ اللہ تعالی پرسیدند چرا فرحلیو
کہ کسی در آنجا نبود یا بو خود را از بنخی فرمودند۔

حِفْظُ الْاَدَبِ مَعَ اللّٰہِ حَقٌّ اَلْعَزِیْزُ الْغَالِبُ وَقِیْلَ عَدِیْمُ الْمِثْلِ

نگاہ رکہنا ادب کا ساتہ اللہ کے لازم ہو معنی عزیز کے غالب اور کہا گیا ہے بے مانند

پس ہر آن بندہ کہ با سرار و انوار این اسم رسد باید کہ خود را ہمیشہ با عزت دارد

کَمَا قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَلَا تَھِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ

جیسا فرمایا اللہ تعالے نے اور مت سست ہو اور مت غم کہاؤ اور تم ہو بلند

الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِيْنَ۔

اگر ہو تم ایمان والے۔

و و شو ار بود نزد او محتاج بودن و تواضع نمودن بہ مخلوق کہ گفتہ اند

مِنْ اٰدَابِ مَنْ یَعْرِفُ اَنَّہُ الْعَزِیْزُ اَنْ لَا یُبْتَذَلَ لِلْخَلْقِ

آداب اسکے سو کہ جانے خدا کو عزیز یہ ہے کہ نہ متفقہ ہو بندہ کو

اِجْلَالًا قَالَ عَلَیْہِ السَّلَامُ مَنْ تَوَاضَعَ لِغَنِیٍّ لِغِنَایَہٖ

بزرگی کا کہا فرمایا حضرت اوپر انکے سلام جس نے عاجزی کی واسطے دولتمند

ذَھَبَ ثُلُثَا دِیْنِہٖ و از شیخ ابو علی دقاق رحمہ اللہ تعالے نقل

کے مطلب پر وا ہو اسکے گیا تہائی دین اسکا

است کہ گفت تواضع سہ رکن دارد تواضع بہ قلب ست و بلسان ست و تواضع

بہ تن ست پس اگر تواضع کند بزبان و بہ تن ہر آئینہ دو ثلث دین او برود

الْجَبَّارُ مشتق ست از جبر و معنی جبر اصلاح کردن چیزے بطریق قہر و اصلاح

نمودہ و معلوم را و بیمار اندگاہی و گاہی قہر جبر و نیز ابا اصلاح مجبر و جبا نا گویند

سجدہ سہو برائے جبر نقصان بخشند یعنی برای اصلاح نقصان

قَالَ عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یَا جَابِرَ کُلِّ کَسِیْرٍ و در تیسیر گفتہ است

فرمایا حضرت علی نے راضی ہوا اللہ اُن سے اے درست کرنیوالے ہر شکستہ کے

وَیُسْتَعْمَلُ مِنَ الْجَبْرِ وَہُوَ اَنْ یُغْنِیَ الرَّجُلَ مِنْ فَقْرٍ اَوْ یُصْلِحَ

اور لگایا جاتا ہے جبر سے اور وہ یہ کہ بے پروا کر دیوے آدمی کو محتاجی سے یا درست کرے

عَظْمَہٗ مِنْ کَسْرٍ و یا بمعنی قہر مجبور ہم گویند کَمَا یُقَالُ لِلَّذِیْ

ہڈی اسکی ٹوٹنے سے جیسا کہ کہا جاتا ہے واسطے اس کے

یُقَاتِلُ عَلَی الْغَضَبِ جَبَّارٌ

کہ لڑائی کرتا ہے اوپر غصہ کے قہر کرنیوالا ہے۔

پس بندہ عارف را باید کہ واقف شود بوقوف تام بر نقص خود و نقائص آنرا جبر کند بکمال فضائل و حسن خصائل یعنی در تبدیل اخلاق کوشش نماید و نفس را بر ملازمت تقوی و مواظبت طاعت بدارد و از غیر حق نظر بردارد و خود را از التفات بخلق نگاہدارد و حکایت آرند مردی بود کثیر العیال اسباب معیشت او تنگ شد خواست تا از اہل و وطن خود بیرون رود حق تعالی فرشتہ را گماشتہ بصورت مرد جانوری بہ در قفس کرد پیدا شد با مرد گفت کہ این جانور را اگر ہر روز آب دہی دنیا بسے وظیفہ تو باشد مرد قبول کرد و از صبح تا شام آن روز تمام آب دادن طیر مشغول بود و سیراب کردن نتوانستہ دل تنگ شد آنگاہ صاحب طیر گفت من فرشتہ ام کہ گماشتہ حضرت خدایم می بین کہ قدر و قیمت تو ہمین تا ہمانی کہ تو آبی یک طیر را آب دادن نتوانی پس چگونہ بعیال خود بیرون توت رزق رسانی مشہور و جہل در باز گرد و بسوی اہل منتظر رزق از جناب حضرت کبریا باش اگر بادہ بہ سبیح ورنہ خود بغم ہمیشہ در انجا اش۔

اَلْمُتَكَبِّرُ اَلَّذِیْ یَرٰی غَیْرَہٗ حَقِیْرًا بِالْاِضَافَةِ اِلٰی ذَاتِہٖ

تکبر کرنے والا جو دیکھتا ہے غیر اپنے کو ناتوان سا نسبت ملانے کے طرف اپنی کے۔

یعنی آنکہ غیرے را بنسبت خود حقیر بیند متکبر باشد چنانکہ مالک نظر بر بندۂ خود افگند و این نوع بحقیقت نرسد ہیچ یکے را غیر حق تعالے پس عارف را باید کہ تکبر کند و پرہیز و از میل بسوی لذات و شہوات دنیاے۔

فَاِنَّ الْبَهَائِمَ تُسَاهِمُهٗ فِیْهَا۔

پس تحقیق چارپاے شریک ہیں اسکے بیچ اسکے۔

و نیز تکبر کند بہر چہ مشغول کند او را از حق تعالے و حقیر بیند ہر مقصودے را غیر از وصل الی اللہ بمحبت و عشق حضرت معبود از محبت و عشق ہر موجود کہ باشد متکبر و عظیم القدر ماند و ہیچ چیز را مستحق وابستگی نداند خواجہ یحیی معاذ رازی رحمہ اللہ علیہ از محبت پرسیدند

فَقَالَ هُوَ لَا یَزِیْدُ بِالْبِرِّ وَلَا یَنْقُصُ بِالْجَفَاءِ۔

پس کہا وہ نہیں بڑھے ساتھ احسان کے اور نہ کم ہوتا ظلم کے۔

آوردہ اند کہ خواجہ شبلی رحمہ اللہ را مدتے دیوانگی پیدا آمدہ بود و ایشان را در بیمارستان محبس کردہ بودند گروہے بزیارت ایشان رفتہ پرسیدند شما کیستید گفتند نحن احبائک شبلی رحمہ اللہ علیہ ایشان را سنگ زدن گرفت بگریختند

یَا کَذَبَةُ لَوْ صَدَقْتُمْ فِیْ وِلَایَتِیْ مَا هَرَبْتُمْ مِنْ بَلَائِیْ

اے جھوٹو اگر سچے تھے تم بیچ محبت میری کے نہ بھاگتے تم بلا میری سے۔

اَلْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ فَاِنَّ الْخَالِقَ مِنَ الْخَلْقِ

پیدا کرنیوالا بنانیوالا صورت بنانیوالا پس تحقیق خالق مشتق ہی خلق سے

وَاَصْلُهُ التَّقْدِيرُ الْمُسْتَقِيمُ وَ... قال لبرده ... [illegible]

اور اصل اسکے اندازہ کرنا مستقیم ہوا

وَهُوَ اِيْجَادُ الشَّيْءِ مِنْ اَصْلٍ كَقَوْلِهٖ تَعَالٰى خَلَقَ السَّمٰوٰتِ

اور وہ پیدا کرنا ایک شے کا اصل سے ہے جیسا قول اللہ تعالیٰ کا پیدا کیا آسمانوں

وَالْاَرْضَ ونیز بمعنی تکوین در استعمال آمدہ است کقولہ تعالیٰ خَلَقَ الْاِنْسَانَ

اور زمینوں کو مانند قول اللہ تعالیٰ کے پیدا کیا

مِنْ نُّطْفَةٍ اَلْبَارِئُ قِيْلَ الْبَارِئُ الَّذِيْ خَلَقَ الْخَلْقَ

انسان کو نطفہ منی سے پیدا کرنیوالا کہا گیا ہے معنی باری کے جسنے پیدا کیا خلق کو

بَرِيًّا مِنَ التَّفَاوُتِ اَلْمُصَوِّرُ مُبْدِعُ صُوَرِ الْمُخْتَرَعَاتِ وَمُرَتِّبُهَا

پاک تفاوت سے صورت بنانیوالا تو پیدا کرنیوالا صورتوں کا نکلی ہوئی کا اور ترتیب دینے والا

پس عارف باید کہ ہیچ چیز نہ بیند وہیچکا سے نشنود مگر آنکہ دران آثار قدرت

وعجائب صنع تامل نکند وعیان نہ بیند تا بدین تقریب از ثانوثات بخالق ترسند

کنند واز ملاحظہ مصنوع بملاحظہ صانع بجد رسند

كُلَّمَا نَظَرْتُ اِلٰى شَيْءٍ وَجَدْتُ اللّٰهَ عِنْدَهٗ ۔

جب دیکھے طرف ایک چیز کے پاوے اللہ کو نزدیک اس کے

وبعضے از ایشان گفتہ است مَا رَاَيْتُ شَيْئًا اِلَّا وَرَاَيْتُ اللّٰهَ فِيْهِ

نہیں دیکھتا میں کسی چیز کو مگر اور دیکھتا ہوں اللہ کو بیچ اسکے

در خبر ست کہ نام مہتر نوح یشکر از سبب بسیاری نوحہ وزاری کہ بر خطاء خود کرد

حق تعالیٰ بوے وحی فرستاد و یا نوح لم تنوح پس از سوال رسالت علیہ السلام

پرسیدند کہ خطا را وچہ بود فرمود روزی سگی را بچشم حقارت دید۔

فقال في نفسه ما اقبحه فاوحى الله تعالى اليه اخلق

پس کہا بیچ جی اپنے کے کیا زبونی ہے یہ پس وحی کی اللہ تعالےٰ نے طرف اسکی خلق کرتو

انت احسن من هذا سے آرند کہ بزرگے را کسی در خواب دید و پرسید

نیکاسے نہ یاد و ... یہ احسن ہے۔

کہ حق سبحانہ تعالےٰ با تو چہ کرد و گفت اشارہ کرد مرا و داد مرا صحیفہ کتاب

پس دران کتاب جنایات خود دیدم و خجل شدم فرمودند از خواندن این کتاب ترا

چارہ نیست گفتم الٰہی تفضحنی فرمان آمد در آنوقت کہ هیچ شرم نداشتی۔

فضیحت نکردم اکنون کہ شرم داشتی ترا چگونہ فضیحت گردانم و از خواجہ معبا

رحمہ اللہ تعالےٰ انہ قال انا واحد من الناس اذا سكت واحد منهم اذا نطق

یہ کہ اسنے کہا مین ایک ہون لوگون سے جب چپ ہوتے اور ایک ہون انہیں سے جب بولو

یعنی کہ من یکے از خلائق خدایم و یکے از ایشانم در سکوت و نطق پس ہم چنین واجب است

مر عارف را کہ باشد یکے از آدمیان من حيث الصورة و یکے از ایشان بود

خلق الغفار في الاصل بمعنى الستار من الغفر وهو سائر

بیچ اصل کے ساتھ معنی پردہ ڈالنے والے کے ہے مشتق غفر سے اور وہ

الشئ بما يصونه ومعناه انه يستر القبائح والذنوب

ڈھانپنا ایک چیز کا ساتھ اُس چیز کے کہ محفوظ کرتا ہے اسکو اور معنی اسکے یہ کہ وہ ڈھانپتا ہے قبیحون

باسباب الستر عليها في الدنيا وترك المؤاخذة والعقاب

اور گناہوں کو ساتھ سببوں پوشش کے اوپر انکے بیچ دنیا کے اور چھوڑنے مواخذہ اور عقوبت

عليها في الآخرة ويصون العبد من اوزارها۔

کے اوپر اس کے بیچ آخرت کے اور بچاتا ہے بندہ کو بوجھوں انکے سے۔

پس مرد عارف را باید که پوشیده از برادر مسلم خود از آنچه واجب بود پوشیدن
آن و آشکار نکند از مومن مگر چیزی که نیکوترین خصال و افعال او باشد و هر چه
از برادر مسلم برسد از آن درگذارد و در خبر است

عَبْدِي لَوْ أَتَيْتَنِي بِتُرَابِ الْأَرْضِ ذُنُوبًا أَتَيْتُكَ بِتُرَابِ
بندے میرے اگر آویگا تو میرے پاس برابر مٹی زمین کے گناہوں میں آؤنگا تیرے پاس برابر
الْأَرْضِ مَغْفِرَةً مَا لَمْ تُشْرِكْ
مٹی زمین کے ساتھ بخشش کے جب تک کہ نہ شرک کرے تو

نیست عجب که ستاره آب طلب کردند یوسف علیه السلام را باید بلکه عجب آن
است که گناهگار طلب مغفرت کند پروردگار را باید جل جلاله **القهار**
قهار اوست که نیست هیچ موجودے مگر که مقهور اوست بقدرت او و مسخر
است بقضا او و جای حسرت در قبض او و حظ عارف ازین اسم آن است که
کوشش کند در مطیع کردن نفس اماره و نفس مطمئنه را بقهر و جبر و سعی نماید در
ترک شهوات اماره فَإِنَّهَا أَعْدَى عَدُوِّهِ او و روه اند چون ملک الموت
شربت بچشانند وَعِزَّتِكَ لَوْ عَلِمْتَ أَنَّ طَعْمَ الْمَوْتِ يَكُونُ
قسم ہے عزت تیری کے اگر جانتا میں یہ کہ مزہ موت کا ہوتا ہو تا شاید
مِثْلَ هٰذَا لَمَا قَبَضْتُ رُوحَ أَحَدٍ در قصه ابراہیم
اس کے البتہ نہ قبض کرتا میں جان کسی کے۔
از هر است چون نمرود علیه اللعنة با لشکر خود بیرون آمد چهار فرسنگ در چهار فرسنگ
لشکر او بود گفت فَمَنْ هٰذَا الرَّبُّ الَّذِي تَدْعُو الْخَلْقَ إِلَيْهِ لِتُخَالِفَنِي
که وہ کون سا رب ہے کہ جس کو پکارتا ہے تو تو نکلے ساتھ مخالفت میرے کی۔

پس ابراهیم علیه السلام گفت اِلٰهی تَسْمَعُ مَا یَقُوْلُ هٰذَا الْکَلْبُ
اے خدا سنتا ہے جو کہتا ہے یہ کتا

پس حق تعالی فرمان داد مر جبریل علیه السلام را که یک پشهٔ ضعیفه ترین پشهها را برده بگمار جبریل علیه السلام در جنس پشهها تفحص کرده پشهٔ ضعیفه و لنگ بیافت آن را بر آن لعین تعیین کرده و مسلط ساخت جبریل علیه السلام مر پشه را گفت که رو در مهلت بده مر لعین را پس آن پشه در کاسهٔ سر آن ملعون بیگرد و دید و از جا بجا نیش شد بعد از آن در دماغ او رفته تا چنان بود که بهر که پیش او بودی بفرمود دباشش فرمودی و بدین زدن راحتش افزودی تا به دوزخ رفت سبحان الله هر کسی که بحضرت تنها بسر فرازی شتابد سزا او بهست که او از دست پشهٔ لنگ چنین سزا یابد. **اَلْوَهَّابُ کَثِیْرُ النِّعَمِ دَائِمُ الْعَطَاءِ**۔
بخشش کرنے والا بہت نعمتوں والا ہمیشہ بخشش والا۔

بخشندهٔ حقیقی اوست که خالیست عطا را او از غرض و بخشش او از عوض و آن که بغرض مید بد مستفیض ست و آن مستحق حظ عارت از این اسم آن ست که غیر او طمعی و توقعی ندارد و هر چه دارد در راه خدا صرف کند۔
حَتّٰی الْوُسْعِ خَالِصًا لِوَجْهِ اللهِ تَعَالٰی لَا لِتَوَقُّعِ جَزَاءٍ۔
یہاں تک کہ جان خالص واسطے رضامندی اللہ تعالی کے نہ واسطے امید جزا کے۔

آورده اند که خواجه شبلی رحمه الله تعالی یکی را از اصحاب ابو علی ثقفی رحمه الله پرسید که کدام اسم از اسمای الله تعالی بیشتر بر زبان ابو علی میرود گفت اَلْوَهَّابُ خواجه شبلی گفت وَلِذٰلِکَ کَثُرَ مَالُهٗ یعنی افزونی مال او از تاثیر این ست۔
اَلرَّزَّاقُ خَالِقُ الْاَرْزَاقِ وَالْاَسْبَابِ الَّتِیْ یَتَمَتَّعُ بِهَا۔

معنی رزاق یہ کہ پیدا کرنیوالا رزقوں اور سببوں کا جن سے فائدہ اٹھایا جاتا ہے
پس بندہ صاحب عرفان را باید کہ بداند کہ سزاوار این معنی غیر او نیست پس منتظر
رزق نبود از غیر او توقع ندارد مگر از حضرت او و سپارد کار را بسے خود را بوی
و توکل کند در حق رزق مگر جہد وَیَجْتَهِدُ اَنْ یَکُوْنَ وُصْلَۃً بَیْنَ اللّٰہِ
اور کوشش کرے یہ کہ ہو سبب درمیان اللہ کے اور
وَبَیْنَ النَّاسِ فِیْ وُصُوْلِ الْاَرْزَاقِ الرُّوْحَانِیَّۃِ وَالْجِسْمَانِیَّۃِ
درمیان لوگوں کے بیچ پہنچنے رزقوں روحانی اور بدنی کے
بعضی را ازین طائفہ پرسیدند فلان از کجا میخورد گفتند از انگاہ کہ خدا را
شناختم در رزاق او شکی ندارم
وَقِیْلَ اِنَّ مُوْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ قَالَ یَوْمًا فِیْ مُنَاجَاتِہٖ اِلٰہِیْ
اور کہا گیا ہے تحقیق حضرت موسی اوپر انکے سلام کہا ایک دن بیچ مناجات اپنی کے الٰہی
اِنَّہٗ لَتَعْرِضُ لِیَ الْحَاجَۃُ الصَّغِیْرَۃُ اَحْیَانًا فَاَسْئَلُ اِیَّاکَ
ایسا ہے کہ البتہ سامنے ہوتی ہے حاجت چھوٹی کبھی کہ انکو سوال کرتا ہوں تجھ سے یا
اَمْ اَطْلُبُہَا مِنْ غَیْرِکَ فَاَوْحَی اللّٰہُ تَعَالٰی اِلَیْہِ لَا تَسْئَلْ غَیْرِیْ حَتّٰی
انگوں اسکو غیر تیرے سے پس وحی بھیجی اللہ تعالی نے طرف انکے مت سوال کر سوا میرے
مِلْحَ عَجِیْنِکَ وَعَلَفَ شَاتِکَ اَلْفَتَّاحُ اَلْحَاکِمُ بَیْنَ
یہانتک کہ نمک آٹے اپنے کی اور چارہ بکری اپنی کا کھولنے والا حکم کرنیوالا درمیان
الْخَلْقِ وَقِیْلَ ہُوَ الَّذِیْ یَفْتَحُ خَزَائِنَ الرَّحْمَۃِ عَلٰی
خلق کے اور کہا گیا وہ ہے جو کھولتا ہے خزانے رحمت کے اوپر طرح طرح
اَصْنَافِ الْبَرِیَّۃِ وَقِیْلَ مَعْنَاہُ مُبْدِعُ الْفَتْحِ وَالنُّصْرَۃِ

کی خلقت کے اور کہا گیا معنی اسکے تو پیدا کرنے والا فتح اور مدد کا۔

پس عارف را باید کہ بنصرت مظلومان کوشش نماید و ہر چہ بر خلق از کارہای
دینی و دنیاوی دشوار بود در آسانی آن بکوشد می آرند کہ صالحی روزی پسر
خود را گفت کہ بر تو حاجتی دارم و آن اینست کہ ہر سخن امروز از صبح تا شام کہ از
کام تو بیرون آید تمام بر ما عرض کنی پسر قبول کرده بہزار تکلف و اہتمام شغلہا
صبح تا شام را بر پدر اعادت کرد روز دیگر پدرش باز ہمچنان فرمود پسر گفت
عَذِّبْنِي بِمَا شِئْتَ وَلَا تُكَلِّفْنِي هٰذَا فَإِنِّي لَا أُطِيقُهُ۔
عذاب کر مجھکو جو چاہے تو اور نہ تکلیف دے مجھکو یہ پس تحقیق میں نہیں طاقت رکھتا اسکے
یعنی ہر چہ خواہی عذابم کن و طاقت اینکار ندارم چون انکار آورد پدرش گفت
ای پسر محاسبہ پدر یکروز باین لطف پدری نتوانی محاسبہ عمر دراز بروز جزا چگونہ
کے توانی یَوْمَ لَا يُسْمَعُ مِنَ الْجَوَابِ إِلَّا مَا يَكُونُ صَوَابًا
جس دن کہ نہ سنا جاوے گا جواب سے مگر جو ہو ویگا بہتر

الْعَالِمُ الْبَالِغُ فِي الْعِلْمِ وَقَدْ مَرَّ تَفْسِيرُهُ الْقَابِضُ
عالم وہ کہ جو بہت علم بہین اور تحقیق ہو چکی تفسیر اسکے یعنی بیان اسکا بند کرنیوالا
الْبَاسِطُ مُضَيِّقُ الرِّزْقِ عَلَى مَنْ أَرَادَ وَمُوَسِّعُهُ لِمَنْ شَاءَ
کھولنے والا تنگ کرنیوالا رزق کا اوپر جسکو کہ ارادہ کرے اور کشایش کرنیوالا واسطے جسکو کہ چاہے

پس عارف باید کہ ہر دو حال را نگاہبان باشد و قبض را عدل ببیند و بر آن صابر
باشد و بسط را فضل داند و شکر گوید الْخَافِضُ الرَّافِعُ هُوَ الَّذِي يَخْفِضُ أَعْدَاءَهُ
نیچا کرنیوالا اونچا کرنیوالا وہ ہے جو نیچا کرتا ہے دشمنوں
بِالْإِبْعَادِ وَيَرْفَعُ أَوْلِيَاءَهُ بِالتَّقْرِيبِ وَالْإِسْعَادِ

کو ساتہ دوری کی اور اونچا کرتا ہی اپنے دوستون کو ساتہ نیکی اور نیک بختی کے۔

پس عارف کہ حق سبحانہ تعالے را بدین صفت شناسد باید کہ فرود گذارد و باطل را و برگزیند حق را و نیز آیدۀ أَعْدَاءَ اللّٰهِ فَيُخْفِضُهُمْ وَيُوَالِي أَوْلِيَاءَهُ

اور دشمن رکہو دشمنوں اللہ کے کو پس نیچا کرو انکو اور بچاؤ دوستوں اسکے کو

فَيَرْفَعُهُمْ و نیز در معنی این دو اسم گفتہ اند رَفَعَ مَنِ اتَّبَعَ رِضَاهُ وَخَفَضَ

پس اونچا کرے انکو۔ بلند کرے جسنے پیروی کی رضا اسکے کی اور نیچا کرے جسنے پیروی کی

مَنِ اتَّبَعَ هَوَاهُ اور وہ اند کہ مرشدے را دیدند در ہوا قرار گرفتہ پرسیدند کہ بدین

خواہش اپنے کی

درجہ چگونہ رسیدے گفت من مرشدے ام کہ ہوائے نفسانی زیر پا آوردہ ام و رضائے رحمانی برگزیدہ گرفتہ ام پس حق سبحانہ و تعالے ہوا را مسخر کردہ است۔

الْمُعِزُّ الْمُذِلُّ يُعِزُّ مَنْ يَشَاءُ وَيُذِلُّ مَنْ يَشَاءُ وَالْإِعْزَازُ

عزت دینے والا ذلت دینے والا عزت دیتا ہے جسکو چاہے اور ذلت دیتا ہے جسکو چاہے اور عزت در

الْحَقِيقَةِ تَخْلِيصُ الْمَرْءِ عَنْ ذُلِّ الْحَاجَةِ وَاتِّبَاعِ الشَّهَوَاتِ

حقیقت میں اصل کیا ہے چھوٹنا آدمی کا ذلت حاجت کے سے اور پیروی خواہشوں کے سے اور

وَجَعْلُهُ عَلَى أَمْرِهِ قَاهِرًا لِنَفْسِهِ —

کرنا اسکا اوپر کام اسکے کے غالب واسطے نفس اپنے کے۔

پس چون حق تعالے در باب یکے از بندگان اعزاز حقیقی خواہد توفیقی از درگاہ خود ہمراہ او کند وا ترا بہ بجا آوردن اوامر بر نفس قاہر گرداند و خلاص دہد اور از متابعت ہوا و خواری نیاز بہ مخلوقے از وے بردارد و اذلال حقیقی برعکس اعزاز است پس عارف را باید کہ حق را و اہل حق را اعزاز و اکرام کند و باطل و اہل باطل را خوار دارد و از حق سبحانہ و تعالے توفیق خواہد آنچہ اعزاز بغیر ابد واز حقیقت

از لال پرہیز نماید آوردہ اند کہ مردی بر بادشاہی گذر کرد و آدمیان او را از وی باز داشتند
او و ور محجوب نگر خدا تنگ آمدہ بود کہ درون میرفت وے آمد آخر واز حال او پرسید
گفتند اِنَّهٗ مَحْجُوْبُ الشَّهَوَاتِ مرد عارف روا از وی بر او رد و گفت سبحان
خدائی کہ بعد از ہفتاد سال این پند بمن رسانید

مَنْ اَرَادَ الدُّخُوْلَ بِلَا حِجَابٍ فَعَلَيْهِ بِتَرْكِ الشَّهَوَاتِ
جو ارادہ کرے داخل ہونیکا بغیر پردہ پس لازم ہے اسپر چھوڑنا خواہشوں کا

السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ قَدْ مَرَّ تَفْسِیْرُهُمَا الْحَكَمُ الْحَاكِمُ
سننے والا دیکھنے والا تحقیق گزر چکی ہے تفسیر اُن دونوں کی حکم اور حاکم وہ ہے

اَلَّذِیْ لَا مَرَدَّ لِقَضَائِهٖ وَلَا مُعَقِّبَ لِحُكْمِهٖ
جو نہیں کوئی رو کرنیوالا واسطے قضا اُسکے کی اور نہ پیچھا کرنیوالا واسطے حکم اسکی کے

پس بندہ را باید کہ گردن بحکم او نہد و قبول کند امر او و اگر قبول نکند و راضی نشود
سعود نماید یعنی قضا البتہ کار خود کند و حکم برنگردد پس ہر کہ راضی بود بقضاء
او خوش باشد الْعَدْلُ الْعَادِلُ الْمُبَالِغُ فِي الْعَدْلِ وَحَظُّ الْعَارِفِ
عدل اور عادل زیادتی کرنیوالا عدل بیچ اور فائدہ عارف کا

مِنْهُ اَنْ لَا یَعْتَرِضَ عَلَی اللّٰهِ تَعَالٰی فِیْ تَدْبِیْرِهٖ وَحِكْمَتِهٖ
اس اسم سے یہ کہ اعتراض نہ کرے اوپر اللہ تعالیٰ کے بیچ تدبیر اُسکے کے اور حکمت اُس کی کے

بَلْ یَرَی الْكُلَّ مِنْهُ حَقًّا وَعَدْلًا اللَّطِیْفُ قِیْلَ مَعْنَاهُ
بلکہ دیکھے سب کو اسکی طرف سے سچ اور عدل مہربانی کرنیوالا کہا گیا ہے معنی اُسکے

الْمُتَلَطِّفُ كَالْجَمِیْلِ بِمَعْنَی الْمُتَجَمِّلِ وَقِیْلَ مَعْنَاهُ الْعَلِیْمُ
تلطف کرنیوالا جیسے جمیل بیچ معنی متجمل کے اور کہا گیا ہے کہ معنے اسکے جاننے والا

بِخَفِيَّاتِ الْأُمُورِ وَدَقَائِقِهَا وَمَا لَطُفَ مِنْهَا۔

جاننے والا ساتھ پوشیدہ کاموں کی اور باریکیوں انکی کے اور جو باریک تر ہین اُن سے

پس بندہ را باید کہ با بندگان خدا نرمی و لطف نماید و بداند کہ حق تعالیٰ دانا ہست بہ باطنہا

فَلَا يُظْهِرُ مِمَّا لَا يَحْسُنُ اطِّلَاعُ الْخَبِيرِ الْعَلِيمِ بِبَوَاطِنِ الْأَشْيَاءِ

پس نہین ظاہر کرے جو نہین نیک ہے ظاہر کرنا اسکا خبیر نزدیک کہ جاننے والا باطن اشیا اندر کی چیزونکے

پس بندہ را باید کہ از باطنہٴ احوال خود باخبر بود و باصلاح آن بکوشد۔

آوردہ اند کہ شخصے پیش خواجہ بایزید رحمہ اللہ تعالیٰ آمد و گفت ای شیخ مردم بیاران

حقا جند از خدا بخواہ باران رحمت فرستد ابو یزید رحمہ اللہ تعالیٰ غلام را اشارہ

کرد و فرمود اصلح المیزاب پس غلام ہمچنان در درست کردن ناودان بود

کہ باران بیامد و دیگر ہیچ نگفت و دعائے نکرد الحلیم حلیم آن بود کہ از

غضب و عقوبت کردن بشتابی نماید و یا نتقام سرعت نکند۔

وَحَظُّ الْعَبْدِ مِنْهُ أَنْ يَتَخَلَّقَ بِهِ وَيَحْمِلَ نَفْسَهُ عَلَى كَظْمِ

اور فائدہ بندہ کا اس اسم سے یہ ہے کہ خو پکڑے ساتھ اسکے اور اٹھاوے نفس اپنے کو اوپر کہانے کے

الْغَيْظِ وَإِطْفَاءِ نَائِرَةِ الْغَضَبِ۔

غصہ کے اور بجھانے چنگاری غصہ کے۔

نمودند چون بہ مہتر ابراہیم علیہ السلام مَلَكُوتَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ۔

بادشاہت آسمانوں کی اور زمین کی

نمودہ شد گناہگارے در گناہ بود بدید و گفت اَللّٰهُمَّ أَهْلِكْهُ فَأَهْلَكَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى

اے خدا ہلاک کر اسکو پس ہلاک کیا اسکو اللہ تعالیٰ نے۔

پس دیگرے را دید ہمچنان بہلاک او دعا بکرد او نیز ہلاک شد ہمچنین کس بدعائے

او علیه السلام هلاک شدند چهارم کس رامیخواست که دعا کند فرمان شد اے
ابراہیم اگر گنہگاران را بوقت گناہ ہلاک گردانم ہیچ یکے نماند ولکن ذریعۂ
حلم و تاخیر سنت تا ایشان بعد از گناہ استغفار یا احتراز نمایند فلا یقولنا شیئی
العظیم استعمال این اسم در حق ہر شئے که کبیر القدر بود آمده ست۔
کالجمل والفیل والارض والسماء اما العظیم المطلق
جیسے اونٹ اور ہاتھی اور زمین اور آسمان لیکن عظیم مطلق وہ ہے کہ پہنچے
فالبالغ الی اقصی مراتب العظمۃ۔
واسطے طرف انتہا مرتبوں بزرگی کے یعنی حد انتہا سے ۔۔
چنانکه عقل از تصور عاجز آید و احاطت بصیرۃ بکنه او نرسد آن حق سبحانه وتعالی
ست پس بندۂ عارف باید که بتوجه حضرت عظیم ورانقیاد اوامر و نواہی نفس خود را
ہمیشه حقیر و ذلیل دارد و آورده اند که مہتر سلیمان علیه السلام تقریر از حضرت عزت
درخواست کرد که یکروز جمیع حیوانات را مہمان دارد حق سبحانه تعالی اذن داد
سلیمان علیه السلام در جمع کردن طعام مدة طویل مشغول بود حق تعالی ماہی را از دریا
فرستاد و آن مجموعه رایک لقمه فرو برد و هل من مزید گفت
تا مہتر سلیمان علیه السلام در جواب او گفت لم یبق لی شیء یعنی برما
چیزے از جنس طعام نماند و از ماہی پرسید که ہر روز چند طعام میخوری گفت اے
پیغامبر خدا وظیفه من سه چندین بود مگر این روز که تو مہمان کردی غیر از این چیزے
دیگر نرسید فلیتک لم تضیفنی الغفور کثیر المغفرۃ
پس کاشکے نہ مہمانی کرتا تو میرے۔ غفور: بڑی بخشش والا۔
وهی صیانة العبد عما یستحقه من العقاب للتجاوز عن ذنوبه

اور وہ بچاتا بندے کا اس چیز سے کہ لائق ہے اسکو عذاب سے ڈالو در گزر کر نیکی گناہ ہوا اسکو

وَالْغَفَّارُ أَبْلَغُ لِزِيَادَةِ بِنَائِهِ الشَّكُورُ

ہے اور غفار بہت زیادہ مبالغہ ہے واسطے زیادتی اصل اسکی کے۔

آنکہ ثواب جمیل بخشد مر بندہ گان را بر عمل قلیل وَقِيلَ هُوَ الْمُثْنِي عَلَى الْعِبَادِ

اور کہا گیا وہ ثنا کرنے والا اوپر بندوں اطاعت

الْمُطِيعِينَ وَقِيلَ هُوَ الْمُجَازِي عَنْ شُكْرِهِمْ۔

کرنے والوں کے اور کہا گیا ہے وہ بدلا دینے والا ہے شکر انکی سے۔

و مر بندہ را باید کہ نعمتہا حق سبحانہ تعالیٰ را ثنا سپاسد و شکر اقامت کند و در شکر آنہ

آدمیان باشد بد انچہ از ایشان بیند چنانکہ گفتہ اند۔

مَنْ لَمْ يَحْمَدِ النَّاسَ لَمْ يَحْمَدِ اللّٰهَ۔

جسنے نہ تعریف کی لوگونکی نہ تعریف کی خدا کے۔

آوردہ اند کہ مرشدے را بعد وفات او در خواب دیدند پرسیدند کہ حق تعالیٰ با تو چہ

کرد گفت حساب کرد مرا و پلہ نیکی سبک آمد بسبب چیزے طریق ہمیان در آن پلہ

بیفتاد گفتم این چیست گفتند آن خاک است کہ در گور مسلمانی انداختہ بودے

اما شکر بر انواع است شکر تن وَهُوَ أَنْ لَا يَسْتَعْمِلَ جَوَارِحَهُ فِي غَيْرِ

اور وہ یہ کہ کام میں نہ لاوے اعضا اپنے کو بیچ غیر

طَاعَتِهِ وَشُكْرُ دِلْ وَهُوَ أَنْ لَا يَشْغَلَهُ بِغَيْرِ ذِكْرِهِ وَمَعْرِفَتِهِ

طاعت اسکی کے اور وہ یہ کہ نہ مشغول کرے اسکو بغیر یاد اسکے اور پہچان اسکی کے

و شکر زبان آن است کہ مشغول دارد بہ ثنا و مدح حضرت او و شکر مال آنست

کہ در غیر رضا و محبت حق سبحانہ و تعالیٰ خرچ نکند الْعَلِیُّ

فقیل من العلو صفت آن ست که حق تعالیٰ بالغ ست در علو چنانکه هر علو نسبت علو او
پست است پس بنده عارف را باید که خوار دارد نفس خود را در طاعت حق تعالیٰ
و کوشش کند در تحصیل علم و عمل تا بحسب انسانی در کمالات نفسانی بعلو رسد و در هر مرتبه
علمی و عملی فوقیت یابد و تواضع آرند چون موسیٰ علیه السلام را فرمان شد که بر یکی از کوه‌ها
کلام حضرت ما بشنوی هر یکی از کوه‌ها گمان بردند مگر جبل طور سینا که از همه خورد تر بود
حق تعالیٰ تواضع او قبول کرده و این نعمت همو را ارزانی فرموده و نیز آورده اند
که روزی شکایت کرد بلال از ابی ذر که مرا نسبت بسیاهی کرده و درشت گفت ـ
رسول علیه السلام فرمود مر ابی ذر رضی الله عنه را
أَمَا عَلِمْتَ أَنَّهُ بَقِيَ فِيكَ شَرَفٌ مِنَ الْجَاهِلِيَّةِ
آیا نہ جانا تو نے یہ کہ باقی ہے بیچ دل تیرے کے ایک بزرگی وقت جاہلیت کے سے
پس نہاد ابی ذر رخسارهٔ خود بر زمین و سوگند خورد که بر ندارم تا بلال سر پای خود
بر من پا ننهد الْكَبِيرُ نقیض الصَّغِيرِ و استعمال این دو لفظ در حق
جسم باعتبار مقدار آمده است و باعتبار مراتب بسبب علو و دنو نیز آمده است
الْحَفِيظُ آنکه در حمایت حفظ او ست هر موجود از زوال و از سیانت
او ست که متضادات بعضی از بعضی سلامت ماند از اختلال ـ
وَيَحْفَظُ عَلَى الْعِبَادِ أَعْمَالَهُمْ وَيُحْصِي عَلَيْهِمْ أَفْعَالَهُمْ وَأَقْوَالَهُمْ
اور نگاہ رکھتا ہے اوپر بندوں کے عمل انکے اور شمار کرتا ہے اوپر انکے فعل انکے اور قول انکے
پس بنده را باید که نگاه دارد دستر خود را از اتباع شبهات و بر جمله جوارح
خود را از اتیان عصیان و خلاف و صیانت ورزد ـ
وَحَظُّ الْعَارِفِ خُصُوصًا أَنْ يَحْفَظَ بَاطِنَهُ عَنْ مُلَاحَظَةِ

اور خاصہ خود شناس کا خصوص یہ کہ نگاہ رکھے باطن اپنے کو سے لاحظہ غیر عن
الأغيارِ وظاهِرَهُ عَنْ مُوافَقَةِ الفُجّار۔
کے سے اور ظاہر اپنا سے ملنے بدکاروں کے سے۔

القابو علی دقاق نقل ست کیا و گفت میراث رسیدہ مرا صلها ازاد و برادر
در ہم پس گفت الہی من خود بتحقیق محتاج ہستم اما نیکو نتوانم نگاہ داشت این
ملک را در حضرت خود نگاہ دار و وقت حاجت بمن برسان این بگفت و تمام
تصدق کرد پس ہیچ گاہ محتاج نشد و ہر گاہ کہ چیزی خواستی مدد رسیدی عشق
المُقِيتُ خالِقُ الأقواتِ البدنيةِ والروحانيةِ
معنی اس نام کے پیدا کرنیوالا قوتوں بدنی
پس بندہ حضرت او را باید کہ نافع بود و ہادی باشد و مرکز ..... را
و فیما ..... گفتہ اند إنّ اللهَ جَعَلَ قُوتَ الأ
تحقیق اللہ نے پیدا کیا قوت ..... تعالیٰ
والشرابَ وقوتَ الأرواحِ المعاني والعقلَ الكاملَ ..... بیان
قوت روحوں کے معانی اور عقل ..... ساختہ ہو کے
..... آرند کہ جبرئیل علیہ السلام بر آدم ..... في عمر
..... علیہ ..... آورد عقل ..... و دین و حیا و گفت ..... ازین .....
علیہ السلام عقل ..... پس جبرئیل علیہ السلام آن دو دیگر .....
..... گفتند ..... فرمان ست کہ با عقل باشیم ..... آسکی کے
..... الكافي في الأمور قال الله تعالى أليس
معنی اس اسم کے کفایت کرنیوالا ..... کاموں کے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور

مَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهُ۔

جو بھروسا کرے اوپر اللہ تعالے کے پس وہ کفایت ہے اُسکو۔

وبعضی گویند حسیب یعنی محاسب است کہ الجلیس والندیم

مانند ہم نشین اور مصاحب کے

وبعضی گویند حسیب یعنی شریف است کہ شرف را گویند پس بندہ باید کہ از حسیب بہرہ مند باشد پس کوشش کند در کفایت کردن مہمات آورد و ن حاجات محتاجان و بجا بیب نفسہ قبل ان یحاسب و یشرف نفسہ بالفعل الحسن

اور حساب کرے نفس اپنے کا پہلے اس سے کہ حساب کیا جاوے اور بزرگ کرے نفس اپنے کو ساتھ فعل نیک کے

آوردہ اند از شیخ موصلی رحمۃ اللہ تعالے کہ شبے در خانہ خود آمد و طعامی نیافت شیخ بنشست و ہیچ خوردنی نیافت پس و ثنا و حمد و شکر حضرت او تعالی بجا آورد و زاری مشغول شد و منت حق سبحانہ و تعالی بر خود دانستہ گفت

الٰہی بای سبب و ای وسیلۃ و ای استحقاق عاملتنی

اے خدا ساتھ کس سبب کے اور کس وسیلہ کو اور لیاقت کو معاملہ کیا تونے جو مجھ سے

بما تعامل اولئک۔

ساتھ اس چیز کے کہ معاملہ کیا جاتا ہے اُن لوگوں سے۔

آوردہ اند از ابراہیم بن ادہم او گفت کہ شبے در بیت المقدس زیر صخرہ مشغول بودم کہ دو فرشتہ از آسمان فرود آمدند و گفتند یکے از ایشان مر دیگرے را اینجا کیست گفت ابراہیم ہست گفت آنکہ درجہ از درجات او نقصان شدہ از آن دیگر گفت از چہ سبب گفت کہ او در بصرہ از دکانے خرما بخرید پس یکے خرما صاحب دکان افتادہ در خرما را او افتاد پس گفت ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ یاد دارم

رنج بہ بصرہ نہادم و بازار ان وکان خرما بخریدم و یک خرما را نخوردم و خرما را او
انداختم و در بیت المقدس آمدم بار بیجان مشغول بودم کہ آن دو فرشتہ بنماز
و باز بیجان پرسید اینجا کیست دیگر گفت ابراہیم گفت اگر در خرما و خرما نکہ بود شد

الجليل المنعوت بنعت الجلال وهي من الصفات

معنی جلیل کے تعریف کیا گیا ساتھ تعریف بزرگی کے اور وہ صفتوں پاکیزگی کا سے ہے

التنزيهية كالقدوس وحظ العبد منه ان ينزه

جیسے نام قدوس یعنی بہت پاک اور فائدہ بندیکا اس اسم سے یہ کہ پاک کرے

نفسه عن العقائد الردية والجهالات الباطلة و

نفس اپنے کو اعتقادوں بد سے اور جہالتوں باطل سے اور

الاخلاق الذميمة والافعال القبيحة الكريم

خلقتوں بری سے اور کاموں زبوں کے سے ۔ معنی کریم کے

الذي يعطي من غير مسئلة ولا وسيلة وقيل المقدس

جو بخشش کرتا ہے بغیر مانگے اور بغیر وسیلہ کے اور کہا گیا ہو پاک کرنیوالا

عن النقائص والعيوب من قولهم كريم الافعال

نقصانوں اور عیبوں سے قول انکے سے ہو کریم الافعال

لنفائسها ومنه سمي شجرة العنب كرما

واسطے نفائس انکے کے اور اسی سبب سے درخت انگور کو کرم کہتے ہیں ۔

ولنصیب بندہ ازین آن است کہ تخلق کند باخلاق حضرت وے و آنچہ دہد در آن
کوشد کہ بے سوال بود و تجنب کند از اخلاق ردیہ و افعال موذیہ الرقيب

الحفيظ الذي يرقب الاشياء ويلاحظها ولا يعزب

سنے رقیب کے نگاہ رکھنے والا جو نگاہ رکھتا ہے چیزوں کو اور نہیں غائب رہتا ہو اُسکو اور

عَنْهُ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ۔

چھپا اُس سے ہموزن ایک چیونٹی کے بیچ زمین کے اور نہ بیچ آسمان کے

پس بہرہ عارف ازین اسم آن ست کہ دائم ونگاہبانی احوال نفس باشد وہوشیار بود تا شیطان فرصت نیابد و بدوام مراقبہ کوشد و مراقبہ نزدیک این طائفہ آن ست کہ غالب شود ذکر دل تا بداند کہ حقتعالے مطلع ست بر همہ در ہر حالے کہ باشد پس ہر دم از سطوت و عقوبتہا او ترسان باشد

قَالَ اللّٰهُ أَلَمْ يَعْلَمْ بِأَنَّ اللّٰهَ يَرٰى الْمُجِيبُ هُوَ الَّذِي يُجِيبُ

فرمایا اللہ تعالی نے کیا نہیں جانا ساتھ اسکے کہ اللہ دیکھتا ہو معنی مجیب کے وہ ہیں جو قبول کرے

دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَاهُ۔

پکار پکارنیوالی کی جب پکارتا ہے اُسکو

پس بندہ را باید کہ اجابت کند پروردگار خود را و آنچہ امر و نہی کردہ ہست و پیش آید مر و را از محبش جواب الْوَاسِعُ مشتق ست از سعۃ و از روی حقیقت استعمال این لفظ باعتبار مکان ست پس اطلاق این بدین معنی بر حقتعالے جائز نیست و مجاز در علم و انعام وغنی استعمال کردہ میشود و اینجا ہمان مراد باشد۔

كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا

جیسا کہ فرمایا اللہ تعالے نے اور سما لیا تو نے ہر چیز کو رحمت میں اور علم میں۔

پس بہرہ بندہ ازین اسم آن ست کہ طبع باید کہ جواد باشد و بذات غنی بود و چنانکہ برفتن و کم شدن ہیچ چیز غمگین نشود و دل تنگ نگردد و بزرگے را می آرند کہ جہاز بسیار بجا آوردہ بود و شبے دل او را تازگے پیدا آمد و وقت او خوش شدہ و رمناجات

خود گفت الہی چندین ازین جمع بروح رسول علیہ السلام بخشیدم و باقی دیگر جملہ
مسلمانان را پس ہاتف آواز داد وَسَيَعْلَمُ اَهْلُ الْجَمْعِ غَدًا مَنْ اَوْلٰى مِنَّا بِالْجُوْدِ وَالْكَرَمِ
قریب ہے کہ جانیں لوگ جماعت کے کل کو کون بہتر ہے ہم سے ساتھ بخشش و کرم کے

مے آرند کہ وزیرے بر ابوالحسن ثوری رحمہ اللہ مبلغی مال فرستاد و تا بر اصحاب خود
خرچ کند ابوالحسن رحمہ اللہ آنرا در یک خانہ انداختہ و فقرا را گفت کہ بردارید ازین
مال ہر یکے شما بقدر حاجت خود پس بعضے ازین درویشان دانق و بعضے نصف
دانق و بعضے درہم و بعضے بیشتر برداشتند پس ثوری گفت

قَرُبْتُمْ مِنَ الْحَقِّ وَبُعْدُكُمْ عَلٰى قَدْرِ مَا اَخَذْتُمْ
نزدیکی تمہاری حق سے اور دوری تمہاری اوپر اندازہ اس چیز کے ہے کہ لیا تم

اَلْحَكِيْمُ ذُو الْحِكْمَةِ وَهِيَ عِبَارَةٌ عَنْ كَمَالِ الْعِلْمِ
معنی حکیم کے صاحب حکمت اور وہ عبارت ہے کمال علم سے
وَاِحْسَانِ الْعَمَلِ وَالْاِتْقَانِ فِيْهِ وَقِيْلَ هُوَ مُبَالَغَةُ الْحَاكِمِ
اور نیک کرنے عمل کے سے اور مضبوط کرنے بیچ اسکے اور کہا گیا وہ مبالغہ حاکم کا ہے
وحظ عارف ازین اسم آنست کہ کوشش کند در کامل کردن قوت علمی
بتحصیل معارف الہی و قوت عملی نیز کامل کند بسبب صاف کردن نفس از
رذائل و از میل بسوی دنیا و از رغبت آوردن بزینت ہا آن بسبب دور
بودن از آنچہ دوری افزاید از حضرت عزت

اَلْوَدُوْدُ مُبَالَغَةُ الْوَدِّ وَمَعْنَاهُ الَّذِيْ يُحِبُّ الْخَيْرَ
ودود مبالغہ کا صیغہ ہے ود سے اور معنی اسکے جو دوست رکھتا ہو نیکی کو
لِجَمِيْعِ الْخَلَائِقِ وَيُحْسِنُ اِلَيْهِمْ فِي الْاَحْوَالِ كُلِّهَا

واسطے تمام خلائق کے اور نیکی کرتا ہو طرف ان کے بیچ تمام احوال کے اور

وَقِيْلَ الْمُحِبُّ لِأَوْلِيَائِهِ وَحَظُّ الْعَبْدِ مِنْهُ أَنْ يُحِبَّ لِلْخَلْقِ

اور کہا گیا چاہنے والا اپنے دوستوں کا۔ اور فائدہ بندے کا اس سے یہ ہے کہ چاہے واسطے خلق

مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ وَيُحْسِنُ إِلَيْهِمْ حَسْبَ قُدْرَتِهِ وَوُسْعِهِ

کے جو چاہے واسطے اپنے اور نیکی کرے ان سے موافق اپنی قدرت و مقدور کے

وَيُحِبُّ الصَّالِحِيْنَ مِنْ عِبَادِهِ۔

اور چاہے نیکوں کو بندوں اس کے۔

منقول ست از ابو علی دقاق او گفت کہ مشائخ رحمہم اللہ گفتہ اند۔

إِنَّ طَرِيْقَتَنَا لَا يَصْلُحُ إِلَّا لِأَقْوَامٍ كَنَسَ اللهُ تَعَالٰى

تحقیق راہ ہماری نہیں اصلاح کرتی ہے مگر اس قوم کو بزرگی دی ہے اللہ تعالیٰ نے

بِأَرْوَاحِهِمُ الْمَزَابِلَ الْمَجِيْدُ مُبَالَغَةُ الْمَاجِدِ مِنَ الْمَجْدِ

مجید ماجد کا مبالغہ ہے مشتق ہے مجد سے

وَهُوَ سِعَةُ الْكَرَمِ وَحَظُّ الْعَبْدِ مِنْهُ أَنْ يُعَامِلَ

اور وہ کشادگی بخشش کی ہے اور فائدہ بندے کا اس سے یہ کہ معاملہ کرے

النَّاسَ بِالْكَرَمِ وَحُسْنِ الْخُلُقِ۔

لوگوں سے ساتھ بخشش اور نیک عادت کے۔

و بزرگترین احسان سیرہ مردان آن ست کہ اوقات ایشان از صفات [illegible]

و دلہا را عمارت کنند کہ [illegible] دل ست و حسن خلق عمارت قلوب

منقول ست از ابی عبید اللہ خفیف او گفت کہ دیدم من [illegible] را در [illegible]

با ہر یکے از مردان اہل حج میکرد و میگفت۔

ارحمونی فانی رجل صوفی ذهب منی راس مالی

رحم کرو مجکو پس تحقیق مین ایک مرد صوفی ہون گیا مجہسے راس مال میرا

فقلت له الصوفی فی راس مالِ فقال لنفسک

پس کہا مین واسطے اسکے کیا واسطے صوفی کے اصل مال ہو پس کہا نا تہا واسطے میرے

فلک فقد تہ الباعث ہو الذی یبعث ما فی القبور

دل گم کیا مین نے اسکو وہ ہی جو کہ اٹہا ویگا جو قبرون مین ہین

ویحیی الاموات یوم النشور وقیل ہو باعث الرسل الی الامم

اور زندہ کریگا مردونکو قیامت کے دن اور کہا گیا اٹہانیوالا پیغمبرونکا ہو طرف امتون کے

پس بندہ را باید کہ ایمان آرد بوقت بعث و در صلاح معاد و استعداد آن مبالغت نماید و سرتہا را مردہ را و دلہا را افسردہ را کہ بحسرت گناہ و ازبارگی جاہلیت سیاہ شدہ اند بتعلیم و تذکیر و احیا را آن بکوشد تا اگر عیاذا باللہ تعالی بے استعداد آخرت از جہان برود خسارت عظیم باشد۔

نقل ست از ربیع بن خثیم رحمہ اللہ تعالی او گفت کہ گذشتم من بر مکتب پس کودکے را دیدم کہ میگریست پرسیدم از چہ میگریی گفت فردا روز پنجشنبہ است آموختہ ہر استاد عرض باید کرد و من یاد ندارم پس با خود گفتم کہ حال ما در آن روز کہ از کردارہای گذشتہ پرسند چگونہ خواہد بود۔

نقل ست کہ گفت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ مرحسن بن علی علیہما السلام را کہ عجب دارم از خلق چگونہ کسے از دست ایشان نجات یابد بدین آلودگی گناہان پس گفت حسن علیہ السلام کہ عجب دارم از رحمت حق سبحانہ از آن بیش کہ از خلق ہلاک شود پس گفت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ۔

اَلَّذِيْ اِسْتَمَرَّ سُنَّتُهُ بِتَحَقُّقِ مَا هُنَالِكَ الشَّهِيْدُ مِنَ الشُّهُوْدِ

اللہ دوا تا ... الشہید ... شہود سے

وَهُوَ الْمَشْهُوْدُ وَمَعْنَاهُ الْعَلِيْمُ بِظَاهِرِ الْاَشْيَاءِ وَمَا يُمْكِنُ

اور وہ سا ہو ہوتا ہے اور معنی اُسکے جاننے والا ساتھ ظاہر اشیا کے اور اُن چیزوں کے کہ ممکن ہے

مُشَاهَدَتُهَا كَمَا اَنَّ الْخَبِيْرَ هُوَ الْعَالِمُ بِبَوَاطِنِ الْاَشْيَاءِ

مشاہدہ اُسکا جیسا کہ نام مبارک خبیر ہے کہ وہ جاننے والا ساتھ پوشیدہ چیزوں کے ہے

مَا لَمْ يُمْكِنِ الْاِحْسَاسُ بِهَا۔

اور اُس چیز کے کہ نہیں ممکن ہے احساس ساتھ اُس کے۔

اَلْحَقُّ الثابت و سایر موجودات را۔

مِنْ حَيْثُ اَنَّهَا مُمْكِنُ الْوُجُوْدِ وجودے و ثبوتے نیست۔

اَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلٌ و بعضے گویند کہ بمعنی محقق است

خبردار ہو کل شئے سوا اللہ کے سب باطل ہے۔

اَیْ مُظْهِرُ الْحَقِّ وَالْمُوْجِدُ لِلشَّيْءِ حَسَبَ مَا يَقْتَضِيْهِ الْحِكْمَةُ

یعنی ظاہر کرنیوالا واسطے حق کے اور ایجاد کرنیوالا واسطے ہر شے کے موافق اُسکے کہ مقتضی ہو اُسکو حکمت

مر بندہ را باید کہ حق جانب خدا حق داند و ببیند و مر غیر اورا باطل شمرد چنانچہ کسے را
حکایت کنند او گفت کہ آغاز توبہ من آن بود کہ من مردی تاجر بودم و دکان
بزازی میکردم کہ خادمے از سرای بادشاہ بیامد و جامہ بخواست این مرد جامہ
بدست خادم دادہ بود کہ آواز بانگ نماز شنید خادم را ہمچنان بگذاشتہ و بہ نماز
شد خادم تنگ آمد و گفت کہ جامہ از دکان تو نبرم پس ہر چند کہ از دکان ہا
دیگر بہ ... خوش نیکرد تا چون جامہ این مرد برو پسند بدید و بستد و بسیار خریدند

چون شب شد هر دو در خواب نمودند آثَرْتَ الصَّلٰوةَ عَلَى التِّجَارَةِ
اختیار کیا تونے نماز کو اوپر تجارت اپنی کے
وَلَا جَرَمَ قَدْ مَنَنَّا ثِيَابَكَ عَلٰى ثِيَابِ غَيْرِكَ فَلَمَّا اَصْبَحَ سَرَّ
پس بیشک کیا مقدم ہم نے کپڑوں تیرے کو اوپر کپڑوں غیر تیرے کے پس جب صبح کی خوش ہوا
بِتِلْكَ الرُّؤْيَا وَتَصَدَّقَ بِجَمِيْعِ مَالِهٖ وَصَارَ شَيْخَ وَقْتِهٖ
ساتھ اس خواب کے اور خیرات کیا تمام مال اپنا اور ہو گیا شیخ وقت کا اپنے

اَلْوَكِيْلُ اَلْقَائِمُ بِاُمُوْرِ الْعِبَادِ وَتَحْصِيْلِ مَا يَحْتَاجُوْنَ
معنے وکیل کے قائم ہے ساتھ کاموں بندوں کے اور حاصل کرنے اس
اِلَيْهِ وَقِيْلَ الْمَوْكُوْلُ اِلَيْهِ تَدْبِيْرُ الْبَرِيَّةِ۔
چیز کے کہ محتاج ہوتے ہیں طرف اسکی اور کہا گیا سپرد کیے گئے طرف اسکی تدبیر خلق کے
پس بنده را باید که متوکل بود بتوکل تام واز استمداد غیر او هم باستعانت
او التفات نکند قِيْلَ مِنْ عَلَامَاتِ التَّوْحِيْدِ كَثْرَةُ الْعِيَالِ عَلٰى
کہا گیا نشانیوں توحید سے زیادتی کنبہ کی اوپر
بِسَاطِ التَّوَكُّلِ نقل است که خواجه ممشاد علو دینوری گفت که
بچھونے توکل کے
من قرضی بود شبی هم او ازان بر دل غالب آمد دل تنگ شدم در خواب
دیدم که گوینده میگوید يَا بَخِيْلُ اَخَذْتَ هٰذَا الْمِقْدَارَ اَخَذْنَا
اے بخیل لیا تونے یہ اندازہ لیے
عَلَيْكَ الْاَخْذَ وَعَلَيْنَا الْعَطَاءَ پس از خواب بیدار شدم در صباح آن
اوپر تیرے لینا اور میرے اوپر بخشش کرنا۔

چندان نوح بپسید که از قوم من یکی نارع آمدم القوی المتین القوة
يُطلق على معانٍ اقصاها القدرة التامة والبالغة
اور اکثر حقیقت قوت اطلاق کی جاتی ہے [illegible] جنکے انتہا اسکا قدرت پوری اور بڑی ہے
الى الكمال والله تعالى قوى بهذا المعنى والمتانة شدة الشئ
طرف کمال کے اور اللہ تعالے ازروی ساتھ اس معنی کے اور مضبوطی کیا ہو کہ سختی ایک چیز کی اور مضبوطی اسکے
واستحكامه پس حق تعالى ست كه بعون معاونت هيچ كسے محتاج نيست بلكه
توانای و قادر است بر هر چه اگر خواهد تلف کند و هلاک گرداند انانرا که دعوی
بر توانای قدرت دارند و خود را بر غلط قوی پندارند همچو آنانکه چون قوم
نوح علیه السلام را وقت هلاک رسید پسر نوح علیه السلام پسر را بر کشتی سوار
شدن فرمود و او نافرمانی نمود اخذته العزة بالاثم
پکڑا اسکو عزت نے ساتھ گناہ کے
بر کوهے بر آمد که پشت خواست و خانه از آبگینه ساخت و خود اندرون آن انداخت
حقتعالے برائے درستی قول لا عاصم الیوم بکثرت بول او را مبتلا کرد
چندانکه خانه پر شده او غرق گشت الولی الحمید الناصر وقيل
دوست رکھنے والا اور تعریف کیا گیا یعنی اسکے کام ساز ہی کرنے والا
معناه متولى امر الخلائق وقيل العبد منه ان يحب
کام خلق اللہ کا اور فائدہ بندہ کا اس اسم سے یہ ہے کہ دوست رکھے اللہ کو اور رسول اسکے کو
الله ورسوله ويحب اولياءه ويحبهم سعى في نصرة
اور دوست رکھے دوستوں اسکے کو اور کوشش کرے بیچ مدد [illegible] دین اسکے کے
دينه [illegible] اولياءه [illegible] تمامے مرشدان [illegible] کرد توفیق

خبر از زبانی دارد و اگر قصد خطوری کند از زبان نگاهش دارد و اگر تقصیری رود طاعت بجوید
نیابد و نباید از خدمت بود [illegible] از توفیق و تائید و این علامت سعادت است و امارات
شقاوت بر خلاف است [illegible] امارات ولایته ایشان بر ترقه
بود تا فی قلب اولیائه الحمید المحمود المستحق

یعنی اس نام کے تعریف کیا گیا لائق واسطے

للثناء فانه الموصوف بكل كمال المولى بكل نوال وان

سراہنے کے پس تحقیق وہ صفت کیا گیا ساتھ ہر کمال کے صاحب ہونیوالا ساتھ ہر بخشش کے

من شيء الا يسبح بحمده بلسان الحال فهو الحميد المطلق

اور نہیں کوئی چیز مگر تسبیح کرتی ہے ساتھ تعریف اسکی کو ساتھ زبان حال کے پس وہ تعریف کیا گیا مطلق

می آرند که داود علیه السلام در مناجات خود گفت

الهي انشكرك وشكري لك نعمة منك

اے اللہ شکر کریں ہم تیرا اور شکر میرا واسطے تیرے نعمت ہے تجھ سے تو سبحانہ فرمود کہ

فقال الآن قد شكرتني المحصي العالم الذي يحصي

اب شکر کیا تو نے مجھ کو شمار کرنیوالا جاننے والا جو شمار کرتا ہے جانی

المعلومات ويحيط بها احاطة العاد لما يعده

گئی چیزوں کو اور گھیر لیتا ہے انکو گھیرنے گننے والا اسکو ساتھ گنتی اپنے کے

پس ہر که دانسته که [illegible] دو [illegible] او [illegible]

انفاس وی نگاه داشته شود [illegible]

المبدئ المعيد المحيي المميت [illegible]

پیدا کرنیوالا دوبارہ پیدا کرنیوالا زندہ کرنیوالا مارنیوالا معانی ان ناموں کے

بَيَانُ اَلْحَیُّ ذُو الْحَيٰوةِ وَهُوَ الْفَعَّالُ الْمُدْرِكُ

ظاہر ہین زندہ صاحب زندگی اور وہ کرنیوالاہے پانے والاہے

سے آرند مردے مرمردی دیگر را نوشتہ کہ فلان دوستم وفات یافتہ وازدنیا گذشتہ پس رفتہ آن شخص جواب نوشتہ چرا کسی را دوست داشتہ کہ او بمیرد

اَلذَّنْبُ لَكَ حَيْثُ اَحْبَبْتَ الْحَيَّ الَّذِي يَمُوتُ هَلَّا اَحْبَبْتَ

گناہ تیرا ہے یہان تک کہ دوست رکھا تو نے زندہ کو جو مریگا کیون نہ دوست رکھا تو نے

حَيًّا الَّذِي لَا يَمُوتُ حَتَّى لَا تَبْكِي

زندہ کو جو نہ مرے یہانتک کہ نہ رو دے

اَلْقَيُّوْمُ الْقَائِمُ بِنَفْسِهِ الْمُقِيْمُ لِغَيْرِهِ وَهُوَ قِيْلَ اِطْلَاقُ

تو معنی اس نام کے ٹھہرنیوالا ساتھ ذات اپنی کے ٹھہرانیوالا واسطے غیر اپنے کو اور وہ اوپر اطلاق

اَلْقَيُّوْمِ لَا يَصِحُّ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى قِيْلَ مَنْ اَهْتَمَّ

قیوم کے نہین صحیح ہوتا مگر اوپر اللہ تعالے کے کہا گیا جسنے اہتمام کیا

لِلْغَيْرِ لَيْسَ لَهٗ عِنْدَ اللّٰهِ قَدْرٌ

واسطے غیر کے نہین اسکو اللہ کے نزدیک مرتبہ ۔

واین ازجہت آن گفتہ اند کہ نباید مر اہل تحقیق را اہتمام بودن بغیر و بغیر زندگی گفتہ است کہ جمیع کراستہا سے دنیاوی وآخروی است ۔ اَقَلُّ عِنْدَ اللّٰهِ

کمتر نزدیک اللہ کے

از کاسہ بغیر و سلطان فے پس ہر کہ بخواند از سلطان وقت کاہی ہرگ

فَقَدْ نِهْمَرِيْ وَشَتَّتَهٗ اَلْوَاجِدُ هُوَ الَّذِي يَجِدُ كُلَّمَا

پس تحقیق کمتر ہوئی ہمت اوسکی وہ ہے جو پاتاہے پانیوالا جسکو

يَطْلُبُهٗ وَيُرِيْدُهٗ وَلَا يَفُوْتُهٗ شَيْءٌ مِنْ ذٰلِكَ وَقِيْلَ الْغَنِيُّ الَّذِي

طلب کرتاہی اور ارادہ کرتاہی اوسکو اور نہین فوت ہوتی اوسکو کوئی چیز اس سے اور کہا گیا ہے پروا فایدہ کی

امام یوسفے رو و باری را پرسیدند از وجد در حالت سماع پس گفت

مکاشفة الاسرار الی مشاهدة المحبوب سبحانه

کھولنا بھیدوں کا طرف مشاہدہ معشوق کے

و نیز گفته اند لا یضر نقصان الواجد مع نقصان العلم

نہیں نقصان کرتا نقصان وجد کرنیوالے کا ساتھ نقصان علم کے

و نیز آورده اند که نزدیک خواجه سری سقطی رحمه الله تعالی ذکر وجد کردند پس فرمود

یبلغ بحیث یضرب وجهه بالسیف ولا یشعر الواجد

پہنچتا ہے شاید اس طرح کے کہ مارا جاتا ہے منہ اپنا ساتھ شمشیر کے اور نہیں خبر ہوتا اوسکو واجد

بعضی گفته اند الوجد الاحد لاتی المتعالی عن التمییز فان الواجد

کہا بعضوں نے [illegible] وجد [illegible] ایک کیلا [illegible] واجد

تطلق علی مرادها عدم التجربة والاهتمام

اطلاق کیا جاتا ہے اوپر مراد لغوی جو کہ اوسکی عدم تجربہ اور عدم اہتمام

و شیخ [illegible] بمعنی است و اطلاق این لفظ بر قصد و همت آمده است اما لفظ آنکه

برای این معنی بسیار آمده است. وقیل الاحد ان لا یکون لک تطیر فی الافعال

اور کہا گیا [illegible] پیدا نہ ہو اسکو [illegible] فعلوں کے

خواجه جنید رحمه الله گفته است التوحید افراد القدم عن الحدث

توحید یکتا کرنا قدم کا نو پیدا ہوئی سے

بعضی گفته اند علامت صحت توحید آن است که اضافت روی [illegible] نشود

چنانکه گوید این چیز مرا است یا از من است یا بمن است

وقیل [illegible] الصحبة [illegible]

اور کہا گیا [illegible]

إليه في الحوائج ويقصد إليه في النوائب۔

طرف اس کے بیچ حاجتوں کے اور قصد کیا جاتا ہے طرف اس کے بیچ مصیبتوں کے

پس چون بنده دانسته که قصد و توجه در قضاء حاجات بسوی حضرت او باید که فاقه خود بدو نماید و سر حاجات خود بدو گشاید مثل ست که در شعر زیارت قبر رسول علیه السلام بجا آورد و دست بمناجات برآورد و گفت الهی اگر من بنده را بیامرزی این دوست تو شاد کردد و اگر مرد نکنی بتحقیق شاد شود دشمن تو شیطان و بنده برتوقع آن ست که شادی دوست در حضرت تو بهتر و برتر خواهد بود بر شماتت عدو

القادر والمقتدر معناهما ذو القدرة

معنی ان دونوں کے صاحب قدرت

والمقتدر أبلغ ومن حظهما أن لا يوصف بهما إلا الله

اور مقتدر زیادہ تر قدرت والا اور حظ ان دونوں کے سے یہ کہ نہ تعریف کیا

فمن عرف أن مولاه قدير سكن عن الانتقام فإن صنيع

جاوے ساتھ انکے سوائے خدا کے پس جس نے پہچانا یہ کہ صاحب اسکا قادر ہے ٹھہر گیا بدلہ لینے سے پس

الحق له وانتقامه له أتم من انتقامه لنفسه۔

تحقیق کام اللہ کا اسکے واسطے اور بدلہ لینا اسکا اسکو تمامتر ہے بدلہ لینے اپنے سے واسطے ذات اپنے کی۔

آورده اند که حق تعالی وحی فرستاد بر یعقوب پیغمبر علیه السلام که تو کنیزکی خریدی و او را با پسر مادر گشته میان ایشان تفریق کردی پس تا آنکه پسر آن جاریه مثل یوسف علیه السلام ترا انتو باز نرسانم روایت کرده اند که حاملان عرش تسبیح ایشان تسبیح وارد سبحان الله على حلمه بعد علمه۔

پاک ہے اللہ کو شمار بردباری اسکے کے بعد علم اسکے کے

پوچھا ہے بکر ابن تسبیح وار ند سبحان اللہ عن عفوہ بعد قدرتہ
پاکی ہے اللہ کو شمار معافی کرنیکے کی بعد قدرت اوس کے

المقدم المؤخر هو الذي يقدم الاشياء بعضها على
وہ ہے جو مقدم کرتا ہے چیزوں کو بعضے اونکے اوپر

بعض اما بالعلم كتقديم الاسباب على مسبباتها
بعضے کے یا ساتھ علم کے جیسا مقدم کرنا اسباب کا اوپر مسبب کئے ہوئے کے

او بالشرف والقربة كتقديم الانبياء والصالحين على من عداهم
یا ساتھ بزرگی اور نزدیکی جیسا مقدم کرنا پیغمبروں کا اور نیکبختوں کا اوپر ماسوا اونکے کے

ہے ارشاد امام ابو علی دقاق رحمہ اللہ تعالے در روز عید در انبوہ خلق نگاہ کرد
وگفت اگر بگوئید مرا کہ فردا لے ازین خلق بیشتر از تو دیدار خدا تعالے خواہد دید
در زمان ہلاک گردم و روح من از تن بیرون رود

الاول والآخر مبدء الوجود ومنتهاه الظاهر
جاہے ابتدا وجود کا اور جاہی انتہا اوسکا

الباطن الظاهر وجوده باياته وبدلائله المتينة في
اسے ظاہر ہے وجود اوسکا ساتھ نشانیوں اپنی کے اور دلیلوں اپنی کے کہ مضبوط ہیں بیچ

ارضه وسمائه الوالي هو الذي تولى الامور
زمین اوسکی اور آسمان اوسکے کے — وہی کارساز ہے کاموں کا۔

ومالك الجمهور المتعالي هو البالغ في العلاء
اور مالک سب کا — وہ بلند تر ہے بیچ بلندی کے

المنزه عن النقائص البر هو المحسن
اور پاک نقصانوں سے — وہ نیکی کرنیوالا ہے

می آرند که امام حسن بن علی علیهما السلام با فاطمه رضی الله عنها چیزی می‌خورد
روزی فاطمه پرسید ای فرزند چرا در خوردن چیزی با من شریک نمی‌شوی
گفت می‌ترسم از آنکه نظر تو بر چیزی افتد و من در بر داشتن آن چیز سبقت
نمایم پس عاق گردم فاطمه علیها السلام گفت۔

كُلْ معي يا بُنَيَّ وانت مِنّي في حِلٍّ۔

کہا واسطے حسن کے ای بیٹے میرے پس تو مجکو ہے بیچ حلال کے۔

و نیز آورده اند که نیکوئی کردن مرید و شاگرد در حق استاد و پیر باید که بیشتر از آن
باشد که در حق مادر و پدر از آنکه پدر نگاه دارد پسر را از آفات دنیا و پیر
نگاه دارد از آفات آخرة والاب یُرَبّی وَلَدَه بنعمته والشیخ یُرَبّی المرید بهمّته

اور باپ پالتا ہی بیٹے اپنے کو ساتھ نعمت اپنی کے اور شیخ پالتا ہی مرید کو ساتھ ہمت اپنی کے

الله الذي يجود بالانعام على كل من حلّ عقدة ضرّه ويرجع الى الدوام الطاعة
جو رجوع کرتا ہی ساتھ بخشش کے اوپر ہر گنہگار کے کہ کہولے گرہ ہٹ اپنی کی اور پھر آوے طرف لازم طاعت کے

بقبول توبته قال عليه السلام ان الله يبسط يده
ساتھ قبول کرنے توبہ اپنی کے فرمایا علیہ السلام تحقیق اللہ دراز کرتا ہی ہاتھ اپنا بیچ رات کے

بالليل ليتوب مسيء النهار ويبسط يده بالنهار ليتوب مسيء الليل حتى تطلع
تو کہ توبہ کریں گنہگار دن کا اور دراز کرتا ہی ہاتھ اپنا بیچ دن کے تو کہ توبہ کریں گناہگار رات کا

الشمس من مغربها در شرح اوراد بہشت قال صاحب الفائق
یہاں تک کہ طلوع کرے آفتاب مغرب اپنی سے
کہا صاحب فائق نے دراز کرنا ہاتھ کا

بسط اليد كناية عن الجود ومن عجيب بسط يد كالاستطعام
اشارہ ہی بخشش سے سوائے ضیال کرنے ہاتھ کو
اور نہ

متنا ۵ اِنَّ اللّٰهَ جَوَادٌ بِالْغُفْرَانِ لِلْمُسِيءِ التَّائِبِ لات

معنی اسکے یہ ہیں تحقیق اللہ بخشش کرنیوالا ہے ساتھ مغفرت کے واسطے گنہگار توبہ کرنیوالے کے واسطے اسکے

قَوْلُهُمْ مَبْسُوطُ الْيَدِ وَالْجُودِ عِبَارَتَانِ مُتَوَافِقَتَانِ عَلَى مَعْنًى وَاحِدٍ

کہنا انکا کشادہ کیا گیا ہاتھ اور بخشش کرنیوالا دو عبارتیں ہیں لگے پیچھے اپنے والے بیچ معنی ایک کے

ولفظ تواب مشتق نسبت از توبہ و [illegible] یعنی گویند تواب آن است

کہ آسان کند مر گنہگار را اسباب توبہ و بدان توفیق بخشد و بیدار گرداند غافلان را

از خواب غفلت و مطلع کند بر عاقبت کار گناہ کہ چہ بار آرد۔

وَسَعَةُ الْبَسْطِ مِنْهُ أَنْ يَكُونَ وَإِنَّمَا يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عَبْدٍ

اور فائدہ چوڑے کا اس سے یہ کہ ہوئے مضبوط ساتھ قبول توبہ کے بیچ امید

أَيْسَ مِنَ الرَّحْمَةِ بِكَثْرَةِ الذُّنُوبِ

نا امید ہونے والا رحمت سے ساتھ زیادتی گناہوں کے۔

و اللہ گنہگاران عذر ہا قبول کند و درگزرد و آرند کہ رسول علیہ وآلہ السلام

در شب عرفہ مر امت خود را دعا کرد و امرزش خواستن فرمان شد کہ ہر چہ فیما

حضرت ما بود از ان درگذشتیم و امرزیدیم اما [illegible] کہ در حق مخلوق واقع شدہ

است آن را نبخشیم رسول علیہ وآلہ السلام درخواست امرزش مزید کرد و گفت

اللّٰهُمَّ إِنَّكَ قَادِرٌ عَلَى أَنْ تُعَوِّضَ خُصُومَهُمْ فَلَمْ تُجِبْهُ آلت

اے خدا تحقیق تو قادر ہے اوپر اسکے کہ راضی کرے تو دشمنوں انکے کو پس نہ قبول ہوا

الآیۃ فَلَمَّا كَانَ غَدَاةَ الْمُزْدَلِفَةِ أَوْحَى اللّٰهُ تَعَالَى

[illegible] مزدلفہ کی [illegible] ساتھ قبولیت کے۔

إِلَيْهِ بِالْإِجَابَةِ چون دعا ایش مستجاب شد صلی اللہ علیہ وسلم تبسم کرد و خوشنود [illegible]

عَجِبْتُ مِنْ عَدُوِّ اللّٰهِ اِبْلِيْسَ كُلَّمَا اَجَابَ اللّٰهُ دُعَائِي

تعجب کیا ہون سے دشمن خدا شیطان سے جب قبول کیا اللہ نے دعا میری

دَعٰی بِالْوَيْلِ وَحَثٰى بِالتُّرَابِ عَلٰى رَأْسِهٖ ـ

پکارا ساتھ ہلاکی کے اور لپ بھر کر مٹی ڈالے اوپر سر اپنے کے

اَلْمُنْتَقِمُ اَلْمُعَاقِبُ لِلْعُصَاةِ عَلٰى مَكْرُوْهَاتِ الْاَفْعَالِ

عذاب کرنے والا واسطے گنہگاروں کے اوپر بری کاموں کے

واز بندہ مومن انتقام صادر نشود مگر بر اعدا او امیر لعماء

اَحَقُّ الْاَعْدَاءِ بِالْاِنْتِقَامِ نَفْسُهٗ در خبر ست ... ذات

لائق تر دشمنوں کا ساتھ عذاب کرنیکے نفس اسکا ہے جیسا فرمانی کرنا ہی

اِنْ تَعْصِ فِيْ سَلَّطْتُ عَلَيْهِ مَنْ لَّا يَعْصِيْنِيْ ـ

وہ شخص کہ پہچانتا ہو مجکو غالب کرتا ہون اوپر وہ شخص کہ نہیں پہچانتا مجکو

خبر آوردہ اند کہ جماعتے از مومنان بر پیغامبری بیامدند و پرسیدند کہ علامات

خشنودی حق تعالیٰ از بندگان چیست پس وحی فرستاد حق تعالیٰ بر آن پیغامبر

قُلْ لَهُمْ اِنَّ عَلَامَةَ رِضَائِيْ عَنْهُمْ اَنْ اُوَلِّيَ اُمُوْرَهُمْ

کہو تحقیق نشانی رضا میرے کی یہ کہ والی کرتا ہون انکی کاموں کیا بہتر

خِيَارَهُمْ وَعَلَامَةُ غَضَبِيْ اَنْ اُوَلِّيَ اُمُوْرَهُمْ شِرَارَهُمْ

اور نشانی غضب میرے کی یہ کہ والی کرتا ہون کاموں انکے کا بدتر انکا

اَلْعَفُوُّ الَّذِيْ يَمْحُو السَّيِّئَاتِ وَيَتَجَاوَزُ عَنِ الْمَعَاصِيْ وَ

عفو وہ شخص کہ مٹاتا ہو برائیوں کو اور در گزر کرتا ہو گناہوں سے اور وہ ابلغ ... عفو

هُوَ اَبْلَغُ مِنَ الْغُفْرِ ـ مراد ازکہ چیرے بود صاحب عہد و فات یافت در

خواہش دیدند پس دیدند کہ حقتعالے با توجہ کرد و گفت۔

أَفَأُسِيءُ فَقَالَ لَوْلَا إِنِّي أَسْتَحْيِي شَيْبَتَكَ لَعَذَّبْتُكَ

تو کیا مجھکو پس کہا اگر نہ ہوتا یہ کہ میں حیا کرتا ہوں بڑھاپے تیرے سے البتہ عذاب کرتا تجکو

الرَّؤُفُ ذُو الرَّأْفَةِ وَهِيَ شِدَّةُ الرَّحْمَةِ۔

صاحب مہربانی کا اور وہ سختی رحمت کی۔

مروی است کہ رسول علیہ و آلہ السلام بر سر عورتے گذشت کہ نان می پخت و کودکی در کنار داشت پس گفت آن زن کہ یا رسول اللہ من شنیدہ ام کہ تو گفتی کہ حق تعالے ارحم الراحمین است و از آنچہ شفقت مادر در حق فرزند بود رحم او در باب بندگان ازان بیشتر است رسول فرمود تحقیق ہم چنین است عورت گفت یا رسول اللہ مادر ہرگز فرزند خود را درین تنور نیندازد۔

فَبَكَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ إِنَّ اللهَ

پس رو دیے پیغمبر خدا درود خدا اوپر انکے اور سلام اور کہا بتحقیق خدا

يُعَذِّبُ بِالنَّارِ إِلَّا مَنْ أَنِفَ مِنْ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ ۔ الْمَلِكُ

نہیں عذاب کرتا ساتھ آگ کے مگر اسکو کہ بیزار ہوا اس سے کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ

الْمَلِكُ يُجْرِي الْأُمُورَ فِيهِ عَلَى مَا شَاءَ لَا مَرَدَّ لِقَضَائِهِ وَلَا مُعَقِّبَ

جاری کرتا ہے کاموں کو بیچ اسکے اوپر اسکے کہ چاہے نہیں کوئی پھیرنے والا اسکی قضا کو اور نہیں

لِحُكْمِهِ فَمَنْ عَرَفَ تَجَلَّى لَهُ تَذَلَّلَ وَتَوَاضَعَ۔

پیچھے ڈالنے والا اسکے حکم کو پس جسنے پہچانا بزرگی اسکی کو ذلیل کیا آپ کو اور عاجزی کی

آوردہ اند کہ گرد پایہ عرش و جبرئیل فرشتگانند کہ ایشان یکدم از گریہ باز نیاسایند

و ہر چکان قطرہ از گریہ ایشان ہیچکد حق تعالے ازان فرشتگان می آفریند

وایشان سر چه ندارند تا روز قیامت شود و بجو بینه ماسبب پاک حق بیاید بلک

... آرند هر فرشته برسم حاجت خلیفه بیامد و او را در نماز یافت در دل کرد چه بخواهم ...

کرا فرمود چون من محتاج است حاجت نخواست . برفت چون حجاج از نماز فارغ شد

او را طلبید و حاجتی که داشتند روا گردانید

المقسط الذی ینصف المظلومین و یرد بأس الظالمین

وہ ہے جو انصاف کرتا ہو مظلوموں کا اور رد کرتا ہو عذاب ظالموں کو

المستضعفین گفته اند اگر مرو را ثواب هفتاد پیغمبر باشد و ... باشد

... در بهشت در نیاید تا خوشنود ش بکند

وقیل یؤخذ بنصف فضة ستمائة صلوة مقبولة

اور کہا گیا کہ پیسہ جاتینگے ساتو دین چاندی کے سات سو نماز قبول کئے گئین

هو المؤلف بین اسباب الحقایق المختلفة والمتضادة ...

وہ ہے الفت دینے والا بیچ درمیان سببوں حقیقتوں مختلف اور برعکس کے ...

ومتمازجة فی الانفس الغنی هو الذی ... کل شیء

اور ... ملے ہوے بیچ ذاتوں کے — وہ ذات ہے جسنے [illegible]

ما یحتاج الیه بحکمته وسبقت کلمته الباری

جسکی طرف اسکو حاجت ہے ... حکمت ... اور ... کی بات ...

هو الذی یرفع اسباب الکمال والنقصان فی الابدان

وہ ذات ہے جو دور کرتا ہے سبب کمال اور نقصان کے بیچ بدنوں ...

والاذهان النافع الضار هو الذی یصدر عنه النفع والضرر

ذہنوں کے — وہ ذات پاک ہے کہ صادر ہوتا ہے اسی سے نفع اور ضرر

نقل سنت اول سطر کہ نوشتہ شد در لوح محفوظ این بود
أَنَا الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنَا مَنْ لَمْ يَسْتَسْلِمْ بِقَضَائِي وَلَمْ يَصْبِرْ
میں ایسا ہوں کہ نہیں کوئی معبود مگر میں جو نہ راضی ہو ساتھ حکم میرے کے اور نہ صبر
عَلٰى بَلَائِي وَلَمْ يَشْكُرْ عَلٰى نَعْمَائِي فَلْيَطْلُبْ رَبًّا سِوَائِي النُّور
اوپر بلا میری کے اور نہ شکر کرے اوپر نعمتوں میری کے پس چاہیے کہ ڈھونڈے رب سوا میرے
هُوَ الظَّاهِرُ بِنَفْسِهِ وَالْمُظْهِرُ لِغَيْرِهِ الْهَادِي هُوَ الَّذِي أَعْطٰى
وہ ہے کہ ظاہر ہو ساتھ ذات اپنی کے اور ظاہر کرنیوالا ہو واسطے غیر اپنے کے وہ ذات ہے جس نے بخشی
كُلَّ شَيْءٍ خَلْقَهُ فَهَدٰى الْمُبْدِعُ هُوَ الَّذِي أَتٰى بِمَا لَمْ
ہر چیز کو پیدائش اس کی وہ ذات پاک ہے جو لایا ہے ساتھ اس چیز کے
يَسْبِقْ إِلَيْهِ شَيْءٌ الْبَاقِي الدَّائِمُ الْوُجُودِ الَّذِي لَا يَقْبَلُ
کہ نہیں پیش دستی کی طرف اس کی کسی چیز نے۔ وہ ہے کہ ہمیشہ ہو وجود اس کا جو کہ نہ قبول کرے
الْفَنَاءَ الْوَارِثُ الْبَاقِي بَعْدَ فَنَاءِ الْعِبَادِ فَيَرْجِعُ إِلَيْهِ
فنا کو رہنے والا پیچھے فنا ہونے بندوں کے پس رجوع ہوتے ہیں طرف اس کی
الْأَمْلَاكُ الرَّشِيدُ الَّذِي يَنْسَاقُ تَدْبِيرُهُ فِي الْأَشْيَاءِ
املاک وہ ہے جو جاری ہوتی ہے تدبیر اس کی بیچ چیزوں کے
إِلٰى غَايَاتِهَا عَلٰى سُنَنِ السَّدَادِ مِنْ غَيْرِ اسْتِشَارَةٍ وَ
طرف انتہا اس کے کے اوپر طریقوں راستی کے بغیر مشورہ طلب کرنے اور
إِرْشَادٍ وَقِيلَ هُوَ الْمُرْشِدُ۔
راہ بتانے کے اور کہا گیا وہ راہ دکھانے والا ہے۔
آوردہ اند کہ بزرگے حکایت کرد کہ من مصاحب ابراہیم بن ادھم بودم در طریق

مگر این شرط بسته بود که نظر خود هیچ بیکی نیفگنم ما بهر خدا پس بسیار روزها بر یکی
در طواف بودیم و ابراهیم هر زمان نظر سوی او میکرد پس این شرط یاد
دادنیدم ابراهیم گفت همچنان ست اما این پسر پسر من ست پس گفتیمش چگونه
خود را برو پیدا نمی کنی گفت مے چیزی را که برای خدا گذاشتم سوی آن باز نگردم
و گفت اگر باور نداری برو تحقیق کن اما از ما نشان ندهی پس رفتم و از پسر
پرسیدم که کیستی و از کجائی گفت پسر ابراهیم ادهم هستم من گفته اند که پدر تو هر سال حج
میکند آمده ام تا باشد که به بینم پس سوی ابراهیم آمدم شنیدم که این بیت گفت

هجرت الخلق طرا في هواكا	وايتمت العيال لكي اراكا
چھوڑا میں نے خلق کو تیری خواہش میں	اور یتیم کر دیا کنبے کو تاکہ دیکھوں تجھ کو

الصبور هو الذي لا يستعجل في مواخذة العصاة
وہ ہے جو نہیں جلدی کرتا بیچ مواخذہ گنہگاروں کے اور
معاقبة المذنبين والفرق بينه وبين الحليم ان الصبور
عذاب کرنے گنہگاروں کو اور فرق درمیان اس نام کے اور درمیان حلیم کے یہ ہے کہ نام
يشعر بانه يعاقب في الآخرة بخلاف الحليم واصل
مبارک صبور اشعار کرتا ہے اسبات کا کہ عذاب کریگا آخرت میں برخلاف حلیم کے اور اصل
الصبر حبس النفس عن المراد فاستعير لمطلق التأني
صبر کی روکنا نفس کا ہے مراد سے پس استعارہ کیا گیا واسطے مطلق ڈھیل کے بیچ کرنے کے
نقل ست از ابو علی دقاق که او گفت صبر آن ست که بلا را بر زبان نیارد و نام
نگیرد و بلا صبر آن ست که ترک اعتراض بر قدر کند و مصیبت را هیچ نه پندارد
مهتر ایوب شایسته ست که او گفت مسني الضر حق سبحانه تعالی در مدح او

انّا وجدناه صابرًا الذی لیس کمثله شیء وهو السمیع العلیم

[illegible] پایا اسکو صبر کرنے والا ہے نہیں مانند اس کے کوئی چیز اور وہ سنتا دیکھتا ہے

اینجا باید دانست چون شرح الحمد لله رب العلمین چون

سب تعریف اللہ کو جو رب تمام جہان کا ہے۔

شرح اسمار صفات حضرت کردگار جل جلاله در اشغال و اذکار مشرب شطاریه یکی از لوازمه بود و صافات مسهود به شرح آوردن خلاف سنت بزرگان آن و دشوار نمود تمام بود نه نام در شرح آمد تا سر نامحرمی گرد اسرار نگردد اما چون مرشد کامل در مرید صادق که طالب و مرید ست بیند که اثر فنا فی الشیخ در وی ظاهر شد و از عقیده و اعتراض بیرون آمد و از تقیید و سواس رسید یعنی در فعل و قول شیخ در باطن وی انکار نیست و احتیاج تاویل نمانده ست و در محل یگانگی و صدق و محبت رسید چنانچه معتقد بود محبت شد از مزاحمت تاویل جوئی سبب اخلاص که در باطن وی پدید آمد خلاص یافته پس مرشد او را تلقین دیگر فرماید غیر از یا التماس تلقین صفات ثلث مرصاحب اهتمام را تمام بشارت ست بدین مقطعات بر بشارت مذکور و اشارت ست س ب ع د ق ج ن ش ش ب

ج ق ذ ع ب ش مع العروج و النزول باز چون وی در بین شغل مواظبت نمود و ملازمت افزود و آثار اسرار آن بهره مند گشتن از بین ملفوظات تلقین کند که در پرورش چون شیر ست و این مقطعات برا

[illegible] سیرست [illegible]

[illegible] اسرار حقیقت این اذکار بر مرید تا بد و ظلمت او بجمال رسد و کمال یابد و انوار [illegible] ملکوت و جبروت و اسرار لاهوت روشن گردد آنگاه تربیت دیگر فرماید که مقطعا

حال را چون آب زلال ست و این مقطعات بر مضمون آن شغل دال ست

ب ب ھ ر غ ب ا ط د ح ق ق ق ق ح د ب ا ط ع د ن ھ ر ب ب

و تلقینات چون اختصار مختارست بتطویل نپرداز د و این قول بندگی مخدوم

شیخ عبد الله قدس سره العزیز ست هُوَ الْهَادِیْ وَاللّٰهُ یَهْدِیْ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْم

وہ راہ دکھلانیوالا اور اللہ راہ دکھاتا ہو طرف راہ سیدھی کے

فصل نهم در فضل ذکر نفی و اثبات و مداومت نمودن با کمال استقامت و ثبات

فضلے ازین ذکر در ذکر رفته است و نیز کلمات چند دیگر گفته شود که تا معلوم

طالبان صادق گردد که غیر حق سبحانه و تعالی از دل دور کردن اهم مهمات ست

و مقصود و لباب لباب و مطلوب جانهای اولی الالباب مفهوم این ذکرست و

این را در اصطلاح مشائخ ما محاربه اصغر گویند و گفته اند که اصل کار روسیاهی

روزگار همین ست ہ روزم این شد روزگارم این ست * جو بیند صیدم

و شکارم این ست * در روضه زنده و سپید آورده ست۔

قَالَ وَسَمِعْتُ الزَّاهِدَ اَبَا اِسْحٰقَ اِبْرَاهِیْمَ بْنَ اِسْحٰقَ

کہا اور سنا مین نے زاہد ابا اسحق ابراہیم بیٹے اسحق کو کہ

یَحْکِیْ عَنْ مُعَاذِ الرَّازِیِّ اَنَّهٗ قَالَ الصَّبْرُ مِفْتَاحُ

حکایت کرتا تھا معاذ رازی سے یہ کہ آپنے کہا صبر کنجی

الْفَرَجِ وَالشُّکْرُ مِفْتَاحُ الزِّیَادَةِ وَالذِّکْرُ مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ

کشادگی کی ہے اور شکر کنجی زیادتی کے ہے اور ذکر کنجی بہشت کی ہے

و در مفتاح الجنان از خلاصة الحقائق آورده ست سوال از حضرت پیغمبر را از اشیا

باقی در قبالی ثمن ست و ثمن بهشت چیست جواب پرسیده شد رسول علیه واله

السلام فرمود کہ ثمن بہشت لا الہ الا اللہ ہست و درر وضہ زند و

قَالَ فَاِذَا عَرَضْنَا اَفْضَلَ الذِّكْرِ يَجِبُ اَنْ يُعْرَفَ اَيُّ الذِّكْرِ

کہا جب عرض کیا ہم نے افضل ذکر کو واجب ہے یہ کہ پہچانے تو کون سا ذکر

اَفْضَلُ قَالَ اَفْضَلُ الذِّكْرِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَفْضَلُ الشُّكْرِ

افضل ہے پس افضل ذکر کا لا الہ الا اللہ ہے اور افضل شکر کا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ وَ

کلمہ الحمد للہ ہے اور ابی ہریرہ سے ہے راضی ہوا اللہ اس سے پیغمبر سے اوپر

اٰلِهِ السَّلَامُ اَنَّهُ قَالَ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ

اور انکی آل پر سلام یہ کہ انہوں نے فرمایا جس نے کہا لا الہ الا اللہ ایک ہے وہ نہیں ساجھی

لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ فِيْ يَوْمٍ مِائَةَ

اسکا اسیکی بادشاہی اور اسیکو تعریف ہے اور وہ اوپر ہر چیز کے قادر ہے بیچ

مَرَّةٍ كَانَتْ عَدْلَ عَشْرِ رِقَابٍ وَكُتِبَ لَهُ مِائَةُ حَسَنَةٍ وَمُحِيَتْ

ایک دن کے سو بار ہوگا وہ برابر دس بردوں کے اور لکھا جاوے اسکو سو نیکی اور مٹائی

عَنْهُ مِائَةُ سَيِّئَةٍ وَكَانَتْ حِرْزًا مِنَ الشَّيْطَانِ يَوْمَهُ ذٰلِكَ

جاوینگی اس سے سو برائی اور ہوگا پناہ بیچ شیطان کے اس دن

حَتّٰى يُمْسِيَ وَلَمْ يَأْتِ اَحَدٌ بِاَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهٖ اِلَّا رَجُلٌ

یہانتک کہ شام کرے اور نہ لاویگا کوئی افضل اس چیز سے کہ لایا وہ مگر ایک مرد

عَمِلَ اَكْثَرَ مِنْهُ قَالَ وَمَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ

کہ عمل کیا اسنے زیادہ اس سے فرمایا اور جس نے کہا پاک ہے اللہ اور حمد کرتا ہوں حمد اسکی

فِيْ كُلِّ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ حُطَّتْ عَنْهُ خَطَايَاهُ وَاِنْ كَانَتْ مِثْلَ

بیچ ہر دن کے سَو مرتبہ دور کئی جاوینگے اُس سے خطائین اُسکی اور اگر ہووین مانند

زَبَدِ الْبَحْرِ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ قُلْتُ

جھاگ دریا کے اور روایت ہے ابی ہریرہ سے راضی ہو اللہ اُس سے یہ کہ انہون نے

یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ اَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِكَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ

کہا اے پیغمبر خدا کے کون ہے نیکبخت ترین لوگون کا ساتھ شفاعت تیری کے دن قیامت کے

قَالَ لَقَدْ ظَنَنْتُ یَا اَبَا هُرَیْرَةَ اَنْ لَّا یَسْئَلَنِیْ اَحَدٌ مِّنْ سِوَاكَ لِمَا

فرمایا البتہ تحقیق گمان کیا مین نے اے ابو ہریرہ نہین پوچھیگا مجھ سے کوئی اُن میں کہ سوا تیرے

رَاَیْتُ مِنْ حِرْصِكَ عَلَی الْحَدِیْثِ اَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِیْ یَوْمَ

ہین واسطے اُسکے دیکھا مین نے حرص تیری اوپر حدیث کے نیکبخت ترین لوگون کے ساتھ شفاعت میری کے

الْقِیٰمَةِ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ خَالِصًا مِّنْ قِبَلِ نَفْسِهٖ قَالَ

دن قیامت کے جس نے کہا لا الہ الا اللہ خالص طرف نفس اپنے کے سے کہا

فَبَانَ مِنْ هٰذِهِ الْاَشْیَاءِ اَنَّ اَفْضَلَ الذِّكْرِ هٰذَا

پس ظاہر ہوا ان چیزون سے یہ کہ افضل ذکر یہ ہے

و در شرح مشارق در معنی این حدیث گفتہ است ۔ اَلْخَالِصُ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ

خالص ہر چیز سے

هُوَ الَّذِیْ لَا یَشُوْبُهٗ شَیْءٌ اٰخَرُ وَالْمَعْنٰی هٰهُنَا لَا یَشُوْبُهٗ

وہ ہے جو کہ نہ ملے اُسکو کوئی چیز اور معنی یہان یون ہین کہ نہین

الشِّرْكُ وَالنِّفَاقُ مِنْ قِبَلِ نَفْسِهٖ اَیْ مِنْ غَیْرِ اِكْرَاهٍ وَّاِیْجَابٍ

ملے اُس سے شرک اور نفاق طرف نفس اپنے کے سے اے بغیر زور اور جبر و سختی سے

و در مفتاح الجنان آوردہ است کہ سنت از خلاصۃ الحقائق رسول صلعم فرمودند

شفاعت روز قیامت مر آنکس راست که بگوید لا اله الا الله ونیز آورده
است که حذیفة بن الیمان گفت که فردا مردے را از امت موسی علیه السلام بیارند
فرمان شود مر فرشتگان را که نظر کنید برین بندهٔ من عمل نیک که بدان عمل رستگاری
یابد او امروز فرشتگان گویند یا رب هیچ عملے برائے رستگاری برین بنده نیست مگر
آنکه در انگشتری این بنده نقش مے بینیم لا اله الا الله فرمان شود درآرید
بندهٔ مرا در بهشت بدرستیکه من بیامرزیدم ونیز آورده است که کعب الاحبار
رضی الله عنه گفت وحی کرد حق سبحانه تعالے سوئے ادریس پیغمبر علیه السلام که بگوے
مر قوم خود را که این کلمه بگویند لا اله الا الله و مرحوم باشند نپذیرفتند ایشان نه
گفتند و گفتند اگر ببرید از بند بند جدا کنید تا نگوئیم سبحان الله اگر سارق است
و زانی است رحمت حق بر گوینده قول لا اله الا الله ارزانی است ونیز آورده
که در خبر است که موسی علیه السلام مناجات کرد که یا رب مرا رهنمونی کن بر عملے
که بدان عمل بنفس ما مشقت برسد حق تعالے وحی کرد بگو لا اله الا الله
پیغمبر موسی علیه السلام بگفت و هیچ مشقت بنفس لاحق نشد باز دعا کرد و عملے خواست
همین فرمان شد باز درخواست کرد و باز همین فرمان شد کرة چهارم گفت الهی
عملے میخواهم که بدان عمل مشقت بنفس ما برسد و به گفتن این کلمه هیچ مشقت نیست
فرمان شد آسان کردم گفتن این کلمه را بتو ولیکن گفتن این کلمه برکار فرمان شود
نیست از مریدان کو و بدان و در عوارف مسطور است۔

وَاخْتَارَ جَمِيعٌ مِنَ الْمَشَايِخِ مِنَ الذِّكْرِ كَلِمَةَ لَا إِلٰهَ إِلَّا
اور اختیار کیا سبھوں نے مشائخوں سے ذکر کلمہ لا اله الا الله کا
اللّٰهُ وَهٰذِهِ الْكَلِمَةُ لَهَا خَاصِيَّةٌ فِي نَفْيِ الْبَاطِنِ وَجَمِيعِ الْهَمِّ

اور یہ کلمہ واسطے اسکے خاصیت ہے بیچ روشن کرنے باطن کے اور تسبیح کرنے غم کے

اِذَا اَدَامَ عَلَيْهَا مُخْلِصًا وَهِيَ مِنْ مَوَاهِبِ الْمُتَوَهِّبِيْنَ

جب ہمیشگی کرے اوپر اسکے خالص کر کر اور وہ بخششوں اللہ کے سے ہے بیچ واسطے

الْاُمَّةِ الَّتِيْ اُمَّةُ الْاِسْلَامِ اِنَّ عِيْسَى بْنَ مَرْيَمَ قَالَ رَبِّ

اس امت کے اور امت اسلام کے تحقیق عیسیٰ بیٹے مریم کے نے کہا اے رب

اَنْبِئْنِيْ عَنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ الْمَرْحُوْمَةِ قَالَ اُمَّةُ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ

میرے خبر دے مجکو اس امت سے کہ رحم کی گئی ہے فرمایا امت محمد صلعم کے اوپر انکے اور

السَّلَامُ عُلَمَاءُ اَصْفِيَاءُ اَتْقِيَاءُ حُكَمَاءُ كَاَنَّهُمْ اَنْبِيَاءُ

انکی آل کے سلام ہے علما ہیں برگزیدہ ہیں متقی ہیں حکما ہیں گویا کہ وہ نبی ہیں

يَرْضَوْنَ مِنِّيْ بِالْقَلِيْلِ مِنَ الْعَطَاءِ وَاَرْضٰى مِنْهُمْ بِالْيَسِيْرِ

راضی ہیں مجھ سے ساتھ تھوڑے بخشش کے اور راضی ہوں میں ان سے ساتھ تھوڑے

مِنَ الْعَمَلِ وَاُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ بِلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَا عِيْسٰى

تھوڑے عمل کے اور داخل کرونگا انکو بہشت میں برکت لا الہ الا اللہ کے اے عیسیٰ

هُمْ اَكْثَرُ سُكَّانِ الْجَنَّةِ لِاَنَّهَا لَمْ تَذِلَّ اَلْسُنُ قَوْمٍ

وہ اکثر ہیں رہنے والے بہشت کے اسواسطے کہ نہیں رام ہوئیں زبانیں کسی قوم کی

قَطُّ بِلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ كَمَا ذَلَّتْ اَلْسِنَتُهُمْ وَلَمْ تَذِلَّ رِقَابُ

کبھی ساتھ لا الہ الا اللہ کے جیسے کہ رام ہوئیں زبانیں انکی اور نہ جھکیں گردنیں

قَوْمٍ بِالسُّجُوْدِ كَمَا ذَلَّتْ رِقَابُهُمْ۔

قوم کی ساتھ سجدے کے جیسے کہ جھکے گردنیں ان کے۔

وہ مفتاح الجنان اور وہ حصہ ہر پیشانی فی حصہ ہر اہم پیشانی ان کی نوشتہ ہو۔

لا اله الا الله محمد رسول الله وچنانکه ما بهمه پیغامبران
ایمان داریم است پیشینه محمد علیه السلام بیان میداشتند ونیز آورده است
ابن عباس گفت رضی الله عنه که پیغمبر محمد صلی الله علیه واله السلام که حق تعالی
فرشته آفریده است از ان پیش که آسمان و زمین آفریده است و او را امر کرده است
که بگوید لا اله الا الله و او دائم همین کلمه میگوید و در گفتن قطع نمیکند
و باز نمی ایستد و هم مینگیرد تمام نمیکند پس چون تمام کند این کلمه را همان
ساعت خدای عزوجل امر کند اسرافیل را تا صور دهد و قیامت قائم شود و در
[illegible] مسطور است بروایت علی کرم الله وجهه —

عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰهِ عَمُوْدًا
روایت ہے پیغمبر سے اللہ کا اور پر آنکے اور سلام تحقیق واسطے اللہ کے
مِنْ یَاقُوْتِ الْاَحْمَرِ اَعْلَاهُ تَحْتَ الْعَرْشِ وَاَسْفَلُهُ عَلٰی ظَهْرِ
ستون ہیں یاقوت سرخ سے اوپر اسکا نیچے عرش کے ہے اور نیچا اسکا اوپر پیٹھ
الْحُوْتِ فِی الْاَرْضِ السَّابِعَةِ السُّفْلٰی فَاِذَا قَالَ الْعَبْدُ
مچھلی کے بیچ زمین کے ساتوین نیچے کے پس جب کہتا ہے بندہ
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ مِنْ نِیَّةٍ صَادِقَةٍ
کلمہ لا اله الا الله محمد رسول الله نیت سچی سے
اِهْتَزَّ الْعَرْشُ وَتَحَرَّكَ الْحُوْتُ وَالْعَمُوْدُ فَیَقُوْلُ اللّٰهُ
ہلتا ہے عرش اور حرکت کرتی ہے مچھلی اور ستون پس فرماتا ہے اللہ
تَعَالٰی اُسْكُنْ یَا عَرْشُ فَیَقُوْلُ كَیْفَ اَسْكُنُ وَاَنْتَ لَمْ
تَغْفِرْ ٹھہر اے عرش پس کہتا ہے کیونکر ٹھہرون مین اور تو نہین

تغفر لقائلها من الذنوب فيقول الله اشهدوا يا سكان

بخشتا اسکے کہنے والے کو گناہوں سے پس فرماتا ہے اللہ گواہ رہو اے رہنے والو

سمواتي اني قد غفرت لقائلها من الذنوب صغيرها

آسمانوں میرے کہ تحقیق میں نے بخشدیا اسکے کہنے والے کو گناہوں چھوٹے گناہ

وكبيرها سرها وعلانيتها ونیز در روضہ مسطور است

اور بڑے گناہ اور چھپے اور ظاہر اس کے۔

عن ابي الدرداء عن النبي عليه واله السلام انه

ابی درداء سے روایت ہے پیغمبر خدا سے اوپر اور آپکی آل پر سلام ہو کہ انہوں نے

قال اذا قال العبد المؤمن لا اله الا الله محمد رسول الله

کہا جب کہا بندہ مومن نے نہیں کوئی معبود سوا اللہ کے محمد بھیجا ہوا اللہ کا

اخرج الله تعالى من فيه ملكا مثل الطير الاخضر

نکالے اللہ تعالے منہ اسکے سے ایک فرشتہ مانند ہوا پرند سبز کے واسطے

له جناحان احدهما بالمشرق والآخر بالمغرب

اسکے دو بازو ہیں ایک انکا مشرق میں اور دوسرا مغرب میں

زبرجد خضراء لو نشرا لبلغا المشرق والمغرب فيرتفع

زمرد سبز کا کہ اگر پھیلائے جاویں دونوں بازو تو مشرق و مغرب تک پہنچیں

حتى اذا انتهى الى العرش وله دوي كدوي

پس بلند ہوتا ہے یہاں تک کہ جب پہنچتا ہے طرف عرش کے اور اسکے واسطے آواز ہے

النحل فيقول له حملة العرش اسكن بعزة الله اسكن

مانند آواز شہد کی مکھی کے پس کہتے ہیں اسکو اٹھانے والے عرش کے ٹھہر جا ساتھ عزت اللہ کے ٹھہر جا

بِعَظَمَةِ اللّٰهِ اُسْكُنْ بِجَلَالِ اللّٰهِ فَيَقُوْلُ لَا اَسْكُنُ
بیاتہ عظمت اللہ کے ٹھہر جا ساتھ جلال اللہ کے پس کہے گا نہیں ٹھہرونگا
حَتّٰى يُغْفَرَ لِقَائِلِهَا فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنِّىْ قَدْ غَفَرْتُ لِقَائِلِ
یہی یہاں تک کہ بخشا جاوے کہنے والا اسکا پس فرماتا ہے اللہ تعالے نے میں بخشدیا واسطے
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَيُعْطِيْهَا اللّٰهُ
کہنیوالے کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے پس بخشدیتا ہے اسکو اللہ
سَبْعِيْنَ اَلْفَ لِسَانٍ فَيَسْتَغْفِرُ لِقَائِلِهَا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ
ستر ہزار زبانیں پس بخشش چاہتا ہے واسطے کہنیوالے اسکے قیامت
وَاِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ جَاءَ ذٰلِكَ الْمَلَكُ فَيَاْخُذُ بِيَدِ
کے دن تک پس جب ہوگا دن قیامت کا آویگا یہ فرشتہ پس پکڑیگا ہاتھ
صَاحِبِهٖ فَيُجَاوِزُ بِهِ الصِّرَاطَ فَيُدْخِلُهُ الْجَنَّةَ
اپنے صاحب کا پس پار اتاریگا اسکو پل صراط سے پس داخل کریگا اسکو بہشت میں۔
و در مفتاح الجنان بپارسی بدین نوع آوردہ ہست کہ رسول صلے اللہ علیہ وسلم
فرمودہ ہر کہ بگوید لا الہ الا اللہ از دہان او مرغے بیرون آید سبز و مران مرغ
را دو پر باشند از زبرجد و یاقوت بافتہ باشند پران ہمیشہ و تا بزیر عرش دہر
آن مرغ را بانگے باشد چون بانگ زنبور فرشتگان گویند بیارام ہم مرغ مرغ
گوید نیارامم تا گویندہ را نیامرزند و بہمہ حال بیامرزند گویندہ قول لا الہ الا
اللہ را پس آن مرغ را ہفتاد ہزار زبان آفرینند تا گویندہ خویش را آمرزش خواہد
روز قیامت چون روز قیامت شود آن مرغ بیاید و دست گویندہ خویش بگیرد
و از صراط بگذراند و در بہشت برد و نیز آوردہ ہست کہ در حدیث ہست بگوید بندہ

لا اله الا الله مگر آنکه محو شود آنچه از سیئات در نامهٔ اعمال او باشد و از آن
کلمه حق تعالی مرغی بیافریند سبز و در بهشت بخورد از میوه‌های بهشت و بیاشامد
از جویهای بهشت و چون قبض کرده شود روح آن بنده بگوید آن مرغ الهی بیامرزی
تو مرا از تسبیح آن بنده و پس بگردان روح او با من پس روح آن بنده در حوصله
آن مرغ کنند و بپرد آن مرغ با آن روح در بستانهای بهشت تا روز قیامت و نیز آورده
است که هیچ بنده بگوید کلمه لا اله الا الله در هر کدام ساعتی از شب یا از
روز مگر آنکه محو کرده شود گناهان گذشته او از نامهٔ اعمال و ثبت کرده شود بجای
آن نیکیها و نیز در روضه آورده است از ابن عمر رضی الله عنه از رسول علیه السلام
که فردا مردی را از امت من در عرصات حاضر آرند و بگشایند مر او را نود و نه سجل که
درازی این سجلها مد البصر باشد یعنی تا آنجا که نظر افتد دراز باشد و درج باشد
درین سجلها همه گناهان بنده پس فرمان شود که منکر هستی تو چیزی ازین نوشته
یا کراماً کاتبین ترا بچیزی ظلم کرده اند پس بنده بگوید بار خدایا همه حق است
پس فرمان شود هست مر ترا عذری یا نیکویی که سبب آمرزگاری تو باشد مرد متحیر
بماند و هیچ حیله نماند فرمان شود هست ترا نزد ما حسنه پس بدرستیکه بر تو
امروز هیچ ظلم نیست پس بیرون آورده شود آن بنده را رقعه که در آن نقش
درج کرده باشند قول بنده که در دنیا گفته باشد لا اله الا الله محمد
رسول الله پس بنده گوید چیست بار خدایا این رقعه با این سجلها فرمان شود
که بر تو هیچ ظلم نرود پس نهاده شود رقعه در یک پله و آن همه سجلها در پله دیگر
پس گران آید رقعه و آن همه سجلها سبک آید رسول علیه السلام درین موضع گفت
فَلَا یَثْقُلُ عَلیٰ اِسْمِ اللهِ شَیْءٌ

پس نہیں بھاری ہوتی ہے اوپر نام اللہ کے کوئے چیز۔

ونیز آوردہ است از ابوہریرہ رضی اللہ عنہ۔

عَنِ النَّبِیِّ عَلَیْہِ السَّلَامُ قَالَ یَا اَبَا ھُرَیْرَۃَ لَوْ اَنَّ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

پیغمبر سے اوپر آن کے سلام فرمایا اے ابوہریرہ اگر یہ کہ کلمہ لا الہ الا اللہ

وُضِعَتْ فِیْ کَفَّۃٍ وَّوُضِعَتْ سَبْعُ السَّمٰوٰتِ وَسَبْعُ الْاَرَضِیْنَ

رکھا جاوے ایک پلڑے میں اور رکھے جاویں سات آسمان اور سات زمین

فِیْ کَفَّۃٍ لَرَجَحَتْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔

ایک پلڑے میں غالب آئے لا الہ الا اللہ۔

ودر مفتاح الجنان آوردہ است از خلاصۃ الحقائق روایت میکند امیر المومنین علی
کرم اللہ وجہہ کہ مرد بیرا بدہند نامہ اعمال او و نامہ از شب تا [illegible]
ودر وے حرفے باشد کہ نور او چون چراغ روشن بتابد و آن قول لا الہ الا اللہ
باشد پس فرمان حضرت الٰہی در رسد مبالغہ کنندہ من در شمار سن پس [illegible]
کمترین در رضاء او ونیز آوردہ است کہ پیغامبر علیہ والہ السلام فرمود ہر کہ بگوید
ہر روزے در بامداد بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ لا

شروع اللہ کے نام سے جو مہربان ہے رحم والا نہیں

اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔

کوئی معبود مگر اللہ محمد بھیجے اللہ کے۔

گرامی کند حق تعالیٰ او را بہفت کرامت ہفت جائے اول قبض کند روح او بر
اسلام دوم آسان کند بروے سختی جانکندن سوم منور گرداند گور او را چہارم
بنماید منکر و نکیر او را بصورت تنہا خویش پنجم بدہند او را نامہ اعمال او در دست

راست نشستہ شم گران گرداند ترازوی او حسنات ہفتم بگذرانند او را از پل
صراط چون برق جہندہ و در روضہ زندوسینہ مسطور ست کہ شکایت آورد
امیر المومنین عثمان بن عفان از عمر رضی اللہ عنہ بر امیر المومنین ابو بکر در ایام
خلافت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہم اجمعین و گفت ای امیر المومنین من
بر عمر سلام کردم جواب سلام من نگفت ابو بکر رضی اللہ عنہ عمر رضی اللہ تعالےٰ
عنہ را طلبید و گفت ای عمر یاد نداری کہ رسول علیہ و آلہ السلام بر سر چاہے در انگو
عمّ خود عباس بن عبد المطلب پای مبارک خود در چاہ انداختہ نشستہ بودند جا
ازار پیش نداشتہ و پشت و شکم مبارک او مکشوف بود پس من در آن حال
بیرون در آمدم خود را ہیچ نپوشید باز تو در آمدی ہم نپوشید پس چون عثمان
در آمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پشت و شکم خود را بپوشید و از [illegible] راز و
علیہ الصلوۃ پرسیدم فرمود اَلَا اَسْتَحْیِیْ مِمَّنْ تَسْتَحْیِیْ مِنْهُ مَلَائِکَةُ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ
آیا نہ حیا کریں ہم اُس شخص سے کہ حیا کرتے ہیں اُس سے فرشتے آسمانوں اور زمین کے
پس عمر گفت آری یاد دارم ابو بکر رضی اللہ عنہ گفت پس چرا سلام او را جواب نگفتی
عمر رضی اللہ عنہ سوگند یاد کرد و گفت بدان خدای کہ عمر را آفریدہ است عثمان بر من
سلام نکردہ است عثمان رضی اللہ تعالےٰ نیز سوگند یاد کرد و گفت۔
بِالَّذِیْ خَلَقَنِیْ لَقَدْ سَلَّمْتُ عَلَیْهِ۔
قسم اُس ذات پاک کی جسنے پیدا کیا مجکو البتہ تحقیق سلام کیا مین نے اوپر آپ کے
امیر المومنین ابو بکر رضی اللہ عنہ گفت نمیدانم کدام یکے از شما صادق ہست و رخ بجانب عمر
کرد و گفت مَا هَمَّكَ حَیْثُ لَمْ تَشْعُرْ بِسَلَامِ عُثْمَانَ۔
کس چیز نے مہم میں ڈالا تجکو اس طرح کہ نہ مطلع ہوا تو ساتھ سلام عثمان کے

یعنی چنین استغراق تو در کدام فکر بود که از سلام او خبر ندشتی عمر گفت ہمہ را
این بود که رسول علیہ واله السلام از دنیا بیرون رفتہ و از وے نپرسیدم کہ نجات
امت تو از چہ باشد پس ابو بکر رضی اللہ عنہ گفت ۔

لَا يَحِلُّ لِكُلِّ الْعِلْمِ تَسْأَلُهُ اِنْ لَمْ تَسْأَلْهُ فَقَدْ سَأَلْتُهُ اَنَا فَقَالَ
نہیں حلال ہے ہر ایک علم کہ سیکہا باشد تونے اسکو اگر نہ پوچہا ہے تو تے اسکو پس تحقیق سوال کیا
بِالْكَلِمَةِ الَّتِي دَعَوْتُ الْهَاعَمِّيَ اَبِيْ طَالِبٍ فَلَمْ يُجِبْنِي يَعْنِي
مینے اسکو پس فرمایا نجات ساتہ کلمہ کے ہو جو دعوت کی مینے طرف اسکے چچا اپنی ابیطالب کو پس نہ قبول
قَوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ۔

کیا مجہ سے یعنی کہنا لا اله الا الله محمد رسول الله کا۔

یعنی آن باشد کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ گفت حلال نیست تمام ہر چہ از رسول علیہ السلام
آموختہ تو اگر تو این معنی را از وے نپرسیدہ ٔ این تحقیق من پرسیدم پس فرمود علیہ
واله السلام نجات امت من بدان کلمہ ایست کہ خواندہ ام من عم خود ابیطالب را بسوے
آن کلمہ واو دعوت مرا قبول نکرد یعنی قول لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ
و مومنان مخلص بخبر کلمہ توحید کہ چیزے دیگر را موجب درجات و سبب نجات واندیشہ
در وجود کون فخر ایشان کہ خبر با سلام و کلمہ اسلام باشد نقل ست ۔

کہ قَالَ زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ رَاَيْتُ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
کہا زید بیٹے وہب نے دیکہا مینے امیر المومنین عمرؓ کو راضی ہوا اللہ اُس سے
خَرَجَ اِلَى السُّوْقِ وَبِيَدِهِ الدُّرَّةُ وَعَلَيْهِ اِزَارٌ فِيْهِ اَرْبَعَةَ
نکلے طرف بازار کے اور انکے ہاتہ میں درہ تہا اور اوپر انکے پایجامہ تہا اُس میں چودہ
عَشَرَ رُقْعَةً بَعْضُهَا مِنْ اَدَمٍ وَفِي التَّنْبِيْهِ رُوِيَ عَنْ اَنَسٍ

پیوند کرتے بعضے آستین چمڑے سے تھے اور بیچ تنبیہ کے ہے روایت کیا گیا ہے اسپے

شاً ان النہدی انہ قال رایت علی عمر رضی اللہ عنہ قمیصا

اقسیا ان نہدی سے یہ کہ اُسنے کہا دیکھا مین نے اوپر حضرت عمر کے رضی اللہ عنہ

فیہ اثنتی عشرۃ رقعۃ وہو علی المنبر یخطب وعن ابن عمر

ایک کرتہ کہ بیچ اسکے بارہ پیوند تھے اور وہ اوپر منبر کے خطبہ پڑھتے تھے اور ابن عمر سے

انہ قال فی حدیث ذکرہ رایت النبی علیہ السلام

ہے یہ کہ انہون نے فرمایا بیچ حدیث کی کہ ذکر کیا اسکو دیکھا مین نے پیغمبر کو آپر سلام

۱۵ یرقع ثوبہ ورایت ابا بکر یتخلل بالعباء ورایت عمر

پیوند کرتے تھے کپڑے اپنے کو اور دیکھا مین نے ابو بکر کو کانٹا لگا لیتے تھے ساتھ کملی کے اور دیکھا

یرقع جبتہ برقاع پس باید دانست کہ بزرگان دین بیچ نعمتے را در اے

مین نے حضرت عمر کو پیوند کرتے تھے جبہ اپنے کو ساتھ پیوند کے ۔

از توفیق بکلمہ توحید نعمت ندانستند و ہر عزت و شرف و منزلت و مرتبت کہ غیر از

دنیا و منزلت و رفعت اسلام ست و دران رغبت نمودہ اند در روضہ مسطور ست

کہ ابو عبیدہ جراح رضی اللہ عنہ گفت کہ در آمدم من بر عمر رضی اللہ عنہ روزے

در ایام خلافت شدہ و بر شے جامہا کہنہ و پارہ بود و نزد پس گفتم من امیر المومنین را

پیر مردمان از لشکر ہا بیگانہ و رسولان از بادشاہان دنیا مے آیند پیش آیند

پیش آن روز جامہا خوب و نفیس کہ در ان روز کس بیگانہ بیاید پس گفت ۔

یا ابا عبیدۃ لو قال لی ہذا غیرک لضربتہ بالدرۃ لکن

اے ابو عبیدہ اگر کہتا واسطے میرے یہ سو غیر تیرے البتہ مارتا مین اسکو ساتھ درہ کے لیکن

تستعمنی صحبتک مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم

منع کیا مجکو صحبت تیری نے ساتھ ہمیشہ ہمیشہ اسکے درود بھیجو اللہ کا اُنپر اور انکی آل پر سلام

اَلَمْ يَكُ اَذَلَّ عِبَادِ اللّٰهِ فَاَعَزَّنَا اللّٰهُ بِالْاِسْلَامِ وَوَفَّقَنَا

کیا نہ تھے ہم ذلیل تر بندون اللہ کے پس عزت دی ہمکو اللہ نے ساتھ اسلام کے اور توفیق

بِقَوْلِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ در اداب المریدین مسطور است

دی ہمکو ساتھ کہنے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے۔

قَالَ اَبُوْبَكْرِ الْوَرَّاقُ التِّرْمِذِيُّ ثَلٰثَةُ اَشْيَاءَ اِذَا قَدَرْتُ

کہا ابو بکر وراق ترمذی نے تین چیزین ہین جب قادر ہون مین

عَلَيْهِنَّ اَوْ عَلٰى وَاحِدٍ مِّنْهُنَّ كُنْتُ اَنَا الْمَوْتُ فَرِحًا اِذَا قَدَرْتُ

انپر یا اوپر ایک کے ان سے ہو نہین کہ مرو نہین خوشی ہین جب قادر ہون

عَلَى السُّجُوْدِ وَاِذَا اَنْزَلَ بِيَ الضَّيْفُ فَسَمِعْتُ مَضْغَ طَعَامِهٖ

اوپر سجدے کے اور جب اترے ساتھ میرے مہمان پس سنون مین چبانا کھانے اُسکے کا

وَاِذَا قَدَرْتُ عَلٰى قَوْلِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

اور جب قادر ہون مین اوپر کہنے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے

وباید دانست کہ یاد حق سبحانہ وتعالی مر مومنان را فرحت بخش وراحت افزا است
ومر یاد حق سبحانہ وتعالے نور یست کہ دلہای بندگان او را از دود غمہا بہبود
وازیاد کردن پاک میگرداند پس ہر دل کہ آن بیاد حق شاد نبود ہر چند آن اطمینان
بذکر حق نگیرد وانشراح وانفتاح نپذیرد در ظلمت ابد الآباد باشد۔

دلی کز یاد مولے نیست خرم		مبادا ہرگز آن دل خالی از غم

نقل است کہ رسول علیہ والہ السلام فرمود کہ بر شما باد کہ بسیار گوئید لا
الہ الا اللہ واستغفار بدرستیکہ شیطان گفت کہ ہلاک کردم من مردمان را

بجناه وایشان ہلاک کروند مرا بگفتن لا اله الا الله در روضه زندوسپید
مسطور ست قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اَوْحَى
فرمایا پیغمبر نے درود الله کا آنپر اور آل پر آنکی سلام وحی کی
اللهُ اِلٰى بَعْضِ اَنْبِيَائِهِ يَا عِبَادِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ حِصْنِيْ مَنْ
الله نے طرف بعض پیغمبرون کے اے بندو میرے لا اله الا الله قلعہ میرا ہے
دَخَلَ حِصْنِيْ اَمِنَ مِنْ عَذَابِيْ صاحب روضه گفت فالاشارة
جو داخل ہوا میرے قلعہ بیچ امن میں ہوا میرے عذاب سے پس اشارہ
فِيْهِ مَا قَالَ اَبُو الْفَضْلِ الدِّهْقَانِ رَحِمَهُ اللهُ تَعَالٰى
بیچ اسکے ہے جو کہا ابو الفضل دہقان نے رحم کرے اسکو الله تعالے
اَلدَّاخِلُ فِيْ حِصْنِ الدُّنْيَا اٰمِنٌ مِنْ سَيْفِ الْاَعْدَاءِ فَمَنْ
داخل ہونیوالا بیچ قلعہ دنیا کے امن میں ہوتا ہے شمشیر دشمنوں کے سے پس جو کوئی
يَدْخُلْ حِصَارَ التَّوْحِيْدِ اَلَا يَاْمَنُ مِنْ عَذَابِ الرَّؤُوْفِ الرَّحِيْمِ
داخل ہو قلعے توحید کے بیچ کیا بیخوف نہ ہو عذاب بخشنے والے مہربان کے سے
مے آرند فردائے قیامت امنا وصدقنا دوزخ را پیش کرسی قضا حاضر آرند
كَمَا قَالَ اللهُ تَعَالٰى وَجِيْءَ يَوْمَئِذٍ بِجَهَنَّمَ
جیسا فرمایا الله تعالے نے اور لایا جاویگا اسدن دوزخ کو
ہفتاد ہزار مہار بدست ہفتاد ہزار فرشتہ باشد فرشتگان گویند۔
يَا جَهَنَّمُ اَطِيْعِيْ رَبَّكِ دوزخ را حاضر آرند اِنَّهَا تَرْمِيْ بِشَرَرٍ
اے دوزخ اطاعت کر رب اپنے کی تحقیق وہ پھینکتا ہے چنگاریاں جیسے محل اور ظاہر کیا
كَالْقَصْرِ وَبُرِّزَتِ الْجَحِيْمُ لِمَنْ يَرٰى ۔ جاویگا دوزخ واسطے اسکے جو دیکھتا ہے

دوزخ یک خروشے بخروشد فرشتگان اندر عرش آویزند هر فرشته
گوید یارب هیچ چیز نمیخواهم مگر خویشتن را و کوه ها همه بگدازند از هول دوزخ
و پیغامبران که بر منابر نور برآمده هر یکے بر امت خود وعظ میگفته باشد از
هیبت فرو افتند و بانگ نفسی نفسی خیزد از حضرت عزت ندا آمد ای دوزخ سخن گو دوزخ
در سخن آید بگوید لا اله الا الله بعزت و عظمت تو که امروز کینه کشم از ان کسانے
در دنیا روزی تو خوردند و کسی دیگر را پرستیده اند پس خنکے باو مر آن کسان را
که در حصار توحید در آمدند و رستند لَا يَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ الْأَكْبَرُ
نہیں غمگین کریگی انکو گھبراہٹ بڑے
در شان ایشان ست در مفتاح الجنان آورده ست کعب احبار رضی الله عنه
گفت هر مومن را از شیطان سه حصار ست ذکر خدا و قراءة قرآن و مسجد
و فصل یازدهم ببیان فضل ذکر و سایر اعمال و پاک داشتن همت بذکر حق در جمیع احوال
در روضة زندوسیه از معاذ بن جبل رضی الله عنه منقول ست او گفت هیچ
عملے برائے نجات بنی آدم از آتش دوزخ بهتر از ذکر نیست۔
قِيلَ وَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللهِ قَالَ وَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللهِ
کہا گیا اور نہیں جہاد بیچ راہ اللہ کے فرمایا اور نہیں جہاد بیچ راہ اللہ کے
ذٰلِكَ لِأَنَّ اللهَ يَقُولُ وَلَذِكْرُ اللهِ أَكْبَرُ۔
یہ بات واسطے اس کے کہ اللہ فرماتا ہے اور البتہ یاد اللہ کی بہت بڑی ہے۔
در انیس الواعظین آورده ست از رسول علیه و اله السلام پرسیدند که
أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ يَا رَسُولَ اللهِ فَقَالَ ذِكْرُ اللهِ
کون سا عملوں سے زیادہ افضل ہے اے پیغمبر خدا کے پس فرمایا ذکر اللہ کا۔

لغت شد در جہاد وجہ گوئی کیفیت آن ہم برائے اقامت ذکر ست۔

وَمُؤَيِّدُهُ مَا قَالَ عَلَيْهِ وَآلِهِ السَّلَامُ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ

اور تائید کرتا ہے اسکی جو فرمایا حضرت نے اونپر اور انکی آل پر سلام حکم کیا گیا ہوں میں یہ کہ لڑوں

النَّاسَ حَتّٰى يَقُولُوا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْحَدِيث۔

لوگوں سے یہانتک کہ کہیں لا الہ الا اللہ تا آخر حدیث

و پیدا شد کہ آنرا در حقیقت جہاد گویند آن ست کہ برائے اقامت ذکر حق تعالے

باشد در شرح مشارق از مصابیح نقل کردہ است۔

عَنْ أَبِي مُوسٰى جَاءَ الرَّجُلُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ السَّلَامُ

ابی موسی سے روایت ہو اللہ آیا ایک شخص طرف پیغمبر کے درود ہو جیو اللہ کا آنپر اور انکی

فَقَالَ الرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِلْمَغْنَمِ وَالرَّجُلُ لِلذِّكْرِ لِيُشْتَهَرَ

آل پر سلام پس کہا ایک مرد لڑتا ہے واسطے غنیمت کے اور ایک مرد واسطے یاد کرنیکے تو کہ مشہور

صِيتُ شَجَاعَتِهِ بَيْنَ النَّاسِ وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِيُرٰى

ہو آواز شجاعت اسکے کا درمیان لوگوں کے اور ایک مرد لڑتا ہے تو کہ دیکھے اپنا

مَكَانَهُ أَيْ لِيَرٰى مَنْزِلَتَهُ فِي الْجَنَّةِ أَيْ لِيُحَصِّلَ لَهُ الْجَنَّةَ

لے تو کہ دیکھے مرتبہ اپنا بہشت میں اور تو کہ حاصل ہو اسکا بہشت

فَمَنْ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ۔

پس کون ہے اللہ کے راہ میں۔

یعنی یکے برائے مال غنیمت قتال میکند و دیگرے برائے اظہار شجاعت و دیگرے

برائے بہشت پس در راہ خدا کیست۔

قَالَ مَنْ قَاتَلَ لِتَكُونَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا فَذٰلِكَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ۔

فرمایا جو کوئی لڑے تو کہ ہووے بات اللہ کی ہی بلند پس یہ بیچ راہ اللہ کے

وازا ثار اور وہ ہست وَالْمُرَادُ بِكَلِمَةِ اللهِ هِيَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ

اور مراد ساتھ کلمہ خدا کے وہ لا الہ الا اللہ ہے

بِذٰلِكَ وَرَدَ التَّفْسِيرُ يعني قَاتِلْ لِيَكُوْنَ الشَّهَادَةُ بِالْوَحْدَانِيَّةِ

ساتھ اسکے وارد ہوئی تفسیر یعنی لڑا تو کہ ہو گواہی اوپر وحدانیت کے

عَالِيَةً عَلٰى كُلِّ كَلِمَةٍ تُنَافِيْهَا فَذٰلِكَ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ أَيْ فَذٰلِكَ

بلند اوپر ہر کلمہ کو کہ منافی ہے اسکے پس یہ ہے بیچ راہ اللہ کے اور یہ

الَّذِيْ أَرَادَهُ اللهُ تَعَالٰى بِقَوْلِهٖ وَجَاهِدُوْا بِأَمْوَالِكُمْ

جو ارادہ کیا اسکو اللہ تعالے نے ساتھ قول اپنے کے اور جہاد کرو ساتھ مالوں اپنے کے

وَأَنْفُسِكُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ أَيِ الْقَاتِلُ وَالْقِتَالُ

اور جانوں اپنے کے بیچ راہ اللہ کے ای لڑنیوالا اور لڑائی

در روضہ زندوسیہ مسطور ست در معنے این حدیث

أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ فَمَنْ قَالَ

حکم کیا گیا ہوں میں یہ کہ لڑوں بیچ لوگوں سے یہاں تک کہ کہیں لا الہ الا اللہ پس جسنے کہا

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ عَصَمَ مِنِّيْ مَالَهٗ وَنَفْسَهٗ إِلَّا بِحَقِّهٖ وَحِسَابُهٗ عَلَى اللهِ تَعَالٰى

لا الہ الا اللہ بچا مجھ سے مال اسکا اور جان مگر ساتھ حق اسکے کی اور حساب اسکا اللہ تعالے پر ہے

ابو منصور متبایع گفت حق تعالے برای تارکان این قول لا الہ الا اللہ را مقدر

بود عذاب گردانید یکے ازان منقود ست و دوم موجود آن سبیل [illegible] ست

ست و دیگر باطنی پس آن یکے تیغ رسول ست علیہ والہ السلام و دوم عذاب

دوزخ پس تیغ در دنیا [illegible] و عذاب دوزخ در عقبی ست

کہ دیدہ بینیشود و آدمی را نیز دو چیز ست یکے زبان و دوم دل و زبان
در غلافے ست کہ دیدہ بیشود وَتُمَوُّ الْقَصَرِ وَالشَّفَاتُ و دل در غلاف سینہ
ست پوشیدہ و دیدہ نمیشود و پس ہر کہ زبان را بقول لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ از
غلاف دہن کشیدہ و تیغ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ را بر خود در نیام کرد
و ہر کہ زبان و دل را بدین قول از غلاف تا دیدہ بر کشیدہ در ہاے دوزخ
بر خود بستہ در مفتاح الجنان از تفسیر مغنے آوردہ ست پیغامبر فرمودہ صلے
اللہ تعالے علیہ و آلہ وسلم ہر کہ دلیری ندارد کہ با دشمن جہاد کند و سخاوت ندارد
کہ مال نفقہ کند پس او ذکر خدا تعالے بسیار گوید و در انیس الواعظین آوردہ ست
کہ رسول علیہ و آلہ السلام را پرسیدند کہ نماز بہتر یا ذکر فرمود نماز خود تمامی
ذکر ست و برای ذکر ست قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ
فرمایا اللہ تعالے نے قائم کر نماز واسطے ذکر میرے کے
اَيْ لِتَذْكُرَنِيْ فِيْهَا لِاشْتِمَالِ الصَّلٰوةِ عَلَى الْاَذْكَارِ
یعنی تو یاد کرے تو مجکو بیچ اسکے واسطے شامل ہونے نماز کے اوپر ذکروں کے
اَوْ لِاَنْ اُذْكَرَ بِالْمَدْحِ وَالثَّنَاءِ اَوْ لِذِكْرِيْ خَاصَّةً لَا يَشُوْبُهَا
یا واسطے اسکے کہ ذکر کیا جاؤں بیچ تعریف اور ثنا کے یا واسطے ذکر میرے کے خاص کر نہ ملے
بِذِكْرِ غَيْرِيْ اَوْ لِيَكُوْنَ لِيْ ذَاكِرًا غَيْرَ نَاسٍ ـ
اسکو بیاد ذکر میرے کے غیر میرا یا واسطے اسکے ہووے واسطے میرے ذکر کرنیوالا در شب لیکن نہ بھولنے والا ہو
و نماز بتحقیق برائے ذکر ست و عین ذکر ست تا اگر کسے در نماز بر زبان آرد
آنچہ موافق ذکر ست چنانچہ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ ـ
پاک ہے اللہ اور تعریف اللہ کو ہے

و مانند آن نمازش فاسد نشود و در روضه زند وسبیه مسطور یست

وَلَوْ غَلِطَ الْاِمَامُ فَقَامَ فِيمَا يُقْعَدُ اَوْ قَعَدَ فِيمَا يُقَامُ فَقَالَ

اور اگر غلط کیا امام نے پس اُٹھا بیچ اُس چیز کے کہ بیٹھتا ہے یا بیٹھا بیچ اُسکے کہ کھڑا ہوتا ہے پس کہا

الْمُقْتَدِي سُبْحَانَ اللّٰهِ لَمْ تَفْسُدْ صَلٰوتُهُ كَمَا جَاءَ

پس کہا مقتدی نے پاک ہے اللہ نہیں فاسد ہوتی ہے نماز اُسکی جیسا کہ آیا ہے

عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَآلِهِ السَّلَامُ اَنَّهُ قَالَ التَّسْبِيحُ لِلرِّجَالِ

بیچ حدیث رسول خدا کے اوپر اور اُنکی آل پر سلام ہے کہ اوس نے فرمایا سبحان اللہ کہنا واسطے مردوں کے

وَالتَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ نیز مسطور یست لَوْ قَرَأَ الْاِمَامُ اٰيَةً فِيهَا ذِكْرُ

اور دستک دینا ہاتھ کی ہتھیلی پر واسطے عورتوں کے۔ اگر پڑھا امام نے آیت کو کہ بیچ اسکی ذکر

الْجَنَّةِ فَقَالَ الْمُقْتَدِي اللّٰهُمَّ ارْزُقْنِي اَوْ قَرَأَ اٰيَةً فِيهَا

بہشت کا پس کہا مقتدی نے یا اللہ رزق دے مجھکو یا پڑھا آیت کو کہ اسمیں

ذِكْرُ النَّارِ وَقَالَ الْمُقْتَدِي اللّٰهُمَّ نَجِّنِي لَا تَفْسُدُ صَلٰوتُهُ

ذکر ہے آگ کا اور کہا مقتدی نے یا خدا نجات دے مجھکو نہیں فاسد ہوتی ہے

وَلَوْ قَرَأَ الْاِمَامُ اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ فَقَالَ الْمُقْتَدِي

نماز اسکی اور اگر پڑھے امام یہ آیت سوائے اسکے نہیں کہ مشرک پلید ہیں پس کہا مقتدی نے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ لَمْ تَفْسُدْ صَلٰوتُهُ لِاَنَّ قَوْلَهُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ

نے لفظ الحمد للہ کا نہیں فاسد ہو جاتی ہے نماز اسکی واسطے اسکے کہ قول اسکا

مَوْجُوْدٌ فِي الصَّلٰوةِ۔

الحمد للہ موجود ہے بیچ نماز کے

و نیز ... شد از رسول علیہ و آلہ السلام از روزہ کہ ذکر افضل ست یا

روزه قوموه علیه و آله السلام که روزه خالی کردن شکم ورزش برای قرار ذکر
در شرح مشارق آورده الغرض من الصوم کسر النفس
مطلب روزہ رکھنے سے توڑنا ہے نفس کا
بترك الطعام والغرض من کسر النفس ترك المناهي
کھانا چھوڑنے سے اور مطلب توڑنے نفس کے سے چھوڑنا گناہ چیزوں کا ہے
لا ترك الطعام الذي هو مباح وهذا صوم الخصوص و
نہ چھوڑنا کھانا کا ایسا کھانا کہ وہ مباح ہے اور یہ روزہ ہے خاص لوگوں کا اور
هو كف السمع والبصر واللسان وسائر الجوارح عن الآثام
وہ بند کرنا سننے کا اور دیکھنے کا اور زبان کا اور سب اعضا کا گناہوں سے
واما صوم خصوص الخصوص وهو كف القلب
اور مگر روزہ خاص الخاص کا اور وہ بند کرنا دل کا
عما سوى الله تعالى بالكلية بزرگے را پرسیدند روزه چیست
سب چیزوں سے کہ سوائے اللہ تعالی کے ہے۔
گفت آرے انا صائم بذكره فاذا ذكرت غيره افطرت
یعنی روزہ دار ہوں ساتھ یاد اس کے پس جب یاد کیا میں غیر اس کے کو روزہ توڑا میں نے
و نیز پرسیدند شخصے رسول علیه و آله السلام از حج که ذکر فاضل تر است یا حج گفت
حج خود همه ذکر است یعنی طواف کردن خانه کعبه برای یاد آوردن حق تعالی است
و بزرگ داشتن آوازها آنکه خانه پروردگار عظیم است و معنی کلمه لا اله الا الله
است حقیقت که غیر حق را در دل قدرے و شرفے و عظمتے نبود چنانکه بزرگ
زنند و حسبیه مسطور است که ابو حفص حداد و طواف کعبه بود نشسته شاگرد او ابو

عثمان گفت جای نشستن نیست که در طواف نشستن از ادب نبود و گفت بار
من جوان نیستم و قوة ندارم و دیگر آنکه
اِنْ تَنْتَهِیَ الْبَیْتَ فَلَا بُدَّ لَکَ مِنْ مَعْرِفَةِ حُرْمَتِهٖ وَالطَّوَافِ
تو دیکھتا ہے خانہ کعبہ کو پس ضرور ہے تجھکو پہچاننا حرمت اُسکے کا اور پھرنا گرد
حَوْلَهٗ وَاَنَا اَرٰی رَبَّ الْبَیْتِ فَالْبَیْتُ یَطُوْفُ حَوْلِیْ مَنْ رَاٰنِیْ
اُسکے اور میں دیکھتا ہوں پروردگار خانہ کعبہ کو پس خانہ کعبہ پھرتا ہے گرد میرے جو کوئی
اَلْبَیْتَ یَحْتَاجُ اِلَی الطَّوَافِ حَوْلَ الْبَیْتِ مَنْ رَاٰی رَبَّ
دیکھتا ہے خانہ کعبہ کو محتاج ہوتا ہو طرف طواف کے گرد خانہ کے جو کوئی دیکھتا ہے پروردگار
الْبَیْتِ فَالْبَیْتُ یَطُوْفُ حَوْلَهٗ۔
گھر کے کو پس گھر پھرتا ہے طرف اُسکے۔
و نیز ذکر از زکوة فضلیست که بهترین زکوة زکوة تن و زکوة تن بقول لا اله الا الله
ست قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اٰدُّوْا زَکٰوةَ
فرمایا پیغمبر خدا کے نے درود الله کا ہو جیو اوپر اُنکے اور سلام ادا کرو تم زکوة
اَبْدَانِکُمْ وَاِنَّ زَکٰوةَ اَبْدَانِکُمْ یَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔
بدنوں اپنی کے اور تحقیق زکوة بدنوں تمہاری کی البتہ کہنا کلمہ لا اله الا الله کا
یعنی چنانکه مال غنی از اداء زکوة پاک میشود همچنین دل و تن آدمی بگفتن کلمه
توحید پاک و پاکیزه میگردد و چنانچه مال غنی را در استعمال هیچ شبهه نبود هم
چنین اهل لا اله الا الله را به بهشت در آمدن هیچ مانع نبود چنانکه گفت

پاک شو تا ز اهل دین گردی		آنچنان باش تا چنین گردی

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ اَکْثَرُوْنَ اَنَّ اَلْجَنَّةَ حَرٌّ لِفَقِیْرٍ

فرمایا پیغمبر نے درود ہو حبیب اللہ کا اوپر انکے اور انکی آل کے آیا گمان کرتے ہو یہ کہ بہشت جاؤگے تم

الجنة فواللہ لن تدخلوها الا ان تکونوا کالبردة التی

بلکہ یونہی کہ پس قسم اللہ کی ہرگز نہ داخل ہوگی تم بہشت میں مگر یہ کہ ہو تم مانند اولے کے جو گرتا

تقع من السماء قال اللہ تعالی ومن تزکی فانما یتزکی لنفسہ

ہیں آسمان سے فرمایا اللہ تعالی نے اور جو کوئی ستھرا ہوگا پس سوا اسکے نہیں کہ ستھرا کیا ہوگا واسطے ذات اپنے کے

وحاصل پاکیزگی آن ست کہ دل را بمحبت غیر خدا بد و بار عصیان پشت نہد و درون خود

را از رحمت ما سوی اللہ خالی دارد و درون او را دیو درون دل رفتن نگذارد

قال علیہ وآلہ السلام قلب المؤمن حرم اللہ وحرام علی حرم اللہ

فرمایا اوپر انکے اور انکی آل کے سلام دل مومن کا چاردیواری اللہ کی ہے اور حرام ہے

ان یلج فیہ غیر اللہ تعالی —

اوپر چاردیواری اللہ کے یہ کہ داخل کرے اس میں غیر اللہ تعالی کا

این حدیث در انیس الواعظین مسطور ست و نیز مسطور ست کہ صاحب شرع سخن

گزاف و بیفایدہ نگوید پس مقصود صاحب شرع از این اخبار این ست کہ دل شاغل

بغیر حق تعالی روا نشاید رحمت بر جان شیخ سعدی باد کہ گفت فرد

از دل برون کنم غم دنیا و آخرت	یا خانہ جای رخت بود یا مجال دوست

در روضۃ زندوسیہ مسطور ست کہ در بنی اسرائیل مردے بود بلیقا نام در آن

ایام چنان بود کہ ہر کہ سیصد سال مر حضرت ذوالجلال را عبادت میکرد البتہ

بکسے وحی نازل میشد اینہ واز مقام خود بیرون رفتہ و در گوشہ بنائے بعبادت

مشغول شد و آنجا درخت خرما بود ہر روز بار آمد بلیقا آنرا میخورد و در عبادت

حق روزگار میبرد چون سیصد سال تمام شد بیرون بیچ وحی نیامد بلیقا غمگین شد

فضنه حال و شکایت پیش پیغامبر عهد خویش برد حق تعالی بران پیغامبر
وحی فرستاد و لا تی لا اوحی الی رجل اطمأن قلبه بشیء من الدنیا
تحقیق مین نهین وحی بھیجتا طرف ایک مرد کے کہ چین پکڑا ہے اسکے دل نے ساتھ ایک چیز دنیا
یعنی بدرستیکه من وحی نفرستم بسوی کسی که دل او آرمیده بود بچیزی از
دنیا آن مرد گفت الهی بکدام شی دل من آویخته بود فرمان شد بدان سبز
ولت بیستار بود که باز میدارد ملیتیا آن درخت را از بیخ بر کند و گفت
اللهم لا ترزقنی حتی اموت فانی اخاف ان تطمئن قلبی
اے خدا مت نصیب کر تو مجھکو یہانتک کہ مرون مین پس تحقیق مین ڈرتا ہون اس سے کہ چین پکڑے دل میرا
الی شیء دونک — فرد
طرف ایک چیز کے سوائے تیرے ۔۔

خواہم کہ ہیچ صحبت اغیار نہ بشنم		در باغ دل رہا نکنم غیر نہال دوست

این بگفت و در عبادت شد پس ہر شبانگاہے مراورا یکان انار از الاہی
کوہ فرو آمدے ملیتیا روزہ خود بدان انار کشادے چون سہ روز برآ گذشتے
بروے وحی فرستاد یا عابد قد وزنت ثلثة ایام ثلثمائة سنة
اے عابد وزن کیے گئے تین دن ساتھ تین سو برس کے
فکانت هذه ثلثة ایام ارجح من ثلثمائة سنة فاوحیت الیک
پس تھے یہ تین دن غالب تین سو برس سے پس وحی کی مین طرف تیرے
یعنی چون بوزن این سه روز تو از آن سیصد سال گران آمد پس وحی فرستادم
بتو پس اینجا باید دانست که تا ذاکر را انس بذکر پدید نیاید نشان منش
بذکور نگردد و علامت انس گرفتن بذکر صحت یقین است بر مذکور ۔

مے آرند کہ خواجہ ابراہیم ادہم و خواجہ سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالے علیہما
در سفرے یکے مصاحب بودند بیش از وقت افطار چیزے بدیشان رسیدہ۔
خواجہ ابراہیم ازان تصدق کردہ خواجہ سفیان گفت یا ابا اسحق۔

إِنَّكَ مُحْتَاجٌ إِلَى قَلِيلٍ مِنَ الْعِلْمِ

تحقیق تو محتاج ہے طرف تھوڑے علم کے

پس چون وقت افطار شد باز چیزے رسیدہ خواجہ ابراہیم مر خواجہ سفیان
را گفت إِنَّكَ مُحْتَاجٌ إِلَى قَلِيلٍ مِنَ الْيَقِينِ۔

تحقیق تو محتاج ہے طرف تھوڑے یقین کے۔

در عوارف مسطور است قَالَ الْجُنَيْدُ وَقَدْ سُئِلَ عَنِ التَّصَوُّفِ
فرمایا جنید نے اور تحقیق پوچھے گئے تصوف سے
فَقَالَ أَنْ تَكُونَ مَعَ اللّٰهِ بِلَا عَلَاقَةٍ وَسُئِلَ الشِّبْلِيُّ رَحِمَهُ
پس فرمایا یہ کہ ہووے تو ساتھ اللہ کے بے علاقہ اور پوچھے گئے شبلی رحم کرے اس کو
اللّٰهُ تَعَالَى عَنِ الْفَقْرِ فَقَالَ أَنْ لَا تَسْتَغْنِيَ بِشَيْءٍ دُونَ الْحَقِّ
اللہ تعالے فقر سے پس فرمایا یہ کہ نہ بے پروا ہووے تو ایک چیز کے سوا حق کے

در خبر است کہ شخصے بر رسول صلی اللہ تعالے علیہ و آلہ وسلم آمد و پرسید۔

مَنْ أَزْهَدُ النَّاسِ فَقَالَ عَلَيْهِ وَآلِهِ السَّلَامُ أَزْهَدُ النَّاسِ
کون بے رغبت ترین لوگوں سے پس فرمایا حضرت نے سب بے رغبت تر لوگوں کا
مَنْ لَمْ يَنْسَ الْقَبْرَ وَالْبِلَى وَتَرَكَ فَضْلَ زِينَةِ الدُّنْيَا وَآثَرَ
وہ ہے جو نہ بھولے قبر کو اور گل جانے کو اور چھوڑے زیادتی زینت دنیا کی اور اختیار کیا

مَا يَبْقٰى عَلٰى مَا يَفْنٰى وَلَمْ يَعُدَّ غَدًا مِنْ اَيَّامِهٖ وَعَدَّ نَفْسَهٗ

اُس چیز کو جو باقی ہو اوپر اس چیز کے کہ فانی ہو اور نہ گنے کل کو دنوں اپنے سے اور گنے اپنے تئین

مِنْ اَهْلِ الْقُبُوْرِ و در عوارف مسطور ست قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَ

رہنے والوں قبروں کے سے فرمایا پیغمبر خدا نے اوپر انکے

اٰلِهٖ السَّلَامُ اِذَا رَاَيْتُمُ الرَّجُلَ قَدْ اُوْتِيَ زُهْدًا فِي الدُّنْيَا وَقِلَّةَ

اور آل انکے سلام جب دیکھو تم ایک مرد کو تحقیق دیا گیا ہے بے رغبتی بیچ دنیا کے اور کم

مَنْطِقٍ فَاقْتَرِبُوْا مِنْهُ فَاِنَّهٗ يُلَقَّى الْحِكْمَةَ و نیز مسطور ست

گویائی پس نزدیک ہو اس سے پس تحقیق وہ ڈالا جاتا ہے حکمت

سُئِلَ الشِّبْلِيُّ عَنِ الزُّهْدِ فَقَالَ الزُّهْدُ غَفْلَةٌ لِاَنَّ الدُّنْيَا

پوچھے گئے شبلی معنے زہد کے پس کہا زہد غفلت ہے اس واسطے کہ دنیا

لَا شَيْءَ وَالزُّهْدُ فِي لَا شَيْءٍ غَفْلَةٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَمَّا رَاَوْا

ناچیز ہے اور بے رغبتی بیچ ناچیز کے غفلت ہو اور کہا بعضے انکے نے جب دیکھا

حَقَارَةَ الدُّنْيَا زَهِدُوْا فِي زُهْدِهِمْ فِي الدُّنْيَا لِهَوَانِهَا عِنْدَهُمْ فِي زُهْدِهِمْ قَالَ عَلَيْهِ

حقارت دنیا کو بے رغبتی کی انہوں نے بیچ بے رغبتی اپنی کے بیچ دنیا کے واسطے خواری اسکی کے نزدیک انکے بیچ زہد انکے فرمایا آنحضرت نے اوپر ان

السَّلَامُ مَا الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا كَمَا يَجْعَلُ اَحَدُكُمْ

انکے اور آل انکے سلام نہیں دنیا بیچ آخرت کے مگر جیسا کرتا ہے ایک تمہارا انگلی شہادت

اِصْبَعَهُ السَّبَّابَةَ فِي الْيَمِّ فَلْيَنْظُرْ بِمَ يَرْجِعُ و مشارق مسطور ست

کی بیچ دریا کے پس چاہیے کہ دیکھے ساتھ کس قدر قطرہ پانی کے پھرے ہو دریا سے

سَنَاهٗ لَيْسَتِ الدُّنْيَا الْفَانِيَةُ فِي مُقَابَلَةِ الْاٰخِرَةِ الْبَاقِيَةِ

معنی اسکے نہیں ہے دنیا فنا ہونیوالی بیچ مقابلہ آخرت کے کہ باقی ہے

إلا كقطرة من الماء في مقابلة البحر فالعقل الكريم

مگر مانند ایک قطرہ کے پانی بیچ مقابلہ دریا کے کہا بعض کریم نے

الدنيا خسيسة فالخسيس من الخسيس رضي بالخسيس

دنیا خسیس ہے پس خسیس ہے جو راضی ہو خسیس سے

وعن النفيس وفي الصحاح قال عليه وآله السلام والله ما الدنيا

یا نفیس سے اور بیچ کتاب صحاح کے فرمایا آنحضرت اور آل پر سلام قسم اللہ کی نہیں دنیا

في الآخرة إلا مثل ما يجعل إصبعه في اليم فلينظر بم

بیچ آخرت کے مگر مانند اس چیز کے کہ کرے انگلی اپنی بیچ دریا کے پس چاہیے

يرجع يعني نسبة نعم الدنيا أو زمانها في جنب نعم

کہ دیکھو ساتھ کس چیز کے پھرتی ہے یعنی نسبت نعمت دنیا کے یا زمانہ اسکے کی بیچ مقابلہ نعمت آخرت

الآخرة أو زمانها ليس إلا مثل نسبة الماء الذي

کے یا زمانہ اسکے کی نہیں مگر مانند نسبت پانی کے جو

يلتصق بإصبع أحدكم إذا غمسها في البحر

لپٹا ہو ساتھ انگلی ایک تمہارے کے جب غوطہ دیتا ہے اسکو بیچ دریا کے

و نیز در عبارت مسطور درست وعندي أن الزهد في الدنيا غير

اور میرے نزدیک یہ ہے کہ زہد بیچ دنیا کے سوائے

هذا فإنما الزهد في الزهد بالخروج من الاختيار

اسکے ہے پس سوا اسکو نہیں کہ زہد بیچ زہد کے ساتھ نکلنے کے ہے اختیار سے

في الزهد لأن الزاهد اختار الزهد وأراده وإرادته

بیچ زہد کے واسطے اسکے کہ زاہد نے اختیار کیا زہد کو اور ارادہ کیا اسکو اور ارادہ اسکا

يُسْتَنَدُ اِلَى عِلْمِهٖ وَعِلْمُهٗ قَاصِرًا فَاِذَا اُقِيْمَ فِي مَقَامِ
مستناد کیا جاتا ہے طرف علم اسکے کے اور علم اسکا کوتاہ ہی پس جب قائم کیا گیا بیچ
تَرْكِ الْاِرَادَةِ وَانْسَلَخَ مِنْ اِخْتِيَارِهٖ كَاشَفَهُ
مقام چھوڑنے ارادہ کے اور نکلگیا اختیار اپنی سے مکشوف کرتا ہے اسکو
اللّٰهُ تَعَالٰى بِمُرَادِهٖ فَيَتْرُكُ الدُّنْيَا بِمُرَادِ النَّفْسِ
اللہ تعالے مراد اپنی کے ساتھ پس چھوڑتا ہے دنیا ساتھ مراد نفس کے
فَيَكُوْنُ زُهْدُهٗ لِلّٰهِ تَعَالٰى حِيْنَئِذٍ ۔
پس ہوتا ہے زہد اسکا واسطے اللہ تعالے کے اسوقت ۔

اما اہل منشا زہد بعلو ہمت است و کمال بصارت چشم توفیق و ارادت که حق تعالے ایشانرا بخشیده است همیشه اہل سعادت در دنیا را خسیس بینند و بر آخرت نفیس نگرند و هر که از آخرت بدنیا راضی شود هر آینه نزد اہل همت ایشان خسیس من کل خسیس باشند چنانکه آن منسوب لقا و بہشت شہر و آن گروه از غیر حق عبور کرده هر نیت را بر سر ره یعنی قطب الاقطاب شیخ نور قدس سره در رساله خود انیس الغربا آورده است حکایت کناسے در محله عطاران گذشت بوی خوش در مشامش رسید بیخود شد بیفتاد و هر چند که از عطریات بر و میزدند بیهوش تر میشد تا کسے قدری گوه نزدیک بینی او داشت در زمان بهوش آمد و نیز آورده است که دیوانه بود هموار ه در بازار میبود چون وقت رسید بینی گرفته میرفت پرسیدند چرا بینی میگیری گفت از گندگی دنیا و این گندگی دنیا پیش من مشام ازاد و آن غریبی آشنام ظاهر است

اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ۞
تحقیق اللہ چاہتا ہے توبہ کرنیوالوں کو اور چاہتا ہے ستھرائی کرنیوالوں کو ۔

در شان ایشان ست و اگر نه متشی کلاب را بو چو آن خوش تر از گلاب آید و
حقیقت کار عالم در چشم ظاهر بینان از آنچه هست بعکس نماید و دانشمندی
را با دشاہی پرسید که اَلدُّنْیَا جِیْفَةٌ و هر جیفه را بو کنده باشد دلبوی دنیا
و کجاست گفت آری دنیا را نیز بوی هست اما تارکان دانند نه آنانکه در کار طلب
این استخوان فرازبستگان هم خوانند و در مکتوب شیخ شرف الدین رحمة الله علیه آمده است
که کلمه لا اله الا الله نفی و اثبات ست پس از نفی نفی دنیا مراد ست و از اثبات
اثبات حق سبحانه و تعالی و ترک دنیا علامت معرفت ست پس هیچ بزبان حال
و افعال کلمه توحید گفتن ست پس چنین کس را که تو گفتی بحال باشد حاجت بذکر
زبان نباشد و در انیس الواعظین مسطور ست که حبیبی صلوة الله بر سر مرده
رسیده او را هم چون غافلان خفته دید و گفت بر خیز خدا را یاد کن گفت از این
چه میخواهی که من دنیا را با اهل دنیا گذاشته ام گفت پیغمبر صلعم خوش شد
این رباعی در ملفوظ آمده است رباعی

آنانکه در سهوای تو شیدا گشته اند — از حیله همه بریده و تنها گشته اند
خود را فدای نام تو اید ست کرده اند — آگاه بهی فنا ده گریبنه و پا نشسته اند

در عوارف مسطور ست در معنی آیت
وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ أَئِمَّةً يَهْدُوْنَ بِأَمْرِنَا لَمَّا صَبَرُوْا قِیْلَ
اور کیا ہم نے ان میں پیشوا کہ راہ دکھاتے تھے ہمارے حکم سے جب صبر کیا انہوں نے کہا گیا
صَبَرُوْا عَنِ الدُّنْیَا در شرح مشارق مسطور ست قَالَ أَهْلُ الْمَعَانِیْ
صبر کیا انہوں نے دنیا سے — کہا لوگوں معانی نے
اَلصَّبْرُ عِبَارَةٌ عَنْ ثَبَاتِ بَاعِثِ الدِّیْنِ مُقَاوَمَةً بَاعِثِ الْهَوٰی

صبر عبارت ہے ثابت رہنا باعث رضا سے مقابلہ مین باعث خواہش کے

وو جو اندر مت مسطور ہیت وَجَاءَ فِي الْاَثَرِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَكُفُّ عَنِ

اور آیا بیچ اخبار کے ... دور کرتا ہے

الْعِبَادِ سَخَطَ اللّٰهِ مَا لَمْ يُبَالُوْا مَا نَقَصَ مِنْ دُنْيَاهُمْ فَاِذَا فَعَلُوْا

بندون سے ناخوشی الله کی جبتک کہ نہ پروا کرین اس چیز کو کہ ناقص ہے دنیا انکی سے پس جب یہ کیا انھوں نے

ذٰلِكَ وَقَالُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى كَذَبْتُمْ لَسْتُمْ بِهَا صَادِقِيْنَ

یہ اور کہا انھون نے ... فرمایا الله تعالے نے جھوٹ بولا تمنے نہین تم سچے

پس بر صابر ہوا کہ باطن از جنب سو الله تعالے پاک ہست و با ہیچ تشویش برافلاک از قیدہ رنج و راحت خاستہ او کجا در بند فرون و کاست در آید کہ خطا بر و باطن او از نور کلمہ لا اله الا الله آراید نقل بزرگے را مرید کہ نعمت دنیا بیکران داشت روزے خادم بیامد و گفت فلان چیزے کہ بقیمت چندین ہزار تنکہ بود گم شد آن بزرگ برخاست و دو رکعت شکرانہ ادا کرد و بعد از مدتے باز خازن خبر آورد آن متاع کہ در فلان تاریخ رفتہ بود باز یافتند آن بزرگ ہمچنانچہ در گم شدن شکر کردہ بود ہمچنان بجا آورد پرسیدند کہ معنی این دو شکر چہ باشد فرمود کہ بر سلامتی باطن و آزادی از بند غم و شادی کہ بہیچ وجہ باطن متغیر نشد و سلامت ماند۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِكَيْلَا تَاْسَوْا عَلٰى مَا فَاتَكُمْ وَلَا تَفْرَحُوْا بِمَا اٰتٰكُمْ

فرمایا الله تعالے نے تو کہ نہ غم کہاؤ اوپر اس چیز کے کہ فوت ہوئی تم سے اور نہ خوش ہو اساتھ اس چیز کے کہ دیا تمکو

شکر و صبر زینہ گان بس کرد	کہ ناکسان را بلطف خود کس کرد

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا۔

فرمایا الله تعالے نے اور جو لوگ کہ جہاد کیا ہمارے ماوین البتہ دکہاوینگے ہم انکو راہین اپنے

و در خیر المجالس آوردہ است کہ حاصل از مجاہدہ آن ہست کہ
صَرْفُ الْقَلْبِ عَنِ الْاِلْتِفَاتِ اِلٰی غَیْرِ اللّٰہِ تَعَالٰی اَیِ اسْتِغْرَاقٌ
و پھیرنا دل کا التفات سے طرف غیر خدا کے اور مستغرق ہونا بیچ بندگی اللہ تعالے کے
فِیْ طَاعَۃِ اللّٰہِ تَعَالٰی و این نوع سر نفی و اثبات ست صَرْفُ الْقَلْبِ مِنْ غَیْرِ اللّٰہِ
پھیرنا دل کا سواے اللہ کے سے
نفی ست وَالْاِسْتِغْرَاقُ فِیْ طَاعَۃِ اللّٰہِ اثبات ست و در عوارف مسطور ست
اور ڈوبنا بیچ بندگی اللہ کے
وَلَا یَسْتَقِیْمُ التَّوْبَۃُ اِلَّا بِصِدْقِ الْمُجَاھَدَۃِ وَلَا یَصْدُقُ الصَّبْرُ فِی
اور نہیں مضبوط ہوتا توبہ مگر ساتھ سچی کوشش کے اور نہیں سچا جانا جاتا ہے بندہ بیچ
الْمُجَاھَدَۃِ اِلَّا بِوُجُوْدِ الصَّبْرِ روی فُضَیْلَۃُ بْنُ عُبَیْدِ اللّٰہِ رَضِیَ
مجاہدہ کے مگر ساتھ ہونے صبر کے روایت کیا فضیلہ بیٹے عبید اللہ نے رضی
اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ یَقُوْلُ الْمُجَاھِدُ
اللہ اس کہا سنا میں نے پیغمبر خدا درود اللہ کا اونپر اور انکی آل پر فرماتے تھے مجاہد
مَنْ جَاھَدَ نَفْسَہٗ وَلَا یَتِمُّ لَہٗ ذٰلِکَ اِلَّا بِالصَّبْرِ
جہاد کرنیوالا وہ جسنے جہاد کیا نفس اپنے سے اور نہیں تمام ہوتا ہے واسطے اسکے یہ مگر ساتھ صبر کے
و نیز مسطور ست کہ فاضلترین صبر آن ست کہ صبر علی اللہ باشد و صبر علی اللہ آن ست
کہ قصد و ارادت خود بر حق تعالے استوار دارد و بصدق مراقبہ دل و دور کردن
خواطر غیر سبحانہ و برای درستی نماید تا بحق تعالے از غیر حق تعالے سیر آید یعنی سبب
آنکہ بحق تعالی بندگی کند از ما سوی اللہ و ربہیچ نماید قال عیسیٰ علیہ السلام
اَدَامُ الْجُوْعِ وَشِعَارُ الْخَوْفِ وَلِبَاسُ الصُّوْفِ وَسِرَاجُ الْقَمَرِ

ہمالین میرا بھوک ہے اور شعار میرا خوف ہے اور لباس میرا صوف ہے اور چراغ میرا چاند ہے۔

وَدَابَّتِي رِجْلَايَ وَطَعَامِي وَفَاكِهَتِي مَا أَنْبَتَتِ الْأَرْضُ وَلَيْسَ

اور گھوڑا میرا دونو پاؤں ہیں میرے اور کھانا میرا اور میوہ میرا جو اگائے زمین اور نہیں

لِي شَيْءٌ وَلَيْسَ عَلَى الْأَرْضِ أَغْنَى مِنِّي۔

واسطے میرے کوئی چیز اور نہیں اوپر زمین کے غنی تر مجھ سے

وحقیقت فقر آن است کہ بر آنچہ غیر حق سبحانہ و تعالیٰ است سیر نشود مشغول ست

کہ وحی کرد حقتعالیٰ بر موسیٰ علیہ السلام

يَا مُوسَى إِذَا رَأَيْتَ الْغِنَاءَ مُقْبِلًا فَقُلْ ذَنْبٌ عُجِّلَتْ عُقُوبَتُهُ

اے موسیٰ جب دیکھے تو دولتمندی سامنے پس کہہ گناہ ہے کہ جلدی کی عذاب اسکے نے

وَإِذَا رَأَيْتَ الْفَقْرَ مُقْبِلًا فَقُلْ مَرْحَبًا بِشِعَارِ الصَّالِحِينَ

اور جب دیکھے تو فقر کو سامنے پس کہہ شاباش سا نہ طور نیک لوگوں کے۔

و شاید آن معنی چیز کہ کسی نبود کہ دل او چون دل پیغامبران باشد یعنی از غیر خدا

اکتفا کردہ باشد و از ہرچہ غیر حق سبحانہ تعالیٰ است اعراض کنند در نظر نیارد و

بہر ار نہ صد فرشتہ فریاد برارد و بگوید بس	من چہ خواہم کرد پیدا و نہان
بے نواہم جان جہان جان سپاری	از آنکہ من کان للمولی فلہ الکل

تحقیق کہ اعلیٰ اسکو صاحب ہوئیں اسکا تمام عالم ہے

ملامت وارد کہ در شرح مشارق آوردہ است

وَقَدْ أَحْسَنَ مَنْ قَالَ لَا وَحْشَةَ مَعَ اللَّهِ تَعَالَى وَلَا رَاحَةَ مَعَ غَيْرِ اللَّهِ تَعَالَى

اور تحقیق کیا اچھا جسنے کہا نہیں وحشت ساتھ اللہ تعالیٰ کے اور نہیں راحت ساتھ غیر اللہ تعالیٰ کے

و آنکہ گفتہ اند الصوفی غنی من اللہ این معنی دارد کہ چون وی را ہیچ حاجت نماند

کہ از خدا تعالیٰ بخواہد بہر آینہ او بدین معنی غنی باشد و غیر المجلس آمدہ است۔ کیا

غفار را چهار مرتبه ست اول آنست که چون حاجت افتد از خدا بخواهد دوم آنکه
از خدا نخواهد مگر خدا را سوم تفویض حاجت خود بر خدا تعالی کند یا خواسته وناخواسته
اور اکار رسا شد چهارم آنکه از خدا تعالی خدا را نیز نخواهد واین مقام اولیاست
قال النبی صلی الله علیه وآله حاکیا عن الله اذا شغل عبدی ذکری
فرمایا پیغمبر نے درود الله کا اپر اور انکی آل پر حکایت کرتے والی الله سے جب مشغول ہوتا ہے بندہ
عن الدعاء اعطیته خیر ما اعطی السائلین ۔
میری یاد سے بدلے دعا دیتا ہون اسکو بہتر جو دیتا ہون مانگنے والونکو ۔
پس هر که بعبادت نفی واثبات مشغول شد از دو جهان بی‌غم گشت و بعبادتی دیگر او را
حاجت نماند ورد حد زند وسیه مسطور ست روایت کرده عبدالله عمر رضی الله عنه
که روزی پیش رسول علیه واله السلام نشسته بودیم که مردی بیامد آب وضو از اعضای
او میچکید چون نظر مبارک رسول علیه واله السلام بران مرد افتاد فرمود ۔
من اراد ان ینظر الی اهل الجنة فلینظر الی هذا الرجل
جو ارادہ کرے یہ کہ دیکھے طرف اہل جنت کے پس چاہئے کہ دیکھے اس مرد کو
همچنین دوم روز چون آن مرد بیامد رسول علیه واله السلام همین سخن فرمودن آن
مرد نماز سنت بپا ادا کرد و روان شد عبدالله عمر رضی الله عنه گفت من نیز در عقب او
روان شدم مرد در خانه درآمده بود که من نیز در رسیدم و در بکوفتم مرد بیرون آمد و گفت
یا این کیستی سائل گفتم مهمانم که چند روز در صحبت تو باشم و فائده گیرم پس مرد جا
داده درون خانه درآمدم چون شب شد گمان بردم که مرد شب زنده خواهد داشت
و در نماز خواهد گزرانید آن مرد فرض ادا کرده و در خواب شد تا صبح در خواب بود
سه روز در صحبت او بودم همین معاینه کردم چهارم روز پرسیدم که از شما عبادتی

زائندہ و کوشش در طاعت ظاہری عے بینم و رسول علیہ السلام نزا بہشت
گواہی دادہ و او بہرہ و گذاشت گواہی نمید پس حیثیت حال تو گفت۔
یا ابن اخی لا اعرف لنفسی طاعۃ و عملا یدخلنی اللہ بہ
اے بیٹے بھائی میرے نہیں پہچانتا میں اپنے واسطے کوئی طاعت اور عمل کہ داخل کرے مجکو اللہ
الجنۃ غیر شیئین التمسک علی کلمۃ الحق لا الہ الا اللہ محمد
ساتھ اسکے بہشت میں سوائے دو چیزونکے چنگل مارنا اوپر کلمہ حق لا الہ الا اللہ محمد
رسول اللہ والثانی ان احب للناس ما احب لنفسی واکرہ
رسول اللہ کے اور دوسرا یہ کہ دوست رکھوں واسطے لوگونکے جو دوست رکھوں واسطے اپنے
للناس ما اکرہ لنفسی۔
اپنے اور مکروہ رکھوں میں واسطے لوگونکے جو مکروہ رکھوں واسطے اپنے۔

فصل دوازدہم در بیان استقامت و تثبیت و رفتن با خیر الزاد و در آن بہشت

بدان ای مومن حقیقی و ای موصوف بصفت کمال صحبتی ہر کہ متمسک بکلمہ توحید
گردد بدان استقامت نمود جملہ مرادش در بر آمدہ و او در ستودگان حضرت کردگار
بدیدگار روآمد قال اللہ تعالیٰ ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا
فرمایا اللہ تعالیٰ نے تحقیق جن لوگونے کہا رب ہمارا اللہ ہے پھر سیدھے رہے
تتنزل علیہم الملئکۃ ان لا تخافوا ولا تحزنوا وابشروا بالجنۃ التی
اترتے ہیں اونپر فرشتے یہ کہ نہ ڈرو اور غم نکہاؤ اور خوشوقت ہو ساتھ اس بہشت
کنتم توعدون ورد وعدہ کئے جاتے تھے ان الذین قالوا ربنا اللہ
کہ جسکا تم وعدہ دیئے جاتے تھے۔ تحقیق وہ لوگ جو کہا انہوں رب ہمارا
ای اتقوہ الذین قالوا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ثم استقاموا

اور یہ وہ قوم ہیں جنہوں نے کہا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پھر استقامت کی انہوں نے

یعنی تمسکوا علی الدین المستقیم وتباعدوا عن الکفر

یعنی متمسک کیا انہوں نے اوپر دین مضبوط کے اور دوری کی انہوں نے کفر

والآثام والمعاصی والباطل وخافوا علی دینہم ان لا یسلب

اور گناہوں سے اور نافرمانیوں سے اور جھوٹ سے اور ڈرے اوپر دین اپنے کے یہ کہ نہ

منہم تتنزل علیہم الملائکۃ وعند موتہم وفراقہم عن الدنیا ان

سلب ہو جاوے اس سے اترتے ہیں اوپر انکے فرشتے اور نزدیک موت انکے کے اور جدائی انکی کی

لا تخافوا علی فوات دینکم عند نزعکم فانکم تخرجون علی الایمان

دنیا سے یہ کہ نہ ڈرو تم اوپر فوت ہونے دین اپنے کے نزدیک نکلنے جان اپنی کے پس تحقیق تم نکلو گے اوپر

باللہ من دنیاکم ولا تحزنوا علی ما سلف من قبیح اعمالکم

ایمان کے ساتھ اللہ کے دنیا اپنی سے اور نہ غم کھاؤ اوپر اس چیز کے کہ گزرا ہے برے عملوں تمہارے سے

فان ربکم یغفر لکم ذلک ویتجاوز عنکم بفضلہ ومنہ بل

پس تحقیق رب تمہارا بخشیگا واسطے تمہارے یہ اور دور کریگا تم سے اپنے فضل سے اور احسان سے

قولہ وابشروا بالجنۃ التی کنتم توعدون معناہ اذا استقمتم

سنا دلیل قول اللہ تعالی کے اور خوشوقت ہو ساتھ بہشت کے جو تھے تم وعدہ دیئے جاتے معنی اسکے جب

علی دین الاسلام والایمان فلکم الجنۃ التی وعدت لکم

استقامت کی تم نے اوپر دین اسلام کے اور ایمان کے پس واسطے تمہارے بہشت ہے جو وعدہ دیا گیا واسطے تمہارے

یقول ان المتقین فی جنت وعیون در اوراد المریدین مسطور است۔

ساتھ قول اسکے تحقیق پرہیزگار بیچ باغوں کے اور چشموں کے۔

قیل للجنید رحمہ اللہ تعالی عند الموت قل لا الہ الا اللہ فقال

کہا گیا واسطے جنید کے رحم کرے اسکو اللہ تعالیٰ نزدیک موت کے کہ لا الہ الا اللہ پس کہا نہیں

مَا نَسِيتُهُ فَاذْكُرَهُ درمشارق مسطورست قَالَ أَبُو سَعِيدٍ رَحِمَهُ

بھولا میں اسکو پس یاد کروں اسکو کہا ابوسعید نے رحم کرے اسکو

اللهُ لَقِّنُوا مَوْتَاكُمْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ۔

اللہ تلقین کرو موتے اپنے کو نہیں کوئی معبود مگر اللہ

وطریق این تلقین آنست که نزدیک موت یعنی درحالت نزع بآواز نرم وخوش
برسر او بگویند تا بشنود وتکلیف نکنند که جائز نیست درشرح مشارق مسطورست

فَإِنْ قَالُوا فَهُوَ الْمُرَادُ وَإِنْ لَمْ يَقُولُوا لَا يُكَلَّفُونَ وَلٰكِنْ

پس اگر کہیں پس وہ مراد ہے اور اگر نہ کہویں نہ تکلیف دیجیے جاویں ولیکن کہیں

يَقُولُ الْحَاضِرُونَ كَلِمَتَيِ الشَّهَادَةِ حَتَّى يُوَافِقَهُمْ بِالْقَلْبِ

حاضر لوگ دو کلمہ شہادت کے یہانتک کہ موافقت کریں انکی بیچ آنیکے ساتھ دل کے

وچون میت را درگور نهند درآنوقت نیز تلقین آمده است درشرح مشارق آورده
که رسول صلی الله علیه واله وسلم آنچه بتلقین دریوقت امر کرده وشاید که از جهت آن
باشد که وقت نزع وقتست که شیطان برآشفته کردن اعتقاد آدمی در آنوقت
متعرض میشود پس محتاج میکرد که کسی او را از توحید بهوشیار کند وایضا

لِيَكُونَ ذٰلِكَ آخِرَ كَلَامِهِ حَتَّى يُصِيبَ الَّذِينَ قَالَ عَلَيْهِ وَآلِهِ

تو ہوجیے یہ آخر کلام اسکا یہانتک کہ ہوجاوے ان لوگوں سے جنہوں نے پایا انکو فرمایا اوپر انکے

السَّلَامُ فِيهِمْ مَنْ كَانَ آخِرُ كَلَامِهِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ

اوپر سلام ہو بیچ حق انکے جو کوئی کہ ہوا آخر اسکا کلام لا الہ الا اللہ داخل ہوا بہشت میں

وشهادت بر رسالت درین حدیث مذکور نیست لِكَوْنِهَا مَعْلُومَةً [illegible]

رضی الله که گفت مَا نَسِيتُهُ فَاذْكُرهُ دلالت میکند بر سکون ضمیر و مُهر باطن و دلیل سکون قلب آن نیست که گفت هر چند که وقت جان کندن و تفتہ و دشوار یست بر ما حالت ما چنانکه داشتم بر قرار یست و شهادتین با خود همراه وارم و مر حق تعالے را فراموش نکرده ام که یاد آرم و سرور از آن ست که رسول علیہ واله السلام فرمود اَلدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِينَ یعنی حیات مومن بر طریق حبس و عاریت و بند و قید باشد پس چون قید دور شود هر آینه سرور پیدا آمد قَالَ اَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عُثْمَانُ مَنْ

فرمایا امیر المومنین عثمان نے جو شخص کہ ہو دنیا

كَانَتِ الدُّنْيَا سِجْنَهُ كَانَ الْقَبْرُ رَاحَتَهُ وَمَنْ كَانَتِ الدُّنْيَا جَنَّتَهُ

قید خانہ اسکا ہو قبر راحت اُسکے اور جو کوئی کہ ہو دنیا بہشت اس کا ہو

كَانَ الْقَبْرُ حَبْسَهُ وَمَنْ كَانَتِ الْحَيٰوةُ قَيْدَهُ فَاِنَّ الْمَوْتَ اِطْلَاقُهُ

قبر قید خانہ اُسکا اور جو کوئی کہ ہو زندگانی قید اسکا پس تحقیق موت چھوٹنا اسکا

وَمَنْ تَرَكَ نَصِيبَهُ فِي الدُّنْيَا اَسْتَوْفَاهُ فِي الْعُقْبٰى رحمت بر مسعو باد که گفت ما

اور جو چھوڑے نصیبہ اپنا بیچ دنیا کے پورا دیتا ہے اسکو بیچ آخرت کے۔

باک ندارم که زتن جان رود	غم چه خورد آنکه ز زندان رود
مور چه را چیست از این به که او	بر ز زندانه پیش سلیمان رود

و مر عاشقان درگاه او را مرگ مثل پلے ست که بدان بدوست رسند۔ کما قال اَلْمَوْتُ جِسْرٌ يُوْصِلُ الْحَبِيبَ اِلَى الْحَبِيبِ و ایشان همیشه در آرزو مرگ باشند

موت پل ہے پہنچاتا ہے دوست کو طرف دوست کے۔

كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنْ زَعَمْتُمْ اَنَّكُمْ اَوْلِيَاءُ لِلّٰهِ مِنْ دُوْنِ

جیسا فرمایا الله تعالے نے اگر گمان کرتے ہو تم یہ کہ تم دوست ہو الله کے سوا لوگوں کے

النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ -
پس آرزو کرو تم موت کے اگر ہو تم سچے -

پس بجہت مخلص مرگ را ہمیچنیں در آرزو نیارد و غیر از صادق موت را نتواند کرد و سبقت
وارد شد قال علیہ وآلہ السلام مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللہِ تعالیٰ اَحَبَّ اللہُ لِقَاءَهٗ
فرمایا آنحضرت انکو آل پر سلام جو کوئی دوست رکھے ملاقات اللہ تعالیٰ کی دوست رکھے اللہ ملاقات اسکی

و مراد از لقاء اللہ ہمین مرگست و در شارق مسطور است عمر رضی اللہ عنہ کہ
كُنْ فِي الدُّنْيَا كَاَنَّكَ غَرِيْبٌ اَوْ كَعَابِرِ سَبِيْلٍ وَعُدَّ نَفْسَكَ مِنْ اَصْحَابِ الْقُبُوْرِ
رہ دنیا میں گویا کہ تو مسافر ہے یا رہگزر ہو الا راہ کا اور شمار کر اپنے نفس کو ہونیوالا قبر والوں سے
در شرح آوردہ صفت کہ غریب ہمیشہ باشتیاق کہ بہو آہل خود و وطن خود دارد
بہمہ حال بوقت ارتحال امید وار باشد مَتٰى يُنَادٰى بِالرَّحِيْلِ فَيَرْتَحِلُ
جبکہ پکارا جاوے ساتھ کوچ کے پس کوچ کرے -

و بہر یگان منزلے کہ قطع کند شوق او زیادہ تر گردد و چون آخرین منزل شود و
قلق افتد از شدت شوق فَاِذَا وَقَعَ بَصَرُهٗ عَلٰى وَطَنِهٖ دَقَّ مِنْ مُقِلِّ
پس جب پڑے آنکھ اسکی اوپر وطن اپنے کے شرم ہو درازی مسافت
الْغُرْبَةِ ثُمَّ بَكٰى فَرَحًا بِوُصُوْلِهٖ اِلَى الْوَطَنِ وَنَظَرِهٖ اِلَى الْاَحْبَابِ
سے پھر رو خوشی میں ساتھ پہنچنے اپنے کے طرف وطن کے اور دیکھنے اپنے کے طرف دوستوں

پس ہمبر یعنی رسول علیہ و آلہ السلام فرمود و اشارہ فرمود براآنکہ مومن باید کہ ہم
طلب وصول الی اللہ و رور و محبت و شوق شب و سحرہا بنالد و از پس الغرباء انتظار او رقہ

شبے شد کہ من غمزدہ سوختہ	ہے گشتیم بار فراق و سستیم تنہا سے
خبر زہر عیسی چو شکر مے نوشم	از کرشمۂ ساقی و در شکسہ بہنا سے

چشم امید کشاده و گوش براه دعوت نهاده دارد

يَكُونَ شَاخِصًا أَمَلُهُ إِلَى دَعْوَتِهِ يَنْتَظِرُ مَتَى يُدْعَى فَيُجِيبَ

ہو و بلند کرنیوالا آرزو اپنی طرف بلانے اسکے کے منتظر ہوتا ہے جب بلایا جاوے پس قبول کرے

وَكُلَّمَا قَطَعَ يَوْمًا مِنْ عُمُرِهِ خَفَّ ظَهْرُهُ مِنْ أَثْقَالِ الْعُمُرِ فَإِذَا

اور جب قطع ہوا ایک دن عمر اسکی سے ہلکی ہوئی پیٹھ اسکی بوجھوں عمر کی سے پس جب پہنچے

بَلَغَ آخِرَ يَوْمِهِ فَلَقَ لُحُوقَ الْخَطَرِ الَّذِي رَكِبَهُ وَأَشْفَقَ لَا يَدْرِي

آخر دن اسکا تعلق کرے واسطے ڈر خطرہ کے جو سوار ہوا اسپر اور وہ نہیں جانتا

بِمَ يُخْتَمُ فَإِذَا كُشِفَ الْغِطَاءُ وَأَتَى مَكَانَهُ سُرَّ مِنْ طُولِ الْغُرْبَةِ

ساتھ کس چیز کے خاتمہ کیا جاویگا پس جب کھولے گئے پردے اور پہنچا گیا مکان اپنے کو تنگ کرنا ہو درازی مسافت

ثُمَّ بَكَى فَرَحًا بِلِقَاءِ مَوْلَاهُ قَوْلُهُ وَعُدَّ نَفْسَكَ مِنْ أَصْحَابِ الْقُبُورِ

کے سے پھر رویا ازروی خوشی کے ساتھ ملنے مالک اپنے کو فرمانا انکا اور شمار کر اپنی ذات کو رہنے والوں قبر کے

أَنْ تَقُولَ سَاعَةً بَعْدَ سَاعَةٍ لِأَنْ تَحْضُرَ فِي أَمْرِ اللهِ فَيَجْعَلَ

کے سے یہ کہ کہو ایکدم بعد ایک دم کے البتہ آگیا حاضر ہو مجھکو حکم خدا کا پس شمار کرے

نَفْسَكَ مِنْهُمْ لَا مِنَ الْأَحْيَاءِ لِأَنَّ مَا شَاءَ فِي فَوَاتٍ وَلَنْ

نفس اپنا ان سے نہ زندوں سے واسطے اسکے جو چیز کہ قریب ہے کہ آویگے پس وہ آنیوالی ہے

فَاتَتِ الْأَوْقَاتُ كَمَا قَالَ عَلَيْهِ وَآلِهِ السَّلَامُ مُوتُوا قَبْلَ أَنْ تَمُوتُوا

سے مقرر ہے اور اگر گذر جاویں وقت جیسا فرمایا اوپر انکے اور انکی آل کے سلام ہو مرو پہلے اس سے کہ مرو

پس ہر کہ در طلب وصول الی اللہ مشتاق الی لقاء اللہ بود مرگ او وحشت ندارد بلکہ

حجابیست میان او و میان محبوب باشد کہ حجاب دور شدہ بگشاید پس چون وقت مرگ

وقت وصول ست و در وقت وصول شوق محبت غالب و محبت طالب تر شود

پس ہر آئینہ مومن مخلص را یاد حقتعالے در وقت جان دادن بغلبۂ شوق
ومحبت برتر از حالت دیگر باشد و آنچہ خواجہ جنید رحمہ اللہ تعالے فرمود
مَا نَسِيْتُهُ فَاذْكُرُهُ یعنی سلم آپ اے مَا نَسِيْتُهُ بِالْجَنَانِ
نہیں بھولا ہیں اسکا پس یاد کروں اسکو اور نہیں بھولا ہیں اسکو ساتھ دل کے
بِزَوَالِ السَّكِيْنَةِ وَالْاِطْمِيْنَانِ فَاذْكُرُهُ بِاللِّسَانِ عَلَى الْعَادَةِ
ساتھ دور ہونے تسلی اور چین کے پس یاد کروں اسکو ساتھ زبان کے اوپر عادت کے اور وقت
وَالزَّمَانِ و نیز در آداب المریدین مسطور ست
وَقِيْلَ لِاَبِيْ مُحَمَّدِ بْنِ الزَّابِلِيْ قُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قَالَ هٰذَا شَيْءٌ
اور کہا گیا واسطے ابی محمد بن زابلے کے کہ لا الہ الا اللہ کہا یہ ایک چیز ہے
عَرَفْنَاهُ وَبِهٖ يَقِيْنِيْ وَقِيْلَ لِزَنْبِيْرٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى ذٰلِكَ فَقَالَ
پہچانا ہم نے اسکو اور ساتھ اسکے یقین میرا ہے اور کہا گیا زنبیر کو رحم کرے اللہ تعالی اسکو یہ پس کہا نہیں بہتر
لَا اَحْسَنَ غَيْرُهٗ كَمَا قَالَ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَلدُّنْيَا مَلْعُوْنَةٌ
سوائے اسکے جیسا فرمایا پیغمبر نے اوپر اور انکی آل پر سلام دنیا لعنت کی گئی ہے ساتھ اس چیز
مَلْعُوْنٌ مَا فِيْهَا اِلَّا ذِكْرُ اللّٰهِ تَعَالٰى اَوْ عَالِمًا اَوْ مُتَعَلِّمًا در شمائل اتقیا آورده است
کے کہ اسمیں ہے مگر یاد اللہ تعالے کی یا علم والا یا سیکھنے والا علم کا
قول محقق ذِكْرُ اللّٰهِ تَعَالٰى حَلَالٌ لَيْسَ فِيْهَا حَرَامٌ وَذِكْرُ الْغَيْرِ
یاد اللہ کی حلال ہے نہیں بیچ اسکے حرام اور ذکر غیر کا حرام ہے بیچ اسکی نہیں حلال
حَرَامٌ لَيْسَ فِيْهَا حَلَالٌ و جواب این بزرگان کہ در وقت موت حاضران
را گفتند دلالت میکند بر اطمینان واحتراز رنجہ کرحق و بر کمال استقامت در روضۃ
زندویسیہ مسطور ست ابو منصور صباغ گفت کہ حق تعالے بر ذریت آدم خطاب کرد

أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوا بَلَىٰ شَهِدَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ

کیا نہین ہون مین رب تمہارا کہا اونہون نے ہو تو گواہی دی اللہ نے اوپر انکے

باز حق تعالے از انجا بدنیا فرستاد و باز بوحدانیتش او گواہی دادند و کلمۂ شہادت

بر زبان راندند و بیغامبران دموسنان گواہ شدند باز چون در آورده شوند

در گور و فرشتگان از ایشان پرسند آنجا نیز کلمۂ شہادت بر زبان آرند و ملائکہ

بشنوند و گواه شوند پس چون روز قیامت شود ابلیس لعین قصد بندہ کند و گوید

هٰذَا مِنْ شِيعَتِي لِأَنَّهُ أَتْبَعَنِي عَلَى الْمَعَاصِي فرمان شود۔

گروہ میرے سے ہے واسطے اسکے پیروی کی میرے اوپر گناہون کے

لَا سُلْطَانَ لَكَ عَلَيْهِ لِأَنَّ ابْتِدَاءَ أَمْرِهِ عَلَى التَّوْحِيدِ وَ

نہین غلبہ واسطے تیرے اوپر اسکے واسطے اسکے کہ ابتدا کام اسکے کا اوپر توحید کے اور

عَلَى التَّوْحِيدِ وَانْتِهَائُهُ عَلَى التَّوْحِيدِ لَا سُلْطَانَ لَكَ عَلَيْهِ يَا شَيْطَانُ

اسکا اوپر توحید کی اور آخر اسکا کام اوپر توحید کے نہین غلبہ واسطے تیرے اوپر اسکے اے شیطان

ثُمَّ يَقُولُ لِمَلَائِكَةِ الرَّحْمَةِ اِذْهَبُوا بِعَبْدِي اِلَى الْجِنَانِ

پھر فرماویگا واسطے فرشتون رحمت کے لیجاؤ بندے میرے کو طرف بہشت کے۔

و ازینجا اند چون بندہ مومن در کثرت معصیت در ملازمت ذکر حق تعالی سبحانہ

گروہ و بمقام محبت رسد معاصی او زیان نکند۔

كَمَا جَاءَ فِي الْأَثَرِ إِذَا أَحَبَّ اللّٰهُ تَعَالَى عَبْدًا لَمْ يَضُرَّهُ ذَنْبٌ

جیسا کہ آیا بیچ حدیث کے جب دوست رکھتا ہے اللہ تعالے بندے کو نہین ضرر کرتا اس کو گناہ

و این ہر دو معنی مستقیم آید یکے آنکہ اگرچہ قادر شود ہم کردن نتواند

كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهِ وَهَمَّ بِهَا لَوْلَا أَنْ رَأَىٰ بُرْهَانَ

جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور البتہ تحقیق قصد کیا اس عورت نے ساتھ یوسف کے اور قصد کیا یوسف نے ساتھ زلیخا کے اگر نہ دیکھا یہ کہ دیکھے

رَبِّهٖ كَذٰلِكَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوْٓءَ وَالْفَحْشَآءَ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِيْنَ

دلیل رب اپنے کی اسی طرح تو کہ دور کریں اس سے برائی اور بےحیائی تحقیق وہ بندوں ہمارے خالص کیے گیوں سے تھا

دوم آنکہ اگر بگویند و بتوبہ توفیق یابد و باستغفار اشتغال بد پس مومن باید کہ کلمہ

توحید بسیار گفتن عادت کند و این عبادت را سرمایہ سعادت و تنہا تصور کنند تا

در حیات اگر این کلمہ بسیار بر زبان راند و دل موافق بزبان گرداند در گور

سوال منکر و نکیر در ماند و در روضہ زند و سینہ مسطور رست۔

عَنْ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ الزَّاهِدِ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى قَالَ وَجَدْتُ

ابی عبد اللہ زاہد سے رحم کرے اسکو اللہ تعالیٰ کہا پایا میں نے

فِيْ بَعْضِ الْكُتُبِ اَنَّ الْقَبْرَ يَنُوْحُ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعَ مَرَّاتٍ يَقُوْلُ

بعض کتابوں میں یہ کہ قبر نوحہ کرتی ہے ہر دن سات بار کہتی ہے

اَنَا بَيْتُ الْوَحْدَةِ فَاجْعَلُوْا مُؤْنِسِيْ قِرَاءَةَ الْقُرْاٰنِ وَاَنَا بَيْتُ

میں گھر تنہائی کا ہوں پس کرو دوست میرا پڑھنا قرآن کا اور میں گھر

الظُّلْمَةِ فَنَوِّرُوْنِيْ بِصَلٰوةِ اللَّيْلِ وَاَنَا بَيْتُ التُّرَابِ فَاحْمِلُوا

اندھیرے کا ہوں پس روشن کرو مجکو ساتھ نماز رات کے اور میں گھر مٹی کا ہوں پس

الْفِرَاشَ وَهُوَ الْعَمَلُ [illegible] وَاَنَا بَيْتُ

اٹھاؤ بچھونا اور وہ عمل نیک ہے [illegible] اور میں گھر

الْاَفَاعِيْ فَاحْمِلُوا التِّرْيَاقَ وَالْبُكَاءَ مَعَكُمْ وَاَنَا بَيْتُ الضِّيْقِ فَتَزَوَّدُوْا

سانپوں کا ہوں اٹھاؤ تریاق اور رونا ساتھ اپنے اور میں گھر ہوں تنگ پس توشہ اٹھاؤ

[illegible] مِنَ السَّعَةِ لِهٰذَا الضِّيْقِ وَاَنَا بَيْتُ الْ[illegible] فَتَزَوَّدُوْا

اپنی ذات کیواسطے دلی سے واسطے اس تنگی کے اور مین گھر ہون تنہائی کا پس قشہ آنہا

لا نفسکم من غناکم لهذا الفقر وانا بیت السوال

اپنی ذات کیواسطے تو انگری اپنی سے واسطے اس فقر کے اور مین گھر ہون سوال کا

وهو سوال المنکر والنکیر من ربک وما دینک فاکثروا

اور وہ پوچھنا ہے منکر اور نکیر کا کون ہے رب تیرا اور کیا ہے دین تیرا پس بہت کہو

علی ظهرے قول لا اله الا الله محمد رسول الله ۔

اوپر پیٹھ میری کے کہنا لا اله الا الله محمد رسول الله کا ۔

پس چون گور خانه ایست تنها و تار و خار ایست بی غمگسار خنکی باد مر تالیان

قرآن را که در خانه وحدت چون گور مونسے چون کلام حق برابر ایشان باشد وگرد

فی الدعاء اللهم اجعل القرآن لنا فی الدنیا وفی القبر مونسا

دنیا وار دعا بیچ دعا کے اے خدا کر قرآن کو واسطے ہمارے نزدیک اور بیچ قبر کے دوست

و نیز گور خانه ایست تاریک و بے نور پس بشارت بضیا سرور مر آنکسان را ست

که چراغی از ینجهان بروارند که شب تا روز از ذکر پروردگار زنده دارند ۔

قال علیه وآله السلام من ذکر الله فی سواد اللیل

فرمایا پیغمبر نے جنے یاد کیا الله کو بیچ اندھیارات کے روشن کرتا ہے الله اسکے دل کو اور اسکی قبر کو

نور الله قلبه وقبره آنانکه نماز شب بسیار بگزارند که در قیام شب مومن را شرف

و وجاهت است قال علیه وآله السلام شرف المؤمن قیامه باللیل وعزته استغناءه عن الناس

فرمایا آنحضرت نے بزرگی مومن کی قیام اسکا بیچ رات کے اور عزت اسکی بے پرواہ ہونا اسکا لوگون سے

و گور خود را منور نماز شب و ذکر شب پر نور کنند نقل است از ابی بکر وراق رضی

را گفت چهار چیز سال با طلب کردم پس نیافتم آنرا مگر در چهار چیز اول آنکه رضا

حق تعالے طلب کردم پس یافتم آنرا در طاعت دوم طلب کردم فراخی معیشت پس
یافتم آنرا در نماز چاشت وطلب کردم روشنائی گور پس یافتم آنرا در نماز شب
وطلب کردم حضرت را پس یافتم آنرا در استغنا عن الخلق ونیز گور خانہ ایست
از خاک اینجا فراش وسپے بستر پس بشارت باد مر صالحان ونیکوکاران را
کہ عملہا نیک را بستر ہا گور گردانند مر بندہ را چنانچہ از مرگ چارہ نیست ہمچنین
از جزاء عمل نیز چارہ نیست قال علیہ وآلہ السلام لابد لکم من جزاء عمله
یعنی یا حضرت نے فرمایا اور انکی آل پر سلام ضرور ہے تمکو بدلا عمل اپنے کا

نقل ہست از خواجہ فضیل بن عیاض رضی اللہ عنہ

یقول بلغنا ان اللہ تعالی اوحی الی النبی محمد علیه وآله
کہتے تھے پہنچا ہمکو یہ کہ اللہ تعالے نے وحی بہیجی طرف نبی محمد کی اور اوپر انکی آل کے
السلام یا محمد حبب من الدنیا ما شئت فانك مفارقه واعمل
سلام اے محمد چاہ دنیا سے جو چاہے تو پس تحقیق تو جدا ہونے والا ہے اس سے اور
ما شئت فانك ملاقیه غدا وعش ما شئت فانك میت عن قریب
اور عمل کر جو چاہے تو پس تحقیق تو ملنے والا ہے اس سے کل اور زندگی کر جو چاہے تو پس تحقیق تو مرنے والا ہے نزدیک

نقل ہست از عجاج بن اسید رحمہ اللہ تعالی او گفت کہ دیدم من خود را در خواب
با اہل گورستان ودیدم ایشان را کہ یکے در گور خفتہ بعضے بر خاک بعضے بر
سندس وبعضے بر حریر ودیباج وریحان پس گفتم اگر میان ایشان برابری بود
چہ خوش شدے پس یکے از ایشان جواب داد وگفت
یا عجاج ھذہ منازل الاعمال من عمل صالحا فلانفسهم
اے عجاج یہ مکان عملونکے ہیں جو کرے نیک پس واسطے اپنے بچھونا کرتے ہیں

تمھید ون — قول امیر المؤمنین عثمان ست رضی اللہ عنہ

خیر الناس من ترک الدنیا قبل ان یترکها وارضی ربه قبل

بہت بہتر آدمی وہ ہیگا جو کوئی ترک کرے دنیا کو پہلے اس سے کہ جگہ چھوڑے اسکو اور راضی کرے رب

ان یلقاه وعمر قبره قبل ان یدخله —

اپنے کو پہلے اس سے کہ ملے اس سے اور آباد کیا اپنی قبر کو پہلے اس سے کہ داخل ہو اس میں

پس اے عزیز چون عمر عزیز عزیز ست حیرت بر آن بے تمیز ست کہ فرصت را

بگذارد و وقت را غنیمت نشمارد و در خبر ست ہر روز کہ بر مے آید میگوید

یا ابن آدم اغتنمنی وخذ حظک منی فمتی افارقک لا اعود الیک —

اے بیٹے آدم کے غنیمت جان مجکو اور فائدہ پا مجھ سے جب جدا ہونگا میں تجھ سے نہ پھر آؤنگا طرف تیرے

ونیز گورخانہ ایست جای کشرہ مان و ماران کہ براہ سوزیان و محروم آزاران

عفارب وافاعی باشند از بزرگان سماع ست کہ بادشاہے را مرض سخت

لاحق شد طبیبان آنرا بہ شحم عفارب دوا فرمودند پس آن مقدار کہ می بایست

کہ کافتند نیافتند درویشی بود صاحب کشف بادشاہ پیش آن درویش رفت و ماجرا

گفت درویش جاے نمود و فرمود کہ ہرچہ غرض دارید ازینجا بردارند کسان بادشاہ

آن مقام را کافتند چندان عفارب یافتند چنانچہ قدر حاجت بر داشتند باقی ہمانجا

گذاشتند بادشاہ التماس نمود کہ این چہ نوع جای ست درویش گفت این قبر فلان کس

ست حفرہ مردم آزاری بود و بادشاہ چون از درویش چنین شنید و دید آنچہ دید کاسہ

دنیا بر دل او سرد شد سلطنت ترک داد و در خدمت درویشان در آمد و یکے از ایشان

گشت و براحتیات ازین حال تضییع مال و دادن زکوٰۃ بغیر تارک الصلوۃ محذور ست —

قال اللہ تعالیٰ وتعاونوا علی البر والتقویٰ ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان

فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور مدد کرو اوپر نیکی اور تقویٰ کے اور مت مدد کرو اوپر گناہ اور زیادتی کے

اما بہترین تریاق کہ براہ آن محاق بردارند آن ہست کہ زبان بہ کلمۂ توحید تر دارند

وہر کہ حقیقت این کلمہ رسید کہ آن حقیقت نفی و اثبات ہست چنانچہ حکم۔

اَللّٰہُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُخْرِجُھُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ

اللہ ولی ہے انکا جو ایمان لائے۔ نکالتا ہے انکو اندھیروں سے طرف اجالے کے۔۔

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ یَلْبِسُوْا اِیْمَانَھُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓئِكَ لَھُمُ

فرمایا اللہ تعالیٰ نے جو لوگ ایمان لائے اور نہ ملایا انہوں نے اپنے ایمان کو ساتھ ظلم کے یہ لوگ واسطے

الْاَمْنُ وَھُمْ مُّھْتَدُوْنَ بظلم اے بشرك كما قال لقمان لابنه

انکے امن اور وہ راہ پا گئے ہیں ساتھ ظلم کے او ساتھ شرک کو جیسا کہا لقمان نے واسطے بیٹے اپنے کو

یٰبُنَیَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰہِ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ۔

اے بیٹے میرے شریک نہ کر ساتھ اللہ کے تحقیق شرک البتہ بڑا ظلم ہے۔

و پنجم کلمہ کہ قبر میگوید آن ہست کہ من خانہ تنگی ام پس چیزے ازین فراخی خود برای

بیوارید فَاَمَّا الْقَبْرُ یُوَسِّعُ عَلٰی بَعْضِ اَھْلٍ وَیُضَیِّقُ عَلٰی بَعْضٍ آخَرَ

پس اما قبر کشادگی کرتی ہے اوپر بعضے صاحب قبر کے اور تنگی کرتی ہے اوپر بعض آخر کے۔

پس گور با مومنان مخلص ہمچو سینہا ایشان فراخ و کشادہ باشند و گورہا

کافران و منافقان بر خلاف آن۔

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰہُ صَدْرَہٗ لِلْاِسْلَامِ فَھُوَ عَلٰی نُوْرٍ مِّنْ

فرمایا اللہ تعالیٰ نے کیا پس جو شخص کہ کھول دیا اللہ نے سینہ اسکا واسطے اسلام کے پس وہ اوپر روشنی

رَّبِّہٖ فَوَیْلٌ لِّلْقٰسِیَةِ قُلُوْبُھُمْ مِّنْ ذِكْرِ اللّٰہِ اُولٰٓئِكَ فِیْ ضَلٰلٍ

کے ہے رب اپنے کی پس خرابی ہے واسطے انکے جنکے دل سخت ہیں یاد اللہ کی سے یہ لوگ بیچ گمراہی ظاہر کے ہیں

مُبِیۡنٍ قَالَ عَلَیۡهِ وَآلِهِ السَّلَامُ لَیۡسَ عَلٰی اَهۡلِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

فرمایا اوپر اُنکے اور آل انکی کے سلام نہین ہے اوپر کہنے والون لا اله الا الله کے

وَحۡشَةٌ فِیۡ قُبُوۡرِهِمۡ وَکَاَنِّیۡ بِاَهۡلِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ یَنۡفُضُوۡنَ

وحشت بیچ قبرون انکی کے اور گویا کہ مین ساتھ اہل لا اله الا الله کے جھٹرتے ہین

التُّرَابَ عَلٰی رُءُوۡسِهِمۡ وَیَقُوۡلُوۡنَ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ الَّذِیۡ اَذۡهَبَ عَنَّا

مٹی کو اوپر سرون اپنے کے اور کہین کے سب تعریف واسطے اللہ کے جو لیگیا ہم سے غم

الۡحَزَنَ ط اِنَّ رَبَّنَا لَغَفُوۡرٌ شَکُوۡرٌ ۔

تحقیق رب ہمارا البتہ بخشنے والا قدر دان ہے ۔

و باید دانست کہ فجار را در گورہا ایشان تنگے باشد بر انواع ۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی کَلَّا اِنَّ کِتٰبَ الۡفُجَّارِ لَفِیۡ سِجِّیۡنٍ ۔

فرمایا اللہ تعالی نے حق ہے تحقیق عمل نامہ بدکارون کا البتہ بیچ سجین کے

و بدانچہ رسول علیہ و آلہ السلام فرمود لَیۡسَ عَلٰی اَهۡلِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحۡشَةٌ

نہین اوپر اہل لا اله الا الله کے وحشت

از اہل لا اله الا الله مخلصان مراد اند کہ لباس حیات در بر ایشان تنگ ست

کہ در ایتان اوامر ایشان را ہمیشہ با خویشتن ننگ ست و اہتمام تمام شان

بر عدد انفاس ست و ایشان را با صمد نفس بر تقدیر دم خود پاس ست

فَالۡقَبۡرُ لَهُمۡ رَوۡضَةٌ مِّنۡ رِّیَاضِ الۡجَنَّةِ ۔

پس قبر واسطے انکے ایک باغ ہے باغون بہشت کے سے ۔

اما کلمۂ ششم کہ قبر میگوید آن ست کہ میگوید من خانۂ فقرم بسیار زغنا براہ بدید آرید فقر

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَتَزَوَّدُوۡا فَاِنَّ خَیۡرَ الزَّادِ التَّقۡوٰی ۔

فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور توشہ اٹھاؤ پس تحقیق بہتر توشہ پرہیزگاری ہے
و رسول علیہ و آلہ السلام فرمود کہ شما یان دوست میدارید مالہائے دیگران را و دشمن
میدارید مالہائے خود را گفتند یا رسول اللہ این چہ باشد ما ہر یکے دوست میداریم
مالہائے خود را فرمود علیہ و آلہ السلام مالہائے شما آن ست کہ پیش فرستید و مالہائے

بغیر آن نیست کہ پس بگزارید ❀	بر گناہش بگور خویش فرست
کس نیارد ز پس تو پیش فرست	کلمۂ ہفتم کہ گور بگوید آن ست کہ میگوید

من خانہ ام کہ در من سوال ست و آن سوال منکر و نکیر ست من ربک و ما دینک
پس بسیار بگوئید بہ تثبیت من قول لا الہ الا اللہ پس باید کہ مومن ہمیشہ بدل و زبان
پیدا و نہان در یاد حق سبحانہ و تعالیٰ مستغرق و مشغول باشد زار و بیقرار

پنہان بدو پیوند محبت غیر از دل بگسلانند	❀ چون بلبل بیقرار در موسم گل
مے نال دلا کہ بعد ازین نتوان لے	در مشارق الانوار مسطور ست ـ

وَالْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ اَلْمُسْلِمُ اِذَا سُئِلَ فِي الْقَبْرِ يَشْهَدُ اَنْ
روایت ہے براء بیٹے عازب سے مسلمان جب پوچھا جاتا ہے بیچ قبر کے گواہی دیتا ہے کہ
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ يُثَبِّتُ
نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور یہ کہ محمد بندہ ہے اسکا اور پیغمبر اسکا پس یہی قول ثابت رکھتا ہے
اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ ـ
اللہ ان لوگوں کو جو ایمان لائے ساتھ قول ثابت کے ـ
در روضۃ زندویسیہ مسطور ست گفتہ اند بعضے علما چون دو فرشتہ یعنی منکر و
نکیر مومن را در گور بیایند و بپرسند من ربک پس بیدار کنند مومن را از
خوابی خوش پس مومن گمان برد کہ وقت نماز ست بگوید ـ

هاتوا الماء حتى اتوضأ واصلي ركعتين

لے آؤ پانی یہانتک کہ وضو کرونمیں اور نماز پڑھوں دو رکعتیں

یعنی آب طلبید وبگوید کہ آب بیارید تا وضو کنم و دو رکعت نماز بگزارم فرشتگان گویند

ليس هذا وقت الصلوة ولكنا جئناك لنسئلك عن الرب تعالى

نہیں یہ وقت نماز کا ولیکن ہم آئے ہیں تیرے پاس تو پوچھیں ہم تجھ سے پروردگار تعالے سے

یعنی وقت نماز نیست وما فرشتگان خدائیم وترا از خدا تو مے پرسیم پس مومن

بتوفیق حقتعالے جواب گوید کما قال الله تعالى يثبت الله الذين امنوا

جیسا فرمایا اللہ تعالے نے ثابت رکھتا ہے اللہ انکو جو ایمان لائے ہیں

بالقول الثابت في الحيوة الدنيا وفي الاخرة فاذا اجاب العبد

ساتھ قول ثابت کے بیچ زندگانی دنیا کی اور بیچ آخرت کے پس جب جواب دیا بندے نے

قال له الملكان نم نومة العروس فنحن نصلي عنك الى يوم

کہیں گے اسکے دو فرشتے سو سونا دلہن کا پس نماز پڑھتے ہیں تیری طرف سے دن

القيمة وثوابها لك بحرمة توحيدك وايمانك وان سر

قیامت تک اور ثواب اسکا تجکو ساتھ برکت توحید تیرے کے اور ایمان تیرے کے

سعیست کہ رسول علیہ والہ السلام فرمود کما تعيشون تموتون وكما

جیسا زندگی کرتے ہو تم مروگے اور جیسا

تموتون تبعثون وكما تبعثون تحشرون ـ قطعہ

مروگے اٹھائے جاؤگے اور جیسا اٹھائے جاؤگے حشر کیے جاؤگے

پنداری کہ محبت از دل عاشق رود ہرگز	چو میرد مبتلا میرد چو خیزد مبتلا خیزد
زنہار مرگ من بینی گیا بر گور من رستہ	نوشتہ نامہ ایجاد از ہر برگ گیاہ خیزد

سبحان الله بنده مخلص در عبادت حق سبحانه و تعالی چنان مستغرق و فرورفته
باشد و بطاعت پروردگار خود بطریق انس گرفته باشد که از واقعه جان دادن
و در گور افتادن خبرش نبود تا از فرشتگان آب طلبید و گوید

هاتوا الماء حتی اتوضأ و اصلی رکعتین رباعی

لے آؤ پانی یہاں تک کہ وضو کروں میں اور نماز پڑھوں میں دو رکعت

از بهر بهیچ تو مبتلا می باشم	وا اندر غم تو در بلا می باشم
در یاد جمال تو چنان مدهوشم	کز خود خبری نیست کجا می باشم

هر آئینه جا نهاده در محبت و عشق یافته اگرچه هر فرد خاک وجود او را باد بهر جا
نهاشی که در سینه دریاد دوست نهاده باشد از جا نبرد

این ندانی که گهی مهر تو از یاد رود	گرچه تن خاک شود مهر حبیبان نخواهد رود

پس این مؤمن شدت های تکوین چشیده و سکرات و غمرات موت چشیده باشد
اما چون عنان باطن از محبت غیر تافته و انس بکمال توحید یافته باشد از دل او
آن راز دوران محبت باز نپرسند که در گور بدانچه در دنیا داشته هم بدان راز برد

سینه زد و چنانکه گفت قطعه	با این همه پیدا و آن همه پنهان داد
در سینه دارم یاد تو تا بر سر بالینم بیرد	از بزرگان سماع ست که چه و بیراند

دوستان خدا فرشتگان در گور رسیدند از توحید پرسیدند آن بزرگ گفت مقام
شما از ینجا چه مقدار راه است گفتند چندین صد ساله راه است گفت شما چندین راه
آمدید حق تعالی را فراموش نکردید مرا که یک ذراع زمین فرو آمده ام چگونه فراموش کنم

فصل سیزدهم در تسبیح سبحانی پرسه مراقبه بالای ... و لی
شدید است نمودن برخود و شتقی توحید

صادق باید که همه حال از کار خود درازی که با حضرت کردگار در مراقبه وارد آید
در پیشگاه بے محاسبه نگزارد و قدر منزلت خود عند الله بقدر محبت حق سبحانه و تعالی
که در دل او هست پندارد و در روضه زندوسیه مسطور است

قَالَ عَلَيْهِ وَآلِهِ السَّلَامُ مَنْ اَرَادَ اَنْ يَعْرِفَ مَنْزِلَتَهُ مِنَ اللهِ
فرمایا حضرت نے اپنے اور انکی آل پر سلام جو ارادہ کرے کہ پہچانے مرتبہ اپنا اللہ سے
فَلْيَنْظُرْ كَيْفَ مَنْزِلَةُ اللهِ تَعَالَى عِنْدَهُ مَعْنَاهُ مَنْ اَرَادَ اَنْ
پس چاہیے کہ دیکھے کیونکر ہے مرتبہ اللہ تعالی کا نزدیک اسکے معنے اسکے یہ ہیں کہ جو ارادہ کرے کہ
يَعْرِفَ مَحَبَّةَ اللهِ تَعَالَى اِيَّاهُ فَلْيَنْظُرْ كَيْفَ مَحَبَّتُهُ لِلّٰهِ
پہچانے محبت خدا تعالی کی اپنے حق میں پس چاہیے کہ دیکھے کیونکر ہے محبت اسکو واسطے اللہ کے

ے آرند چون نمرود لعین مهتر ابراهیم علیه السلام را در خانه کشید و در منجنیق نهاد
تا به آتش اندازند خلیل الله علیه السلام گفت حسبی الله ... و در هوا بود که جبرئیل
رسید و گفت هَلْ لَكَ حَاجَةٌ خلیل الرحمن اگرچه در خام بود [illegible]
بتوجه تمام که داشت دل از جبرئیل علیه السلام برداشت و گفت اَمَّا اِلَيْكَ فَلَا
جبرئیل علیه السلام گفت سَلْ رَبَّكَ گفت حَسْبِي سُؤَالِي عِلْمُهُ بِحَالِي پس از
حضرت عزت فرمان در رسید يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا وَّسَلَامًا عَلٰى اِبْرَاهِيمَ
اے آگ ہوجا ٹھنڈی اور سلامت ابراہیم کے

با ... خیری چو دواے تو منم	در کس منگر چو آشناے تو منم
گر ... سر کوے عشق ما کشته شوی	شکرانه بده که خونبهاے تو منم

در ... روضه زندوسیه مسطور است که خاص نام پادشاهے بود در سپهره ...
که ... مجذوب را آوردند که دست و پاے نداشت و چشم هم رفته بود ...

پیرے که پیش آدمی نهادند چون بہائم میخورد و پس اورا در مجذومان دیدم و آوردم
واز حال او چند روز یاد نیاوردم پس بعد از ان پیش او رفتم و عذر خواستم و گفتم
اِنِّیْ لَمْ اَذْکُرْکَ گفت لٰکِنْ لِیْ مَنْ یَّذْکُرُنِیْ ۔
تحقیق مین نہین یاد کرتا ہون تجھکو   لیکن واسطے میرے وہ شخص ہو کہ یاد کرتا ہے مجکو
یعنی چون گفتم که چند روز ترا یاد نیاوردم گفت که من کسی دارم که مرا یاد میکند باز گفتم
اِنِّیْ غَفَلْتُ عَنْكَ فَقَالَ لِیْ مَنْ لَا یَغْفُلُ عَنِّیْ باز گفتم اِنِّیْ نَسِیْتُكَ فَقَالَ
تحقیق مینے غفلت کی تجھ سے پس کہا مجکو وہ شخص ہے کہ نہین غافل ہوتا مجھ سے   تحقیق مین بھول گیا تجکو
لِیْ مَنْ لَا یَنْسَانِیْ ۔ پس کہا مجکو وہ شخص ہے کہ نہین بھولتا مجکو
پس بگفتم ترا عورتے نمیخواهم که غمخواری تو کند گفت این ــــ
چه سخن ست من خود بادشاه تمام دنیا و تمام عروسان دنیا ام گفتم سبحان الله این
چه بادشاهی ست که دست و پا و چشم نداری و چون بہائم میخوری پس گفت
ای خلیفه اَلَیْسَ رَبِّیْ قَدْ تَرَكَنِیْ لِسَانًا ذَاكِرًا وَّرَزَقَنِیْ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ
کیا نہین رب میرا تحقیق چھوڑی ہے مجکو زبان کہ یاد کرون رب اپنے کو اور رزق دیتا مجکو اس جگہ سے کہ نہین گمان ہے
پس چند مدت بزیستند و برحمت حق پیوست من از بیت الاکفان کفنے مراورا بیرون
آوردم و اورا دران پیچیدیم اندکے دراز آمد پاره کردم چون شب شد در خواب دیدم که گوینده
میگوید که بخیلے کردی بر دوست خدا کفن دراز و آنرا پاره کردی حاجت نیست بار
کفن تو که ما اورا در سندس و استبرق پیچیدیم پس بیدار شدم از خواب و کفن اورا
کفن خانه نیافتم پس مومن باید که در هر حالے متوجه باشد الی الله متوجه نام اگرچه
در تحقیق بود یا در خام و پنهان و در یاد حق مستغرق بود که نداند صبح ست یا شام
و هوش نداشته باشد از اندام چنین کس منعشے باشد قوی که بهفتاد درجه از مومن

ضعیف بهتر و برتر باشد مے آرند کسے از خواجه بایزید بسطامی علیه الرحمه پرسید
كَيْفَ اَصْبَحْتَ فَقَالَ لَا صَبَاحَ عِنْدِيْ وَلَا مَسَاءَ. خوش گفته هر که گفت
کیونکر صبح کی تونے پس کہا نہیں صباح نزدیک میرے اور نہ شام

(بیت) مستغرق یاد شو آنچنانکہ — کز هستی خویش شد فراموش

و هر مومن را هیچ نعمتے بالاتر از زبان ذاکر و دل شاکر نیست چون این دو چیز
با آن دو چیز بهم دارد چنانکه شایان ست خزانه دارد با خود که بے پایان ست
سے لیے این سعادت با هر دو لیکن هست در چهار پایان ست

قطعه

شب تاریک دوستان خدائے	مے بتابد چو روز رخشنده
این سعادت بزور بازو نیست	تا نه بخشد خدائے بخشنده

مے آرند که ایوب صابر علیه السلام در بلا صابر ہمیشہ بودے و ہیچ نے نالیدے تا
کہ بعضے میگذشتند میگفتند اے ایوب از خداوند خود بخواه تا ترا عافیت دہد گفتے
نخواہم شد کہ حقتعالے مرا طعنہ زند کہ ہفتاد سال نعمت دادم ہفت سال محنت
من نکشید. سوا این نتوانم خواستہ رضا حق تعالے ست ہر گاہ کہ خواہد عافیت
دہد تا روزے کرم از تن مبارک وے جدا شد ایوب علیه السلام برگرفت و بر تن نہاد
و گفت بخور تا شمارا روزیست بدین ہر دو کرم فرمان شد کہ یکے دل ایوب علیه السلام
را بخورد و دوم زبان چون آن ہر دو کرم بدان مقام رسیدند ایوب علیه السلام بنالید و گفت
كَمَا قَالَ اللهُ تَعَالٰى اَنِّيْ مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ -
جیسا فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ مجکو چھوا ضرر نے اور تو بڑا رحم کرنیوالا سب رحم کرنیوالوں سے
جبرئیل علیه السلام در رسید و گفت ہفت سال و ہفت ماہ و ہفت روز و ہفت ساعت
کرمان میخوردند نے نالیدی اکنون که می نالی چیست ایوب علیه السلام گفت چندین

بدرستی در دو بود چنانکه اکنون در رو سندم جبرئیل علیه السلام گفت وانی چیست
گفت نمیدانم جبرئیل گفت فرمان میشود و آنچه از تو بود و بخشیده بود و اینها
بخشید بازگشت از آن تو ادر رسید و سخنی گوید جبرئیل علیه السلام پرسید چرا تو
نالیدی ایوب علیه السلام گفت و نز و منیدم گفت آنچه چیز گفت تن و مال و اهل و عیال
همه را فدای کردم دیدی و چنین خبر رسید که رو صد دل و زبان اکنون زبان میرسید
که این دو خزینه که جا بیگانه معرفت و شهادت و مقام یاد و محبت حق تعالی
بود و دست درین افتاد و هلاک ایوب آمد و چون این همه ابتلا را ایوب علیه السلام
برا از بخواهش شیطان زخم رسیده بود و هم بدو نسبت کرد و بنالید و گفت

أَنِّي مَسَّنِيَ الشَّيْطَانُ بِنُصْبٍ وَعَذَابٍ سوره ص

بیشک مجھکو ہاتھ لگایا شیطان نے ساتھ رنج اور عذاب کے

چون من بدشمن تو فرو نادریم دوش		در حق من تو گفته دشمن سخن بگوش

ایوب علیه السلام این سخن بگفت حق تعالی بر تو رحمت کرد و دعا فی بخشید جبرئیل
گفت کما قال الله تعالی ارْكُضْ بِرِجْلِكَ هَٰذَا مُغْتَسَلٌ بَارِدٌ وَشَرَابٌ
جیسے فرمایا اللہ تعالی نے لات مار ساتھ پاؤں اپنے کے یہ جگہ نہانے کی ہے ٹھنڈی اور پینے کی
مقصود آن بود که ایوب علیه السلام باز نمود که غارت این دو خزینه ایوب علیه السلام
را در ناله آورده است و گفته اند که هرچه فوت شد غیر خدا آنرا عوضی هست مگر
ذکر و محبت حق تعالی که آنرا عوضی پیدا نیست فاته المولی فاته الکل
جو شخص کہ فوت کیا اسنے مولے کو فوت کیا اوسنے تمام کو

لِكُلِّ شَيْءٍ إِنْ فَارَقْتَهُ عِوَضًا		وَلَيْسَ لِلّٰهِ إِنْ فَارَقْتَهُ عِوَضًا
واسطے ہر چیز کے اگر جدائی کرے تو بدلا ہے		اور نہیں واسطے اللہ کے اگر جدائی کرے تو اوسکو

ونیز باید دانست که از ایشی سرتنے از همین دو چیز ست یکے زبان که [illegible]
زبان ذاکر سازد باید دُوم دل شاکر که از صلاح آن مضغه تمام تن در صلاح در آید
حکایت لقمان حکیم علیه السلام را مے آرند که روزی خداوند او گوسپندی را باو فرستاد
که برو گوسپندان شوی و گوسپند ذبح کنی و آنچه از اندام او بهتر باشد بسوی من
فرستی لقمان علیه السلام گوسپند ذبح کرد و دل و زبان او بخواجه خود فرستاد و بعد
چند روز باز نامه فرستاد باز لقمان علیه السلام همچنان کرد خواجه از وی پرسید لقمان را
پرسید که دو بار بر تو نوشتم همین دو اندام فرستادی مرا از علم خود خبر ده [illegible]
گفت آنچه اندر تن آدمی دو اندام صلاحند یکے دل دُوم زبان چون هر دو صلاح
باشند از ایشان نکوتر چیزی نیست و چون فاسد شوند از ایشان بتر چیزی نیست خواجه این سخن [illegible] لقمان را
[illegible] آزاد کرد [illegible] پس دل و زبان بنده از آفت ایمن باشد [illegible] توجه [illegible]
[illegible] باطن بدل نهاده یافته شود و تسبیح و تحمید [illegible] هر زبان موجود بود [illegible]
همیشه بر زبان بود چنانکه ایوب علیه السلام از جفا کرمان هر اندام خود [illegible] دل و
زبان سلامت داشته هیچ نه نالید و دربار خدای سبحانه و تعالی هم بیاد حق تعالی
شاد بود و هر چه از رنج و بلا داشت آنرا هدیه از حق سبحانه و تعالی پنداشت و یاد
کردن هر بنده را تقصیر میکرد و یاد کردن حق تعالی هر بنده را با رنج و بلا باشد یا نعمت
و راحت در هر دو حال زنده و مسبح [illegible] فصل [illegible] ست از عطا [illegible] که او هر گاه بیمار شد
گفتند فلان دارو مفید است گفت شرم دارم از خدای تعالی که طلب کنم راحت خود
بجای رحمت و آمرزش حضرت او و گفت

إِنَّ الْمَرَضَ ذِكْرُ اللهِ تَعَالَى لِعَبْدِهِ وَنِعْمَةٌ مِنْهُ

تحقیق مرض یاد کردن الله تعالی است بنده خود را و نعمتیست از وی [illegible]

ونیز مسطور ہست کہ عبد اللہ مبارک وغیرہ بجہت مجوسی بر سر زرع ایستادہ بود
مسلمانانرا گران می آمد عبد اللہ کراہیت ایشانرا دریافتہ گفت ای مجوسی در
مجلس اہل اسلام حاضر میشوی چرا مسلمان نمیشوی مجوسی گفت
إِنِّي رَأَيْتُ الْمُسْلِمِيْنَ خَالَفُوا أَرْبَعَةَ أَشْيَاءَ أَوَّلُهَا يَقُوْلُوْنَ
تحقیق میں نے دیکھا مسلمانوں کو مخالفت کرتے ہیں چار چیزوں کو پہلا اُسکے کہتے ہیں
إِنَّ الْآخِرَةَ خَيْرٌ لَّهُمْ مِّنَ الدُّنْيَا ثُمَّ يَطْلُبُوْنَ الدُّنْيَا وَيَدَعُوْنَ
تحقیق آخرت بہتر ہے اُنکو دنیا سے پھر طلب کرتے ہیں دنیا کو اور چھوڑتے ہیں
الْآخِرَةَ وَالثَّانِي يَقُوْلُوْنَ الْفَقْرُ خَيْرٌ لَّهُمْ مِّنَ الْغِنَاءِ ثُمَّ يُحِبُّوْنَ
آخرت کو اور دوسرے کہتے ہیں فقر بہتر ہے اُنکو دولتمندی سے پھر دوست رکھتے ہیں
الْغِنَاءَ وَيَفِرُّوْنَ عَنِ الْفَقْرِ وَالثَّالِثُ يَقُوْلُوْنَ الْمَرَضُ خَيْرٌ لَّهُمْ
دولتمندی اور بھاگتے ہیں فقر سے اور تیسرے کہتے ہیں مرض بہتر ہے اُنکو تندرستی سے
مِنَ الصِّحَّةِ وَهُوَ ذِكْرُ اللّٰهِ تَعَالٰى عَبْدَهُ ثُمَّ يَشْكُوْنَ
اور وہ یاد کرنا اللہ تعالیٰ کا بندہ سے اپنے کو پھر گلہ کرتے ہیں
مِنَ الْمَرَضِ إِلَى خَلْقِ اللّٰهِ وَالرَّابِعُ يَقُوْلُوْنَ إِنَّ الْمَوْتَ حَقٌّ
بیماری سے طرف خلق خدا اسکے اور چوتھے کہتے ہیں تحقیق موت سچ ہے
ثُمَّ يَكْرَهُوْنَ الْمَوْتَ وَنُزُوْلَهُ لَهُمْ فَلِذٰلِكَ لَا أُسْلِمُ
پھر کراہیت کرتے ہیں موت کو اور اُسکے اُترنے کو اپنے واسطے پس اسی واسطے نہیں مسلمان ہوتا میں
یعنی مجوسی گفت کہ مسلمانان خلاف میکنند از آنچہ میگویند در چہار چیز اول می
گویند کہ مرض بہتر ست از صحت و مرض یاد کردن حق تعالی ست مر بندہ خود را
باز از مرض شکایت میکنند بخلق نیز میگویند کہ موت حق ست بعد از آن از نزول

آن کراہیت دارند پس ازین جہت کہ شنیدن غلط و دافوال و افعال مسلمانان
مے بینیم مسلمانان ہمیشہ عبداللہ گفت ای مجوسی مسلمانان براین جملہ بزبان
اقرار و بدل تصدیق دارند اما آن سنت کہ نمی توانند کہ در عمل آرند و تو ای مجوسی
تکذیب و انکار برایشہمہ قولاً و فعلاً پس مجوسی گفت۔

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ

گواہی دیتا ہوں یہ کہ نہیں کوئی معبود سوا اللہ اور یہ کہ محمد پیغمبر خدا اسکے بھیجا۔

پس باید دانست کہ آن مومنان کہ رنج ایشان را شیرینیہ از نعمت آید ورا
افزاید و از دل و جان ایشان مر بلا و محنت را خریدارند و از آنکہ او را
ذکر اللہ للعبد تصور کنند نعمت و رحمت پندارند آن مومنان پیغامبران اند

ثُمَّ الصِّدِّيْقِيْنَ ثُمَّ الشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ ـ

پھر صدیق لوگ پھر شہید لوگ اور نیک بخت لوگ۔

واطلاق لفظ مومن بر پیغامبران آمدہ ست۔

وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ وَّاحِدٍ مَّرَّتَيْنِ

اور فرمایا نہیں کٹوایا جاتا مسلمان سوراخ ایک سے دو بار اور اشارہ کیا

وَكَنّٰى بِهٖ نَفْسَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ السَّلَامُ كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى

ساتھ اسکے ذات اپنے کو درود اللہ کا اوپر اور آل انکی پر سلام جیسا فرمایا اللہ تعالیٰ نے

يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اُولٰٓئِكَ يُكَذِّبُوْنَ اللّٰهَ وَاَنْبِيَآءَهُ الْمُرْسَلِيْنَ

فریب دیتے ہیں اللہ کو اور انکو جو ایمان لائے ہیں ای جھٹلاتے ہیں اللہ کو اور پیغمبر اسکی بھیجے گئے ہوؤں کو

در ملفوظ شیخ الاسلام فرید الحق والشرع والدین آمدہ است کہ ... دو ... بود در
دران آنکہ دریا و [illegible] در شور گرد و در افتی ... از ...

بیرون آید سے ذرہ از تار مثے اندام او سوختہ نہ شد و گرے آتش چہ بود
و آب چہ باشد کہ بر ایشان رقت ایشان پریشان کند ہمچنین رنج و بلا در کار
ایشان نقصان نکند اما آنچہ بزرگی گفتہ ست کہ نزدیک من آن بہتر ست
کہ در عافیت باشم و لیکن توفیق یابم از آنکہ در بلا وارند و در صابران باشم
کہ مرا شمار ند و این قول در اداب المریدین و عوارف مسطور ست و این معنی
بجوہر عبودیت قریب تر ست و لیکن نزدیک تر **حکایت** در خیر المجالس
آوردہ ست کہ خواجہ عثمان ہرونی رحمہ اللہ تعالیٰ در دیہی گذشت آنجا ہمہ
آتش پرستان بودند گنبدے از خشت خام بر آوردہ بودند سالہا در آن
آتش افروختند چنانکہ خشت ہا ہمہ سرخ و سیاہ شدہ بودند خواجہ عثمان
ہرونی رحمۃ اللہ علیہ پیش در گنبد رسیدہ و از آتش پرستان پرسید کہ
سالہا باز آتش می پرستید ہیچ بتوانید کہ درین آتش در آیید و شما را نسوزد
گفتند نتوانیم خواجہ گفت اگر در آتش در آیم و مرا نسوزد شما ہمہ مسلمان
شوید گفتند بلی خواجہ پای سند دیگرے را بگرفتہ در آن آتش در آمد ایشان فریاد
میکردند خواجہ در آن آتش خوش نشستہ و ہند دیگرے را پہلوی خود نشاندہ آتش
پرستان از اطراف جمع آمدند و معاینہ کردند و ہر ہمہ مسلمان شدند پس
ہر مومنی کہ بحقیقت کلمہ توحید را دریافتہ و بآن اسرار و انوار الفت گرفتہ
یعنی یکے گفتہ و یکے دانستہ و یکے شدہ رنج و راحت را او کار نماندہ
سُبْحَانَ مَنْ لَا يَضُرُّ مَعَ اِسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ
پاک ہے وہ شخص کہ نہیں ضرر کرتا ساتھ نام اسکے کوئی چیز نہ زمین کے اور نہ آسمان کے
در وقت او شد ہر کہ از یاد حق سبحانہ باز ماند در دنیا و آخرت بعذاب

مبتلا شده بود بلا افتاد و نعوذ بالله من شرور انفسنا و من سیئات اعمالنا
پناہ مانگتی ہین ہم ساتھ اللہ کے آس سے برائیون ذاتون اپنی سے اور برائیون عملون اپنے سے
و در مطلع الانوار از مواعظ المذکرین آورده چون عاصیان امت و گناهگاران ملت
را بدوزخ انداختن فرمان شود مالک بانگ بر دوزخ زند و گوید بگیر ایشان را
آتش گرد ایشان بر آید و ازان هول همه گویند الله الله آتش از ایشان بگریزد
و پنجاه فرسنگ پستر رود مالک بانگ زند گوید بگیر این عاصیان را آتش قصد
ایشان کند و گرد ایشان بر آید باز همه گویند الله الله آتش بگریزد مالک در
غضب شود و بانگ بر آتش زند و گوید ای خاک سیاه رو بفرمان من نمیکنی و فرمان
حق تعالی بجا نمی آری آتش گوید ای مالک آن روز که مرا حق تعالی بیافرید
با من شرط کرده است که اگر بگویندگان کلمه الله عذاب رسانید سزای تو بیش تا
هزار سال تراب آب عذاب کشتند و خاک نهادند این با داشتند و هند ای مالک هر
چند زهره آنکه بر گویندگان کلمه الله در آیم طاقت عذاب ندارم مالک در غضب شود
بانگ زند زبانیه همه بشوریدند ماران و کژدمان همه سرها برآرند و یکبار بانگ کنند
و حمله آرند از سطوت ایشان هول این بار ایشان از گفتن کلمه الله فراموش شود و آتش
در گرد در آید و هر یکی را در گیرد و غریو از اهل معصیت بر خیزد و در اخبار حشر الغافلین
مسطور است که فرشتهٔ قیامت را در دوزخ اندازند زبان آورده و هو الرحیم
آتش دوزخ از وی پنجاه و سال راه بگریزد مالک گوید یا نار خذیه آتش گوید مرا
فرمان است که ای آتش اگر ذاکر ذاکران من گرفته ترا عذاب بسوزم که تا چیز
کرده و او ذکر میگوید من چگونه گیرم او را مالک گوید ای بنده کدام نام او را ورد
ساخته او گوید که من میگفتم هو الرحیم مالک گوید برو به بهشت

فصل چہاردہم در بیان آنکہ مداومت بذکر و صحبت باید و فراغ تا در کلی نوشتہ بود و در تاریکی چراغ و معرض از ذکر آتش دوزخ را و تو دست بلکہ بعض حیث المعنی عذاب دوزخ ہم امروز او را منقود است —

اینجا باید دانست کہ ذکر حق سبحانہ و تعالی در ہیچ دوزخ گفتن مر آنکسانرا
فائدہ دہد کہ در فراغت دنیا بذکر حق تعالی مشغول بودہ باشند و گرنہ دوزخیان
نیز در دوزخ حق تعالی را یاد کنند و سود نکند چنانچہ گفتہ شدہ است در شان فرعون
و یونس علیہ السلام کہ فرعون را در ہنگام غرق گفتن ذکر حق تعالی و کلمۂ توحید سود
نشد و مر یونس علیہ السلام را در تنگی شکم ماہی فائدہ داد از آنکہ در راحت
و آسانی ہمین کار داشت کما قال اللہ تعالی فَلَوْلَا أَنَّهُ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِينَ
جیسا فرمایا اللہ تعالی نے اگر نہ ہوتا یہ کہ وہ ہوا تسبیح کہنے والوں سے البتہ رہتا بیچ
لَلَبِثَ فِي بَطْنِهِ إِلَى يَوْمِ يُبْعَثُونَ ای کان من المسبحین قبل ذلک
پیٹ اسکے کے اس دن تک کہ اٹھائے جاویں یعنی تھا تسبیح کہنے والوں سے پہلے اس سے
و در تفسیر ابو عطین مسطور است کہ در دوزخ کافران مر حق تعالی را نود ہزار سال
بخوانند و گویند رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا پس بعد از ہزار سال فرمان رسد
اخْسَئُوا فِيهَا وَلَا تُكَلِّمُونِ فَيَمْتَنِعُوا عَنْ ذِكْرِ اللهِ وَدُعَائِهِمْ
دور ہو بیچ اسکے اور نہ بات کرو مجھ سے پس منع کئی گئی یاد اللہ کے سے اور دعا انکی
رَبَّنَا فَيَشْتَدُّ عَلَيْهِمُ الْعَذَابُ حَتَّى غَلَبَ عَلَيْهِمْ هٰذَا الْعَذَابُ
رب ہمارے پس سخت ہوگا انپر عذاب یہاں تک کہ غالب ہوگا اونپر یہ عذاب اوپر
عَلَى عَذَابِ جَهَنَّمَ حَتَّى قَالَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ
عذاب دوزخ کے یہاں تک کہ کہا معاذ بن جبل نے راضی ہو اللہ تعالی اس سے

الآن غلبت الشقاوت حيث منعوا عن ذكر الله

اب غالب ہوئی بدبختی اس طرح سے کہ منع کیے گئے یاد اللہ کے سے

و باشد کہ عذاب سخت ہمان عذاب مراد بود واللہ اعلم بدانچہ کہ خدا بیناو میفرماید

وَمَنْ يُعْرِضْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهِ يَسْلُكْهُ عَذَابًا صَعَدًا

اور جو کوئی منہ پھیرے یاد رب اپنے سے داخل کریگا اسکو عذاب سخت میں

یعنی ہر کہ روی بگرداند از توحید و از یاد حضرت معبود و زار وحق سبحانہ تعالی

در دوزخ یوم الموعود یا منع و باز داشت از ذکر بقول اخسئوا فیہا ولا تکلمون

دور ہو بیچ اسکے اور نہ بات کرو مجھ سے

مبتلا گرداند در دنیا بعذاب منقود یعنی حلاوت طاعت از وی سلب کند و فراغت

از وی بردارد کہ نزدیک عارفان این نوع را عقوبتے سخت گویند چنانچہ بزرگے

گفتہ است لکل شیء عقوبۃ وعقوبۃ العارف انقطاعہ

واسطے ہر چیز کے عذاب ہے اور عذاب عارف کا موقوف ہونا اسکا یاد سے

عن الذکر و در بیان آیت مَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِکْرِیْ فَاِنَّ لَہٗ

جس نے منہ پھیرا یاد میری سے پس تحقیق واسطے اسکے

معیشۃ ضنکا در مدارک مسطور است عن ابن جبیر رضی اللہ عنہ

زندگانی تنگ ہے۔ ابن جبیر سے راضی ہو اللہ تعالی اس سے

اکہ نسلبہ القناعۃ حتی لا یشبع وقال علیہ وآلہ السلام

اسکو چھین لیں ہم قناعت یہانتک کہ نہیں سیر ہوتا اور فرمایا اوپر اور آل پر سلام

حاکیا عن اللہ یا ابن آدم تفرغ لعبادتی املأ صدرک

حکایت کرنیوالا اللہ سے اے بیٹے آدم کے فراغت کر واسطے عبادت میری کے بھر دونگا سینہ تیرا

غنا و اسد فقرک وان لا تفعل ملأت یدک شغلا ولم اسد فقرک

اگر دے تو دولتمندی کے اور بند کر دیگا محتاجی تیری اور اگر نہ کریگا بھر دیگا ہاتہ تیرا مشغول ہونیکا اور نہ

فقرك ودر مدارک مسطور ست فمع الدين التسليم والقناعة و

بند کرونگا تجہ محتاجی تیری پس ساتہ دین کے پیکر کرنا ہی اور قناعت کرنا ... اور

التوكل فيكون حيوة طيبة ومع الاعراض الحرص

توکل کرنا پس ہوتی ہی زندگی پاکیزہ اور ساتہ منہ پہیرنے کے حرص ...

والشح فمعيشة ضنك وحالة مظلمة كما قال المتصوفة

اور بخل ہے پس معیشت تنگ اور حالت تاریک جیسا کہ صوفیوں نے نہیں

لا يعرض احد عن ذكر ربه الا اظلم عليه وقته وتشوش

منہ پہیرا کوئی یاد رب اپنے سے مگر اندھیرا کیا ... اوپر اسکے وقت اسکا اور

عليه رزقه ودر تفسير مدارک آمده ... المراد منه عذاب القبر وقد

پریشان ہوتا ہے اوپر اسکے رزق اسکا ... مراد اس سے عذاب قبر ہے اور تحقیق

ورد ان المعيشة الضنك انه يسلط عليه تسعة وتسعون تنينا ينهشون

وارد ہوا ہے کہ معیشت تنگ یہ کہ غالب ہو اس پر ننانوے سانپ نوچتے ہیں

لحمه حتى يقوم الساعة او في الدنيا بان لا طمانينة له .

گوشت اسکا یہانتک کہ قائم ہو قیامت یا بیچ دنیا کے ساتہ اسکے کہ نہیں آرام ہے اسکو ۔

و در روضه زندوسیه مسطور ست در جلد دوم در باب جہل و ... فضیل ذکر ست

قال رحمه الله تعالى وحكى ابو الفضل باسناد له عن جعفر

کہا رحم کرے اسکو الله تعالی اور حکایت کیا ابو الفضل نے ساتہ اسناد کے واسطے اس کے جعفر

بن محمد رضي الله عنهما قيل لعلي ابن ابي طالب عليه السلام

بن محمد سے راضی ہو الله ان سے کہا گیا واسطے علی ابن ابیطالب کے اوپر اسکے سلام

أَيْنَ مَوْضِعُ السَّفْلَةِ فِي كِتٰبِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَأَيْنَ ذَكَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى

کہاں ہی جگہ کم ہمتوں کی بیچ کتاب اللہ تعالے کے اور کہاں کیا ذکر اللہ تعالے نے

فِي كِتَابِهِ السَّفْلَةَ فَقَالَ فِي قَوْلِهِ تَعَالٰى فَأَعْرِضْ عَمَّنْ تَوَلّٰى عَنْ

بیچ کتاب اپنے کی کمینوں کو پس کہا بیچ قول اللہ تعالے کے پس منہ پہیر اس شخص

ذِكْرِنَا وَلَمْ يُرِدْ إِلَّا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ذٰلِكَ مَبْلَغُهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ

سے کہ پہرا یاد ہماری سے اور نہ ارادہ کیا مگر زندگانی دنیا کا یہ رسائی انکی ہے علم سے

و در مدارک مسطور ست فَأَعْرِضْ عَمَّنْ رَأَيْتَهُ مُعْرِضًا عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى

پس منہ پہیر اس شخص سے کہ دیکہا تو نے اسکو منہ پہیرنیوالا یاد اللہ تعالے سے

أَيِ الْقُرْاٰنِ وَلَمْ يُرِدْ إِلَّا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا أَيْ إِخْتَارَ هِمَّتَهُ

کے یعنی مراد قرآن ہے اور نہ ارادہ کیا مگر زندگانی دنیا کا اور اختیار کیا اسکی ہمت نے دنیا کو اور راضی ہوا

الدُّنْيَا وَالرِّضَاءَ بِهَا وگفته اند که سفله کسی ست که تمام شب بخسپد۔

منتقل ست که بر حضرت او علیه السلام وحی شد مَنْ نَامَ جَمِيعَ اللَّيْلِ

جو سویا تمام رات نہیں پہنچتی

لَا يُصِيبُكَ مِنِّي ومی آرند که بعضی از قبیله ها ی عرب چنان بودند که بحضرت رسول

ہوتا میری ... پہیو اسطے

علیه السلام می آمدند و اسلام قبول میکردند و بمقام خود میرفتند پس اگر سال ایشان

خوب بستے و زراعت و باغ نیکو آمدی بر دین اسلام ثابت می بودند و اگر بر خلاف

می بودی بر گشتند در حق ایشان این آیت فرود آمد۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّعْبُدُ اللّٰهَ عَلٰى حَرْفٍ فَإِنْ أَصَابَهُ خَيْرُ اطْمَأَنَّ

اور بعضے لوگوں میں کوئی ہی کہ عبادت کرتا ہی اللہ کی اوپر ایک کنارے کے پس اگر پہنچے اسکو بہلا ارام پکڑا

بِهٖ وَإِنْ أَصَابَتْهُ فِتْنَةُ انْقَلَبَ عَلٰى وَجْهِهٖ خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ

ساتہ اسکو اور اگر پہنچے اسکو برائی پہر گیا اوپر منہ اپنے کے ٹوٹے میں دیا دنیا اور آخرت

ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ ۔

یہ وہ ہے ٹوٹا پانا ظاہر۔

یعنی حاصل آنست کہ حق سبحانہ وتعالیٰ میفرماید بعضے از مردمان کسی ہست کہ مر پرستش خدا بطمع دنیا پس اگر خوب شد وتجارت او سود مند آمد بر ایمان وتوحید بماند واگر فائدہ نشد از عبادت خدا وتوحید برگشتہ ودر پرستش بت افتادہ پس زیان کرد دنیا وآخرۃ را زیان دنیا آنکہ خون ومال او بر مومنان حلال شد وزیان آخرت عذاب دوزخ

فَصْلٌ فِيْ حِفْظِ اللِّسَانِ بِقُوَّةٍ دَخَلَ فِيْ قَلْبِ الْمُؤْمِنِ مَعَ حُبِّ

بیچ نگاہ رکھنے زبان کے ساتھ قوت کی داخل ہے بیچ دل مسلمان کی ساتھ محبت

الْاِيْمَانِ وَفِيْهِ ذِكْرُ تَكَلُّمِ الصِّبْيَانِ قَبْلَ الْاَوَانِ ۔

ایمان کے اور بیچ اسکے ذکر بات کرنے لڑکے کا ہے پہلے بوقت سے۔

در مشارق مسطورست اَبُوْهُرَيْرَةَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ فَاِذَا شَهِدَ

روایت ہے ابوہریرہؓ سے جو کوئی ہو کہ ایمان لایا ساتھ اللہ کے پس جب پایا ہے

اَمْرًا فَلْيَتَكَلَّمْ بِخَيْرٍ اَوْ لِيَسْكُتْ فِيْ شَرْحِهٖ شَهِدَ اَمْرًا اَيْ اَدْرَكَ

ایک کام کو پس چاہیے کہ بولے ساتھ خیر کے یا چاہیے کہ چپکا رہے بیچ شرح اسکے کے معنی شہد امراً کے

اَلْحَدِيْثُ يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ مِنْ شَرَائِطِ الْاِيْمَانِ حِفْظُ اللِّسَانِ

یعنی دریافت کرے حدیث دلالت کرتی ہے اوپر یہ بات کے شرطوں ایمان کی سے ہے نگاہ رکھنا زبان

عَنِ اللَّغْوِ وَالْهَذَيَانِ وَالتَّكَلُّمِ بِاَشْيَاءَ ذِكْرِ اللّٰهِ

سے بے فائدہ اور بیہودہ باتوں سے اور کلام کرنا ساتھ چیزوں کے ذکر اللہ تعالیٰ کا ہے

تَعَالٰى وَالنَّصِيْحَةِ وَالْاَمْرِ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ ۔

اور خیر خواہی اور حکم کرنا ساتھ موافق شرع کے اور منع کرنا مخالف شرع کے

وگفته اند که کلام بنی آدم جمله وبال است مگر ذکر خدا یا امر معروف ونهی از منکر
در روضهٔ زندوسیه مسطور است اگر یکی را بگفتن کلمه که موجب کفر است شدتی
لاحق شود چنانکه ببریدن عضوی از اعضای یا زدن موازنه نهصد تازیانه پس افضل
آن باشد که از زبان او کفر نرود واگر بگوید ودل او برایمان وتوحید قرار گرفته بود روا
باشد کقوله تعالیٰ مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ مِنْ بَعْدِ إِيْمَانِهِ إِلَّا مَنْ أُكْرِهَ وَقَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِالْإِيْمَانِ
جیسا فرمایا اللہ تعالیٰ نے جو کوئی کافر ہوا ساتھ اللہ کے پیچھے ایمان اپنے کے مگر جو جبر کیا گیا اور اسکا دل آرام پکڑنے والا ساتھ ایمان کے
پس بدین گفتن اگرچه کافر نشود امّا شدت دنیاوی وراحت جهان را اعتبار
وبقای نیست بهتر آن باشد که خود را به تلف سپارد وکلمهٔ کفر بر زبان نیارد ونیز
در روضه مسطور است که در وقت بنی اسرائیل بادشاهی کافر بود که مسلمانان را
بدین خود کشیدی وبکفر دعوت کردی هر که از مسلمانان طوعًا وکرهًا متابعت او کردی
از جفای او رستی وهر که بر اسلام ماندی وبر دین خود استقامت نمودی او را بکشتی روزی
او عورتی مسلمه گرفتار شد که سه دختر داشت آن بدبخت او را بکفر خواند آن زن
کافر نشد آن ملعون با وزرای خود گفت که من میخواهم که این را در نکاح خود درآرم
واو در دین ما شود چه باید کرد وزرای بدرای گفتند که دختران او در دهن او ذبح
باید کرد تا چون خون ایشان دختران در حلق او رود از شفقت مادری بتو ایمان آرد
همچنان کردند لگامی در دهن آن مظلومه درآوردند و دو دختران او را بعد یگر ذبح
کردند فَشَرِبَتْ دَمَهُمَا غُصَّةً بِغُصَّةٍ وَجُرْعَةً بِجُرْعَةٍ۔
پس پیا لہو اس کا غصے سے ساتھ غصے کے اور گھونٹ ساتھ گھونٹ کے۔
یعنی خون شان فرو برد وهیچ از کلمات کفر بر زبان نراند پس دختر شیرخواره او را
خواستند که ذبح کنند شفقت مادری درآمد وبا خود گفت۔

اَقُوْلُ شَیْئًا بِاللِّسَانِ فَلْبِیْ مُطْمَئِنٌّ بِالْاِیْمَانِ۔

کہتا ہون ایک چیز کو ساتھ زبان کے دل میرا چین مین ہے ساتھ ایمان کے

آن دختر شیرخوارہ را وقت سخن گفتن نرسیدہ بود حقتعالے در سخن آورد گفت ۔

اِصْبِرِیْ وَلَا تُنَافِقِیْ یعنی صبر کن و منافق مشو پس آنرا نیز ذبح کردند و آن

زن را بکشتند و ہیچ از کلمات کفر بر زبان او نرفتہ ۔

یُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَۃِ

ثابت رکھتا ہے اللہ ان کو جو ایمان لائے ساتھ قول ثابت کے بیچ زندگانی دنیا کے

ونیز در روضہ زندوسیہ مسطور ہست کہ ہیچ طفل را حقتعالے قبل از آوان تکلم در شیر خوارگی

آورده ہست یکے این دختر کہ در ذکر آمدہ ہست دوم حضرت عیسے علیہ السلام ۔

کَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی کَیْفَ نُکَلِّمُ مَنْ کَانَ فِی الْمَهْدِ صَبِیًّا

جیسا فرمایا اللہ تعالے نے کیونکر کلام کرین ہم اس سے کہ ہے بیچ جہولے کے لڑکا ۔

یعنی قوم گفتند کہ ما با طفل چگونہ سخن گوییم مہتر عیسے علیہ السلام در سخن آمد و گفت

اٰتٰنِیَ الْکِتٰبَ وسومی شاہد مہتر یوسف علیہ السلام کہ چون زلیخا یوسف علیہ السلام

در تنازع شدند زلیخا گفت گناہ یوسف ست و یوسف گفت گناہ زلیخا ست در

خانہ طفلے بود او بر صدق یوسف علیہ السلام گواہی داد ۔

کَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ اَهْلِهَا ۔

جیسا فرمایا اللہ تعالے نے اور گواہی دی ایک گواہ نے لوگون اسکے سے ۔

چہارم شاہد زاہد و آنچنان ست کہ زاہدی در بنی اسرائیل جریح نام بود حقتعالے را عبادت کردی و در

صومعہ خود بستہ داشتے تا روزے مادرش بر در صومعہ آمد آواز داد زاہد در نماز بود

در وا نکرد و نکشاد مادرش دعا بد کرد کہ اگر آواز من در گوش رسیدہ ہست و بر من در نکشاد

خفتہ میان خلق ترا رسوا گردانند پس مادران زاہد وفات یافت دران ایام
بادشاہ وقت را دختری بود بکر ازوی پسری متولد شد بادشاہ ازان دختر پرسید
کہ پدر این پسر کیست او گفت آن زاہد کہ در فلان صومعہ نشستہ بادشاہ اشارت کرد
تا صومعہ زاہد را خراب کردند و زاہد را بر خر سوار کردہ در شہر آوردند و خواستند
کہ بر دار کشند زاہد گفت آن طفل را بیارید طفل را آوردند زاہد گفت۔

بِالَّذِی خَلَقَکَ اَن تُخْبِرَ هٰذَا الْقَوْمَ مَنْ اَبُوکَ۔

ساتھ اس ذات پاک کے جس نے پیدا کیا تجکو یہ کہ خبر کر ہی اس قوم کو کون ہے باپ تیرا۔

یعنی بحق آفریدگار پاک کہ از آب وخاک وجود تو موجود کردہ ست خبر دہ این قوم
را کہ پدر تو کیست حق سبحانہ تعالے اورا در سخن آورد و گفت۔
اَلَّذِی یَرْعٰی غَنَمَ جَدِّی یعنی آنکہ گوسپندان جد من یعنی بادشاہ می چراند و خانہ
او زیر قصر بادشاہ است آن دختر ہر شب از قصر خود نجانہ او فرود می آمد و با او عمل بد
میکرد تا حق سبحانہ تعالے مرا از آب او بیافرید بادشاہ فرمود تا صومعہ زاہد را ساختند
زر و نقرہ بر آوردند و شبان را رجم کردند و انچہ در مشارق قصہ جریج عابد و تکلم
طفل و قصہ سخن گفتن طفل دیگر در کنار مادر در یک حدیث مسطور ست و انچہ در روضہ
زندوسیہ مسطور ست میان این ہر دو عبارت اختلاف بسیار ست و اینجا از
روضہ آوردہ شدہ ست و تیچم طفل کہ در سخن آمدہ ست صاحب روضہ گفت کہ درانجا
ندیدم نقل ست از محمد بن اسحق صاحب المغازی او گفت کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
و آلہ السلام در مجلسی نشستہ بود کہ زنی از مشرکان گذر کردہ کہ در حق رسول علیہ
السلام سخنان ناشایستہ گفتی و با او طفلی بود دو ماہہ چون زن برابر مجلس
رسول علیہ السلام آمد رو ترش کرد و رخ بگردانید پس طفل از کنارہ آن زن آواز داد

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ يَا مُحَمَّدُ ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ -
سلام تم پر اے پیغمبر خدا کے اور اے محمد بیٹے عبد اللہ کے

آن زن را خوش نیامد رسول علیہ السلام فرمود از کجا دانستے کہ من رسول خدایم و محمد بن عبد اللہ ہستم گفت خدائیتعالے مرا آگاہ نیده و روح الامین مرا خبر کرده پس جبرئیل علیہ السلام بر سر رسول ایستاده بود گفت پیر سول او محمد کہ روح الامین کیست گفت جبرئیل ست ای رسول رب العالمین و او بر سر تو ایستاده ست و سخن می شنید پس رسول علیہ و آلہ السلام پرسید کہ ای طفل چہ نام داری گفت عبد العزی -

وَهُوَ الصَّنَمُ وَاَنَا كَافِرٌ بِهٖ تُسَمِّيْنِيْ بِاَحْسَنِ الْاَسْمَاءِ -

اور وہ بت ہے اور میں کافر ہوں اس کا نام رکھئے تو ساتھ نیک ترین ناموں کے تو

یعنی مرا عبد العزیٰ میگویند و عزیٰ نام سنگی ست و من بدان بت کافرم پس تو اے رسول خدا مرا نامے بنہ نیکوترین نام ہا رسول علیہ و آلہ السلام فرمود انت عبد اللہ پس گفت دعا کن ای محمد رسول خدا کہ خدا تعالیٰ مرا در بہشت از خادمان تو گرداند جبرئیل بگفت دعا کن ای محمد رسول علیہ و آلہ السلام دعا کرد و طفل گفت -

سَعِدَ مَنْ اٰمَنَ بِكَ وَشَقِيَ مَنْ كَفَرَ بِكَ -

نیک بخت ہوا جو ایمان لایا ساتھ تیرے اور بدبخت ہوا جو کافر ہوا ساتھ تیرے -

و نعرہ بزد و جان بحق تسلیم کرد بعد از ان مادر آن طفل بحضرت علیہ السلام حنوط خواست از ابجہ در حق او ناسزا گفتہ و اسلام عرض کرد رسول علیہ و آلہ السلام فرمود -

اُنْظُرِيْ اِلٰى كَفَنِكِ وَحَنُوْطِكِ مَعَ الْمَلٰٓئِكَةِ -

دیکھ تو طرف کفن اپنے کے اور خوشبو اپنے کے ساتھ فرشتوں کے -

پس آن عورت نیز پیش از آنکہ در منزل خود برسد از جہان برفت حق تعالیٰ جمیع منافرا بر ان داد

گر جان در راه دوست در بازند و خود را فدا محبت و عشق سازند و غبار قلباً و قالباً نبرد از

قَالَ اللّٰهُ تَعَالیٰ اِنَّ اللّٰهَ یَأْمُرُکُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمَانَاتِ اِلیٰ اَهْلِهَا

فرمایا اللہ تعالے نے تحقیق اللہ حکم کرتا ہے تمکو یہ کہ ادا کرو تم امانتیں طرف اہل اُسکے کے

سینہ چنانکہ وارد پیدا امانت اوست بدوست سپارید و خود را در زمرۂ مردگان بحکم

مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا بشمارید	جان بجانان ده وگرنه از تو بستاند اجل
خود تو منصف باش ای جان این بکن یا آن	جان بجانان ده تو ای عاشق بیا بی تا ہوا
ورنه باید پیشکی روز ملک الموت داد	سخن در آن بود که اگر مومن را جان و تن

در کار ایمان شود سهل شمارد و بلکه غنیمت پندارد و شرک آورون بخدا ابتغا بزرگتر از آن

داند که در آتش سوخته شود و بلکه آتش را بجای شرک دوست دارد و نقل ست از ابی ذر یا

عقیل رضی اللہ عنہ او گفت که من آمدم پیش رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم و گفتم۔

مَا الْاِیْمَانُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَنْ تَشْهَدَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

کیا ہے ایمان اے پیغمبر خدا کے فرمایا یہ کہ گواہی دیوے تو یہ کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ

وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَتَشْهَدَ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاَنْ

ایک ہے وہ نہیں شریک اسکا اور گواہی دیوے تو یہ کہ محمد بندہ اسکا اور پیغمبر اسکا اور یہ کہ ہووے

یَکُوْنَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَحَبَّ اِلَیْكَ مِمَّا سِوَاهُمَا وَاَنْ تُحْرَقَ بِالنَّارِ

اللہ اور پیغمبر اسکا پیارا زیادہ ہو تیری طرف اس چیز سے جو سوا اُنکے اور یہ کہ جلایا جاوے تو ساتھ

اَحَبَّ اِلَیْكَ مِنْ اَنْ تُشْرِكَ بِاللّٰهِ وَاَنْ تُحِبَّ غَیْرَ ذِیْ نَسَبٍ لَا تُحِبُّهٗ

آگ کے پیارا تر ہو طرف تیرے اس بات سے کہ شریک کرے تو ساتھ اللہ کے اور یہ کہ دوست رکھے تو غیر صاحب نسب

اِلَّا لِلّٰهِ فَاِذَا کُنْتَ کَذٰلِكَ فَقَدْ دَخَلَ حُبُّ الْاِیْمَانِ قَلْبَكَ کَمَا دَخَلَ

کو نہ دوست رکھو مگر واسطے اللہ کے پس جب ہووے تو اسیطرح پس تحقیق داخل ہوئی محبت ایمان کی دل تیرے میں جیسا داخل ہو

دخل حب الماء قلب الظمآن في يوم القائظ يعني يوم التموز

محبت پانی کے دل پیاسے کے بیچ دن قائظ کے یعنی دن لو کے۔

گفت ابی ذر رضی اللہ تعالے بار پرسیدم از رسول علیہ وآلہ السلام کہ یا رسول اللہ
چگونہ معلوم شود مرا کہ مومنم پس فرمود علیہ وآلہ السلام۔

ما من عبد يعمل حسنة فيعلم انها حسنة وان الله يجازيه
نہیں کوئی بندہ عمل کرتا ہے نیک پس جانتا ہو یہ کہ وہ نیک ہو اور یہ کہ اللہ بدلہ دیتا ہے اسکے
بها خيرا منها ولا يعمل سيئة فيعلم انها سيئة فيستغفر الله
ساتھ اسکو بہتر اسسے۔ اور نہیں عمل کرتا برائی پس جانتا ہو یہ کہ وہ برا ہے پس بخشش طلب
تعالى منها ويعلم انه لا يغفر الذنوب الا هو وهو مؤمن
کرتا اللہ تعالے سے اور جانتا ہو یہ کہ نہیں بخشتا ہے گناہوں کو مگر وہ اور وہ مومن ہے۔

پس ازین حدیث معلوم میشود کہ شہادت بزبان رکن ایمان ہست و ظاہر محبت
خدا عزوجل ومحبت رسول خدا علیہ وآلہ السلام ومحبت توحید ومحبت خیر ذی النسب
خالصۃ لہ از ارکان ایمان ہست در باطن و عوارف مسطور ہست

عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم انه قال ثلثة
پیغمبر خدا ہو درود اللہ کا آن پر اور انکی آل پر اور سلام یہ کہ آنحضرت نے فرمایا تین چیز
من كن فيه وجد حلاوة الايمان من كان الله ورسوله
ہیں جو شخص کہ ہوں بیچ اسکے پاوے مزہ ایمان کا جو شخص کہ ہووے اللہ اور پیغمبر اس کا
احب اليه مما سواهما ومن احب عبدا لا يحبه الا لله و
پیارا اس سے طرف اسکی اس چیز کہ سوا ان کے ہوا اور جو دوست رکھے بندہ کو نہیں دوست رکھتا اسکا
من يكره ان يعود في الكفر بعد ان انقذه الله منه كما

کیونکہ واسطے اور جو شخص کہ مکروہ رکھتا ہو یہ کہ پھرا وے بیچ کفر کے پیچھے اسکے کہ پھرایا ہی اسکو اللہ نے اس سے جیسا مکروہ
يَكْرَهُ اَنْ يُّلْقٰى فِي النَّارِ و نیز در عوارف مسطور ست كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
رکھتا ہو یہ کہ ڈالا جاوے بیچ آگ کے . تھے پیغمبر خدا
عَلَيْهِ وَاٰلِهِ السَّلَامُ يَدْعُوْا اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ اَحَبَّ اِلَيَّ مِنْ نَّفْسِيْ
آپ پر اور آپکی آل پر سلام دعا کرتے تھے اے خدا کر محبت تیری سے محبوب تر بے طرف میری جان
وَسَمْعِيْ وَبَصَرِيْ وَاَهْلِيْ وَمَالِيْ وَمِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ لِلْعَطْشَانِ
میری کے اور کان میرے سے اور آنکھ میری اور لوگون میرے سے اور مال میرے سے اور پانی ٹھنڈی سے واسطے
فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ السَّلَامُ يَطْلُبُ خَالِصَ الْحُبِّ وَخَالِصُ الْحُبِّ
پیاسے کے پس تھے پیغمبر خدا آپ پر اور آپکی آل پر سلام طلب کرتے خالص محبت اور خالص محبت
هُوَ اَنْ يُّحِبَّ اللّٰهَ تَعَالٰى بِكُلِّيَّتِهٖ
وہ یہ کہ دوست رکھے اللہ تعالے کو پورے سب سے .

وہم در عوارف مسطور ست کہ بواعث محبت در انسان بر انواع ست پس محبت روح
ست و محبت دل ست و محبت نفس ست و محبت عقل ست پس بسیار ست از محبت
روح و دل کہ نفس آنرا موافقت نمیکند مثل آن يَكُوْنُ رَاضِيًا وَالْجِبِلَّةُ فَذٰلِكَ
و قول رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کہ در دعا اہل و مال و آب سرد ذکر کردہ است
تا غالب باشد محبت حق سبحانہ و تعالے در انواع محبت و وہبت وارد حق تعالے
را بدل و روح کلا و جملا بحدی کہ در طبع نیز محبت حق سبحانہ و تعالے سرایت کند تا بر محبت
آب سرد غالب آید وَهٰذَا يَكُوْنُ حُبًّا خَالِصًا لِلْخَوَاصِّ
اور یہ ہوتی ہے محبت خالص واسطے خواص کے .

و در روضہ مسطور ست کہ وحی کرد حق تعالے بر ابراہیم علیہ السلام کہ ای ابراہیم کہ تو دوست

مانی وما دوست توایم پس ہشیار باش تا بر دل تو مطلع شوم و دل تو بغیر خود
آویختہ نیابیم و اگر ترا بغیر مشغول یابم دوستی خود بر ہم از تو باز ستانم خفیا
نمیکنم ترا بے دوستی خود مگر کسیے را کہ بسوزم او را در آتش دل او از یاد دیگر و بغیر با مشغول
نشود و دور ذکر ما باشد و از آتش ہیچ در دنیا بد و اگر در آریم او را در بہشت آرام
گردانیم بہشت را در نظر او بحور و قصور و نعمتہائے گوناگون کہ در بہشت برائے اہل
آن آمادہ نہادہ ایم بدان رو نیارد و آن جملہ را نعمت نشمارد و دل را بدان مشغول
نیارد و از یاد من بغیر نپردازد۔

فَإِذَا كَانَ كَذٰلِكَ كَانَ سَكَنَ فِيْ قَلْبِهٖ فَتَوَاتَرَتْ عَلَيْهِ اَلطَافِيْ
پس جب اسطرح ہوگا آرام ہیچ دل اسکے کو پس پے در پے آتے ہیں او پر عنایات
قُرْبَةً مِنِّيْ وَوَهَبْتُ لَهٗ مَحَبَّتِيْ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِسَبَبِيْ
بسبب نزدیکی میرے بخشتا ہوں اللہ اسکو اپنی محبت پس تحقیق مضبوط پکڑا اسکے دوست رکھنا مجکو بسبب اسکے
نَعِيْمٌ يَعْدِلُ ذٰلِكَ أَمْرٌ آكَدُ شَرِيْفٌ اَشْرَفُ مِنْهُ يَنَالُهٗ
نعمت برابر ہوتی ہے اسکے یا کون سے بزرگی بزرگ تر ہے اس سے نزدیک میرے
فَوَعِزَّتِيْ وَجَلَالِيْ لَا يَسَعُ صَدْرُهٗ مِنَ النَّظَرِ اِلٰى غَيْرِيْ وَذٰلِكَ
پس قسم ہے عزت میری کی اور جلال میری کی نہیں گنجائش کرتا ہے سینہ اسکا نظر سے طرف غیر میرے
اِنِّيْ مُحِبٌّ لِمَنْ اَحَبَّنِيْ پس آنکہ حق سبحانہ تعالی فرمود کان سکن فی قلبہ
کے اور یہ اس سبب سے کہ تحقیق دوست رکھنے والا ہوں اسکو کہ دوست رکھے مجکو۔
از ین سکون اطمینان دل بذکر خدا است بسبب آنکہ فرمود عز و جل کہ اگر در آتش سوزم
ہیچ دردے نیابد و دور ذکر ما باشد و اگر در بہشت در آرم بدان نپردازد و در یاد ما باشد
در مجموعۃ المعانی مسطور است کہ حضرت موسی علیہ السلام گفت۔

يا رب اين تسكن فاوحى الله تعالى اليه في قلب المؤمن ٥

اور رب میرے کہاں رہتا ہے پس وحی بھیجی اللہ تعالی نے طرف اسکے بیچ دل مومن کے

در معنی این گفته اند که حق سبحانه وتعالی منزه از کل سکون وحلول ست وانما هو اثبات
الذكر واثبات ذکر آنست که ذاکر از خود رفته و در ذکر ومحبت حق سبحانه وتعالی جا
گرفته باشد پس در هیچ حالے ذاکر محب از یاد حضرت محبوب قلبیا وقالبیا غافل نشود ومشغول
بجا باید یعنی بغیر دوست نگرد وچه در نعیم وچه در جحیم دائم شده باشد واین اعلی مراتب ذکر ست
دیا وخالص همان ست که به محبت وعشق بود وبے تکلف صادر شود که بحکم

كما قيل من احب شيئا اكثر ذكره ٥

جیسا کہا گیا جو کوئی دوست رکھے ایک چیز کو زیادہ تر کرے ذکر اسکا۔

چنانچه زلیخا بسکه یوسف علیه السلام را دوست داشتے هر چیز را بنام او یاد کردے تا روزے
یک روز پیش او سپید وخت گوکه پیراهن زلیخا شکسته بود ومنجوست که بجوید این پیراهن
را لوکه بدوزد وگفت این پیراهن را یوسف علیه السلام بدوزد پس چون ذکر بروح وسر
رسید ذکر وذاکر ومذکور محو گردد واینجا رنج وراحت نیست واخروی در عالم التحقیق او جهان
ضرب بلند واوده هم در نور حضور حجاب باشد وعوارف مسطور ست

قال عليه واله السلام حاكيا عن الله تعالى اذا كان الغالب على عبدي

فرمایا اوپر انکے اور آل انکے سلام حکایت کرتے ہوئے اللہ تعالی سے جس وقت غالب ہوتا ہے اوپر بندے میرے

الاشتغال بي جعلت همته ونعمته ولذته في ذكري عشقني و

مشغول ہونا ساتھ میرے کرتا ہوں میں قصد اسکا اور نعمت اسکی اور لذت اسکی بیچ ذکر میرے عاشق ہوتا ہے میرا اور

عشقته ورفعت الحجاب فيما بيني وبينه لا يسهو اذا سهى الناس

عاشق ہوتا ہوں اسکا اور اٹھاتا ہوں پردہ بیچ اسچیز کے کہ درمیان میرے اور درمیان اسکے نہیں خواہش کرتا جب اسکی

اُولٰئِكَ كَلَامُهُمْ كَلَامُ الْاَنْبِيَاءِ اُولٰئِكَ هُمُ الْاَبْدَالُ حَقًّا اُولٰئِكَ

لوگ یہ لوگ کلام انکا کلام پیغمبرون کا یہ لوگ وے ہین ابدال تحقیق یہ لوگ

الَّذِيْنَ اِذَا اَرَدْتُ بِاَهْلِ الْاَرْضِ عُقُوْبَةً اَوْ عَذَابًا ذَكَرْتُهُمْ

وہ ہین جب ارادہ کرتا ہون ساتہ رہنے والون زمین کے مار یا عذاب ذکر کرتا ہون انکو

فِيْهِ فَصَرَفْتُ لِاَجْلِهِمْ عَنْهُمْ آورده اند که خواجه یحیی معاذ رضی الله عنه

بیچ اسکے پس پھیر دیتا ہون اسکو ساتہ ان لوگون کے آن سے ۔

را پرسیدند که هیچگاه لب شما بخنده ندیدیم فرمود که هیچ ساعت نیست که از اسرار

انوار الهی تجلی در دل من نیست پس باید که در آن انوار شوق دوست مسکن گیرد او را

با خنده و حکایت چه کار بود و نیز در شیخ و دهانی در شمار دنیا بد در رفته مسطور است

که روزی خواجه ابراهیم علیه الرحمه را در بصره آرزوی خرما شد و چیزی نداشت که بخرد و خواجه

نعلین کهنه در پا بود پیش خرما فروش عرض کرد و گفت اعطنی ... خرما فروش

بصری در گوش نکرد و گفت ... هذا النعال کثیرا و خواجه نعلین خود

پیش شما بیرون نشسته دل از آرزو که داشت نیز بود و نشسته در وان شخص ... خرما

فروش خواجه را بشناخت شما گفت یعنی بخرما فروش این مرد را می شناسی گفت

فَاِنَّهٗ اِبْرَاهِيْمُ اَدْهَمُ مِنْ اَبْدَالِ الْخُرَاسَانِ ۔

پس تحقیق وہ ابراہیم ادہم ہے ابدالون خراسان سے ۔

پس بسیار از بین خرما رفته و ... بر خرما که او بخورد و ... از بستان خرما

فروش بشناخت و خواجه را در گوشه یافت آواز داد و گفت ای ابراهیم من ترا

نشناختم و گرنه باز نمیداشتم از تو خرما را ... پس خواجه ... ولیو ۔

لَا اَبِيْعُ الدِّيْنَ بِالتَّمْرِ وَالتِّيْنِ فَاِنَّهَا ... عَرَفْتَنَا ...

نہیں پہنچا ہوں میں وہیں کو ستا گیا اور انکے تحقیق پسر و اگری ٹوٹی واسطے ہے ۔

این گفت و بگریست و سکیت مَوْلَائِي مَوْلَائِي ذِكْرُكَ ثَمَرِي وَحَلْوَاتِي

صاحب میرا صاحب میرا یاد تیری کھجور میری اور حلوا میرا

واتمام شد در این زیاده کرده و روئیت ذِكْرُكَ كَرْمِي وَبُسْتَانِي ذِكْرُكَ دُنْيَا

یاد تیرا انگور میرا اور باغ میرا یاد تیری ہی دنیا اور آخرت

وَآخِرَتِي ذِكْرُكَ اَهْلِي وَوَلَدِي اَنَا غَرِيبٌ وَالْغَرِيبُ بِالْفِ الْغَرِيبِ

میری ذکر تیرا اہل میرا اور اولاد میری اور میں مسافر ہوں اور مسافر الفت کرتا ہے مسافر سے

پس ہاتف آواز داد و گفت یا ابراهیم فالزم صابر و در شب البر باد رشا جا مسطور

نجات پاویگا لیے ابراہیم پس لازم پکڑ اسکو ۔

اِلٰهِي كَفَانِي مِنْ نَعِيْمِ الدُّنْيَا ذِكْرُكَ تعتما در با ذاکران اہل شوق میفرماید فرد

اے خدا کافی ہو مجکو نعمتوں دنیا سے یاد تیری

اَلَا طَالَ شَوْقُ الْاَبْرَارِ اِلٰى لِقَائِي
خبردار ہو دراز ہوا شوق نیکوں کا طرف دیدار میرے کے

وَاِنِّي اِلٰى لِقَائِهِمْ لَاَشَدُّ شَوْقًا
اور تحقیق میں طرف ملنے انکے کو البتہ سخت ہوں شوق میں

رحمت بر جان فائق باد که گفت یا رب
دو پای الم سست زیاد تو سرا
ذوقی کہ چشید دست زیاد تو سرا

اے بلبل جان مست زیاد تو سرا
لذات جہان را همه در یاد تو گشت
تعالیٰ علیه و آله السلام ۔

عَلَامَةُ حُبِّ اللّٰهِ حُبُّ ذِكْرِهِ وَعَلَامَةُ بُغْضِ اللّٰهِ بُغْضُ ذِكْرِهِ

فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نشانی محبت اللہ کی محبت یاد اسکی کی ہے اور نشانی بغض اللہ کی بغض یاد اسکی کی

هر آینه ایشان را که عنایت رہبر گردد چشم ایشان را بکشاد تا دنیا را دیدند بحقیقتها

و ما فیها چنانکه رشتی حال دوست و آخرت را دیدند و در فرقتش بالی بصدید مرغوب

چنانکہ هست ومولی را سبحانه وتعالے دیدند وشناختند آفریدگار وپروردگار
ومعطی ومانع بجلالت وعظمت پس درجنب عزت وجلال حقیقی هیچ چیز را در دل
ایشان جائے نماند وگفتند آنچه رسول علیه وآله السلام گفت ست

اَلدُّنْیَا لَهُمْ وَالْعُقْبٰی لَکُمْ وَالْمَوْلٰی لِیْ فرد
دنیا واسطے انکے اور آخرت واسطے تمہارے اور صاحب واسطے میرے۔

اے خلق حدیث او مسگوئید	با قصے همه شاهدان شمارا

خواجه جنید را رحمة الله تعالے از تصوف پرسیدند گفت
اَنْ تَکُوْنَ مَعَ اللّٰہِ تَعَالٰی بِلَا عَلَاقَۃٍ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَاذْکُرِ اسْمَ
یہ کہ ہووے تو ساتھ اللہ تعالے کے بغیر علاقہ کے فرمایا اللہ تعالے نے اور یاد کر نام رب
رَبِّکَ وَتَبَتَّلْ اِلَیْہِ تَبْتِیْلًا اَیْ دُمْ عَلٰی ذِکْرِہٖ وَتَبَتَّلْ
اپنے کا اور منقطع ہو طرف اُسکے منقطع ہو جانا یعنی ہمیشگی کر اوپر یاد اُسکی کی اور معنی تبتل کا یعنی
اَیْ اِنْقَطِعْ اِلَی اللّٰہِ لِعِبَادَتِکَ تَبْتِیْلًا وَاقْطَعْ عَنْ نَفْسِکَ عَمَّا سِوَاہُ تَبْتِیْلًا
طرف اللہ کی واسطے عبادت اپنی کے کاٹنے کو یا کاٹ تو بیچ نفس اپنے کو اس چیز سے کہ سوا اُسکے ہے کاٹنا کر

فصل پانزدہم فِیْ تَرْکِ مَا سِوَی اللّٰہِ تَعَالٰی یَقْطَعُ الْمَحَبَّۃَ
بیچ چھوڑنے سوائے اللہ کے ساتھ توڑنے محبت کے
وَالْاِلْتِفَاتَ کَمَا لَا یَفْرَحُ بِمَا اُوْتِیَ وَلَا یَنْدَمُ عَلٰی مَا فَاتَ
اور التفات کی جیسے کہ نہ خوش ہووے ساتھ اس چیز کے کہ دی گئی اور نہ پشیمان ہووے اوپر اس چیز کے کہ فوت
دور دست حال غفلت و اہل شکایت کار و اعراض نادان و نا اہل۔

و بود ازون مسطور ست و شیئ فی غرائب التفسیر فی قوله تعالے

کہا گیا بیچ غرائب التفسیر کے بیچ قول اللہ تعالے لئے کے ۔

فَاخْلَعْ نَعْلَيْكَ اِنَّكَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى قِيلَ النَّعْلَيْنِ هُمَا اَمْرُ الدُّنْيَا وَالْعُقْبٰى

پس اتار ڈال دونو جوتیاں اپنی تحقیق تو بیچ میدان پاک کی کہ طوی نام ہی کہا گیا مراد نعلین سے فکر دنیا و عقبی

ونیز مسطور است رَوٰى اَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ

کے اور بلند ہوں اپنی کی روایت کیا ابو ہریرہ نے راضی ہو اللہ تعالے اُس سے پیغمبر خدا سے

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهِ السَّلَامُ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ

درود اللہ تعالے کا اُنپر اور اُنکی آل پر سلام تحقیق بندہ جب کہڑا ہوتا ہی نماز بیچ

فَاِنَّهٗ بَيْنَ يَدَيِ الرَّحْمٰنِ فَاِذَا الْتَفَتَ قَالَ الرَّبُّ اِلٰى مَنْ تَلْتَفِتُ

پس تحقیق وہ آگے رحمن کے ہی پس جب ادہر اُدہر دہیان کرتا ہے فرماتا ہے رب طرف کس کے دہیان کرتا

اِلٰى مَنْ هُوَ خَيْرٌ لَكَ مِنِّي ابْنَ اٰدَمَ اَقْبِلْ اِلَيَّ فَاِنِّي خَيْرٌ لَكَ مِمَّنْ تَلْتَفِتُ اِلَيْهِ

طرف اُسکی کہ وہ بہتر ہی تجہکو مجہ سے اے بیٹے آدم کے اور طرف میری پس تحقیق میں بہتر ہوں تجہکو اُس سے کہ دہیان کرتا ہی تو طرف اُسکے

التفات کثیر است و قلیل است اما التفات کثیر بسوی غیر حق از ضعیفے بود یعنی از سستی

دین و نادرستی یقین باشد کہ پیغمبر علیہ والہ السلام فرمود مومن قوی فاضلتر است از

مومن ضعیف بہفتاد درجہ و التفات قلیل بسبب بیگمانی و اختیار باشد و آن از نازل برید آید

لِمَا اَنَّهٗ يَصْدُرُ عَنْهُ بِالْعَادَةِ وَالْجِبِلَّةِ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَجِدَ لَهٗ فِيْهَا عَزْمًا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى

واسطے اُسکے کہ وہ صادر ہوتا اُس سے ساتھ عادت اور خو کی سوا ہے اُسکے کہ پایا جاوے واسطے اُسکے بیچ اُسکے کہ قصد ہی فرمایا اللہ تعالے

وَلَقَدْ عَهِدْنَا اِلٰى اٰدَمَ مِنْ قَبْلُ فَنَسِيَ وَلَمْ نَجِدْ لَهٗ عَزْمًا

نے اور البتہ تحقیق عہد کیا ہمنے طرف آدم کے پہلے اُس سے پس بہول گیا اور نہ پایا ہمنے واسطے اُسکے قصد ۔

گفتم ستم گنہ بے کردہ شود — زہر است کہ بے گمان بہ معمور شود

گر عدل کنے تو آبرو یم ریزے — ور فضل کنے کردہ نہ کردہ شود

نوع دوم اعراض است اَلنَّوْعُ الثَّانِیْ هُوَ اَغْلَظُ مِنَ الْاِلْتِفَاتِ اَغْلَبُ

قسم دوسری وہ سخت تر ہے التفات سے اور غالب تر ہے اس

مِنْهُ وَهُوَ اَنْ تَشْتَغِلَ بِکُلِّیَّتِهٖ بِمَا سِوَی اللّٰهِ تَعَالٰی مُعْرِضًا عَنْ

سے اور وہ یہ کہ مشغول ہو بالکل ساتھ اس چیز کے کہ سوا اللہ کے ہے منہ پھیرنے والا

ذِکْرِ رَبِّهٖ وَالتَّوَجُّهِ اِلَیْهِ وَهُوَ الْاِعْرَاضُ۔

یاد رب اپنے سے اور توجہ سے طرف اس کے اور وہ منہ پھیرنا ہے۔۔

و آن از غفلت و جہل پیدا آید و منشاء آن باطن قلب باشد

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی مَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِکْرِیْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِیْشَةً ضَنْکًا۔

فرمایا اللہ تعالیٰ نے جسنے منہ پھیرا یاد میری سے پس تحقیق اسکو گذرانا تنگ تر ہے

پس هر اہل اعراض را چون از مقصود اصلی باز مانند و در گرداب بند همه حرکات

سکنات قولے و فعلے ایشان ضائع است و ہر باد و سعی باطنی و ظاهری ایشان باطل

است و بے بنیاد پس ضلالت را از نادانی ہدایت شمارند و مرخواری را از جہل عزت

پندارند کما اَلَّذِیْنَ ضَلَّ سَعْیُهُمْ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَهُمْ یَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ یُحْسِنُوْنَ صُنْعًا

جنھوں نے کہو دی کوشش اپنی بیچ زندگانی دنیا کو اور وہ جانتے ہیں یہ کہ وہ اچھا کرتے ہیں

ای راه زده مشغولے عالم ترا	نیست پروا ے خدا یک دم ترا
لے وریبا ترک دولت کرده	خوار بت را نام عزت کرده

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَلَقَدْ ذَرَاْنَا لِجَهَنَّمَ کَثِیْرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ

فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور البتہ تحقیق پیدا کیا ہم نے جہنم کیواسطے بہتوں کو جن سے اور آدمیوں

لَهُمْ قُلُوْبٌ لَّا یَفْقَهُوْنَ بِهَا وَلَهُمْ اَعْیُنٌ لَّا یُبْصِرُوْنَ بِهَا وَلَهُمْ اٰذَانٌ

واسطے انکے دل ہیں کہ نہیں سمجھتے ساتھ انکے اور واسطے انکی آنکھیں ہیں کہ نہیں دیکھتے ساتھ انکے اور واسطے انکی کان ہیں

لَا يَسْمَعُونَ بِهَا أُولٰئِكَ كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ أُولٰئِكَ هُمُ الْغٰفِلُونَ
کر نہیں سنتے ساتھ انکے یہ لوگ مانند چارپایون کے ہین بلکہ وہ گمراہ زیادہ وہین یہ لوگ وہی ہین بے خبر
یعنی آفریدیم ایشانرا برائے دوزخ و دادیم ایشانرا اسباب ہدایت یعنی چشم و گوش
و آنرا بکار نبردند لَا يَنْتَفِعُونَ بِشَيْءٍ مِنْ هٰذِهِ الْأَعْضَاءِ
نہیں فائدہ مند ہوتے ساتھ کسی چیز کے ان اعضا کے جو پیدا کیا انکو اللہ نے واسطے
فَأَعْطَاهَا اللّٰهُ لِلْاهْتِدَاءِ أُولٰئِكَ كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ
واسطے راہ پانیکے یہ لوگ مانند چارپایون کے بلکہ وہ گمراہ زیادہ
و ایشان مانند غافل شدند جماعتے از حاضران سخن میگفتند در آنکہ اگر چارپایہ انبار شتہ و
مسدود شدہ باشد رمہ گوسپندان در انجا بر ند ظاہر گردد از انچہ مرشبانرا
ہست ہر کجا کہ چارپایہ باشد کرو بگیرد او شنیدند آنرا چنانکہ ہست عیان
بخاطر این حقیر رسید کہ اگر آدمی گور شا کافتہ خود نہ بیند و غفلت و نسیان گزیند
و تن خود را مردہ نشمارد و پردہ پندار از پیش چشم فکرت برندارد و نداند کہ گور ہر کس
در علم قدیم حق سبحانہ تعالیٰ جای معین ہست کہ بختیار سوی از دو لب او ہیچ نوع تجاوز
نشود و تن آدمی ہمین مردہ ایست کہ ہیچ ازین جوارح متغیر و متبدل نشود بسبب
ہر آئینہ بے نور این شعور و از شرف این فکر دور و مہجور آدمی کمتر از بہائم باشد گمراہ
تر از گاو و خر لا جرم أُولٰئِكَ كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ بر چنین کس صادق آید
اما اعراض بر دو نوع ہست یکی غفلت دوم تجاہل و اعراض بغفلت قابل
کہ بدعوت نبی و صحبت ولی ہدایت مبدل گردد اما آنکہ تجاہل ہست آن سخت
و از قبول عبرت دور ہست قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى لَوْ عَلِمَ اللّٰهُ فِيهِمْ خَيْرًا لَأَسْمَعَهُمْ
فرمایا اللہ تعالیٰ نے اگر جانتا اللہ انمین بھلائی البتہ سناتا انکو

و این نوع خاصه کافرست و منافقان و این از شر پیدا آید یعنی منشا این غرض
ست و همچنین نشانیست از قهر ازلی و شقاوت ابدی۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی سَوَآءٌ عَلَیْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا
فرمایا اللہ تعالےٰ نے برابر ہے اوپر انکے کیا ڈرایا تو نے انکو یا نہ ڈرایا تو نے انکو نہیں ایمان لاتے
یُؤْمِنُوْنَ خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰی سَمْعِهِمْ وَعَلٰی اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ
مہر کی اللہ نے اوپر دلوں انکے کے اور اوپر سننے انکی کے اور اوپر آنکھوں انکی کے پردہ ہے

و تجاہل آن ست که دانند و بدان کار کردن نتوانند و باز دارنده او ہمان شقاوت او باشد
که بدان در مانند قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَمَنْ یَّعْشُ عَنْ ذِکْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَیِّضْ لَهٗ شَیْطٰنًا
فرمایا اللہ تعالےٰ نے اور جو کوئی آنکھیں چرا رکھے یاد رحمن کی سے ہم اسپر تعین کر دیں شیطان

در مدارک آوردہ ست که درین دو قرارت ست اگر بفتح شین خوانند معنی آن باشد
وَمَنْ یَّعْمَ وَمَعْنَی الْقِرَاءَةِ بِالضَّمِّ وَمَنْ یَّتَعَامَ عَنْ ذِکْرِهٖ
اور جو کوئی آنکھ ڈھانپے ... اور جو کوئی جان بوجھ کر اندھا ہو یاد سے اسکی
اَیْ یَعْرِفُ اَنَّهُ الْحَقُّ وَهُوَ یَتَجَاهَلُ کَقَوْلِهٖ تَعَالٰی وَجَحَدُوْا
اور پہچانتا ہے کہ وہ حق ہے اور وہ انجان ہوتا جیسا فرمایا اللہ تعالےٰ نے اور انکار کیا انہوں نے
بِهَا وَاسْتَیْقَنَتْهَا اَنْفُسُهُمْ چون فرعون و ابوجہل که منقاد ای سنگدلان
نشانیوں سے اور یقین جان لیا تھا اسکو انکی جانوں نے۔

و منکران بودہ اند چنانکه گفته اند ع	هست در هر نفس این دعوی ولیک
خویش را فرعون ظاهر کرد نیک	و یک نوع از غفلت محمودہ ست یعنی

فراموشی غیر حق نیز غفلت ست چنانکه کفر بغیر حق تعالےٰ را کفر گویند۔
کَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی فَمَنْ یَّکْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَیُؤْمِنْ بِاللّٰهِ و همچنین گویند مَنْ لَّمْ یَکْفُرْ لَمْ یُؤْمِنْ

جیسا فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہیچ کوئی کافر ہو تو شتابی کر اور ایمان لاوے شاید خدا کی جس نے کفر کیا مومن نہ ہو۔

کفر و ایمان قرین ہمدگر اند		ہر کرا کفر نیست ایمان نیست

وان غفلت آن ست کہ در باب عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرمان ست۔

اَلَّذِیْنَ یَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ الْغٰفِلٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ و در باب

جو لوگ تہمت لگاتے ہیں بیگناہ عورتوں بے خبر ایمان والیوں کو۔

اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَهُمْ فِیْ غَفْلَةٍ مُّعْرِضُوْنَ

نزدیک ہوا واسطے لوگوں کے حساب اُنکا اور وہ بیچ غفلت کے منہ پھیر رہے ہیں

در مدارک مسطور ست اقتراب عام ست و غفلت و اعراض متنافیت بتفاوت

حال مکلفان فرب غافل عن حسابه لاستغراقه في دنياه واعراضه

پس بہت غافل ہیں حساب اپنے سے واسطے ڈوبنے اپنے کے بیچ دنیا اپنی کے

عن مولاه ورب غافل عن حسابه لاشتغاله في مولاه والفراقه

اور منہ پھیرنے اپنے کے خدا اپنے سے اور بہت سے غافل ہیں حساب اپنے سے واسطے لگ رہنے کے بیچ مولا اپنے کے اور [illegible]

عن دنياه فهو لا يفيق الا برؤية المولى والاول انما يفيق بسكر

پہنچنے اپنے کو دنیا اپنی سے پس وہ نہیں افاقت ہیں آتا مگر ساتھ دیکھنے اللہ اور [illegible] کہ افاقت آتا

الموت و در رحضہ زند [illegible] مسطور ست رب رجل يفيق بلائمه وقد

[illegible] بہت [illegible]

[illegible] كفنه بين يدي القضاء يعني ذلك موته قال عليه السلام الشا…

نکالا ہے کفن [illegible] معنی نزدیک ہوئی موت [illegible] فرمایا آنحضرت اور انکی آل پر سلام۔

اِنَّ اَخْوَفَ مَا اَخَافُ عَلٰی اُمَّتِیْ اِتِّبَاعُ الْهَوٰی وَطُوْلُ الْاَمَلِ

تحقیق خوف کی زیادہ [illegible] اپنی امت پر [illegible] اپنی خواہش کا اور دراز امید کا

ونیز در روضه مسطور یست از کعب الاحبار رضی الله تعالی عنه او گفت که چون
بیافرید حق تعالی موت را بیافرید از صورت کبش املح پس فرمان داد که بدین هیئت
که تا او را داده اند و چشم خود را واکرده و دو بازو فراخ داشته بسوی ملائک
کرد تا چون نظر فرشتگان بر هیئت افتاد هیچ فرشته نماند که بیهوش نشد
و تا دو هزار سال بیهوش شدند پس تا چون فرشتگان بخود آمدند گفتند ای آفریدگار
این چه چیز یست فرمان شد این موت فرشتگان گفتند بر کیان مسلط است یارب
این موت فرمان شد علی کل نفس فرشتگان گفتند۔

ربنا لم خلقت الدنیا قال لیسکنها بنو آدم قالوا لم خلقت
اے رب ہمارے کیوں پیدا کیا تو نے دنیا کو فرمایا تو آرام پکڑیں انہیں بیٹے آدم کے کہا انہوں نے کیوں پیدا کیا تو نے
النساء قال لیکون من اولادهم نسل فرشتگان گفتند یارب
عورتوں کو فرمایا تو کہ ہو اولاد ان کے سے نسل۔

در گمان نمی آید که ما فلک که بر وی این موت مسلط باشد او به دنیا و زنان پرداز و۔
فقال الله تعالی ان طول الامل یغلب علیهم فینسیهم الموت
پس فرمایا الله تعالی نے تحقیق درازی آرزو کی غالب ہوگی انپر پس بھلا دیگی ان کو موت
حتی یکون منهم اخذ الدنیا و شهوات النساء۔
یہانتک کہ ہو ان سے لینا دنیا کا اور خواہشوں عورتوں کا۔

پس مومن را باید که گذشته را بتوبه و پشیمانی تدارک نماید و دیده دل از خواب اهل
بگشاید تا و چند که از فرصت عمر باقیست از نیز غفلت نماید و از پشیمانی
که در وقت نزول مرگ بود هیچ حاصل نباید
قال النبی صلی الله علیه و آله وسلم شر الندامة یوم القیمة

فرمایا پیغمبر نے درود اللہ کا اُن پر اور اُنکی آل پر اور سلام بڑی پشیمانی دن قیامت کے اور

وَشَرُّ الْمَعْذِرَةِ حِيْنَ يَحْضُرُ الْمَوْتُ و در روضہ مسطور ست نزدیک حضرت رسالت

بڑی معذرت جس وقت حاضر ہوتی ہے موت۔

پناہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما آمد اورا دید دیوار گل میکرد فرمود

مَا تَصْنَعُ فَقَالَ نُطَيِّنُ فَقَالَ الْاَمْرُ اَسْرَعُ مِنْ ذٰلِكَ۔

کیا کرتا ہے تو پس کہا کام مٹی کا کرتے ہیں ہم پس فرمایا کام یعنی موت کا جلد تر ہے

و نیز در روضہ مسطور ست کہ خواجہ فضیل بن عیاض پیش از توبہ دزد راہ زنی

بود و از جوانب بجوانب میتاخت و نزد عیبان بر بساط فراموشی میباخت تا شبے

بر زانو ہو غلامے سر خود نہادہ بود کہ از جانبے قافلہ پیدا شد چون وقوف یافتند

کہ فضیل اینجا ست نزدیک رسیدہ بودند ہیچ ندانستند و حیران ماندند پس از

میان شان کسے بیرون شد و گفتند بیرون نہ بیند تا تیرہا باندازیم اگر نافع آید

خود المراد و گرنہ برگردیم پس یکے از ایشان کہ تیرا نداختہ بود این آیت خواند۔

اَلَمْ يَأْنِ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ

کیا نہیں وقت آیا واسطے انکے جو ایمان لائے یہ کہ عاجزی کریں دل انکے واسطے ذکر خدا کے

فضیل بشنید و نعرہ بزد و بیہوش شد غلام گمان برد کہ تیرش رسیدہ و را مدام اونگاہ

میکرد چون فضیل بخود آمد گفت یَا غُلَامُ مَا اَحْمَقَكَ اَصَابَنِیْ سَهْمُ اللّٰهِ۔

اے غلام کس چیز نے احمق کیا ہے تجکو پہنچا ہے مجکو تیر اللہ کا

بار دوم کس تیر از شصت جہا نداد روح بکسو خواجہ کرد و این آیت خواند۔

فَفِرُّوْا اِلَى اللّٰهِ اِنِّيْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ۔

پس بھاگو طرف اللہ کے تحقیق میں تمکو اُسکی طرف سے ڈرانے والا ظاہر ہوں۔

فضیل رحمۃ اللہ تعالی بازآواز برآورد و بیہوش شد غلام ہمچنان کمان بردو تیر وراندام
او ہمیدید چون ہوشیار شد گفت ای غلام احمق ہستی تیر در تن میجوئی این تیر آدمی نیست
کہ در تن باشد تیر نسبت کہ حق تعالی بردل نہدہ گر نیز پایہ خوردہ و آنرا صیبۂ محبت خود کرد
و بفتراک عبادت خود آویختہ ہمہ برین بودند کہ سوی کس تیر انداخت و او دل خواجہ را
بدین آیت نشانے ساخت وَاَنِیْبُوْٓا اِلٰی رَبِّکُمْ وَاَسْلِمُوْا پس خواجہ رح
نعرہ برآورد وازان دو نعرہ قوی تر و مرہریکے را از غلام و چشم خود گفت ہر اشخیہ از من
بیغرما واقع شدہ ست پشیمان شدم و در دل من خوف حق سبحانہ تعالی درآمد پس اگر خشم
وگذاشتم انچہ میکردم و جانب مکہ روان شد تا چون بنزدیک نہروان رسید ہارون رشید
خلیفہ استقبال کردہ و گفت ای فضیل شب در خواب بودم کہ منادی بآواز بلند ندا میکند

اِنَّ فُضَیْلَ خَافَ اللّٰہَ تَعَالٰی وَاخْتَارَ خِدْمَتَہٗ فَاَحِبُّوْہُ۔

تحقیق فضیل ڈرا اللہ تعالی سے اور خہنیار کیا خدمت اسکی کو پس دوست رکھو اُسکو۔

فضیل عیاض رحمۃ اللہ تعالی نعرہ زد و گفت۔

بِکَرَمِکَ وَکِبْرِیَائِکَ تُحِبُّ عَبْدًا مُّذْنِبًا کَانَ ھَارِبًا مِّنْ بَابِکَ مُنْذُ اَرْبَعِیْنَ سَنَۃً

ساتھ کرم تیرے اور بڑائی اپنی سے دوست رکھتا تو بندہ گنہگار کو تھا بھاگنے والا دروازہ تیرے سے ابتدا سے چالیس برس سے

آوردہ اند کہ عمرے توبہ کرد و باز شکست و در گناہ افتاد روزی در دل او گذشت اگر بار
سیوم توبہ باز گردم چہ باشد حکم من چگونہ بود حال من۔

فَھَتَفَ ھَاتِفٌ یَا اَبَا فُلَانٍ اَطَعْتَنَا فَشَکَرْنَاکَ ثُمَّ تَرَکْتَنَا فَاَمْہَلْنَاکَ

پس آواز دی فرشتہ غیب نے ای یا فلان اطاعت کی تو نے ہماری پس قدر دانی کی ہمنے تیری پھر تو نے چھوڑا ہم کو

فَاِنْ عُدْتَ اِلَیْنَا قَبِلْنَاکَ۔

پس ڈھیل دی ہم نے تجکو پس اگر پھر آیا تو ہمارے پاس قبول کیا ہم نے تجہ سے۔

آوردہ اند کہ امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روزی در فکر بود کہ اگر فردا مرا از عبادت
لات و عزی پرسش شود چہ جواب گویم ہمدرین بود رسول علیہ وآلہ السلام بر سر وقت
او رسید از رسول علیہ وآلہ السلام پرسید رسول علیہ وآلہ السلام منتظر وحی شدند عمر
چون رسول علیہ وآلہ السلام را امتثال دید ترسید و فریاد برآورد یا رسول اللہ
کہ زہرہ من آب شود زود فرمای کہ سبب تامل چیست ہمدرین از حضرت ارحم الراحمین
وحی آمد فرمان شد نحن اذا صالحنا مع عبد لا نسئلہ عما مضی۔

ہم جب صلح کرتے ہیں بندے سے نہیں پوچھتے ہیں ہم اس چیز کو جو گزرا

این نوع علامت صحت انتباہ ست یعنی ہر شخصے کہ گناہ را یاد آرد و آن حال برو سے
تازہ گردد و ازو پشیمان شود و در عوارف مسطور ست۔

علامۃ صحۃ الانتباہ خمسۃ اذا ذکر نفسہ افتقر واذا ذکر ذنبہ استغفر

نشانی درستی خبردار ہونے کی پانچ ہیں جب یاد کرے اپنی ذات کو محتاج جانے اور جب یاد کرے اپنے گناہ کو

واذا ذکر الدنیا اعتبر واذا ذکر الآخرۃ استبشر واذا ذکر المولی افتخر

استغفار کرے اور جب یاد کیا دنیا کو عبرت پکڑے اور جب یاد کرے آخرت کو خوش ہووے اور جب یاد کرے اللہ کو فخر کرے

فصل شانزدہم ۱۲ در بیان آیت فاذکرونی اذکرکم و فیہ ما یلائمہ

پس یاد کرو مجکو یاد کرون تمکو اور بیچ اسکے وہ چیز ہو کہ مناسب اسکے

نقل ست کہ جبرئیل علیہ السلام گفت مر رسول اللہ علیہ وآلہ السلام را کہ خداوند
تعالے میفرماید کہ من بدادم مر امت ترا چیزی کہ ندادم ہیچ یکی را از پیغامبران و امتان
ایشان و آن آنست کہ فرمودم۔

فاذکرونی اذکرکم لم نقل ہذا لاحد غیر ہذہ الامۃ

پس یاد کرو مجکو یاد کرون تمکو نہیں کہا ہم نے یہ واسطے کسیکے سواے اس امت کے

در روضہ مسطورست قال اللہ تعالی اخبر بان من ذکرنی من عبادہ
فرمایا اللہ تعالیٰ نے خبر دی ساتھ اس کے جسنے ذکر کیا اسکا اسکو بندوں نے
ذکرہ اللہ تعالی لھذا ذلک العبد ومن ذکرہ اللہ نجّٰہ
سو ذکر کیا اسکو اللہ تعالیٰ نے واسطے اسکے اس بندہ کو اور جسکو کہ یاد کرے اسکو اللہ نجات پا
من عقابہ وعن سعید بن جبیر رضی اللہ تعالی عنہ انہ قال فی
عذاب اسکے سے اور سعید بن جبیر سے جو راضی ہوا اللہ تعالیٰ اس سے یہ کہ ان نے کہا بیچ قول اللہ
قولہ تعالی فاذکرونی اذکرکم قال اذکرونی بطاعتی اذکرکم بمغفرتی وقال ابو عبید الطوسی
تعالیٰ کی یعنی یاد کرو مجھکو یاد کروں تمکو کہا یاد کرو مجھکو ساتھ بندگی میری یاد کروں تمکو ساتھ بخشش اپنی کے اور کہا ابو عبید طوسی نے
رحمہ اللہ تعالی فیہ قال اذکرونی بالشکر اذکرکم
رحم کرے اسکو اللہ تعالیٰ بیچ اسکے کہا یاد کرو مجھکو ساتھ شکر کے یاد کروں تمکو ساتھ
بالزیادۃ وقیل اذکرونی بالدعاء اذکرکم بالاجابۃ
زیادتی کے اور کہا گیا یاد کرو مجھکو ساتھ دعا کے یاد کروں تمکو ساتھ قبولیت کے
وقال ابن عتبۃ اذکرونی بالصفاء اذکرکم بالوفاء۔
اور کہا بیٹے عتبہ نے یاد کرو مجھکو ساتھ صفائی کے یاد کروں تمکو ساتھ وفا کے۔
و ذکر بصفا آن باشد کہ حق تعالیٰ را بدل صاف از وساوس تیرہ یاد کند و باطن
از ہموم و غموم دنیا و فانی و اندیشہ لایعنی برائے ذکر حق سبحانہ تعالیٰ پاک وارد۔
وھذا سر النفی والاثبات وسر المراقبات در روضہ مسطورست
اور یہ بھید ذکر نفی اور اثبات کا ہے اور بھید مراقبوں کا۔
قال رحمہ اللہ تعالی وسمعت احمد بن عبد الرزاق التسوی
فرمایا رحم کرے اسکو اللہ تعالیٰ اور سنا میں نے احمد بیٹے عبد الرزاق تسوی سے

رحمه الله تعالى يقول الذكر اربعة ذكر الدنيا وذكر
رحم کرے اسکو اللہ تعالے کہ فرماتے تھے ذکر چار قسم کے ہیں ذکر دنیا کا اور ذکر
الخلق وذكر العقبى وذكر المولى فذكر الدنيا حجاب وغرور
خلق کا اور ذکر آخرت کا اور ذکر اللہ کا پس ذکر دنیا کا پردہ ہے اور غرور ہے
وذكر الخلق ظلمة ونفور وذكر الجنة حبور وقصور و
اور ذکر خلق کا تاریکی ہے اور نفرت ہے اور ذکر بہشت کا حوریں اور مکانات اور
ذكر الرب نور وسرور وقد قيل قال الله تعالى اذكروني
ذکر رب کا روشنی ہے اور خوشی اور تحقیق کہا گیا فرمایا اللہ تعالے نے یاد کرو مجکو
بالاقرار وبالخطاء اذكركم بالكرم والعطاء واذا ذكرني
ساتھ اقرار کے اور ساتھ خطا کے یاد کرونگا تمکو ساتھ کرم اور بخشش کی اور جب یاد کرتا ہے
عبدي وحده ذكرته وحده واذا ذكرني في ملاء ذكرته
مجکو بندہ میرا اکیلا یاد کرتا ہوں اسکو تنہا اور جب یاد کرتا ہے مجکو بیچ جماعت کے یاد کرتا ہوں
في ملاء خير منه وعن ابي الفضل ابي معذ رحمه الله تعالى
اسکو بیچ جماعت کے کہ بہتر ہے اس سے اور روایت ابو الفضل ابی معذ رکا سے رحم کرے اسکو اللہ تعالے
يقول اذكروني بمعنى العبودية اذكركم بفضل الربوبية و
کہ فرماتے تھے یاد کرو مجکو ساتھ معنے عبودیت کے یاد کرونگا تمکو ساتھ فضل پرورش کرنے کے
عن ابي الحسن المفسر المذكر يقول اذكروني على وجه الارض
اور ابو الحسن تفسیر کرنیوالے نصیحت کرنیوالے سے کہ کہتے تھے یاد کرو مجکو اوپر روے زمین کے
اذكركم على بطن الارض كما دعى بعض العارفين بعرفات فقال
یاد کرونگا تمکو اوپر پشت زمین کے جیسا دعا کی بعضی عارفین نے بیچ عرفات کے کہا

الٰهي عجبت اليك الاصوات بضروب اللغات ويطلبون
الٰہی تعجب کرتا ہوں طرف تیری آوازوں کی ساتھ طرح طرح کے لغتوں کے اور طلب کرتے ہیں
منك صنوف الحاجات حاجتي اليك ان تذكرني
تجھسے طرح طرح کے حاجتیں حاجت میری طرف تیری یہ ہے کہ یاد کرے تو مجھکو اوپر درازی
على طول البلاء اذا استنسى اهل الدنيا ویاد کردن حق سبحا
بلا کے جب جدا کرے سے لوگ دنیا کے۔

وتعالیٰ مر بندہ را در گور یکے آن است کہ بر توحید ثابت دارد و بر جواب با صواب
بر سوال منکر و نکیر قدرت بخشد و تثبیت او بود۔
كما قال الله تعالى يثبت الله الذين آمنوا بالقول الثابت
جیسا فرمایا اللہ تعالیٰ نے ثابت رکھتا ہے اللہ انکو جو ایمان لائے ساتھ قول ثابت کے
في الحيوة الدنيا وفي الآخرة ودوم آن است کہ بندہ را در گور نگذارد
بیچ زندگانی دنیا کے اور بیچ آخرت کے۔

و در بہ و قصہ زندہ بسیہ مسطور است از حسن طویل رحمہ اللہ تعالیٰ وگفت کہ ثابت بنانی
را غسل دادیم و در کفن پیچیدیم و دختر او را گفتیم کہ ببین رو پدر خود را کہ آخر بینی است
دختر گفت بگذارید پدر مرا کہ او عبادت کردہ است حق سبحانہ وتعالیٰ را
چنانکہ حق عبادت کردن است حسن گفت پس دفن کردیم او را و نظر کردیم در گور پیش از
آنکہ مسدود کردہ شود و ہیچ اثر از وی در گور ندیدیم پس باز آمدیم در خانہ او و دختر
او بیرون آمد و گفت انضحكن والله من القبر پس از دختر پرسیدیم
ای نیک بخت چگونہ دانی کہ او را در گور نگذاشتہ گفت او این دعا بسیار میکرد
این است فکان يقول اللهم لا تدعني في القبر

پس تھا کہ کہتا تھا اے بار خدایا نہ چھوڑ مجھکو بیچ قبر کے اکیلا

مخافة للوحشة في القبر فعلمت ان الله تعالى لا يتركه في القبر

سبب ڈر کے واسطے وحشت کے بیچ قبر کے پس جانا میں نے یہ کہ اللہ تعالیٰ نہ چھوڑیگا اسکو بیچ قبر کے

وحيدا وقد تحقق ما قال امير المؤمنين عثمان رضي الله تعالى عنه

اکیلا اور تحقیق گزرا ہے جو فرمایا امیر المؤمنین عثمان نے راضی ہوا اللہ تعالیٰ ان سے

من كانت الدنيا جنته كان القبر سجنه ومن كانت الحيوة قيده فان الموت اطلاقه

جو کوئی کہ ہووے دنیا بہشت اسکی ہوگی قبر قید خانہ اسکا اور جو کوئی ہو زندگی قید اسکی پس تحقیق موت ہے چھٹکارا اسکا

ابو قتادة الحرث بن ربعي مستريح ومستراح منه قال العبد

روایت ہے ابو قتادہ حرث بن ربعی سے راحت پانیوالا اور راحت پایا گیا اس سے فرمایا بندہ

المؤمن من يستريح من نصب الدنيا والعبد الفاجر يستريح

مومن وہ جو راحت پاتا ہے رنج و تکلیف سے اور بندہ بے حکم راحت پاتا ہے

منه العباد والبلاد والشجر والدواب في شرحه فالحين مر

اس سے بندے اور شہر اور درخت اور چارپائے بیچ شرح اسکی کے فرمایا جب گزرا اوپر

عليه بجنازة قال اهل المعاني من تخلى عن الدنيا ولم يكن له

اسکے جنازہ کہا اہل معنی نے جو شخص الگ ہوا دنیا سے اور نہ تھا اسکے

انس الا بذكر الله وكان شواغل الدنيا حبسا عن محبوبه

مونست ساتھ یاد اللہ کے اور تھے کاروبار دنیا کے بند اسکو محبوب سے

ومقاسات الشهوات تؤذيه فكان في الموت خلاصه من [illegible]

اور رنج خواہشوں کے ایذا دیتی اسکو سبب ہوا بیچ موت کے خلاص ہونا اسکا تمام ہوئی

الموذيات وانفراده بمحبوبه الذي كان به انسه [illegible]

تغیر رنگ اور ایک ہوا اسکا متاع محبوب اپنے کے جو تھے ساتھ اسکے ہوا الست اور جو کوئی ہو بحالت
حَالِهِ إِذَا سَاءَتْ يَسْتَرِيحُ مِنْهُ هُوَ لا بِأَنْ لا يَتَعَدَّى عَلَى النَّاسِ
حال اسکے جب بگڑ گیا حرمت پاتے ہیں آسائش سے چنبر بن ساتھ اس بات کہ نہیں زیادتی کرتا اوپر
وَلَا يَعْمَلُ فِي الْأَرْضِ بِالْفُجُورِ واز تنبیہ ابو اللیث رحمہ در مفتاح الجنان
لوگوں کے اور نہیں عمل کرتا بیچ زمین کے ساتھ نافرمانی کے۔

آوردہ است کہ موسی علیہ السلام از حضرت عزت درخواست کرد و گفت یا رب بندہ را کہ
دوست داری و بندہ را کہ دشمن داری چگونہ شناسم فرمان شد آنرا کہ دوست دارم
بندہ علامت شناسی یکی آنکہ بذکر خود اورا الہام دہم واو مرا یاد کند و من فرشتگان را فرمایم
تا اورا یاد کنند و از ناکردنیہا در حمایت و حفظ من باشند. تا در آنچہ مستوجب خشم
و عذاب است نیفتند و نیز آنرا کہ دشمن دارم دو علامت است اول آنکہ ذکر خود را
بر زبان او فراموش گردانم و او را بدو باز گذارم تا و بحرام نیفتند و ناگاہ بینی کہ عذاب
سر وی بستہ فرود آید و در انیس الواعظین مسطور است۔

وَقِيلَ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ ١٨ فَاذْكُرُونِي
اور کہا گیا بیچ قول اللہ تعالی کے پس یاد کرو مجھکو یاد کروں تمکو ای پس یاد کرو مجھکو
بِالطَّاعَةِ أَذْكُرْكُمْ بِالتَّفَضُّلِ وَقِيلَ اذْكُرُونِي بِالْإِرَادَةِ أَذْكُرْكُمْ
ساتھ عبادت کے یاد کروں تمکو ساتھ فضل کرنیکے اور کہا گیا یاد کرو مجھکو ساتھ ارادہ کے
بِالْإِفَادَةِ وَقَالَ بَعْضُ الْمُتَصَوِّفَةِ فَاذْكُرُونِي بِطَرْحِ الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوتِ
یاد کروں تمکو ساتھ فائدہ دینے کے اور کہا بعض صوفیوں نے پس یاد کرو مجھکو ساتھ ڈالنے ملک اور ملکوت کے
أَذْكُرْكُمْ بِجَذْبِ الْجَبَرُوتِ فَاذْكُرُونِي فِي الْجَمَالِ وَالْجَلَالِ أَذْكُرْكُمْ
یاد کروں تمکو ساتھ جذب جبروت کے پس یاد کرو مجھکو بیچ جمال اور جلال کے یاد کروں تم کو

بالوصل والاتصال فاذکرونی بالاشتیاق اذکرکم بالتلاق

ساتھ وصل اور متصل ہونیکے پس یاد کرو مجکو ساتھ اشتیاق کے یاد کروں تمکو ساتھ ملاقات کے

فاذکرونی بالفناء فی ذکری اذکرکم بالبقاء فی مشاہدتی

پس یاد کرو مجکو ساتھ فنا کے بیچ یاد میری کے یاد کروں تمکو ساتھ بقاکے بیچ مشاہدہ اپنے کے

و نیز در نفیس الواعظین و در زاہدی مسطور ست فاذکرونی اذکرکم

امر ست جامع ہمہ چیزہا و طاعتہا را و آنہمہ را و گفتن بذکر خاص کردہ یکے ازان

قولے ست و دوم فعلے ست اما قولی فاذکرونی ای باللسان فعلی واشکروا

پس یاد کرو مجکو ساتھ زبان کے اور شکر کرو

لی بالاعمال بزبان ذاکر باش تا من نگاہدارم تو باشم کما قال رسول اللہ صلی اللہ

میرا ساتھ اعمال کے۔ جیسا فرمایا پیغمبر خدا نے درود اللہ تعالیٰ

تعالی علیہ وآلہ السلام حاکیا عن اللہ تعالی انا جلیس من ذکرنی

کا اوپر آنکے اور آنکی آل کے سلام حکایت کرنیوالی اللہ تعالیٰ سے ہمنشین ہوں اسکا جسنے مجکو یاد کیا

و از فعل شاکر باش نعمت ترا تا من در عقبیٰ ترا از عذاب نگاہدارم۔

کما قال اللہ ما یفعل اللہ بعذابکم ان شکرتم

جیسا فرمایا اللہ نے کیا کریگا اللہ عذاب کو تمکو اگر شکر کرو تم

در روضہ مسطور ست کہ ہر بندہ مومن کہ ہست در سجدہ خود میگوید سبحان ربی الاعلی

پس چون مومنان مخلص بر حق سبحانہ و تعالیٰ ثنا کنند بقولہم سبحان ربی الاعلی

حق تعالیٰ بلطف ایشان نیز ثنا گفت و گفت ای بندہ تو نیز اعلیٰ ہستی چرا کہ تو بر کفار روی

زمین برتری و باحسن الحدیث بشارت فرمود۔

ولا تہنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان کنتم مومنین معناہ لا تضعفوا

اور مت سستی کرو اور مت غم کھاؤ اور تم ہی ہو بلند اگر ہو تم مسلمان یعنی آپسکے مت ناتوان ہو

فَاذْكُرُونِي وَلَا تَحْزَنُوا إِلَّا ذِكْرِي وَأَنْتُمُ الْأَعْلَوْنَ عَلَى الْكُفْرِ ونیز نقل

ہے تحقیق بیچ واسطے اسکے جو انتہا رہو اور مت غم کھاؤ واسطے آپسکے کہ تم واسطے ذکر میرے ہوا اور تم ہی ہو بلند اوپر کفار کے

کہ پہنچا ہے پیغمبر علیہ وآلہ السلام فرمود چون بندہ دشمن بار بگوید یا رب یا رب گفتما بلطف بگو بیا

لَبَّيْكَ عَبْدِي وَقَالَ بَعْضُ الْمُتَصَوِّفَةِ فِي قَوْلِهِ فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ

متوجہ ہوں بندہ میرے اور کہا بعضے تصوف والوں نے بیچ قول اللہ تعالی کے پس یاد کرو مجھکو یاد کروں

الْقُرْآنُ لَهُ ظَهْرٌ وَبَطْنٌ وَظَهْرُ الْقُرْآنِ ظَاهِرُ الشَّرِيعَةِ وَبَطْنُ الْقُرْآنِ

تمکو قرآن واسطے اسکے ایک ظاہر ہے اور ایک باطن ہے اور ظاہر قرآن ظاہر شریعت ہے اور باطن قرآن

بَاطِنُ الشَّرِيعَةِ فَالتَّسَابِيحُ وَالتَّمَاجِيدُ ذِكْرٌ فِي حُكْمِ ظَاهِرِ الشَّرِيعَةِ

باطن شریعت ہے پس تسبیح اور تمجید ذکر ہے بیچ حکم ظاہر شریعت کے

وَالسَّمَاعُ لِلصُّوفِيَّةِ مِنْ حَيْثُ الْمَعْنَى وَالْمَفْهُومِ ذِكْرٌ فِي حُكْمِ

اور سماع واسطے صوفیہ کے از راہ معنی اور مضمون کے ہے

بَاطِنِ الشَّرِيعَةِ لِأَنَّهُ يُفْضِي إِلَى تَذْكَارِ جَلَالِ اللهِ وَجَمَالِهِ سُبْحَانَهُ

باطن شریعت کیواسطے اسکے کہ پہنچاتا طرف یاد کرنے جلال خدا اور جمال اسکو کہ ہے پاک ہے

وَتَعَالَى وَمِمَّا ذَكَرَ الشَّيْخُ الْمَكِّيُّ رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى أَنَّ السَّمَاعَ ذِكْرٌ

اور بلند ہے اور جو ذکر کیا ہے شیخ مکی نے رحم کرے اسکو اللہ تعالی یہ کہ سماع ذکر ہے

مِنَ الْأَذْكَارِ يُؤَيِّدُ هَذَا مِثْلُ ذِكْرِ الْخَائِفِينَ يُورِثُ الْكَرْبَ

ذکروں کی تائید کرتا ہے اسبات کو کہا جیسا ذکر ڈرنیوالوں کا فائدہ دیتا ہے سختی کا

وَذِكْرُ الرَّاجِينَ يُورِثُ الطَّلَبَ وَذِكْرُ الْمُحِبِّينَ يُورِثُ الْحُبَّ

اور ذکر امیدوار رکھنیوالوں کا فائدہ دیتا ہے طلب کا اور ذکر دوستوں کا فائدہ دیتا ہے محبت کا

سَماعُ الخائِفینَ وَالرّاجینَ وَالمُحِبّینَ کا کان پوش ما ہوتا

طرح سماع ڈرنیوالوں اور امید رکھنیوالوں اور دوستوں کا جنکا فائدہ دینا جو کہ لکھا ہے

الذِّکرُ بِلا فَرقٍ بَینَهُما مِنَ الکَربِ وَالطَّلَبِ وَالطَّرَبِ یَکونُ ذِکرًا

دیتا ہے ذکر بغیر فرق کے درمیان ان دونوں کے سختی اور طلب اور خوشی سے ہوتا ہے ذکر

اور عوارف مسطور ہست فَإِذا سَمِعَ العَبدُ إِلی بَیتٍ مِنَ الشِّعرِ وَقَلبُهُ

پس جب سنے بندہ طرف بیت کے شعر سے اور دل اسکا

مُنشَرِحٌ حاضِرٌ فیهِ مِثلَ أَن یَسمَعَ الحادِيَ یَقولُ

خوش ہو حاضر ہونیوالا اسمیں مانند اس کی سننا ہے حادی کہ وہ کہتا ہے

أَتوبُ إِلَیکَ یا رَحمٰنُ إِنّي	أَسَأتُ وَقَد تَضاعَفَتِ الذُّنوبُ
توبہ کرتا ہوں طرف تیری اے رحمن تحقیق میں	برائی کی میں نے اور تحقیق زیادہ ہو گئیں گناہ
فَأَمّا مِن هَوی لَیلی وَحُبّي	زِیارَتَها فَإِنّي لا أَتوبُ
پس لیکن خواہش لیلی اور دوست رکھنا میرا	زیارت اسکی پس تحقیق میں نہیں توبہ کرتا

فَطابَ قَلبُهُ لِما یَجِدُ مِن قُوَّةِ عَزمِهِ عَلَی الثَّباتِ فِي أُنسِ الشَّيءِ

پس خوش ہوا دل اسکا واسطے اسکے کہ پاتا ہے قوت قصد اپنے کی اوپر ثابت رہنے کے بیچ کام حق

إِلی أَن ما یَکونُ فِي سَماعِهِ هٰذا ذاکِرَ اللهِ تَعالی —

ہو تاکہ ہوتا ہے بیچ سننے اس کے — یہ ذاکر اللہ کا ہے

و نیز مسطور ہست کہ بعضے از صالحان ابا عباس خضر را پرسیدند کہ در حق سماع چہ گو

مختلف ست اقوال اصحاب ورو فَقالَ هُوَ الصَّفاءُ الزُّلالُ لا یَثبُتُ عَلَیهِ

پس فرمایا وہ صفا ہی زلال یعنی آب شیرین ہے نہیں ٹھیرتا اوپر اسکے مگر قدم عالموں کے

أَقدامُ العُلَماءِ و نیز در آداب المریدین و در عوارف مسطور ہست کہ ذوالنون

در بغداد بود جماعتی زائران بر وی در آمدند با ایشان قوال بود از خواجه رحمه الله تعالی دستوری خواستند در آنکه قوال چیزی بگوید خواجه دستوری داد و قوال این شعر گفت

صغیر هواک عذبنی	فکیف به اذا احتنکا
چھوٹی خواہش تیری نے مجھے عذاب میں ڈالا تھا	پس کیونکر ہو اس خواہش کا جب پکا مرد ہوئے
وانت جمعت فی قلبی	هوی قد کان مشترکا
اور تو نے جمع کی ہے بیچ دل میرے کے	وہ خواہش کہ تحقیق تھے مشترک

اما ترثی لمکتئب اذا ضحک الخلی بکی فقام

کیا تو زاری نہیں کرتا غم والے کی کہ جب ہنسے خلق تو وہ روتا ہے پس خوش ہوا دل اسکا اور کھڑا ہوا

وتواجد وسقط علی وجهه والدم یقطر من جبهته ولا یقع علی الارض

اور وجد کیا اور گر پڑا اوپر منہ اپنے کے اور لہو ٹپکتا تھا پیشانی اسکی سے اور نہیں گرتا تھا اوپر زمین کے

پس مردی دیگر ازین جماعت برخاست ذوالنون رحمه الله تعالی بجانب او دید و گفت

الذی یراک حین تقوم پس آن مرد بنشست نیز مسطور است وقال الجنید

وہ ذات پاک کہ دیکھتا ہے تجھ کو جب کھڑا ہوتا ہے تو اور فرمایا جنید

رحمه الله تعالی ینزل الرحمة علی هذه الطائفة فی ثلثة مواضع

رحمہ اللہ تعالی اترتی ہے رحمت اوپر اس گروہ کے بیچ تین جگہوں کے نزدیک کھانے کے

عند الاکل وعند المذاکرة وعند السماع واول

اور نزدیک ذکر کرنیکے اور نزدیک سننے راگ کے اور

ذلک انما هم لا یاکلون الا عن فاقة

کہتا ہوں کہ سبب اسکا یہ ہے کہ نزدیک کھانے کے پس اسواسطے کہ یہ لوگ نہیں کھاتے ہیں مگر فاقہ سے

علی ذکر الله وصفاته یتکلمون اکثرهم ذکرا وزیادة

ہو انکو قوت اوپر یاد اللہ کے اور اسکی عبادت کی ہوتا ہے انکا کہنا یہ ذکر اور عبادت دلیل ہے نزول

فَيَنْزِلُ الرَّحْمَةُ عَلَيْهِمْ كَمَا يَنْزِلُ عَلَى الذَّاكِرِيْنَ وَالْعَابِدِيْنَ

ہے رحمت اونپر جیسا اوترتی ہے اوپر ذکر کرنے والوں اور عبادت کرنیوالوں

الْمُخْلِصِيْنَ در خیر المجالس مسطور ست قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

خالص کے فرمایا پیغمبر نے درود اللہ کا اوپر اون کے

وَسَلَّمَ لَوْ كَانَتِ الدُّنْيَا بِرْكَةَ دَمٍ مَا أَكَلَ الْمُؤْمِنُ إِلَّا الْحَلَالَ

اور انکی آل کے سلام اگر ہووے دنیا حوض لہو کا نہ کہاوے مسلمان مگر حلال

یعنی این حدیث چہ باشد وجہ نوع مستقیم آید فرمودند کہ در حدیث آمدہ است

الْمُؤْمِنُ لَا يَأْكُلُ إِلَّا عَنْ فَاقَةٍ پس چون در حالت فاقہ بخورد وحلال است

مسلمان نہیں کہاتا ہے مگر فاقہ سے

مخمصہ اور امر دار مباح شود أَمَّا عِنْدَ الْمُذَاكَرَةِ فَلِأَنَّهُمْ يَتَجَاوَزُونَ

اوپر نزدیک ذکر کرنے کے پس واسطے اسکے کہ وہ گزر کرتے

فِي مَقَامَاتِ الصِّدِّيْقِيْنَ وَالْأَحْوَالِ النَّبِيِّيْنَ وَجَاءَ فِي آدَابِ

بیچ مرتبوں صدیقیوں کے اور احوال نبیوں کے اور آیا بیچ آداب

الْمُرِيْدِيْنَ سُئِلَ الْجُنَيْدُ رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى مَا فَائِدَةُ الْمُرِيْدِيْنَ

المریدین کے پوچھے گئے جنید رحمہ کہ رحم اسکو اللہ تعالے کیا فایدہ ہے مریدوں کو

فِي الْحِكَايَاتِ فَقَالَ إِنَّهَا تُقَوِّي قُلُوْبَهُمْ فَقِيْلَ هَلْ فِي ذٰلِكَ

بیچ حکایتوں کے پس فرمایا تحقیق وہ مضبوط کرتے ہیں دلوں انکے کو پس کہا گیا ہے بیچ

حُجَّةٌ مِنْ كِتَابِ اللهِ تَعَالَى فَقَالَ نَعَمْ قَالَ اللهُ تَعَالَى وَكُلًّا نَقُصُّ

اسکے دلیل کلام اللہ سے پس فرمایا ہان فرماتا ہے اللہ تعالے اور ہر ایک کا قصہ بیان کرتے

عَلَيْكَ مِنْ أَنْبَاءِ الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِهِ فُؤَادَكَ وَأَمَّا عِنْدَ السَّمَاعِ

یعنی تجھ پر پیغمبروں کے قصے وہ چیز کہ ثابت کرتے ہیں ہم ساتھ اسکے دل تیرے کو اور راگ سننے کے وقت

فَلِأَنَّهُمْ يَسْمَعُونَ بِوَجْدٍ وَيَشْهَدُونَ حَقًّا۔

راگ کے پس واسطے اسکے وہ کہ سنتے ہیں ساتھ کیفیت کے اور حاضر ہوتے ہیں حق کے تئیں۔

معنی وجد در شرح اسم واجد در ذکر رقت ست ونیز در عوارف مسطور ہست۔

سُئِلَ رُوَيْمٌ رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى عَنْ وَجْدِ الصُّوفِيَّةِ عِنْدَ السَّمَاعِ فَقَالَ

پوچھے گئے سید رویم رحمۃ اللہ [illegible] اسکو اللہ تعالی حالت صوفیہ کے بیچ نزدیک راگ کے پس فرمایا

يَشْهَدُونَ الْمَعَانِيَ الَّتِي تَعْزُبُ عَنْ غَيْرِهِمْ فَيُشِيرُ إِلَيْهِمْ إِلَيَّ إِلَيَّ

مطلع ہوتے ہیں واسطے معنوں کے جو چھپے ہیں غیر انکے سے پس اشارت کرتا ہے طرف انکی [illegible]

ونیز معلوم باید کرد انکار سماع انکہ مطلق یا تفصیل بود و منع ست و منکر چنین [illegible]

[illegible] تفصیل منکر است از سماع آواز سہ حال خالی نخواہد بود یا جاہل ست از سنن و آثار

[illegible] یا از توفیق عبادت ظاہر کہ آن اعمال اخیار ست یا آن منکر جامد الطبع ست [illegible]

[illegible] وَأَمَّا الْمُنْكِرُ الْمُغْتَرُّ بِمَا ابْتَهَجَ مِنْ أَعْمَالِ الْأَخْيَارِ يُقَالُ لَهُ تَقَرُّبُكَ

اور [illegible] منکر [illegible] کہ خوش ہوا عملوں نیکوں سے کہا جاوے اسکو

إِلَى اللهِ تَعَالَى بِالْعِبَادَةِ يُشْغِلُ جَوَارِحَكَ بِهَا وَلَوْلَا نِيَّتُكَ فَلَكَ مَا

[illegible] اللہ تعالی کے ساتھ عبادت کی شغل [illegible] تیرے کے ساتھ اسکے اور جو نہ ہوتی نیت

كَانَ لِعَمَلِ جَوَارِحِكَ قَدْرٌ فَإِنَّ الْأَعْمَالَ بِالنِّيَّاتِ وَلِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوَى

[illegible] اعمال [illegible] تحقیق عمل ساتھ نیتوں کے اور واسطے ہر ایک آدمی کو جو نیت

وَالنِّيَّةُ لِنَظَرِكَ إِلَى رَبِّكَ خَوْفًا وَرَجَاءً۔

کی اور نیت واسطے نظر تیرے کی طرف رب تیرے کے از روی خوف اور امید کے۔

یعنی عبادت جوارح بے نیت دل قدری ندارد و نیت دل از نظر کردن بسوی عظمت و هیبت
و کرم در یافتن حق سبحانہ تعالیٰ حاصل آید پس سامع بیت و شعر از ان شنیدن معانی حاصل
میکند کہ آن آخرت را و ذات حق تعالیٰ را یاد میدہد بطریق فرح یا حزن یا خوف یا انکسار
یا افتقار پس دل سامع درین چیزہا ذاکر میگردد و اگر سامع آواز طائرے میشنود و خوش میکند
اثر او پس تفکر میکند در قدرت حق سبحانہ تعالیٰ از راست کردن نار گلوی آن طائر و تیسیر حلقہ
و منشاء الصوت و تادیہ الی السماع پس سامع درین فکر آئینہ مسبح و مقدس باشد مر حق
سبحانہ و تعالیٰ را و نیز چون سامع آواز آدمی میشنود و فکری کہ گفتہ شد میکند این فکر در
او را بذکر و فکر حق سبحانہ و تعالیٰ میگرداند پس این نوع فکر را منکر چگونہ تواند شد و از باب
انکار بعضی آورده شد و در باب فی القول فی السماع ترفقا و استغناء مسطور است۔

اِعْلَمْ اَنَّ الْوَجْدَ یُشْعِرُ بِسَابِقَةِ فَقْدٍ فَمَنْ لَمْ یَفْقِدْ لَمْ یَجِدْ قَالَ
جان یہ کہ وجد خبردار کرتا ہے ساتہ سبقت گم کرنیکے پس جو کوئی نہ گم کرے نہیں وجد کرتا ہی
الشیخ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی مَا اَدْوَنَ حَالَ مَنْ یَحْتَاجُ اِلٰی شَیْئٍ یُزْعِجُهُ
کہا حضرت شیخ رحمہ کرے اسکو اللہ تعالیٰ کیا کمتر ہو حال اسکا کہ محتاج ہو طرف حرکت دینے والے کے کہ حرکت
قَالَ بَعْضُ اَصْحَابِ سَهْلٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی صَحِبْتُ سَهْلًا سِنِیْنَ
دی اسکو کہا بعضے اصحاب سہل نے رحم کرے اسکو اللہ تعالیٰ صحبت رکہی میں نے سہل کی دو برس
مَا رَاَیْتُهٗ تَغَیَّرَ عِنْدَ شَیْئٍ کَانَ مِنَ الذِّکْرِ وَالْقُرْاٰنِ فَلَمَّا کَانَ
نہ دیکہا میں نے اسکو کہ بدلا ہو نزدیک کسی چیز کو کہ ہو ذکر سے اور قرآن سے پس جب ہوا
اٰخِرُ عُمْرِهٖ قُرِئَ عِنْدَهٗ فَالْیَوْمَ لَا یُؤْخَذُ مِنْکُمْ فِدْیَةٌ فَارْتَعَدَ وَکَادَ
آخر عمر اسکی کے پڑہا گیا نزدیک اسکے پس آج کے دن نہیں لیا جاویگا تم سے عوض پس کانپا اور قریب
یَسْقُطُ فَسَاَلْتُهٗ عَنْ ذٰلِکَ فَقَالَ نَعَمْ لَحِقَنِیْ ضَعْفٌ وَسَمِعَ مَرَّةً الْمَلِکُ

قریب تہا کہ گر پڑے پس پوچہا ہمنے اُسکو اُس چیز سے پس کہا ہاں شامل ہوا مجہکو ناتوانی اور سنا یا

یَوْمَئِذٍ فِی الْحَقِّ لِلرَّحْمٰنِ اَضْطَرَبَ فَسَاَلَ اِبْنُ سَالِمٍ وَکَانَ صَاحِبَہٗ

ایکبار بادشاہت اُسدن ثابت واسطے رحمن کے ہے بیقرار ہوا پس پوچہا ابن سالم نے اور تہا صاحب

قَالَ ضَعُفْتُ فَقِیْلَ لَہٗ اِنْ کَانَ ھٰذَا مِنَ الضُّعْفِ فَمَا الْقُوَّۃُ قَالَ

اُسکا کہا ناتوان ہوا میں پس کہا گیا اُسکو اگر ہے یہ ناتوانی پس کیا ہے قوت کہا

اَلْقُوَّۃُ اَنْ لَّا یَرِدَ عَلَیْہِ وَارِدٌ اِلَّا یَبْلَعُہٗ بِقُوَّۃِ حَالِہٖ وَلَا یُغَیِّرُہُ الْوَارِدُ

قوت یہ کہ نہ وارد ہو اوپر اسکے کوئی وارد مگر نگلجاوے اسکو ساتہ قوت حال اپنے کے اور نہ

وَمِنْ ھٰذَا الْقَبِیْلِ قَوْلُ اَبِیْ بَکْرِنِ الصِّدِّیْقِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

بدلے اسکو وارد اور اسیطرح سے ہے قول حضرت ابی بکر صدیق کا راضی ہوا اللہ تعالٰے ان سے

ھٰکَذَا کُنَّا حَتّٰی قَسَتِ الْقُلُوْبُ وَقَالَ بَعْضُہُمْ حَالِیْ قَبْلَ الصَّلٰوۃِ

ایسے ہی ہم تہا تک کہ سخت ہوگئے دل اور کہا بعض انکے نے حال میرا پہلے نماز کے جیسا حال میرا

کَحَالِیْ فِی الصَّلٰوۃِ وَقَدْ قَالَ الْجُنَیْدُ رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی لَا یَضُرُّ نُقْصَانُ

بیچ نماز کے اور تحقیق کہا جنید نے رحم کرے اسکو اللہ تعالٰے نہیں ضرر کرتا نقصان

الْوَجْدِ مَعَ فَضْلِ الْعِلْمِ وَفَضْلُ الْعِلْمِ اَتَمُّ مِنْ فَضْلِ الْوَجْدِ

وجد کرنیکا ساتہ بزرگی علم کے اور بزرگی علم کی تمام زیادہ ہے بزرگی وجد کے سے

آمدیم برسر سخن و معنی فَاذْکُرُوْنِیْ اَذْکُرْکُمْ گفتہ ہست الذِّکْرُ الدَّائِمُ مَعْنَاہُ

پس یاد کرو مجہکو یاد کروں تمکو ذکر دائم معنی اسکے

اَلتَّعَلُّقُ الدَّائِمُ وَالتَّعَلُّقُ الدَّائِمُ مَعْنَاہُ الْاِشْتِیَاقُ الدَّائِمُ وَالْاِشْتِیَاقُ

علاقہ دائم ہے اور علاقہ دائم معنے اسکے اشتیاق دائم اور اشتیاق

الدَّائِمُ مَعْنَاہُ الْاِحْتِرَاقُ الدَّائِمُ وَالْاِحْتِرَاقُ الدَّائِمُ مَعْنَاہُ الْاِفْنَاءُ

واثم معنی اسکے جاننا داثم اور جلنا داثم سے اسکے چین لینا داثم اور

الدائم والاقتباس الشئ معناه محو انعكاس الدائم والانعكاس الدائم

چین لینا داثم معنی اسکے عکس قبول کرنا داثم اور عکس لینا داثم معنی اسکو مشاہدہ

معناه المشاهدة الدائم وایضا باید دانست که حق سبحانه وتعالی از آنکه یاد کردن فراموش

کردن یکے از بندگان بحضرت او منسوب کنند منزه و مبرا است پس از یاد و فراموشی حق

او همین قبول ورد و منع و عطا و فضل و عدل و هدایت و ضلالت و مثل آن مراد باشد

وينبغي ان يعلم ان ذكر الله تعالى من عباده ويعبدوه ف

اور لائق ہے یہ کہ جانے اسکو کہ یاد کرنا ہے اللہ تعالی کو بندوں اپنے سے اور عبادت کرنا

بالعبودية بالاخلاص انه يبلغ بذلك الى ذكره تعالى اياه الحقيقة الاحقيقة

اسکی اور پکارنا اسکو ساتھ اخلاص کے یہ کہ پہنچا وسے ساتھ اس کے طرف یاد کرنے اللہ تعالی کی کر وہ حقیقت

وانه تعالى لا ينسى من ذكره من العوام والخواص وانه ليس

اور خصوصیت ہے اور یہ کہ وہ تعالی نہیں فراموش کرتا اسکو کہ یاد کرے اسکو عام اور خاص لوگوں

عذابه بدون شكره الخلاص

سے اور یہ کہ نہیں عذاب اسکے سے بغیر شکر اسکے کے خلاص کرنا۔

پس ذکر حق سبحانه وتعالی بنده را که عبارت از مغفرت و زیادت عطا و وفا مخصوص است

بذاکران او ست و نسیان حق سبحانه که عبارت از خذلان و ضلالت ست در حق آ

نکسانست که مغفرت او را فراموش کردند و عصیان و طغیان را بر گزیدند۔

كما قال الله تعالى نسوا الله فنسيهم اى تركوا امره فخذلهم

جیسا ہے کہا اللہ تعالی نے بھول گئے اللہ کو پس بھول گیا انکو یعنی چھوڑا انہوں نے حکم اسکا پس رسوا کیا انکو

در روضہ مسطور ست کہ گفتہ انس رضی اللہ عنہ کہ فرمود رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بتقضاء حاجت بجانب صحرا بیرون آمده بود و من با او بودم طائری در نظر رسول صلی الله علیه وسلم آمد و بآواز خوش آواز میکرد رسول علیه واله السلام فرمود میدانی که چه میگوید این جانور گفتم اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ بِذٰلِكَ فرمود که میگوید
یَا رَبِّ اَذْهَبْتَ بَصَرِیْ وَخَلَقْتَنِیْ اَعْمٰی فَارْزُقْنِیْ فَاِنِّیْ جَائِعٌ
اے رب میرے لیگیا تو بینائی میری آنکھ کی اور مجھکو پیدا کیا تو نے اندھا پس رزق دے مجھکو تحقیق میں بھوکا ہوں
انس گفت همدرین بودیم و سوئے آن طائر میدیدیم که جرادے پیدا شد و در دهن او در آمد وطائر آنرا فرو برد و بآواز خوش آغاز کرد باز رسول علیه واله السلام فرمود میدانید که چه میگوید
انس گفت اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ۔ رسول علیه واله السلام فرمود که میگوید۔۔
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَمْ یَنْسَ مَنْ ذَکَرَهٗ۔ و در اسپیل و غطیین بطور سبب یعنی الله کو جو نه بھولا واسطے اسکے که یاد کیا اسکو۔۔
چون بخت نصر بیت المقدس را خراب کرد دانیال پیغمبر علیه السلام را اسیر نموده همراه کرد و در آنشهر اسیر میکرد و میگفت الحمد لله علی کل حال۔ بعده او را پیش دو شیر گرسنه انداختند شیران چون سگان آشنا دم میجنبانیدند و هیچ رنجش نرسانیدند بلکه انعمت دانسته و شکر میگفت روزی از و بے طعام شد حق تعالے ارمیا پیغمبر را وحی فرستاد که دانیال را طعام رسانی بکن ارمیا علیه السلام گفت الهی من بنده در جانب شام و برادرم دانیال در بابل طعام چگونه رسد فرمان شد رسانیدن از تو و رسانیدن از ما چون طعام موجود شد پاره ابر پیش ارمیا علیه السلام بیامد او را بران ابر نشست ابر روان شد و برسر آن چاه فرود آمد دانیال علیه السلام گفت کیست بسر چاه گفت برادر تو ارمیا گفت خداوند من مرا یاد کرد گفته آمد
گفت اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَا یَنْسٰی مَنْ ذَکَرَهٗ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ

سب تعریف اللہ کو جو نہیں بھولتا جو یاد کرے اسکو اور سب تعریف اللہ کو ایسا اللہ
من وثق بہ کفاہ ولا یکلہ الی غیرہ والحمد للہ الذی یجازی
جو کوئی منضبط ہو رہا اسپر کفایت کیا اسکو اور نہیں سونپتا اسکو طرف غیر اپنے کے اور سب تعریف اللہ کو
بالاحسان احسانا والحمد للہ الذی یجازی بالصبر نجاۃ الحمد
جو بدلا دیتا بدلے احسان کے احسان اور سب تعریف اللہ کو جو جزا دیتا ہے سیاۃ صبر کے نجات سب تعریف
للہ الذی یکشف الضر بعد الکرب الحمد للہ الذی ہو رجاءنا
اللہ کو جو کھولتا ہے نقصان کو پیچھے سختی کے سب تعریف اللہ کو جو کہ وہ
حین تنقطع الحیل عنا در روضہ مسطور است کہ مردی را بادشاہ ظالم بگرفت
امید گاہ ہمارا ہے جب ٹوٹ جاتے ہیں حیلے ہم سے
مال او را غارت کرد و حبس کرد و بر سر او چیزی مواخذہ مقرر کردہ و ضمان کردہ مہلت
او دادہ مواخذہ وادی پس آن مرد بر ہر یکی از دوستان و آشنایان رفتہ ہیچ کس دستگیر
نشد و درہا خود بر روی او بستند و جوابے با صواب ندادند مرد متحیر شد و مہلت
او از نزدیک رسید مرد غمگین شد و متحیر در مسجد در آمد و وضو ساخت و دوگانہ گزارد
و دو دست خویش پیش قاضی الحاجات بدعا بر آورد و گفت۔
الٰہی انت انت وانا انا وکل یتقبل علی شاکلتہ الٰہی لم احضر
اے خدا تو ہے تو ہے اور میں میں ہوں اور ہر ایک کام کرتا ہے اوپر طور اپنی کے اے خدا نہیں حاضر ہوا
ببابک الا بعد الیاس من جمیع اشکالی الٰہی انا معترف بوحدانیتک
تیرے دروازے پر مگر پیچھے ناامید کے تمام مانندوں اپنی سے اے خدا میں اقرار کرتا ہوں تیری وحدانیت
وقوتک وغناءک وبضعفی وفقری یا قوی الغنی ارحم الضعیف
کا اور تیری قوت کا اور بے پروائی کا اور ساتھ ضعف میرے کے اے زبردست بے پروا رحم کرنا تو اوپر

الفقير في إزالة هذا الطريقة فإنه لا يعسر على ذلك

فقیر کو بیچ دور کرنے اس ظلم کے اس سے کہ بیشک تحقیق نہیں مستا در ہوتا اوپر اس کے

أحد غيرك يا رؤف يا رحيم — ہمدرین بود کہ آزرده آوازه شنید ای عزیز

کوئی سوائے تیرے ای شفقت کرنیوالی ای مہربان —

اگرچہ در حضرت مولے نیک شتابزده نیستی اما چون با دل سلیم و زبان فصیح آمده

حاجت خود بدرگاه قاضی الحاجات آورده و یقین دانستہ کہ روان کنندهٔ حاجات

بجز او دیگری نیست پس حاجت تو بر آورده شد و چون آواز شنید در عقب فنا و...

إلهي الضعيف ببابك فقيرك بفنائك يا قوي ارحم الضعيف

الٰہی ناتوان تیرے دروازے پر فقیر ساتھ فنا تیرے کی ای زبردست رحم کر ناتوان

وأنجز ما وعدت فإنك لا تخلف الميعاد —

کو اور پورا کر جو وعدہ کیا تو نے پس تحقیق تو نہیں خلاف کرتا وعدہ کو

آواز شنید کہ ہمہ آرزو سر بردار از آن آغوش اور سنید کہ میگو ید ای مرد حق خود بستان وانچہ از من

در وجود آمده شفق بکن و مرد و یکہ در عقب من تیغ کشیده ہو آید و هر کہ بسو تو ہو آرزو از آن

خالی وه آمد در روی در بیس کرده چہ بیند کہ ظالم آنچہ ازین مرد گرفتہ بود جملہ آورده است

و بنگر بدر کہ هر آنچہ بخشش کرده است بر او منتفعش گردانید ای این مرد حق خود را از آن کند

و گفت الحمد لله الذي لم ينس من ذكره ودعا به فدفع

سبب ان ہی الدکو جو نہیں بھولتا اسکو جو یاد کرتا اسکو اور پکارتا اسکو پس اٹھا

حاجته إليه والله سبحانه بالإجابة مستحقّاته بالإخلاص

حاجت اپنی آپ طرف اسکی اور اللہ پاک ہے سات قبولیت کے اس سے کہ پکار ہو اسکو ساتھ اخلاص

قريب فلست ليس له من علم قريبه تعالى نعيب وقال الله تعالى

نزدیک ہے پس خوشی ہی اسکو کہ واسطے اسکے علم قرب اللہ تعالیٰ کی سے حصہ ہے فرمایا اللہ تعالیٰ نے

وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ

اور جب پوچھیں تجھ سے بندے میرے مجھ سے پس میں نزدیک ہوں جواب دیتا ہوں پکار کو پکارنے والے کی جب مجھے پکارے

در شرح سریانی مسطور است وقتے حضرت جبریل علیہ السلام بر حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آمد وگفت ای محمد چیزے معائنہ کردم کہ ہرگز آن چیز معائنہ نکردہ بودم وآن آنست کہ بت پرستی بتے پیش خود نہادہ ہر بار میگوید یارب واز سرادقات اجلال آواز می آید لبیک یا عبدی۔ گفتم خدا وندا او بت را رب میگوید چگونہ است کہ تو او را اجابت میکنی فرمان شد ای جبریل اگر او رب خود را غلط کردہ است من میدانم کہ رب او کیست پس در حقیقت گویا مرا میخواند پس چون مرا خواند ہر آئینہ اجابت کنم

سُبْحٰنَكَ وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا۔

پاک ہے تو سما لیا ہے تو نے ہر چیز کو رحمت میں اور علم میں۔

سبحان خالقے کہ داعیان مشرک گمراہ بفلاح بدرگاہ عالی نبار او از شرف اجابت محروم نیستند باآنکہ در باب ایشان فرمان است

وَمَنْ يَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ لَا بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ

اور جو کوئی پکارے ساتھ اللہ کے معبود اور کو نہیں دلیل واسطے اسکے ساتھ اسکے پس سوا اسکے نہیں کہ حساب اسکا نزدیک رب اسکے

اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ تا بدانند خوانندگان مخلص کہ بدرگاہ او چہا است کہ خواہد بود مر ایشان را

تحقیق نہیں چھٹکارا پاتے کافر

کہ حق سبحانہ تعالیٰ را بنور توحید یکے می بینند ویکے میدانند او را بہ یگانگی میخوانند و در باب ایشان است

تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّمِمَّا

الگ ہوتے ہیں کروٹیں اپنی خوابگاہ سے پکارتے ہیں رب اپنے کو ڈر سے اور لالچ سے اور اس چیز سے

رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ

کردیا ہم نے انکو خرچ کرتے ہیں پس نہیں جانتا کوئی شخص کیا چھپایا گئی ہے واسطے انکے ٹھنڈک آنکھونکی

در روضہ مسطورست کہ مالک بن دینار قصد تلبیہ کردہ وخواست کہ بگوید۔

اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ بیہوش شد چون بخود آمد باز قصد کردہ باز بیہوش شد ہمچنین

شکر تا چون سومی کرت باز بخود آمد پرسیدند ما جرا چیست گفت ترسیدم از آنکہ بچون

بجویم اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ ندا آید لَا لَبَّيْكَ وَلَا سَعْدَيْكَ۔

ای خدا حاضر ہون تیری خدمت مین — نہین حاضر ہے تو اور نہین حاضر ہے تو

بے نیاز شیر را چہ کعب و چہ دین — بے زبانش را چہ شکر چہ تلبیہ چنین

چہ مسلمان چہ گبر بر در او — چہ کنشت و چہ صومعہ بر در او

پس در قصہ بیت پرست کہ دعوت او بشرف اجابت رسید و اشارتست بآنکہ

آنکہ رشتہ لطف عام او بپرامن مقصام لبس دراز ست و درگاہ لطیف او با جود و دام

ہر کس و ناکس وا زست و از آنجا باز چون بر حقیقت کار خواجہ مالک بن دینار نظر افتد

حسن ادب و کمال نیاز ست قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّ

فرمایا اللہ تعالے نے پکارتا ہون رب اپنے کو ڈرا اور

طَمَعًا فَخَوْفُ الْخَائِفِيْنَ مِنَ النَّارِ وَالْعِقَابِ وَخَوْفُ الْمُقَرَّبِيْنَ

لالچ سے پس ڈر ڈرنیوالون کا آگ سے اور عذاب سے اور ڈر نزدیکون کا

مِنَ الْبَيْنِ وَالْحِجَابِ كَمَا قَالَ بَعْضُهُمْ فِيْ مُنَاجَاتِهٖ اِلٰهِيْ مَهْمَا

نقد نا سے اور پردے سے جیسا کہا بعضے انکے بیچ مناجات اپنے کے

عَذَّبْتَنِيْ فَلَا تُعَذِّبْنِيْ بِذُلِّ الْحِجَابِ وَطَمَعُ الطَّامِعِيْنَ هُوَ الْحُوْرُ

اے خدا جسقدر عذاب کرے تو مجھکو پس عذاب نکر مجھکو ذلت پردہ اور لالچ لالچ کرنیوالونکا وہ حوریں ہے

وَالْقُصُوْرُ وَطَمَعُ الْمُخْلِصِيْنَ هُوَ الْمُشَاهَدَةُ وَالْحُضُوْرُ يُنَمِّيْ الَّذِيْنَ

اور محل ہیں واسطے خالص لوگوں کے مشاہدہ اور حضور کے اور وہ لوگ ہیں کہ ارادہ کرتے ہیں
يُرِيدُونَ وَجْهَهُ آگے ہے يُرِيدُونَ اللهَ لَا عِوَضًا مِنْهُ الدُّنْيَا۔
ذات اپنے کا یا ارادہ کرتے ہیں اللہ کو نہیں عوض اس سے دنیا کو
آزادانند کہ ایشان از غم دو کون رستند انا عند المنكسرة قلوبهم لاجلي
ہیں نزدیک ٹوٹے ہوؤں دلوں کے سوں کہ واسطے میرے ٹوٹے ہیں
دولت ایشان است کہ در شکستگی رستند قال الله تعالى وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِينَ
سند یا یا اللہ اور صبر کر ذات اپنی کو ساتھ ان لوگوں کے
يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ۔
کہ پکارتے ہیں رب اپنے کو صبح کو اور شام کو ارادہ کرتے ہیں ذات اسکی کو۔
در تفسیر آمدہ است کہ سبب نزول این آیت آن بودہ است کہ سران قوم بر رسول علیہ و آلہ
السلام گفتند کہ این درویشان را از خود دور کن تا ما با تو بگرویم رسول علیہ و آلہ السلام
منتظر می شد فرمان آمد وَاصْبِرْ نَفْسَكَ لَنَا مَعَ الَّذِينَ يَدْعُونَ آیہ
اور روک ذات اپنے کو روک رکھ اپنے کو ساتھ ان لوگوں کے کہ پکارتے ہیں
باز گفتند چون ایشان را از خود دور نمی کنی بارے در سخن گفتن رخ و نظر خود جانب ما دار فرمان شد
وَلَا تَعْدُ عَيْنَاكَ عَنْهُمْ تُرِيدُ زِينَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَلَا تَعْدُ اَيْ لَا تَصْرِفْ
اور نہ تجاوز کرا آنکھیں اپنی ان سے ارادہ کرتا ہے تو زینت زندگانی دنیا کا اور نہ تجاوز کر یعنی مت
تَصْرِفْ اِلَى غَيْرِهِمْ عَنْ ذَوِي الْغِنٰى وَالْمَرْتَبَةِ تُرِيْدُ زِيْنَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا
پھیر بینائی اپنی طرف غیروں انکے کہ صاحب دولت اور مرتبے ہو چاہتا زینت زندگانی دنیا کے
بِجَمَالِ الْاَشْرَفِ وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهُ عَنْ ذِكْرِنَا اَيْ لَا تُطِعْ
ساتھ جمال بزرگی کو اور مت کہا مان اسکا جسکو غافل کیا ہم نے دل اسکے کو یاد اپنی سے یعنی مت کہا مان

مَن یَبعُدُ الفُقَرَاءَ مَن اَغفَلنَا قَلبَہٗ اَی جَعَلنَا قَلبَہٗ غَافِلًا
کہ دور رہی گر فقرا سے جسکو غافل کیا ہم نے دل اسکے کو اوی کیا ہمنے دل اسکو غافل اور
وَاتَّبَعَ ھَوٰىہُ وَکَانَ اَمرُہٗ فُرُطًا۔
پیچھے چلا خواہش اپنی کے اور ہی کام اسکا نہایت سے۔

یعنی گر صحبت شود غافلان کہ کار ایشان بسبب متابعت ہوا نفس باطل ولا یعنی ہست
دیگر صفت ایشان سخ از فقرا بر مگردان و باز دار خود را با این درویشان کہ میخواہند
خداوند خود را بامداد و شبانگاہ و رضاء خدا تعالیٰ میخواہند و جز دیدار او مطلوب دیگر
ندارند اکنون باید دانست آنکہ در معنی آیت فَاذکُرُونِی اَذکُرکُم آمدہ است۔

اُذکُرُونِی بِالدُّعَاءِ اَذکُرکُم بِالاِجَابَۃِ
یاد کرو مجکو ساتھ دعا کے یاد کروں تمکو ساتھ قبولیت کے۔

حکایت ابلیس و قصہ دانیال علیہ السلام و حکایت مرد مظلوم وغیرہ موافق ست
آنکہ لَا یَنبَغِی بِالاِجَابَۃِ مَن یَذکُرُہٗ بِالدُّعَاءِ اما اگر گویند فَاذکُرُونِی بِالشُّکرِ
ای نہیں ہوتا ساتھ قبولیت کے جو یاد کرتا ہے اسکو ساتھ دعا کے۔ پس یاد کرو مجکو ساتھ شکر کے
اَذکُرکُم بِالزِّیَادَۃِ شکر حق سبحانہ و تعالیٰ گزاردن عین ذکر ست و ذکر عین شکر ست
یاد کروں تمکو ساتھ زیادتی کے
چنانکہ منقول ست کہ مہتر موسیٰ علیہ السلام در مناجات خود گفت۔

اِلٰہِی اَنعَمتَ عَلَیَّ کَثِیرًا فَدُلَّنِی عَلٰی شُکرِ نِعمَتِکَ فَاَوحَی اللّٰہُ
الٰہی انعام کیا تونے مجہ پر بہت پس راہ دکہا مجکو اوپر شکر نعمت اپنی کے پس وحی بہیجی اللہ تعالیٰ
تَعَالٰی یَا مُوسٰی اُذکُرنِی کَثِیرًا فَاِنَّکَ اِذَا ذَکَرتَنِی کَثِیرًا شَکَرتَنِی
نے ای موسیٰ یاد کر مجکو بہت سی تحقیق تو جب یاد کیا مجکو بہت شکر کیا تونے میرا
وَاِذَا نَسِیتَنِی کَفَرتَنِی و در عوارف مسطور ست ھُوَ اَمرٌ فِی الشُّکرِ قَالَ بَعضُہُم

اور جب فراموش کیا تو نے مجکو ناشکری کی میری قول انکا ہے شکر کے کہا بعض اکابر نے
الشكر هو الغيبة عن الشكر برؤية المنعم وقال يحيى معاذ
شکر وہ غیبت ہے شکر سے ساتھ دیکھنے نعمت دینے والے کے اور کہا یحیی معاذ الرازی
الرازي رحمه الله تعالى لست بشاكر ما دمت الشاكر
نے رحم کرے اسکو اللہ تعالی نہیں تو شکر کرنے والا جبتک ہے تو شاکر اور نہایت
وغاية الشكر التحير وذلك لان الشكر نعمة من الله تعالى يجب
شکر حیرت ہے اور یہ کہ وہ اسطے کے کہ شکر نعمت ہے اللہ تعالی سے واجب ہے شکر اسپر پس
الشكر عليها نیز مسطور است که داود نبی علیه السلام گفت که خداوندا چگونه شکر
کنم بدرگاه صمدی نیاز تو که شکر نتوانم کردن مگر بنعمت دوم که آن توفیق شکر است
بنعمت تو ان شد اذا عرفت هذا فقد شكرتني قال النبي صلى الله
جب پہچانا تو نے یہ پس تحقیق شکر کیا تو نے فرمایا پیغمبر درود بھیجے اللہ
عليه وآله وسلم ان اول من يدعى الى الجنة يوم القيمة الذين
اوپر انکے اور انکی آل پر درود سلام تحقیق پہلے جو بلائے جاوینگے طرف بہشت کے دن قیامت کے وہ لوگ ہیں کہ
يحمدون الله في السراء والضراء وقال عليه وآله السلام من ابتلي
جو حمد کرتے ہیں اللہ کی بیچ خوشی اور رنج کے اور فرمایا آنحضرت نے اوپر انکے اور انکی آل پر سلام جو مبتلا ہوا
فصبر واعطي فشكر وظلم فغفر وظلم فاستغفر قيل فما
پس صبر کیا اسنے اور دیا گیا پس شکر کیا اسنے اور ظلم کیا گیا پس بخشدیا اور ظلم کیا پس
باله قال اولئك لهم الامن وهم مهتدون قال يحيى معاذ الرازي
بخشش چاہی کہا گیا پس کیا ہے حال اسکا فرمایا یہ لوگ ہیں کہ انکو امن ہے اور وہ راہ پائے ہوئے ہیں کہا یحیی معاذ الرازی
رحمه الله تعالى الصبر مفتاح الفتح والشكر مفتاح الزيادة

نے رحم کیا اسکو اللہ تعالے سبز کنجی کشادگی کی ہو اور شکر کنجی زیادتی کی ہے
وَالذِّكْرُ مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ وَعَنِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ وَآلِهِ السَّلَامُ أَنَّهُ مَنْ أَكَلَ
اور ذکر کنجی بہشت کی ہے اور پیغمبر سے آنپر اور آنکی آل پر سلام ہے کہ جسنے کہایا
طَعَامًا ثُمَّ ذَكَرَ اللهَ تَعَالَى وَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَطْعَمَنِي هٰذَا
کہانا پھر ذکر کیا اللہ تعالے کا اور کہا سب تعریف اللہ کو جسنے کہلایا مجھکو یہ
الطَّعَامَ وَرَزَقَنِيْهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِّنِّي وَلَا قُوَّةٍ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ
کہانا اور رزق دیا مجھکو بغیر طاقت میری کے اور بغیر قوت میری کے بخشا گیا واسطے اسکے جو پہلے ہو چکا
وَقَالَ عَلَيْهِ وَآلِهِ السَّلَامُ مَنْ ذَكَرَ اللهَ تَعَالَى عَلَى كُلِّ حَالٍ
گناہ اسکے سے اور فرمایا آنپر اور آنکی آل پر سلام جو ذکر کرے اللہ تعالے کا اوپر ہر حال کے ـ
رَزَقَهُ اللهُ تَعَالَى بِخَيْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ـ
رزق دے اسکو اللہ تعالے بہتری دنیا اور آخرت کے ـ

در مفتاح الجنان آمدہ است کہ مردی در حج بیرون رفت در راہ دوگانہ نماز در مسجدی ادا کرد
و گفت الحمد للہ علی کل حال ـ پس رفت و حج گزارد و باز گشت و بجدار آن مسجد رسید و نماز
کرد و میخواست کہ الحمد للہ علی کل حال ـ باز بگوید بشنید کہ ہفتاد ہزار فرشتہ آسمان
را بثواب نوشتن کہ در مرحلہ اول مشغول کردہ ہنوز فارغ نشدہ اند و در ثواب رفت مسطور
...شت جماعتی از اصحاب حرفتا بر بشیرین حارث در آمدند پس گفت بشر ایشان را کہ
امروز قوم از خدا بترسید و این کسوت را اظہار مکنید کہ شما بدین کسوت مشہور شدہ اید
و از جہت این کسوت گرامی داشتہ میشوید پس ہر یکے ایشان خاموش شدند مگر
جوانے برخاست و گفت الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي جَعَلَنَا مِمَّنْ يُعْرَفُ بِهٖ وَيُكْرَمُ لَهٗ
سب تعریف اللہ کو جسنے کیا ہمکو ان سے کہ پہچانا جاتا ہو ساتھ اسکے اور تکریم کیجاتی ہے

وَاللّٰهِ لَنُظْهِرَنَّ هٰذَا الدِّيْنَ حَتّٰى يَكُوْنَ الدِّيْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ۔

اور قسم اللہ کی البتہ ظاہر کرینگے ہم اس کو یہانتک کہ ہو دین سب واسطے اللہ کے۔

پس گفت بشیر رحمہ اللہ تعالےٰ اَحْسَنْتَ يَا غُلَامُ مِثْلُكَ مَنْ يَلْبَسُ الْمُرَقَّعَةَ

اچھا کہا تُو نے اے نوجوان مانند تیرے جو کوئی پہنے گدڑی کو

وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ تَعَالٰى بِعَبْدٍ خَيْرًا اَعْطَاهُ قَلْبًا شَاكِرًا

جب ارادہ کرتا ہے اللہ تعالےٰ واسطے بندے کے بھلائی کا بخشتا ہے اسکو دل شاکر

وَلِسَانًا ذَاكِرًا وَبَدَنًا فِي الْبَلَاءِ صَابِرًا۔

اور زبان یاد کرنے والی اور بدن بیچ بلا کے صبر کرنے والا۔

در روضہ مسطور ہست کہ انس بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ گفت کہ دہ سال در خدمت رسول علیہ وآلہ السلام بودم در یخدمت نفرمود مرا ہیچگاہ کہ فلان کار کن و نگفت کہ فلان کار مکن پس از انچہ میکردم منع نکردہ واز انچہ میکردم امر نکردہ تا روزے فرمود۔

اَنَا مُوْصِيْكَ بِوَصِيَّةٍ فَاحْفَظْهَا اَكْثِرِ الصَّلٰوةَ فِي اللَّيْلِ يُحِبُّكَ

میں وصیت کرتا ہوں تجھکو ایک وصیت پس یاد کر اسکو زیادہ پڑھ نماز بیچ رات کے دوست رکھینگے

الْحَفَظَةُ وَاِذَا دَخَلْتَ عَلٰى اَهْلِكَ فَسَلِّمْ عَلَيْهِمْ يَزِيْدُ اللّٰهُ تَعَالٰى فِي

حفاظت کرنیوالے فرشتے اور جب داخل ہووے تو اوپر لوگوں اپنے کے پس سلام بھیج اوپر زیادہ کریگا اللہ تعالےٰ بیچ

بَرَكَاتِكَ وَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ لَا تَاْوِيَ عَلٰى فِرَاشِكَ اِلَّا عَلٰى طَهَارَةٍ

برکتوں تیری کے اور اگر سکے تو یہ کہ نہ جگہ پکڑے تو اوپر بچھونے اپنے کے مگر اوپر وضو کے

فَافْعَلْ فَاِنَّكَ اِذَا مُتَّ مُتَّ شَهِيْدًا وَاِذَا خَرَجْتَ مِنْ اَهْلِ بَيْتِكَ

پس کر پس تحقیق تو جب مریگا مریگا شہید اور جب نکلے تو اپنے گھر کے لوگوں سے۔

فَسَلِّمْ عَلٰى مَنْ لَقِيْتَ يَزِيْدُ اللّٰهُ تَعَالٰى فِي حَسَنَاتِكَ وَوَقِّرْ كَبِيْرَ

پس سلام کرے اوپر اس شخص کے کہ ملے تو بڑھا ہوگا اللہ تعالیٰ بھیجے گا ہم پیغمبر بنا ہو اوپر تیرے اور عزت کرے گی تیری عمر کا بیچ

الْمُسْلِمِينَ وَاحْشُرْ مَعَهُمْ أَكُونُ أَنَا وَأَنْتَ فِي الْجَنَّةِ كَهَاتَيْنِ

مسلمانوں کے اور حشر کریں ساتھ اُنکے کو ہوںگا میں اور تو بیچ بہشت کے جیسا یہ دو انگلیاں

وَشَبَّكَ بَيْنَ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى فَاعْلَمْ يَا أَنَسُ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى

اور ملایا درمیان انگلی شہادت اور بیچ کی انگلی کے پس جان اے انس تحقیق اللہ تعالیٰ راضی

يَرْضٰى عَنِ الْعَبْدِ بِاللُّقْمَةِ يَأْكُلُهَا فَيَحْمَدُ اللّٰهَ تَعَالٰى عَلَيْهَا وَبِالشَّرْبَةِ

ہوتا ہے بندہ سے ساتھ لقمہ کے کہ کھاتا ہے اسکو پس حمد کرتا ہے اللہ تعالیٰ کے اوپر اسکے یا ساتھ

مَا يَشْرَبُهَا وَيَحْمَدُ اللّٰهَ در مشارق مسطور ہست بروایت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ

پینے پانی کے کہ پیتا ہے اسکو اور حمد کرتا ہے اللہ کو۔

إِنَّ اللّٰهَ لَيَرْضٰى عَنِ الْعَبْدِ أَنْ يَأْكُلَ الْأَكْلَةَ فَيَحْمَدَهُ عَلَيْهَا

تحقیق اللہ البتہ راضی ہوتا ہے بندہ سے یہ کہ کھاتا ہے کھانا تو پس حمد کرتا ہے اسکی اوپر اسکے

أَوْ يَشْرَبَ الشَّرْبَةَ فَيَحْمَدَهُ عَلَيْهَا در شرح مسطور ہست الْأَكْلَةُ الْمَرَّةُ

یا پیتا ہے گھونٹ پانی پس حمد کرتا ہے اسکی اوپر اسکے۔ کھانا ایک مرتبہ

الْوَاحِدَةُ مِنَ الْأَكْلِ الْحَدِيثُ يَدُلُّ عَلٰى أَنَّ رِضَاءَ اللّٰهِ تَعَالٰى

ایک کھانے سے حدیث دلالت کرتی ہے اوپر اسکے کہ رضا اللہ تعالیٰ کی

عَنِ الْعَبْدِ فِي إِتْيَانِهِ بِالْحَمْدِ در ہدایہ مسطور ہست کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو

بندہ سے بیچ لانے اسکے کے سبب حمد کو۔

فربہ بیان کردہ شد [illegible]

[illegible]

فَأَوْجَسَ فِي نَفْسِهِ خِيفَةً [illegible]

پس چھپایا پیچ بھی اپنے کے ڈراہی پوشیدہ کیا پیچ بھی لپیٹنے کے ڈر ـ
گفت مگر کینہ دارند در دل کہ طعام نخورند گفت شان را طعمت الا تاکلون
جبرئیل علیہ السلام گفت انا لا ناکل طعاما حتی نؤدی ثمنہ ـ
تحقیق ہم نہیں کھاتے کھانا یہاں تک کہ ادا کریں اسکی قیمت
گفت یعنی ما قصد ایم کہ طعام کسے بے بہا نخوریم بہا پدید کن تا بخوریم ابراہیم علیہ السلام
بہا طعام را آن ہست تسمّون اللہ تعالی اذا ابتدأتم وتحمدونہ اذا فرغتم
نام لو اللہ تعالی کا جب شروع کرو تم اور حمد کرو اسکی جب فارغ ہو تم ـ
جبرئیل بیکدیگر نگریستند و گفتند لذلک اتخذک ربک خلیلا
واسطے اسکے اختیار کیا تجکو رب تیرے نے دوست
کہ بہاء طعام خود ذکر دوست نہاد آنگاہ مہمانان خود را پیدا کردند و گفتند ـ
لا تخف انا ارسلنا الی قوم لوط در عوارف مسطور است ـ
مت ڈر تحقیق ہم بھیجے گئے ہیں طرف قوم لوط کے ـ
قال الجنید رحمہ اللہ تعالی فرض الشکر الاعتراف لہ بالنعم
فرمایا جنید نے رحم کرے اسکو اللہ تعالی فرض شکر اقرار کرنا واسطے اسکے ساتھ نعمتوں
بالقلب واللسان نیز مسطور است سمعت شیخنا ینشد عن بعضهم
کے ساتھ دل اور زبان کے سنا میں نے شیخ ہمارے کو شعر فرماتے تھے بعض انکے سے

اولیتنی نعما ابوح بشکرها	وکفیتنی کل الامور بسرها
عطا کی تو نے مجھکو نعمتیں کہ ظاہر کروں شکر اسکا	اور کفایت کیا تو نے مجھکو تمام کاموں کو
لاشکرنک ما حییت وان امت	فلتشکرنک اعظمی فی قبرها
پس البتہ شکر کرونگا تیرا جبتک جیتا ہوں پس اگر مروں	پس البتہ شکر کرینگے تیرا ہڈیاں میری اپنی قبر میں

و نیز مسطور است که معنی شکر در لغت کشف و اظهار است پس آشکارا کردن نعمت

یا ذکر کردن و شمردن بزبان از ظاهر شکر است و باطن شکر آن است که …

کند بر طاعت و اهل طاعت را و لا یستعین بها علی المعصیة … شکرا لله نعمة

اور ظاہر شکر نعمت کا یہ ہے کہ … اور باطن شکر نعمت کا یہ ہے

و نیز مسطور است قال علیه و آله السلام الوضوء قبل الطعام ینفی الفقر …

از بین وضو شستن دو دست … و دو دست …

فقر باشد از ان است که شستن دو دست … نعمت …

از شکر نعمت و شکر … پس …

و قال علیه و آله السلام من احب ان یکثر الله خیر بیته …

اور فرمایا … جو شخص … کہ …

فلیتوضأ اذا حضر غداؤه … و قال الله تعالی

پس چاہیے … چنانچہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے

ولا تأکلوا مما لم یذکر اسم الله علیه و تفسیره تسمیه

اور مت کھاؤ … اللہ …

الله تعالی … ظاهر شرع آن است

اللہ تعالیٰ کا …

که طعام شاید خورده … و نیست

… صوفی … طعام خوردن …

و شنیدست هوا … و ذکر حق … سبحانه و تعالی …

… شیخ محمد غزالی رحمه الله تعالی … و … نیست … و … است

در بعضے قریات شیخ محمد غزالی قصد زیارت او کردہ لیس او را بیافت کہ در صحرا تخم
گندم می پاشید چون شیخ غزالی بیامد آن صالح اقبال کرد مرد او را صحابہا و سایہ تخم
اندوی تعویذ بست تا بر تخم و کار او روان دارد تا آنکہ او بہ شیخ غزالی مشغول شد و آن تخم
استلاع آورد و تخم او روئید لیس شیخ غزالی پرسید کہ چرا تخم بہ کسی دیگر ندہے گفت کہ این
تخم را بر زبان ذاکر و بدل حاضر بر زمین می اندازم و امید وارم کہ در ہر دانہ بر سنبلہ پیدا آید تا ہر
از این طعام چیزے تناول کند بدان برکت رسد لیس این بہت باید بگرید می سپارم
فیبذرہ بلسان ذاکر و قلب شاکر ... و انا لا نسمع
لیس تخم ڈالے ہیں ساتھ زبان کے ذکر کرنیوالے اور دل سے شکر کرنیوالے کے

فصل ہفتادم در فضل کلمہ توحید

قَالَ عَلَیْہِ وَآلِہِ السَّلَامُ اَفْضَلُ الذِّکْرِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَفْضَلُ الدُّعَاءِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ

بزرگتر ذکر کلمہ لا الہ الا اللہ ہے اور بزرگ تر دعا کلمہ الحمد للہ ہے

و در بیان این حدیث در روضہ زند وسیلہ مسطور ست۔ قال الفقیہ

اِنَّمَا کَانَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَفْضَلَ الذِّکْرِ لِاَنَّ الْعَبْدَ مَتٰی اسْتَقْبَلَہُ الْمِحْنَۃُ لَنْ یَّنْجُوَ ...
سوا اسکے نہیں یقین کوئی معبود مگر اللہ افضل ذکر ہوا کہ جو شخص ... محنت لٹکا آتا ...
کمی ... چون فرعون الغرق قریب رسید گفت قَالَ اٰمَنْتُ اَنَّہٗ لَا اِلٰہَ اِلَّا الَّذِیْٓ اٰمَنَتْ
کہا ایمان لایا میں یہ کہ نہیں کوئی معبود مگر وہ شخص کہ ایمان لایا ... اسرائیل
بہ بنو اسرائیل یعنی نیست خدا مگر کہ آتش را راحت کند چنانکہ بر ابراہیم علیہ السلام ... کرد
و عذاب و عقوبت گرداند چنانکہ بر این قوم کردہ

اِلَّا الَّذِیْٓ اٰمَنَتْ بِہٖ بَنُوْٓا اِسْرَاۗءِیْلَ وَ ... اسْتَقْبَلَہُ الْمِحْنَۃُ النَّجَاۃُ
مگر وہ شخص کہ ایمان لائے ہیں ساتھ اسکے بنی اسرائیل وجہ ... ہے اسکو محنت النجا کی۔

إِلَى الشَّهَادَةِ كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى حِكَايَةً عَنْ يُونُسَ فَنَادَى
طرف گواہی کے جیسا فرمایا اللہ تعالیٰ نے ازروے حکایت کے حضرت یونس سے پس پکارا
فِي الظُّلُمَاتِ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ
بیچ اندھیریوں کے یہ کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر تو پاکی ہے تجھکو تحقیق میں تھا ظالموں سے۔
فقیہ گفت ظلمات سہ ظلمات بود ظلمت شب و ظلمت آب و ظلمت بطن حوت گفتند
اہل اشارت کہ غیبت خدا کہ سجن او در شکم ماہی باشد ہمچو سجن تو یا رب و سجن ملوک دنیا
در خانہ و منازل باشد و غیبت عمر یکے را از ملوک قدرت بر آنکہ حبس کنند زندہ را
در شکم زندہ پس حبس کردہ یونس زندہ را در شکم ماہی زندہ۔
نتیجہ شہادت لِذٰلِكَ قَالَ لَا إِلٰهَ لَهُ سِجْنٌ مِثْلُ هٰذَا إِلَّا أَنْتَ گفت فقیہ اندر
اسیواسطے کہا نہیں ہے کوئی معبود کہ واسطے اسکے قیدخانہ ہو مانند اسکے مگر تو۔
پر فرعون رد شد و قِيلَ لَهُ آلْآنَ وَقَدْ عَصَيْتَ قَبْلُ۔
اور کہا گیا فرعون کو کیا اب ایمان لاتا ہے تو اور تحقیق نافرمانی کی تو نے پہلے اس سے
و قبول افتاد آن شہادت از یونس علیہ السلام حکمت آن ست کہ فرعون گوینده این
کلمہ بود در راحت و آسانی نیس اورا در محنت و شدت این گفتن نافع نیامد
كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى فَلَوْلَا أَنَّهُ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِينَ لَلَبِثَ
جیسا فرمایا اللہ تعالیٰ نے پس اگر نہ ہوتا یہ کہ وہ تھا تسبیح کہنے والوں سے البتہ رہتا بیچ پیٹ
فِي بَطْنِهِ إِلَى يَوْمِ يُبْعَثُونَ فَلِذٰلِكَ أُجِيبَ لَهُ وَلِذٰلِكَ افْتَرَقَتِ الْحَالَتَانِ
مچھلی کے طرف دن کہ اٹھائے جاویں گے پس اسی واسطے قبول کیا گیا واسطے اسکے اور اسی واسطے فرق ہوا حال درمیان دونوں کے
و نیز مسطور ست کہ از احمد بن سہیل رحمۃ اللہ تعالیٰ نقل ست او گفت کہ دیدم یحییٰ
بن اکثم را در خواب و پرسیدم کہ حق تعالیٰ با تو چہ کرد گفت۔

فدعوني الى ربي فقال الرب يا شيخ السوء عجلتني من تخبيط كبيرة

لیگئی مجکو طرف اپنے رب میرے کے پس فرمایا مجکو رب میرے نے اے بوڑھے برے آیا تو میرے پاس ساتھ خطا بہت کے

پس گفتم من کہ نیست اے پروردگار این حدیث از حضرت کہ نقل ست بر ما فرمان شده

چه وارد این بگو گفتم حکایت کرد برا عبد الرزاق واو از معمر واو از زهری واو از عروه واو

از عائشه رضی الله عنها واو از رسول صلی الله علیه واله وسلم ورسول علیه السلام

از جبرئیل علیه السلام واو از حضرت تعالی پروردگار۔

تباركت وتعاليت انك قلت لا استحيي من عبدي وامتي ان

بہت بابرکت ہے تو اور بلند ہے تو تحقیق تو نے کہا البتہ حیا کرتا ہوں میں غلام اپنے سے اور لونڈی اپنی

اعذبهما في النار وقد شابا في الاسلام شيبة وانا الشيخ الضعيف

یہ کہ انکو عذاب کروں آگ میں اور تحقیق بوڑھے ہوں وہ دونوں اسلام میں بہت بوڑھا ہونا اور میں بوڑھا ناتواں ہوں

یعنی تو فرموده با سب کہ من از بنده خود شرم دارم کہ در آتش عذاب کنم واو

پیر شده باشد در اسلام ومن بنده پیر ضعیف ام۔

فقال الرب صدق عبد الرزاق صدق معمر صدق زهري

پس فرمایا رب نے سچ کہا عبد الرزاق نے سچ کہا معمر نے سچ کہا زہری نے

صدق عروة صدقت عائشة رضي الله عنها صدق النبي

سچ کہا عروہ نے سچ کہا عائشہ نے راضی ہوا اللہ اس سے سچ کہا نبی نے

صلى الله تعالى عليه واله صدق جبرئيل عليه السلام انا قلت

درود ہو حبیب اللہ تعالی کا اوپر انکے اور آل پر سچ کہا جبرئیل نے اوپر سلام میں نے کہا

ذلك فحملوه الى ذات اليمين وقال النبي صلى الله عليه واله وسلم

پھر اٹھا لیجاؤ اسکو داہنی طرف اور فرمایا پیغمبر نے درود ہو حبیب اللہ کا اوپر اور انکی آل پر سلام

ثمن الجنة لا اله الا الله وعن ابي قتادة رضي الله عنه
قیمت بہشت کی لا الہ الا اللہ ہے اور ابی قتادہ سے راضی ہو اللہ ان سے کہ
قال قال النبي عليه وآله السلام قال الله تعالى بعزتي وجلالي
کہا فرمایا پیغمبر نے اوپر اور انکے آل پر سلام فرمایا اللہ تعالیٰ نے قسم ہے عزت اپنی کی اور جلال
وعلوي وقدرتي وارتفاع مكاني اني لاستحيي من عبدي وامتي ان
اپنے کے اور بردباری اپنے کے اور قدرت اپنے کے اور بلند مکان اپنے کے تحقیق میں شرم
اعذبهما وقد شابا شيبة في الاسلام
رکھتا ہوں غلام اور لونڈی سے کہ انکو عذاب کروں اور تحقیق بوڑھے ہوئے ہوں بوڑھا ہونا بیچ اسلام
کرم بین ولطف خداوندگار گنہ بندہ کرد است او شرمسار
وعن الشبلي في تفسير قوله تعالى حمعسق قال الحاء حلمه
اور سبدی شبلی سے بیچ معنی قول اللہ تعالیٰ کے حم عسق کہا حا اشارہ حلم اسکے سے
والميم ملكه والعين عظمته والسين سناءه والقاف قدرته
اور میم اشارہ ملک اسکا اور عین عظمت اسکے اور سین بلندی اسکی اور قاف قدرت اسکی
قال فكأن الله تعالى يقول بحلمي وملكي وعظمتي وسنائي وقدرتي
گویا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قسم ہے حلم میری کی اور ملک میری کی اور عظمت میری اور بلندی میری کی
لا اعذب في النار من قال لا اله الا الله وقال رسول الله صلى الله
اور قدرت میری کی نہ عذاب کروں گا بیچ آگ کے جو کہو لا الہ الا اللہ اور فرمایا رسول خدا نے درود بھیجے
عليه وسلم من قال في اول كلامه لا اله الا الله وآخر كلامه
اللہ تعالیٰ اوس پر اور آل پر جس نے کہا بیچ پہلے کلام اپنے کے لا الہ الا اللہ اور آخر کلام اپنے کے
لا اله الا الله وعمل الف سيئة لا يسأل الله تعالى عن ذنب واحد

الا اللہ اور عمل کیا ہو ہزار برائی کا نہ پوچھے گا اللہ تعالیٰ اس کے گناہ ایک
در مشارق مسطور است مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ
جس نے کہا نہیں کوئی معبود سوائے اللہ اکیلا ہے وہ نہیں شریک واسطے
لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ
اس کو ہے بادشاہی اور اسی کو تعریف اور وہ اوپر ہر چیز کے قادر ہے دس مرتبہ
كَانَ كَمَنْ أَعْتَقَ أَرْبَعَةَ أَنْفُسٍ مِنْ وُلْدِ إِسْمَاعِيْلَ
ہوگا مانند اس کے کہ آزاد کیا چار جانوں کو اولاد اسمعیل سے
فی شرح قوله من ولد اسمعیل ای من اشرف الاشرف
بیچ شرح قول کے اولاد اسمعیل سے اس کے بزرگ تر ہے
و نیز در روضہ مسطور است کہ گفت ابوبکر محمد بن ابراہیم صاحب کتاب … کہ در
در عرفات ایستادہ بودم ہفت سنگ در دست داشتم و آن ہفت را از ہفت سنگ … بود گفتم
لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ
نہیں کوئی معبود سوائے اللہ اور گواہی دیتا ہوں میں کہ محمد بھیجا ہوا اللہ کا ہے
پس گفت آنرا واقعہ سنگہا گواہ باشید بر آنکہ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا
یہ کہ میں گواہی دیتا ہوں یہ کہ نہیں کوئی معبود سوائے اللہ اور گواہی دیتا ہوں یہ کہ محمد بھیجا ہوا
رَسُوْلُ اللّٰهِ پس آنشب در خواب شد و دید کہ گویا قیامت قائم شدہ است و او را
حساب سزاوار دوزخ شدہ و او را بدوزخ روان کردہ اند پس ناگاہ سنگی از آن
ہفت سنگ پیدا شد و خود را بر در دوزخ زد … دوزخ رسید و ساختہ و
ملائکہ عذاب جمع شدند تا بردارند نتوانستند بعد … بر در دوزخ
دیگر از آن سنگہا بیامد و آن … نتوانستند بردارند

ہمچنین ہر ہفت درِ دوزخ را ببستند بازبسوی عرش بردند فرمان شد
عَبْدِیْ اَشْهَدْتَ الْاَحْجَارَ فَلَمْ یُضَیِّعْ حَقَّهُمْ فَکَیْفَ اُضَیِّعُ
بندہ میرے گواہ کیا تونے پتھروں کو پس نہیں ضائع کرتا ہوں حق انکا پس کیونکر ضائع
حَقَّكَ وَاَنَا شَاهِدٌ بِشَهَادَتِكَ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ ۔
کرون حق تیرا اور مین گواہ ہون ساتھ شہادت تیری کے داخل ہو تم بہشت مین
پس چون نزدیک شد ازبہشت درہا بہشت رابستہ دید پس بیامد کلمہ شہادت
و درہا بہشت را باکشاد و نیز مسطور ست از عبد اللہ طرایفی رحمہ اللہ تعالے
نقل ست کہ گفت لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ بست وچہار حرفند
و شب و روز بست وچہار ساعت اند پس چون بگوید بندہ بصدق دل کلمہ طیبہ
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ فرمان شود عَبْدِیْ اَتَیْتَ بِهٰذِهِ
بندہ میرے آیا تو ساتھ اِس
الْاَرْبَعَةِ وَعِشْرِیْنَ حَرْفًا وَقَدْ جَعَلْتُ سَاعَاتِ لَیْلِكَ وَنَهَارِكَ
چوبیس حرف کے اور تحقیق کیا مینے ساعتین رات تیری کی اور دن تیرے کی
اَرْبَعَةً وَّعِشْرِیْنَ سَاعَةً فَکُلُّ ذَنْبٍ اَذْنَبْتَ فِیْ هٰذِهِ
چوبیس ساعت پس جو گناہ کہ گناہ کیا تونے بیچ اس
السَّاعَاتِ صَغِیْرِهَا وَکَبِیْرِهَا سِرِّهَا وَجَهْرِهَا خَطَاهَا
ساعتوں کے چھوٹے اسکے اور بڑے اسکے چھپے اسکے اور ظاہر اسکے انجان اسکے
وَعَمْدِهَا قَوْلِهَا وَفِعْلِهَا غَفَرْتُ لَكَ بِحُرْمَةِ قَوْلِكَ مَرَّةً لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
اور جانکر اسکے کہنا اسکا اور کرنا اسکا بخشا مینے تجھکو برکت کہنے تیرے کے ایکبار کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کو
مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ و نیز مسطور ست کہ حکیمی را پرسیدند کہ اگر ہمہ دنیا در ملک تو باشد

و در تصرف تو در آید چیکینی و گجا بخمی و بکه وہی فقال جعلتها لقمةً واحدةً

پس کہا کر دیوین اسکو لقمہ ایک اور رکھوین

ووضعتها فی فمی فقال لا اله الا الله محمد رسول الله

بین اسکو بیچ منہ اپنے کے جسے کہا لا اله الا الله محمد رسول الله

یعنی ہمہ را یک لقمہ سازم و در دہن قائل کلمہ توحید اندازم و نیز مسطور ست که
نقل ست از سعید بن مسیب رحمه الله تعالی از ابوہریرہ رضی الله تعالی عنه
که رسول علیه واله السلام فرمود یا ابا ہریرہ اگر بینی پلیدی در راہ پس بپوش آنرا
که اجرے عظیم باشد مر ترا و ای ابوہریرہ راہ نما مر نابینا را اجر باشد ترا و ای ابوہریرہ
راہ نما گمراہے را براہ نماید ترا فرشتگان بسوی حسنات و بگیر دست چپ نابینا
را در دست راست خویش پس ہر که برد و یا نابینا بره نمونی او بمقدار میلے باشد
او را بہر ذراعی ثواب آزادی بردہ دہند ای ابوہریرہ راہ منما یہودی و نصاری
را بسوی کنیس ایشان و نه بفروختن ایشان ورا و منما صابئین را بسوی
صومعه ہای ایشان و نه مشرکان را بسوی بتکدہ ہای ایشان پس بدرستیکه نوشته
شوند بر تو گناہان تا برگردند از آن مقامہا و راہ نمایندگان حندایرا بسوی مسجد
و بسوی کعبه ای ابوہریرہ بسیار بگو سبحان گم گرداند بدیہا ترا در روز قیامت و بسیار
بگوی قول سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَكْبَرُ

پاک ہے اللہ اور سب تعریف واسطے اللہ کے اور نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور اللہ

وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔

بزرگتر ہے اور نہیں طاقت اور نہیں قوت مگر ساتھ اللہ بلند بزرگ کے

پس بدرستی چون بیرون آئی از دنیا بسیار باشد نیکوی تو که بدان حساب کرده

شوی و تسبیح عذاب کرده نشود مر ترا ای ابوهریره اگر خواهی که از رستگاران
باشی لیس ایمان آر به بهشت و دوزخ وَاَنَّ اللّٰهَ یُحْیِی الْعِظَامَ وَهِیَ رَمِیْمٌ
اور یہ کہ اللہ زندہ کرے گا ہڈیوں کو اور وہ گلے سڑے ہوں
و ایمان آر به حساب و میزان ای ابوهریره بدرستیکه بهشت وزن کرده نشود و غیره
اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ای ابوهریره اگر خواهی بیابی به نیکی [illegible]
شک آورده باشد [illegible] قبول کرده نشود از تو تسبیح نیکی ای ابوهریره
اگر نهاده شود کلمه لا اله الا الله در یک پله و نهاده شود هفت آسمان و هفت زمین
و آنچه در میانها ست همه در پله دیگر هر آینه گران آید کلمه لا اله الا الله تمام الحدیث
پس آنکه در حدیث ذکر افتاده است که اگر نیکی ملاء الارض باشد در کلمه شهادت و
تسبیح نیز [illegible] هرآینه گفتن کلمه توحید بقدر اخلاص مقید
سنت و اعمال دیگر نیز قدر و قیمت بر حسب بیان اخلاص باشد و این حدیث در
خزانه جلالی مسطور است قال علیه و آله السلام
لَا یَتَکَلَّمَنَّ اَحَدٌ [illegible] لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَاِنَّ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهَ
نہ [illegible] ایک تمہارا اوپر کلمہ لا اله الا الله کے پس تحقیق لا اله الا الله ہی
مَحْضُ الْاِسْلَامِ وَاِذَا انْهَدَمَ حِصْنٌ وَثِیْقًا لَمْ یَنْفَدِ الشَّرُّ فِیْهِ
تو قال اسلام کی اور جب [illegible] ہو قلعہ [illegible] مضبوط البتہ [illegible]
قَالَ السَّیِّدُ الشَّرِیْفُ قُدِّسَ الْمَذْکُوْرُ اَیِ الْمَلْکُوْتِیُّ فِی
کہا سید شریف نے پاک کیا گیا مذکور [illegible] ذکر کیا گیا
[illegible] سَمْحَاوِیِّ [illegible] قَتْلُ صَاحِبِ الْ[illegible]
[illegible] اور جو [illegible] قتل کریں [illegible]

زیر سطور نوشتہ نقل ست از ابن عتیبہ رضی اللہ عنہ او گفت کہ مردے در عہد
رسول علیہ السلام وفات یافت جنازہ او پیش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
حاضر شد رسول علیہ وآلہ السلام پرسید هَلْ كَانَ مُؤْمِنًا فَصَلّٰى عَلَيْهِ
کیا ہے یہ مسلمان پس نماز پڑھی اس پر
عمر رضی اللہ عنہ گفت لَا تُصَلِّ عَلَيْهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاِنَّا لَمْ نَرَهُ فِيْ خَيْرٍ قَطُّ
نہ نماز پڑھو اسپر اے پیغمبر خدا پس تحقیق ہم نے نہیں دیکھا اسکو بھلائی میں
پس گفت مردے دیگر از اصحاب رسول علیہ وآلہ السلام
كُنَّا مَعَهٗ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ وَكَانَ هٰذَا يَحْرُسُنَا
تھے ہم ساتھ اسکے بیچ لڑائی تبوک کے اور تھا یہ نگہبانی کرتا ہمکو
واین قول عتیبہ ست و قول ابی الفضل کہ گفت مردے از اصحاب رسول
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رَاَيْتُهٗ لَيْلَةً يَحْرُسُ بَابَ الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
دیکھا میں نے اسکو ایک رات دیکھبانی کرتا تھا دروازہ مدینہ کا فرمایا پیغمبر خدا
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ السَّلَامُ اِنَّهٗ مُؤْمِنٌ فَقَامَ وَصَلّٰى عَلٰى جَنَازَتِهٖ
درود اللہ کا اوپر اور اسکی آل پر سلام تحقیق یہ ہے مومن پس کھڑے ہوئے اور پڑھا جنازہ کو
ثُمَّ وَضَعَ فِيْ قَبْرِهٖ بِيَدِهٖ وَقَالَ يَا هٰذَا اِنَّ اَصْحَابَكَ يَشْهَدُوْنَ
پھر رکھا بیچ قبر اسکے کو اپنے ہاتھ سے اور فرمایا اے شخص تحقیق یار تیرے گواہی دیتے ہیں
اِنَّكَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ وَاَنَا اَشْهَدُ اِنَّكَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ
تحقیق تو دوزخی ہے اور میں گواہی دیتا ہوں تحقیق ہے تو بہشتی۔
و گفت ابن عتیبہ رضی اللہ تعالے عنہ چون رسول علیہ وآلہ السلام او را بحکم
شہادہ الشہید درجنت بروئے نازل دید تا گواہی داد او را بہشت پس رسول علیہ السلام

رخ بجانب عمر رضی اللہ عنہ کرد و گفت

لا یسأل اللہ فی القبر عن الاعمال انما یسأل عن الفطرۃ

نہ پوچھیگا اللہ حضرت ہیں عملوں سے سوائے اسکے نہیں پوچھیگا اصل دین سے

لا تشہدن بہذہ النار لاہل لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

نہیں گواہی دی تو نے اسکی دوزخ کیواسطے واسطے اہل لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

فانہم فی الجنۃ ولو جاؤا بتراب الارض خطیئۃ وعن انس

پس تحقیق وہ بیچ بہشت کے ہیں اور اگرچہ لائیں برابر مٹی زمین کے گناہ اور روایت ہے انس

بن مالک رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ

بیٹے مالک کے سے راضی ہوا اللہ اس سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا نے درود اللہ کا اسپر اور

وسلم لا ازال اشفع فاشفع ویشفعنی حتی اقول یا رب شفعنی

سلام ہمیشہ شفاعت کرونگا پس شفاعت کرونگا [illegible] یہانتک کہ کہونگا کہ اے رب میری شفاعت قبول کر

فیمن قال لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ فیقول لیس ذلک

بیچ ان لوگوں کے کہ کہا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پس فرمایا نہیں یہ واسطے تیرے

لک ولا لاحد ہذہ لی فلا یبقی فی النار احد قال لا الہ

اور نہیں واسطے کسی کے یہ واسطے میرے ہے پس نہیں باقی رہیگا دوزخ میں کوئی کہ کہا ہو لا الہ

الا اللہ الا اخرجتہ منہا نقل است از انس رضی اللہ عنہ [illegible]

الا اللہ مگر نکالونگا دوزخ سے

از معاذ بن جبل رضی اللہ تعالی عنہ او گفت کہ من ردیف رسول علیہ السلام بودم

ومیان ما و رسول خدا فرق نبود مگر مقدار چوب پالان پس فرمود یا معاذ گفتم

لبیک یا رسول اللہ وسعدیک پس فرمود یا معاذ گفتم لبیک یا رسول اللہ وسعدیک

پس فرمود یا معاذ هل تدری ما حق الله تعالیٰ علی عباده قلت

(پس فرمایا اے معاذ کیا جانتا ہے تو کیا ہے حق اللہ کا اوپر بندوں اپنے کے)

الله ورسوله اعلم قال حقه علی العباد ان یعبدوه ولا یشرکوا

(اللہ اور رسول اسکا دانا تر ہے فرمایا حق اسکا اوپر بندوں کے یہ ہے کہ عبادت کریں اسکی اور شریک نہ)

به شیئا ثم سکت ثم قال یا معاذ هل تدری ما حق العباد

(کریں ساتھ اسکے کسی چیز کو پھر خاموش رہے پھر فرمایا اے معاذ کیا جانتا ہے تو کیا حق بندوں کا اوپر)

علی الله تعالیٰ اذا هم فعلوا ذلک قلت الله ورسوله اعلم

(اللہ تعالیٰ کے جب وہ کریں یہ بات کہا میں نے اللہ اور رسول اسکا دانا تر ہے فرمایا)

قال فان حق العباد علی الله تعالیٰ اذا هم فعلوا ذلک ان یغفر

(پس تحقیق حق بندوں کا اوپر اللہ کے جب وہ کریں یہ ہے کہ بخش دے گناہ انکے اور نہ عذاب کرے)

لهم ولا یعذبهم و نیز مسطور است که پیشتر رسول علیه والسلام از

حضرت ذی الجلال والاکرام مر دحیه کلبی را اسلام درخواست کردی و می گفتی

اللهم ارزق دحیة الکلبی الاسلام

(اے بار خدایا رزق دے دحیہ کلبی کو اسلام)

تا روزی دحیه کلبی پیش رسول علیه والسلام بیامد و گفت

ما شرائط الاسلام اعرض علی یا رسول الله صلی الله

(کیا ہیں شرطیں اسلام کی عرض کر اوپر میرے اے پیغمبر خدا کے درود اللہ کا اوپر اس کے)

علیه وسلم فرمود بگو لا اله الا الله محمد رسول الله

دحیه کلبی گفت ای پدران و گریه شد رسول علیه السلام پرسید سبب گریه تو چیست

گفت یا رسول الله حق تعالیٰ مرا اسلام روزی کرد و لاکن گناهان بسیار گوناگون

واقع شد چہ ہست پس باہر پس از حضرت عزت جل جلالہ و عم نوالہ کہ کفارت آن خصلہ
تا چیست اگر سفر بابید شود در آتش شیم و اگر سفر با بیند از آنچہ در ملک من ہست با بیرون آیم
پس رسول علیہ و آلہ السلام پرسید خطای تو چیست گفت من بادشاہ بودم از بادشاہان
عرب پس ننگ داشتم از آنکہ مرا دختران روا داماد باشند پس تو دختر را چہ ہفتاد
کشتیم ہم پس متحیر ماند رسول علیہ و آلہ السلام تا در حق دحیہ کلبی چہ فرمان شود تو آمد
جبرئیل علیہ السلام در رسید و گفت الحبیب خدا میگوید ترا سلام گفتہ است و بگو مر دحیہ کلبی را
وعزتی وجلالی انک لما قلت لا الہ الا اللہ غفرت لک کفر
قسم ہے اپنی عزت کی اور اپنے جلال کی تحقیق تونے جب کہا لا الہ الا اللہ بخشا میں نے واسطے تیرے
ستین سنۃ وسیاتک فکیف لا اغفرلک قتل بناتک ھن لک
کفر ساٹھ برس کا اور تیرے کام برے پس کیونکر نہ بخشوں تجھ کو مارنا بیٹیوں تیری کا وہ بیٹیاں تیرے واسطے تھیں
رسول علیہ و آلہ السلام و صحابہ رضی اللہ عنہم تا دیر گریستند و رسول علیہ و آلہ السلام گفت
الٰہی غفرت لدحیۃ الکلبی قتل بناتہ بشہادۃ مرۃ فکیف لا
اے خدا بخشا تو نے واسطے دحیہ کلبی کے مارنا بیٹیوں کو ساتھ گواہی ایک بار پس کیونکر نہ بخشے تو
ذنوب للمؤمنین بسایرھم کبایرھم بشہادۃ کثیرۃ مع
واسطے مسلمانوں کے چھوٹے اور بڑے گناہ انکو ساتھ گواہی بہت ہمیشہ کے ساتھ نیت سچی کے
نیاتہم صادقۃ ویلہ صادق و شارق مسطور قال انس رضی اللہ عنہ
اور ساتھ نیت عقل سچے کے
کہا انس نے راضی ہوا اللہ اس سے
ما من احد یشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و
نہیں ہے کوئی کہ گواہی دیوے کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ ایک ہے نہیں شریک اس کا
اشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ صدقا من قلبہ الا حر

اور گواہی دیتا ہوں یہ کہ محمد بندہ ہے اُسکے اور رسول اُسکے سچے دل اپنے سے مگر حرام کرتا ہے اُسکو اللہ تعالیٰ

اللّٰہ تعالیٰ علی النار در شرح آوردہ است قال المحققون معناہ

اوپر آگ کے — کہا محققین نے معنی اُس کے

من اتی بھاتین الشہادتین لا یدخل النار الا ان یرتکب

جو کوئی آیا ساتھ ان شہادتوں کے نہیں داخل ہوتا آگ میں مگر یہ کہ مرتکب ہووے

ما یوجب له النار و ان لا یبالی بما امر من الاوامر و لیس فی

اُس چیز کا کہ واجب ہووے واسطے اُسکو آگ اور یہ کہ نہیں پروا کرتا ساتھ اُس چیز کے کہ حکم کیا گیا

من قلبه صفة صدق قال لان الصدق قد لا یکون عن قلب

حکموں سے قول حضرت کا من قلبه صفت ہے صدق کا کیونکہ واسطے اسکے صدق نہیں ہوتا کبھی نہیں ہوتا ہے دل

ای عن اعتقاد کقول المنافق انک لرسول اللّٰہ۔

سے یعنی اعتقاد سے مانند کہنے منافق کے تحقیق تو البتہ پیغمبر خدا کا ہے۔

و نیز در شرح آوردہ است کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ این حدیث در بدء

اسلام فرمودہ است کہ در آنوقت غیر از شہادت چیزے دیگر واجب نبود و تحمیل انکہ

رسول علیہ و آلہ السلام در باب کاشتے فرمودہ است کہ بمجرد انکہ ایمان آرد و [illegible]

دیگر موقوف نایافتہ بمرد و در جنت اند جلالی از تنبیہ آوردہ است —

مروی عن عطاء بن ابی رباح رضی اللّٰہ عنه انه قال سألت ابن

روایت کیا گیا ہے عطاء بیٹے ابی رباح سے یہ کہ اُس نے کہا پوچھا میں نے بیٹے حضرت عباس کے سے

عباس رضی اللّٰہ عنه عن قوله تعالیٰ غافر الذنب شدید

راضی ہو اللہ اُن سے فرمانے اُسکے سے بخشنے والا گناہ کا سخت عذاب کرنے والا

العقاب قال غافر الذنب لمن قال لا الٰہ الا اللّٰہ و شدید العقاب

کہا بخشنے والا گناہ کا واسطے اُسکے کہ کہا لا الہ الا اللہ اور سخت عذاب کرنے والا واسطے اُسکے کہ نہ کہا لا الہ الا اللہ

لِمَنْ لَا يَقُولُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ ور اوراد آورده صحبت در وضو کردن هر عضو را که بشوید

بگوید أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

گواہی دیتا ہوں یہ کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور گواہی دیتا ہوں یہ کہ محمد بندہ اسکا اور پیغمبر اسکا

و در دل کنند که این کلمه مردم را از کفر وضو را پاک گرداند کنایات از کفر [illegible] شود

و هر بار که آب بران عضو میریزد بگوید و گفتن کلمه توحید از کونین پرهیز و تا بظاهر و

باطن وضو کرده باشد و بحقیقت وضو رسیده شود

قَالَ الْمَشَائِخُ رِضْوَانُ اللهِ تَعَالٰى عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ الطَّهَارَةُ فَصْلٌ

فرمایا مشائخوں نے راضی ہوا اللہ تعالیٰ ان سب سے ستھرائی جدا کرنا

وَالطَّهَارَةُ وَصْلٌ فَمَنْ لَا يَنْفَصِلُ فِي الطَّهَارَةِ عَنِ الْكَوْنَيْنِ

اور ستھرائی ملنا ہے پس جو کوئی کہ نہ جدا ہوا بیچ طہارت کے دونوں جہان سے

لَمْ يَصِلْ فِي الصَّلٰوةِ إِلٰى صَاحِبِ الْكَوْنَيْنِ قَالَ اللهُ تَعَالٰى وَاذْكُرِ

نہ وصل ہوا بیچ نماز کے طرف صاحب دو جہان کے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور یاد کر

اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ إِلَيْهِ تَبْتِيلًا

نام رب اپنے کا اور منقطع ہو جا طرف اسکے منقطع ہو جانا۔

تا چون بنده مخلص مر حق سبحانه و تعالیٰ را بجلال و عظمت او یاد کند و بسوی حضرت او

از کونین بریده متوجه شود حق تعالیٰ او را بکرم خود یاد کند۔

كَمَا قَالَ بَعْضُ الْمُفَسِّرِينَ فِي قَوْلِهِ تَعَالٰى فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ

جیسا کہ کہا بعضے تفسیر والوں نے بیچ قول اللہ تعالیٰ کے پس یاد کرو مجھکو یاد کروں

أَيْ اُذْكُرُونِي بِالْجَلَالِ وَالْجَمَالِ أَذْكُرْكُمْ بِالْوَصْلِ وَالْاِتِّصَالِ۔

یعنی یاد کرو مجھکو ساتھ جلال اور جمال کے یاد کروں تمکو ساتھ ملنے اور متصل ہونیکے

فصل سیزدهم در بیان حاضر شدن در حلقهٔ ذکر

باید و المستحب است که اگر میسر شود با گویندگان ذکر ذکر بگوید و با ایشان بنشیند و بشنود و در ثواب ایشان شریک ایشان باشد

لِقَوْلِهٖ عَلَیْهِ وَ آلِهِ السَّلَامُ الْمُسْتَمِعُ شَرِیْكُ الذَّاكِرِ

واسطے قول حضرت کے اوپر آنکے اور انکی آل کے سلام سننے والا شریک ہے ذکر کرنیوالے کا

و نیز همنشین شدن [illegible] نشنود و نگوید فائده و [illegible] آنکه سعید ازلی [illegible]

همنشین ایشان [illegible] اند که شود [illegible]

[illegible] قَالَ عَلَیْهِ وَ آلِهِ السَّلَامُ اِنَّ لِلّٰهِ مَلٰٓئِكَةً

[illegible] فرمایا اوپر آنکے درود اور انکی آل کے سلام تحقیق واسطے اللہ کے

فَضْلًا عَنْ كُتَّابِ النَّاسِ یَطُوْفُوْنَ فِی الطُّرُقِ یَلْتَمِسُوْنَ

فرشتے ہیں زیادہ کاتب لوگوں کے سے پھرتے ہیں بیچ راہوں کے ڈھونڈھتے ہیں

اَهْلَ الذِّكْرِ فَاِذَا وَجَدُوْا قَوْمًا یَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ تَنَادَوْا

ذکر کرنیوالوں کو پس جب پاتے ہیں ایسی قوم کو کہ یاد کرتے ہیں اللہ کو پکارتے ہیں

بَیْنَهُمْ هَلُمُّوْا اِلٰی حَاجَتِكُمْ قَالَ فَیَحُفُّوْنَهُمْ بِاَجْنِحَتِهِمْ اِلَی

آپس میں چلو طرف حاجت اپنی کے کہا پس گھیرتے ہیں انکو ساتھ پروں اپنے کے طرف

السَّمَآءِ الدُّنْیَا فَاِذَا تَفَرَّقُوْا عَرَجُوْا اِلَی السَّمَآءِ قَالَ فَیَسْاَلُهُمْ

آسمان دنیا کے پس جب فارغ ہوئے چڑھ گئے طرف آسمان کے فرمایا پس پوچھتا ان سے

رَبُّهُمْ وَهُوَ اَعْلَمُ بِهِمْ مَا یَقُوْلُ عِبَادِیْ قَالُوْا یُسَبِّحُوْنَكَ

رب انکا اور وہ دانا تر ہے انکو ان سے کیا کہتے تھے بندے میرے کہا تسبیح کرتے ہیں

وَیُكَبِّرُوْنَكَ وَیَحْمَدُوْنَكَ وَیُهَلِّلُوْنَكَ وَیُمَجِّدُوْنَكَ قَالَ فَیَقُوْلُ هَلْ

کرتے ہیں اور واسطے تیرے کہتے ہیں سبحان اللہ اور تکبیر کہتے اور کلمہ لا الہ الا اللہ کہتے ہیں اور بزرگی تیری بیان کرتے ہیں فرمایا

رَأَوْنِي قَالَ فَيَقُولُونَ لَا وَاللّٰهِ مَا رَأَوْكَ قَالَ فَيَقُولُ وَكَيْفَ لَوْ رَأَوْنِي قَالَ

پس فرماتا ہے اللہ کیا دیکھا ہے انہوں نے مجھکو پس کہتے ہیں قسم ہے نہیں دیکھا انہوں نے تجھکو فرمایا پس فرماتا ہے اللہ

فَيَقُولُونَ لَوْ رَأَوْكَ كَانُوا أَشَدَّ لَكَ عِبَادَةً وَأَشَدَّ لَكَ تَمْجِيدًا وَأَكْثَرَ لَكَ

کیونکر ہو اگر دیکھیں مجھکو فرمایا پس کہتے ہیں اگر دیکھیں تجھکو البتہ ہوں بہت زیادہ واسطے تیرے عبادت میں اور زیادہ واسطے تیرے بزرگی کرنے میں

تَسْبِيحًا قَالَ فَيَقُولُ فَمَا يَسْأَلُونِي قَالَ يَسْأَلُونَكَ الْجَنَّةَ قَالَ

اور زیادہ تسبیح کرنے میں فرمایا پس فرماتا ہے کس چیز کا سوال کرتے ہیں مجھ سے کہتے ہیں مانگتے ہیں تجھ سے بہشت فرمایا پس فرماتا ہے اللہ

يَقُولُ هَلْ رَأَوْهَا قَالَ يَقُولُونَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَبِّ مَا رَأَوْهَا قَالَ يَقُولُ

کیا دیکھا انہوں نے اسکو فرمایا حضرت نے کہتے ہیں فرشتے نہیں قسم ہے اللہ کی اے پروردگار نہیں دیکھا انہوں نے

فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْهَا قَالَ يَقُولُونَ لَوْ أَنَّهُمْ رَأَوْهَا كَانُوا أَشَدَّ عَلَيْهَا حِرْصًا

اسکو کہا فرماتا ہے اللہ پس کیونکر ہو اگر دیکھیں اسکو فرمایا کہتے ہیں اگر وہ دیکھیں اسکو ہوں بہت زیادہ اوپر اسکے حرص کرنے میں

وَأَشَدَّ لَهَا طَلَبًا وَأَعْظَمَ فِيهَا رَغْبَةً قَالَ فَيَقُولُ فَمِمَّا يَتَعَوَّذُونَ قَالَ

اور زیادہ اسکو طلب کرنے میں اور بڑے اسمیں رغبت کرنے میں فرمایا کہ فرماتا ہے اللہ پس کس چیز سے پناہ چاہتے ہیں

يَتَعَوَّذُونَ مِنَ النَّارِ قَالَ يَقُولُ فَهَلْ رَأَوْهَا قَالَ يَقُولُونَ وَاللّٰهِ يَا رَبِّ

اگر کہتے ہیں دوزخ سے فرمایا پس کیا دیکھا انہوں نے اسکو فرمایا کہتے ہیں قسم اللہ کی اے پروردگار نہیں دیکھا انہوں نے اسکو

مَا رَأَوْهَا قَالَ يَقُولُ فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْهَا قَالَ يَقُولُونَ لَوْ أَنَّهُمْ رَأَوْهَا كَانُوا

بھاگنے میں پس کیونکر ہو اگر دیکھیں اسکو فرمایا کہتے ہیں اگر وہ دیکھیں اسکو ہوں زیادہ سخت ڈرنے اس سے

مِنْهَا فِرَارًا وَأَشَدَّ لَهَا مَخَافَةً قَالَ فَيَقُولُ فَأُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ

بخش دیا میں نے انکو فرمایا کہتا ہے ایک فرشتہ فرشتوں میں سے اے رب فلانا شخص ان میں سے نہیں

غَفَرْتُ لَهُمْ قَالَ يَقُولُ مَلَكٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ يَا رَبِّ فِيهِمْ فُلَانٌ لَيْسَ

الله نہیں کرتا ہے اُنکو تحقیق ہیں فرشتے اُنکو یا حضرت کہا ہے ایک فرشتہ ... اُنہیں ایک شخص اور نہیں ہیں

بینهم انما جاء لحاجة فقال هم القوم لا یشقی جلیسهم

نہیں ہوتا اُنکے نہیں کہ آیا ہے واسطے حاجت کے کہا وہ قوم ہیں نہیں محروم ہمنشین اُنکا

یعنی پارسی آنست که بدرستیکه مر خدای را فرشتگانند که سیر کننده در کوچها و دنیا و اہل

ذکر را از خیس نبی قوم مطلبند تا زیارت کنند ایشانرا و بشنوند ذکر او چون بیابند

قومی را که ذکر خدا میکنند ندا میکنند بعضی فرشتگان مر بعضی را که بیائید بسوی حاجت

خویش پس می آیند فرشتگان و ذاکران را در میگیرند ببالهای خویش و یکدیگر جمع آمده

تا آسمان دنیا چون ذاکران متفرق شوند فرشتگان بر آسمان بالا روند حق سبحانه

عالم السر والخفیات ست و دانا ترست بدیشان از ایشان میپرسد که از کجا آمدید و این

سوال بر طریق یاد و باشید است یعنی یاد بدارید که چه گفتم بود و بود حق الشان ایشان

عبادت قومی نزار عبادت شما دارند زیرا که عبادت تی قونی از عبادت شما دارند زیرا که عبادت

الایشانرا سوانح بیابند چون نفس اماره وغیره و عبادت شما فعل طبعی ست پس سوال

حق سبحانه تعالی بر طریق مصلحت باشد کذا ذکره بعض المحققین پس فرشتگان جواب

گویند آمدیم از نزدیک بندگان تو که در زمین اند عبادت تو میکنند بندگان

ترا فرشتگان گویند تسبیح و تکبیر و تهلیل و تحمید و تقدیس میگویند ترا و ...

التحمید ... افضل الاعمال الی الله ومعنی الله اکبر ... التحمید

معنی تحمید کے یہ کہ منسوب ہو طرف بندگی کے اور ذاکر ... کہا ... معنی تحمید

لا حول ولا قوة الا بالله العلي العظيم

سکے ذکر اس کلمہ کا نہیں طاقت اور نہیں قوت مگر ساتھ مدد اللہ بلند ... کے

خدا تعالی فرمایا ہے آیا ہے که دیده اند ایشان مرا ... اور ...

پاسخ دادند که ... تعالی از آن دور است پس فرشتگان گویند والله ندیده اند او را
[illegible] ... اور جا یہ سوال ... کہ
اگر ببینند او را چگونه باشند اگر ببینند ... از فرشتگان گویند اگر ببینند او را ایشان را باشند که
... بیشتر ... تسبیح و تمجید گویند او را ... و ... تعالی فرماید چه سوال میکنند
از ما فرشتگان گویند بهشت سوال میکنند ... فرماید که ... دیده اند بهشت را فرشتگان
گویند ... ندیده اند ... ایشان بهشت را ... فرماید اگر ... بهشت را ... چگونه باشند
فرشتگان گویند اگر ببینند ... بیشتر باشند ... تعالی
... از چه چیز پناه خواهند فرشتگان گویند از آتش دوزخ خدا تعالی فرماید آیا
... دیده اند آن را فرشتگان گویند ... فرماید ... چگونه باشند اگر ببینند فرشتگان
گویند اگر ببینند دوزخ را ... باشند ... و خوف سخت تر از آن آتش فرشتگان گویند
... ازان ... حق تعالی فرماید ... فرشتگان گواه باشید ...
... ایشان را ... دوزخ ... است فان قلت ما فائدة
پس اگر کہا تو کیا فائدہ ہے
هذا الاشهاد قلت ليس هذا الاشهاد حقيقيا ولكن
اس گواہ کرنے کا کہتے ہیں ہم نہیں ہے یہ گواہ کرنا درحقیقت و لیکن
من لوازم الاشهاد التشبيه على تشبيه الزاهر بطريق التمثيل
[illegible] گواہ کرنے ... اور ... کے لازم ...
... ایل ... حق تعالی ... واجب بود
... اطمینان ... دل ... را در صورت
... ایشان ... ایشان ... ایشان در طاعت

ودر تاریخ باشد و نیز آورده است که امام نسفی رحمة الله در تفسیر آیت
إِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللَّهِ لِلَّذِينَ يَعْمَلُونَ السُّوءَ بِجَهَالَةٍ
[illegible]
گفته است قوله عَلَى اللَّهِ برای [illegible]
فَإِنَّهُ لَا يَجِبُ عَلَى اللَّهِ شَيْءٌ لَكِنَّهُ [illegible]
پس تحقیق نہیں واجب [illegible]
[illegible] إِنَّمَا [illegible] كَالْوَاجِبِ
واسطے [illegible] اور بعضی [illegible] واجب کے
الَّذِي لَا يُهْمَلُ [illegible] اللَّهُ تَعَالَى ذَلِكَ
جو نہیں بیکار ہوتا اور تحقیق ذکر کیا اللہ تعالی نے اس وعدہ کو
[illegible] أَشْيَاءَ فِي الرِّزْقِ وَمَا مِنْ دَابَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا
[illegible] رزق [illegible] اور نہیں [illegible] زمین کے
عَلَى اللَّهِ رِزْقُهَا [illegible] كَذَلِكَ حَقًّا عَلَيْنَا نُنْجِ الْمُؤْمِنِينَ [illegible]
اور پر اللہ کے رزق اس کا اور [illegible]
وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ عَلَيْنَا لَلْهُدَى [illegible] كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلَى
[illegible]
الرَّحْمَةَ [illegible] إِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُمْ پس چون [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

یشد از نشستن صحبت اخیار الاخیار رفیق ربان شود

یہ کہ نیک بخت ہوتا ہے ہم صحبت ہمنشین نیک بخت کا

هُمُ الْقَوْمُ لَا يَشْقَىٰ جَلِيسُهُمْ أَيْ [illegible] وَجَلِيسُهُمْ عَلَى الْقَلْبِ [illegible]

وہ قوم ہیں محروم نہیں ہوتا ہمنشین انکا یعنی ہمنشین صحبت ہمنشین انکا ثواب ہے بلکہ بار ہو [illegible] سکر برکات انکے

[illegible] فضل ذکر گفتن حلقہ و حاضر شدن حلقہ ذکر

دلالت میکند آنچہ در حدیث [illegible] از حسبتن فرشتگان ذاکران را و در گرفتن

و در گرفتن ایشان مر ذاکران را الی عنان السماء لشرفهم

ہر طرف کنارہ آسمان کے واسطے شرف انکے

دیگر بزرگی [illegible] بزرگی شان و [illegible] ذکر [illegible]

[illegible] است و نیز [illegible] احادیث مشہور است

فَالذِّكْرُ نَوْعَانِ ذِكْرُ اللِّسَانِ وَهُوَ ضِدُّ السُّكُوتِ وَذِكْرُ الْقَلْبِ

کہا گیا ذکر دو قسم ہے ذکر زبان کا اور وہ برعکس ہے چپ رہنے کے اور ذکر دل کا

وَهُوَ ضِدُّ النِّسْيَانِ وَذِكْرُ الْقَلْبِ أَصْلٌ وَذِكْرُ اللِّسَانِ فَرْعٌ وَهُمَا [illegible]

اور وہ برعکس ہے بھول جانے کے اور دل اصل ہے اور ذکر زبان کا شاخ ہے اور دونوں کا

[illegible] الطاعات [illegible] القلب اللسان [illegible]

[illegible] زبان کے تمام اعضا [illegible] جیسا کہا گیا [illegible]

[illegible] في الذكر

[illegible] زبان [illegible] ذکر [illegible]

[illegible] الصلاة [illegible] الصلاة [illegible]

[illegible] بندگی [illegible]

فی تلاوۃ اشیاء فی الصلوٰۃ والذکر وتلاوۃ القرآن

نماز کے اور ذکر کے اور پڑھنے قرآن کے

فَإِنْ وَجَدْتُمُوهَا وَإِلَّا فَالْبَابُ مُغْلَقٌ — وذکر این بیت کہ سیر دین لنا

پس اگر پاؤ تم اسکو اور نہیں تو پس دروازہ بند کیا گیا ہے

بیان بیت آنکہ ذاکر باید کہ بذکر حق سبحانہ وتعالیٰ محو رفتہ باشد چنانکہ یاد دو کون را در دل
او مکان نبود در آنوقت ہیچ خطرہ غیر سبحانہٗ در باطن وے امکان گذاشتن نباشد در
ملفوظ شیخ الاسلام شیخ فرید الحق والشرع والدین آمدہ است فرمود کہ طائفہ کہ ایشان
بیاد حق سبحانہٗ وتعالیٰ مستغرق شدند اگر دران وقت ہزار تیغ برسر شان زنند خبر نباشد خوانند
وقتے درویشے از بزرگے درخواست کردہ کہ دران وقت کہ ترا حق تعالیٰ رازی باشد مرا
بدعاء خیر یاد کنی فرمود وا برآنوقت کہ ترا با حق تعالیٰ رازے باشد تو یاد آئی فسرمود
از آنکہ خواجہ جنید بغدادی قدس اللہ سرہ العزیز بیاد حق مستغرق شدی چنان
در عالم تحیر مشغول شدے کہ خبر از خود نبودے ونیز در مشارق مسطور یست۔

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ لا یقعد قوم یذکرون اللہ

حضرت ابی ہریرۃ سے ہے راضی ہوا اللہ اس سے نہیں بیٹھتی قوم کہ یاد کرتے ہیں اللہ کو

الا حفتھم الملٰئکۃ وغشیتھم الرحمۃ ونزلت علیھم السکینۃ

مگر گھیر لیتے ہیں انکو فرشتے اور ڈھانک لیتی ہے انکو رحمت اور اترتی ہے اوپر انکے سکینت

وذکرھم اللہ فیمن عندہ فی شرحہ حفتھم الملٰئکۃ بالتشدید ای یطوفون

اور یاد کرتا ہے انکو اللہ بیچ انکے کہ نزدیک اسکے ہیں بیچ شرح مشارق کے ہے ساتھ تشدید کے ای یطوفون

لھم ویدورون حولھم للتبرک والرغبۃ فیما عندھم وغشیتھم

یعنی واسطے انکے اور پھرتے ہیں گرد انکے واسطے برکت لینے کے اور رغبت کے بیچ اس چیز کے کہ نزدیک انکے ہے اور

اَیْ تَغْشٰہُمْ وَتَشْمَلُہُمُ السَّکِیْنَةُ الطُّمَانِیْنَةُ مِنَ اللّٰہِ [illegible]

ڈھانک لیتی ہے انکو اور جمع کر لیتی ہے انکو سکینت یعنی چین ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے

قَوْلُہٗ وَذَکَرَہُمْ فِیْمَنْ عِنْدَہٗ یَعْنِیْ مَلٰئِکَةً وَتَخْصِیْصُ [illegible]

فرمانا اسکا یاد کرتا ہے انکو بیچ انکے جو نزدیک اوسکے ہیں یعنی فرشتے اور یاد کرنا اللہ تعالیٰ کا

تَعَالٰی عَبْدَہٗ ذِکْرَہٗ بِحُصُوْلِ ذِکْرِہٖ وَذِکْرُہٗ اللّٰہُ ذِکْرٌ یُفْکِرُ وَنُکْتَةٌ [illegible]

[illegible] یاد کرنا ہے [illegible] اللہ کو [illegible] ذکر کرنا ساتھ [illegible]

فِیْہِ الْاَوَّلُ تَحْقِیْقُ الْمَطْلُوْبِ وَالثَّانِیْ شُہُوْدُ الْقَلْبِ [illegible]

[illegible] مطلوب [illegible] سرات بدہ دل کا

اَلْحَدِیْثُ یَتَضَمَّنُ التَّرْغِیْبَ فِیْ ذِکْرِ اللّٰہِ الَّذِیْ ذَکَرَہٗ بِمَا [illegible]

حدیث [illegible] متضمن ہے رغبت دینے کو بیچ ذکر اللہ کے جو کہ ذکر اوسکا [illegible]

الْقَلْبَ وَیُثْبِتُ الْحُبَّ رَزَقَنَا اللّٰہُ الْاِطْمِیْنَانَ اِلَیْہِ [illegible]

[illegible] والا محبت کو رزق دیوے ہمکو اللہ چین طرف اوس کے

الحاصل مشائخ [illegible] فرموده اند که در ذکر [illegible] مشغول شوند و برائے ذکر خدا بنشینند

ملائکه [illegible] گرد ایشان را فرشتگان برائے تعظیم و تبرک و در پوشد ایشان را

رحمت الہی یعنی رحمت بکمال از حضرت حق رسد و دل ذاکر را بنور ذکر [illegible] زنده

[illegible] و دل [illegible] بمنزله زمین است و رحمت حق سبحانه تعالیٰ بمنزله باران

است چون دل در رحمت حق سبحانه پوشیده شد زنده شد بحیات پاک و بکمال زندگی

[illegible] ذاکر در کمال رحمت [illegible] قَوْلُہٗ نَزَلَتْ

عَلَیْہِمُ السَّکِیْنَةُ فرمانا اوسکا اوتری اوپر

[illegible] آنکه [illegible] خطرات [illegible] وساوس شیطانی [illegible] ذاکر

خالی گردد و به معیت ذوق و شوق مخصوص و محظوظ گردد و قیل السکینة

ملک یسکن قلب المؤمن و یؤمنه الی الخیر و یأمره به و یدله

اور کہا گیا کہ سکینت ایک فرشتہ ہے آرام دیتا ہے دل مومن کو اور پہنچاتا ہے اسکو طرف نیکی کے اور حکم کرتا ہے اسکو اور بتاتا

دستگیری ... هو الله ... عند ... حق تعالی ایشان را بفضل و کرم اکرام کند

اونکا یاد کرنا ساتھ ... [illegible]

و در مقربان درگاه خویش یاد نماید و نیز چون مومنان در ذکر حق سبحانه و تعالی به تسبیح و تحمید و تکبیر

بجماعت می نشینند بدلیل آنکه در شرح شارق مسطور است که ... از فرشتگان ... [illegible]

جبرئیل علیه السلام بیامد حضرت مصطفی صلی الله علیه وسلم را خبر کرد که حضرت ... [illegible]

حق تعالی بر این جماعت با فرشتگان مباهات میکند حضرت مصطفی علیه السلام ... [illegible]

بر ایشان ... آمد تا از حال ... که کدام عمل ... این کرامت گشته اند ...

... بیشتر ... شما را این جا ... گفتند

جلسنا نذکر الله و نحمده علی ما هدانا للاسلام و من به علینا

[illegible]

حضرت مصطفی علیه السلام ... [illegible]

... صلی الله علیه وسلم ... انی لم استحلفکم

تهمة لکم و لکن اتانی جبرئیل فاخبرنی ان الله تعالی یباهی بکم الملائکة قال

[illegible]

... علی حلقة من اصحابه فقال ما اجلسکم

... پس فرمایا کس چیز نے ...

قالوا جلسنا نذکر الله ...

[illegible]

وَنَحْمَدُهُ عَلَىٰ مَا هَدَانَا لِلْإِسْلَامِ وَمَنَّ بِهِ عَلَيْنَا قَالَ آللّٰهِ مَا أَجْلَسَكُمْ

اور حمد کرتے ہیں اوپر اسکے کہ راہ دکھائی ہمکو واسطے اسلام کے اور احسان کیا ساتھ اسکے اوپر ہمارے فرمایا

إِلَّا ذٰلِكَ قَالُوا وَاللّٰهِ مَا أَجْلَسَنَا إِلَّا ذٰلِكَ

قسم اللہ کی نہیں بٹھایا تمکو مگر واسطے اسکے کہا انہوں نے قسم اللہ کی نہیں بٹھایا ہمکو مگر واسطے اسکے ۔

[illegible] روایت کرد ابن عمر رضی اللہ عنہ که نشسته بودیم

رسول صلی اللہ علیہ وسلم در مسجد [illegible] با جماعت کس با او نشسته بود [illegible]

رسول علیہ السلام ناگاه برخاست و بیرون رفت گفت ابن عمر رضی اللہ عنہ

که این رفتن او برما سخت گران آمد

فَشَقَّ عَلَيْنَا مَشَقَّةً شَدِيدَةً [illegible]

پس دشوار ہوا اوپر ہمارے دشواری سخت اور گمان کیا ہمنے کہ تحقیق ایذا دی ہمنے آنکو کلام مین

یعنی گمان بردیم شاید که رسول علیہ السلام از ما رنجیده و یا چیزی شنیده

که ناپسندیده داشت [illegible] که رسول علیہ السلام [illegible]

پس [illegible] علیہ السلام [illegible]

فَقُلْنَا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ [illegible] مَا [illegible] آذَاكَ

پس کہا ہمنے یا نبی [illegible] قربان تمہارے شاید کہ [illegible] ایذا دی

فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَا وَلٰكِنِّي [illegible]

پس فرمایا [illegible]

مِنْ أَبْوَابِ السَّمَاءِ فَأَقْبَلْتُ [illegible]

[illegible] آسمان [illegible] اور گمان کیا [illegible]

[illegible]

پر ہو جبہ پہاڑ پس اتری ہی رحمت طرف اس قوم کے اور رو کہ ذکر کر رہے تھے اللہ کا پس ملبد گیا ہی اور بیٹھ گیا

مَعَهُمْ حَتّٰى وَقَعَتْ تِلْكَ عَلَيْهِمْ یعنی رسول علیہ والہ السلام فرمود

سایہ انکے یہاں تک کہ واقع ہوئی مجھ پہ اور آن پر

پیدا نیست کہ گمان بردہ بید بلکہ حقیقت من آنچہ دیدیم کہ ابر بشتافت از آسمان و رحمت

نازل شد منکر رسول چند ایم گمان بردیم کہ تحقیق آن رحمت بر شما واقع خواہد

پس پر پہ کہ قومی کہ ایشان در ذکر خدا بودند پس من نزول آن رحمت را پیش رفتم

و بالن قدم نشستم تا بہ او بر آن قوم فرو آمد پس از این حدیث دلالت میکند بر کمال اہل

ذکر در حلقہ ذکر و دریں تحریص تمام است بر حاضر شدن در حلقہ ذکر و تحسین

رغبت نمودن و راجع جبرئیل بطریق مبالغہ چنانکہ رسول علیہ السلام از مجلس خود برخاست

و در حلقہ ذاکران رفتہ در رحمت با ایشان شریک شدہ بیاسیلہ کہ حضرت اور آنجا دید

اللہ علیہ وسلم پس بر حکم این سنت مومن باید کہ در حاضر آمدن در حلقہ ذکر مسابقت

مبادرت نماید کہ تو یا چیزے قسمت نشود و اگر رحمت حاضر شود چہ باید

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ مَعْنَاهُ فَامْضُوا اِلٰى ذِكْرِ

فرمایا اللہ تعالی نے پس شتابی کرو طرف یاد اللہ کے معنے اسکے پس چلے جاؤ طرف ذکر

اللّٰهِ وَمِثَالُهُ قَوْلُهُ تَعَالٰى فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ یعنی المشی

اللہ کے مثال اسکے فرمانا اللہ تعالی کا پس جب پہنچا ساتھ اسکے سعی یعنی قادر ہوا چلنے کے ساتھ

وَهٰكَذَا فِي قِرَاءَةِ ابْنِ مَسْعُودٍ فَامْضُوا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ

اور ایسے ہی قرارت ابن مسعود کے فامضوا الی ذکر اللہ ہے یعنی پس چلے جاؤ طرف ذکر اللہ کے اور تھا عبد اللہ

يَقُولُ لَوْ عَلِمْتُ اَنَّهَا فَاسْعَوْا لَسَعَيْتُ حَتّٰى يَسْقُطَ رِدَائِيْ وغیرہ

کہتے تھے اگر جانتا میں یہ کہ وہ لفظ فاسعوا ہے البتہ شتابی کرتا میں یہاں تک کہ گر پڑتی چادر میری

فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ سَعْیًا ۔ فَامْشُوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ

پس شتابی کرو طرف یاد کی معنی اُسکے پس چلو طرف ذکر خدا کے

بِاَرْجُلِکُمْ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ بِقُلُوْبِکُمْ

ساتھ پاؤں اپنے کے پس شتابی کرو طرف ذکر خدا کے ساتھ دلوں اپنے کے

پس از سعی سعی باطن مراد ست اما در مشی سرعت چندان شرط نیست بلکہ ممنوع ست خواہ در نماز یا جمعہ یا در ذکر و مشارق مسطور ست ۔

قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اِذَا سَمِعْتُمُ الْاِقَامَةَ فَامْشُوْا

فرمایا ابوہریرہ نے راضی ہوا اللہ تعالیٰ اس سے جب سنو تم اقامت نماز کو پس چلو

اِلَى الصَّلٰوةِ وَعَلَيْكُمْ بِالسَّكِيْنَةِ وَالْوَقَارِ وَلَا تُسْرِعُوْا فَمَا اَدْرَكْتُمْ

طرف نماز کے اور لازم پکڑو آرام اور وقار اور مت جلدی کرو پس جو پاؤ تم

فَصَلُّوْا وَمَا فَاتَكُمْ فَاَتِمُّوْا ۔ اما سعی باطن آنست کہ دل در نیت عملے وکار

پس نماز پڑھو اور جو فوت ہو تم سے پس پورا کرلو ۔

ہمراہ باشد تا اگر بعذرے در ظاہر عمل تقصیر افتد بدان سعی باطن کہ حسن نیت ست ثواب یابد کما قال علیہ وآلہ السلام اِنَّ اَقْوَامًا خَلْفَنَا بِالْمَدِيْنَةِ

جب فرمایا حضرت نے اوپر اور آل پر سلام تحقیق قوم پیچھے ہی ہمارے مدینہ میں

مَا سَلَكْنَا شِعْبًا وَلَا وَادِيًا اِلَّا وَهُمْ مَعَنَا حَبَسَهُمُ الْعُذْرُ

نہیں چلے ہم بیچ درہ پہاڑ کے اور نہ جنگل میں مگر اور وہ ہمارے ساتھ ہیں روکا انکو عذر نے

پس چونکہ یار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایشان با مانند پس شریک شوند در ثواب

حَبَسَهُمُ الْعُذْرُ فَشَرِكُوْنَا بِحُسْنِ النِّيَّةِ ۔

روکا اُن کو عذر نے پس شریک ہو ہمارے ساتھ نیک نیت کے ۔

و در خزانه جلالی مسطور ست جماعتی که ذکر گویند اگر بحلقه بایستند و ذکر بگویند جائز ست و پسندیده بود و سنت ست اما جماعه که در حلقه پیران با منقول ست در کثرت ذکر و شدت ضرب بحد و نافع ست ولیکن ایستاده گفتن نیز و دستے وارد است اما عمل مشائخ بدین سنت در ینوقت خبر ست الا که عامه مومنان در شبهای ماه رمضان بعد تراویح در مساجد ذکر ایستاده میگویند و نیز مسطور ست۔

قَالَ النَّبِيُّ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ السَّلَامُ اِذَا مَرَرْتُمْ بِرِيَاضِ الْجَنَّةِ

فرمایا پیغمبر نے اُن پر اور اُنکی آل پر سلام جب گذرو تم بیچ باغ بہشت کے

فَارْتَعُوْا قَالُوْا وَمَا رِيَاضُ الْجَنَّةِ قَالَ حَلْقَةُ الذَّاكِرِيْنَ

پس چرو تم کہا صحابہ نے کیا ہے باغ بہشت کا فرمایا حلقہ ذکر کرنے والوں کے

و نیز در خزانه جلالی مسطور ست که یک حدیث دیگر در تقدیق حلقه ذکر و نشستن پسندیده مینماید قَالَ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ السَّلَامُ اِنَّ لِلّٰهِ سَيَّارَةً مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ

فرمایا آن پر اور اُنکی آل پر سلام تحقیق واسطے اللہ کے سیر کرنے والے ہیں فرشتوں سے

اِذَا مَرُّوْا بِحَلْقَةِ الذَّاكِرِيْنَ قَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ اُقْعُدُوْا فَاِذَا دَعَا

جب گذرتے ہیں بیچ حلقہ ذکر کرنیوالوں کے کہتے ہیں بعض اُنکے واسطے بعض کے بیٹھو پس جب دعا کرتا

الْقَوْمُ اَمَّنُوْا عَلٰى دُعَائِهِمْ فَاِذَا صَلَّوْا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّوْا مَعَهُمْ حَتّٰى

قوم آمین کہتے اوپر دعا اُنکی کے پس جب درود بھیجتے اوپر پیغمبر کے درود بھیجتے ساتھ اُنکے یہانتک

يَتَفَرَّقُوْا ثُمَّ يَقُوْلُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ طُوْبٰى لِهٰٓؤُلَاۤءِ وَيَرْجِعُوْنَ مَغْفُوْرًا لَّهُمْ

کہ فارغ ہو کر پھر کہتے ہیں بعض اُنکے واسطے بعض کے خوشی ہو جیو واسطے انکے اور پھرتے ہیں حالانکہ مغفرت کی گئی ہے واسطے انکے

و نیز مسطور ست که شیخ الاسلام امین الدین گازرونی رحمة الله تعالی در رساله خود نبشته ست هر کس که ذکر میگوید اگر ایستاده اختیار کند که ذکر نشسته بنا فضل ترست

و نیز مسطور است که خواجه [illegible] در کتاب [illegible] آورده [illegible] کرد داود و میفا [illegible] علیهم السلام
هر [illegible] و [illegible] است که و ذکر [illegible] میکرد و آن [illegible] گروهی [illegible]
و [illegible] ابراهیم علیه السلام از [illegible] و دست و گفت الهی [illegible] از بندگان خود پیش
این فرستاده تا [illegible] ذکر او گویند و من با ایشان ذکر تو گویم [illegible] سبحانه تعالی
[illegible] از غیب فرستاد و [illegible] او ذکر [illegible] و ابراهیم علیه السلام با ایشان ذکر
[illegible] میگفت و آورده اند که [illegible] و سلام [illegible] علیه [illegible]
خود میگریست بعد از بشارت با عرش باز در گریستی فرمان آمد که [illegible]
گریستن چیست [illegible] آدم و صلوات الله علیه گفت الهی آن جماعت که گرد عرش [illegible]
[illegible] میکردند [illegible] با [illegible] از نظر من غایب شدند و ایشان [illegible]
اندازه [illegible] این [illegible] گرد عرش [illegible] و [illegible]
گرفته [illegible] ایشان [illegible] چون [illegible] از پیش
چشم آدم علیه السلام [illegible] نظر او از ایشان [illegible] و آنگاه [illegible]

فصل [illegible] در بیان طریق [illegible] ذکر [illegible]

باید دانست که طریق [illegible] این است [illegible] آن [illegible]
[illegible] وقت [illegible] نماز [illegible] ذکر [illegible] گوید و [illegible] کرده
[illegible] و [illegible] الذین فی [illegible] قال الله تعالی
[illegible]
[illegible] بالغداة والعشی [illegible] وجهه [illegible]
[illegible]
[illegible] الله [illegible]

صبح اور شام — بکرۃ سے مراد شروع دن اور اصیلا آخر دن ہے اور خاص کر کے

النہار وتمسوا بالذکر لان ملٰئکۃ اللیل والنہار یجتمعون فیہما

دونوں وقت ساتھ ذکر کے واسطے اسکے کہ فرشتے رات کے اور دن کے اکٹھے ہوتے ہیں صبح اسکے

اما چون خواہند کہ بسیار شمار ضرب ذکر گویند طریق آن است کہ بجلسہ مذکور صبح نشستہ

وابتدا از ذکر نفی و اثبات کنند و بسیار ضرب چندان گویند کہ نفی خطرات غیر حق

حاصل آید بعد ازان بدو ضرب گویند تا آنکہ غیر حق سبحانہ و تعالیٰ را در دل جا نماند

التوجہ الی اللہ والاعراض عما سوی اللہ

معنی لا الٰہ الا اللہ کے پھیرنا اور معنی پھیرنا اس چیز سے کہ سوائے اللہ کے ہے —

تا ہم بکمال رسد بعد ازان بذکر اسم ذات گویند و بسیار گویند تا آنکہ حرارت ان

باقی ماند و ہیچ طوفانہا را از دل دور گرداند و طریق ذکر صبح نماند بامداوان

کہ بجلسہ مذکور نشیند و آغاز کند سبحان اللہ کنند و سی و سہ کرت یا

دیگر شمار بگوید بعد ازان الحمد للہ سی و سہ کرت بعد ازان لا الٰہ الا اللہ

بسیار ضرب بعد ازان اللہ اکبر اگرچہ در حدیث آمدہ است لا یضرک بایہن بدأت

وانا سبحم در حدیث بہمین ترتیب ذکر شدہ است و محل ذاکران ہمہ

واگر ترتیب نگوید ہیچ در فضل ذکر نقصان نبود و در اجر ہیچ زیان ندارد اما رعایت

ترتیب را امر مستحسن شمارد و در مشارق مسطور است —

حدیث ... رضی اللہ عنہ احب الکلام الی اللہ ان

... بہتر کلام اللہ کے نزدیک ...

سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر لا یضرک

سبحان اللہ ... اور لا الٰہ الا اللہ اور اللہ اکبر ... بایہن بدأت

بِأَيِّهِنَّ بَدَأْتَ فِي تَسْبِيحِهِ مَعَ هٰذِهِ الْكَلِمَاتِ أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ

جونسا انہیں پہلے پڑہو تو اسکے بیان میں ساتھ ان کلمون کے پیارا تر اللہ کی طرف

أَنَّهُ أُرِيدَ زِيَادَةُ فَضْلِهَا الْحَدِيثُ يَتَضَمَّنُ التَّرْغِيبَ فِي

جو فرمایا ہی یہ ہے کہ ارادہ کیا گیا ہو زیادتی بزرگی ان کلمون کی حدیث شامل ہے رغبت دینے

الْمُوَاظَبَةِ عَلٰى كَلِمَةِ التَّسْبِيحِ الَّتِي خَفِيفَةٌ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيلَةٌ فِي الْمِيزَانِ

مین ہمیشگی کے اوپر کلمہ تسبیح کے جو ہلکا ہے اوپر زبان کے بھاری ہو ترازو مین ـ

پس چون ہر یکے ازین اذکار سی سہ کرت بگوید بعد آن شغل باطن را بجهر کشد

دم تا مقدی بہر گردد و بعدہ اسم ذات بگوید و بسیار بگوید چنانکہ ہر تار موبرتن

زبان گردد و شما تسبیح نیز از رسول علیہ و آلہ السلام منقولست کہ رسول علیہ و آلہ

السلام مر فاطمہ را رضی اللہ عنہا چنین فرمودہ ست و مشارق مسطور ست ..

قَالَ عَلِيٌّ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهُ أَلَا أُخْبِرُكَ مَا هُوَ خَيْرٌ لَكَ مِنْهُ

فرمایا علی نے بزرگ کی اللہ نے انکی ذات کیا نہ خبر دون تجکو کہ کیا چیز کہ وہ بہتر ہے تجکو اس سے

تُسَبِّحِينَ اللّٰهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتَحْمَدِينَ اللّٰهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ

تسبیح کر اللہ کو تینتیس بار اور حمد کر اللہ کو تین اوپر تیس بار

وَتُكَبِّرِينَ اللّٰهَ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ قَالَ لِفَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا حِينَ سَأَلَتْ

اور بڑائی کر اللہ کو چونتیس بار کہا اسکو حضرت فاطمہ کو راضی ہے اللہ ان سے جب مانگا

خَادِمًا فِي شَرْحِهِ اخْتَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِابْنَتِهِ

بی بی صاحبہ نے حضرت سے خادم کام کیواسطے اسکی بیان مین کہ پسند کیا پیغمبر نے درود و سلام اوپر انکی آل کے

مَا اخْتَارَ لِنَفْسِهِ وَأَرْشَدَهَا إِلَى الْأَذْكَارِ وَقَالَ عَلَيْهِ وَآلِهِ السَّلَامُ

اپنی بیٹی کیواسطے جو پسند کیا اپنے واسطے اور ارشاد کیا انکو طرف راہ بہر زیادہ ذکر کے لئے اور فرمایا اوپر آپ اور انکی آل کے سلام

كَلِمَتَانِ خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ حَبِيبَتَانِ

دو کلمے ہیں کہ ہلکے ہیں زبان پر بھاری ہیں ترازو میں پیارے

إِلَى الرَّحْمٰنِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ

طرف رحمن کے وہ یہ ہیں پاک ہے اللہ اور پاکی کرتا ہوں ساتھ حمد اسکے پاک ہے اللہ بزرگ

اما از شمار مذکور کم نکند و ہر چند بیشتر بگوید بہتر باشد و در خزانہ جلالی آوردہ است

قَالَ عَلَيْهِ وَآلِهِ السَّلَامُ مَنْ سَبَّحَ اللّٰهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً

فرمایا حضرت نے اوپر ان کے اور انکی آل پر سلام جو تسبیح کرے اللہ کو سو مرتبہ صبح کو یعنی سبحان اللہ کہے

بِالْعَشِيِّ كَانَ كَمَنْ حَجَّ مِائَةَ حَجَّةٍ وَمَنْ حَمِدَ اللّٰهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ

اور سو بار شام کو ہو ثواب مانند اسکے جو کیا سو حج اور جو حمد کرے اللہ کی سو بار صبح کو

وَمِائَةً بِالْعَشِيِّ كَانَ كَمَنْ حَمَلَ مِائَةَ فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَمَنْ

اور سو بار شام کو یعنی الحمد للہ کہے ہوگا مانند اسکے سوار کر دی سو اونٹ اللہ کی راہ میں اور

هَلَّلَ اللّٰهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعَشِيِّ كَانَ كَمَنْ أَعْتَقَ

جسنے لا الہ الا اللہ کہا سو مرتبہ صبح کو اور سو مرتبہ شام کو ہوگا مانند اسکے کہ آزاد کیا

مِائَةَ رَقَبَةٍ مِنْ وُلْدِ إِسْمٰعِيلَ وَمَنْ كَبَّرَ اللّٰهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ

سو بردے اولاد حضرت اسمٰعیل سے اور جسنے اللہ اکبر کہا سو مرتبہ صبح کو

وَمِائَةً بِالْعَشِيِّ لَمْ يَأْتِ فِي ذٰلِكَ الْيَوْمِ أَحَدٌ بِأَفْضَلَ مِمَّا أَتَى إِلَّا

اور سو مرتبہ شام کو نہیں آویگا بیچ اس دن کے کوئی افضل اس چیز سے کہ آیا مگر

مَنْ قَالَ أَوْ زَادَ عَلٰى مَا قَالَ ودر مشارق مسطور است قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

جسنے کہا یہ کلمہ یا زیادہ کہا اوپر اسکے کہ کہا حضرت نے اوپر انکے سلام

لَأَنْ أَقُولَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ

البتہ اگر لیویں سبحان اللہ اور الحمد للہ اور لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر

اَحَبُّ اِلَیَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَیْہِ الشَّمْسُ رواہ مسلم درشرح آور دہ است

بہتر ہے میری طرف اس چیز سے طلوع ہوا آفتاب اوپر اسکے سورج

قَالَ بَعْضُ الْمُحَقِّقِیْنَ التَّسْبِیْحُ تَبْعِیْدُ اللّٰہِ مِنَ السُّوْءِ وَاِنَّمَا

کہا بعض محققوں نے تسبیح کے معنے دور کرنا ذات پاک اللہ کا برائی سے اور سوائے اسکے نہیں

یَکُوْنُ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِمَّا سِوَی اللّٰہِ لِاشْتِمَالِ ہٰذِہٖ الْکَلِمٰتِ

ہوتی ہے محبوب تر زیادہ اسکی طرف اس چیز سے کہ سوائے اللہ کے ہو واسطے شامل ہونے اسکے اوپر

الْمَعْنَی الْعَظِیْمِ نیز درمشارق مسطور است عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

معنے بزرگ کے

حضرت ابی ذر رضی اللہ عنہ سے

مَا اصْطَفَی اللّٰہُ لِمَلٰئِکَتِہٖ اَوْ لِعِبَادِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ

جو چیز کہ پسند کیا اللہ نے واسطے فرشتوں اپنے کے یا واسطے بندوں اپنے کے کہ سبحان اللہ و بحمدہ ہے

قَالَ سُئِلَ اَیُّ الْکَلَامِ اَفْضَلُ

کہا اسکو جب سوال کیا گیا کون سا کلام افضل ہے

یعنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ السلام بہترین کلام آن است کہ برگزیدہ است خدای تعالیٰ

آنرا برای فرشتگان خود یا برای بندگان خود این کلمہ را و آن کلام این است

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ فرمود این حدیث آنزمان کہ پرسیدہ شد کہ کلام

کدام بہتر و بزرگ تر است و درشرح مشارق از مصابیح آوردہ است قال علیہ وآلہ السلام

اَفْضَلُ الْکَلَامِ اَرْبَعٌ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ

افضل کلام چار ہیں کلمہ سبحان اللہ اور الحمد للہ اور لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر

اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَقَالَ عَلَیْہِ وَآلِہِ السَّلَامُ اَحَبُّ الْکَلَامِ اِلَی اللّٰہِ

اور فرمایا اوپر اوسکے اور آنکی آل کے سلام پیارا زیادہ کلام اللہ کی طرف

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ و در مشارق سطورست مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ

کلمہ سبحان اللہ وبحمدہ ہے جسنے کہا جب صبح ہو

وَحِيْنَ يُمْسِيْ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ مِائَةَ مَرَّةٍ لَمْ يَأْتِ اَحَدٌ يَوْمَ

اور جب شام ہو سبحان اللہ وبحمدہ سو مرتبہ نہ آویگا کوئی دن

الْقِيَامَةِ بِاَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ اِلَّا اَحَدٌ قَالَ مِثْلَ مَا قَالَ اَوْ زَادَ عَلَيْهِ

قیامت کے ساتھ افضل اس چیز کے کہ لایا مگر ایک کوئی کہ کہا مانند اوس چیز کے کہ کہا یا زیادہ کیا اوپر

وَفِيْ شَرْحِهٖ قَالَ الْمُطَرِّزِيُّ سُبْحَانَ عَلَمُ التَّسْبِيْحِ لَا يَنْصَرِفُ

اوسکے اور بیچ شرح اوسکے کی کہا مطرزی نے کلمہ سبحان علم تسبیح کا ہے نہیں منصرف ہوتا

مَنْصُوْبٌ عَلَى الْمَصْدَرِ وَقَوْلُهٗ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ مَعْنَاهُ سَبَّحْتُهٗ

نصب کیا گیا اوپر مصدر کے اور قول اونکا سبحان اللہ وبحمدہ معنی اوسکے تسبیح کی میں نے

بِجَمِيْعِ اٰلَائِهٖ وَبِحَمْدِهٖ سَبَّحْتُهٗ وَقِيْلَ مَعْنَاهُ سَبَّحْتُهٗ بِحَمْدِهٖ

اسکے ساتھ تمام نعمتوں کے اور ساتھ حمد اوسکی کے تسبیح کی میں نے اور کہا گیا معنی اوسکی تسبیح کی میں نے اوسکی

كَاَنَّهٗ يَذْهَبُ اِلٰى اَنَّ الْوَاوَ صِلَةٌ اَلْحَدِيْثُ مُحَرِّضٌ الْاِنْسَانَ

ساتھ حمد اوسکی کے گویا کہ وہ جاتا ہے طرف اوسکے کہ واو صلہ کا ہے حدیث رغبت دلاتی ہے آدمی کو

عَلَى التَّسْبِيْحِ عِنْدَ هٰذَيْنِ الْوَقْتَيْنِ لِمَا اَنَّ ذِكْرَ اللّٰهِ تَعَالٰى فِيْهِمَا

اوپر تسبیح کے نزدیک ان دو وقتوں کیواسطے اسکے کہ ذکر اللہ تعالے کا ان دو وقتوں میں

اَفْضَلُ لِفَضْلِهِمَا عَلٰى سَائِرِ الْاَوْقَاتِ و در مدارک سطورست قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى

افضل ہو واسطے بزرگی اونکی کے اوپر تمام وقتوں کے فرمایا اللہ تعالیٰ نے

اُذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا وَّسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا

سے یاد کر اللہ کو یاد کرنا بہت اور تسبیح کرو اسکی صبح اور شام

وَالْفِعْلَانِ فِي اُذْكُرُوا اللّٰهَ وَسَبِّحُوهُ وُجِّهَا اِلَى الذِّكْرِ

اور دونو فعل اسے یاد کرو اللہ کو اور تسبیح کرو اسکی متوجہ کیے گئے طرف صبح

وَالْاَصِيْلِ كَقَوْلِكَ صُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالتَّسْبِيْحُ مِنْ جُمْلَةِ الذِّكْرِ

اور شام کے جیسا کہنا تیرا روزہ رکھ دن جمعہ کے اور تسبیح تمام ذکر سے ہے

وَاِنَّمَا اخْتُصَّ مِنْ بَيْنِ اَنْوَاعِهِ اخْتِصَاصَ جِبْرِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ

اور سوا اسکے نہیں خاص کیا درمیان قسموں اسکے کے مثل خاص ہونے جبرئیل اور میکائیل کے

عَلَيْهِمَا السَّلَامُ مِنْ بَيْنِ الْمَلٰٓئِكَةِ اِبَانَةً لِفَضْلِهِ عَلٰى سَائِرِ الْاَذْكَارِ

اوپر اونکے سلام درمیان فرشتوں کے سے واسطے جدا کرنے بزرگی تسبیح کی اوپر تمام ذکروں

لِاَنَّ مَعْنَاهُ تَنْزِيْهُ ذَاتِهِ عَمَّا لَا يَجُوْزُ عَلَيْهِ مِنَ الصِّفَاتِ

کے واسطے اسکے کہ معنے اوسکے ستھرائی بیان کرنا اسکے ذات کا اوس چیز سے نہیں کہ جایز اوپر اوسکے

ونیز سطور ست يُكَرِّرُ كَثِيْرًا اَثْنُوْا عَلَيْهِ بِضُرُوْبِ الثَّنَاءِ وَاَكْثِرُوْا ذٰلِكَ

صفات سے ـ یاد کرنا بہت ستایش کرو اوپر اوسکے ساتھ طرح بہ طرح تعریف کے اور زیادہ کرو اوس سے

نقل است کہ رسول علیہ و آلہ السلام فرمود مر یاران را کہ بگیرید برای خود سپر گفتند

ازبرای دشمنان فرمود نے ازبرای آتش دوزخ گفتند سپر آتش دوزخ چیست

گفت سبحان اللہ والحمد للہ الی آخرہ و ہرکہ بگوید بعد از فریضہ سے و سہ کرت

سبحان اللہ سی و سہ کرت الحمد للہ سی و چہار کرت اللہ اکبر ہرگز خوار نگردد و بے قدر

نشود از بے قدری و فرومایگی دنیا و آخرت ایمن باشد در مشارق بسند طویل

مِنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ مُعَقِّبَاتٌ لَا يَخِيْبُ قَائِلُهُنَّ اَوْ فَاعِلُهُنَّ دُبُرَ كُلِّ

کعب بیٹے عجرہ سے پیچھے آنیوالے ہیں نہیں محروم ہوتا ذکر کرنیوالا اوسکا یا ذکر کرنیوالا اوسکا پیچھے ہر

صلوٰۃ ثلٰث و ثلٰثون تسبیحۃ و ثلٰث و ثلٰثون تحمیدۃ و اربع

ایک نماز کے تینتیس ۳۳ بار سبحان اللہ اور تینتیس ۳۳ بار الحمد للہ اور

و ثلٰثون تکبیرۃ و در شرح گفتہ است رسول علیہ و آلہ السلام خبر داد کہ

اور چونتیس ۳۴ بار اللہ اکبر

قال این اذکار را فاضل آن خائب نگردد و خاب الرجل یخیب خیبۃ

بیمراد ہوا مرد بے مراد ہوتا ہے بے مراد ہونے کو خیبہ نہ پہنچا اوسکو کہ طلب کیا

ای الکمتمنی ما طلب و آنکہ معقبات نام کردہ از آنکہ این کلمات باز گیرند

مرۃ بعد مرۃ فی کل صلوٰۃ و کل من عمل عملًا مرۃ

ایک مرتبہ پیچھے ایک مرتبہ کے بیچ ہر ایک نماز کے اور جس شخص نے عمل کیا عمل کرنا ایک بار

ثم عاد الیہ فقد عقب فلن اذکار اتکلف اعقاب الصلوٰۃ

پھر دوبارا اوسکو پس تحقیق ایک کے پیچھے ایک ادا کیا پس یہ ذکرین جانشین ہوئی پیچھے نماز کے

و رسول علیہ و آلہ السلام فرمود ہر کہ صد کرت بگوید سبحٰن اللہ الی آخرہ

جزای آزاد کردن دہ بردہ در راہ خدا تعالٰی یابد

قال علیہ و آلہ السلام من قال سبحٰن اللہ والحمد للہ مائۃ

کہا اوپر اوسکے سلام اور آل پر جسنے کہا کلمہ سبحان اللہ اور الحمد للہ سو ۱۰۰

مرۃ خیر لہ من عشر رقاب یعتقہا

مرتبہ بہتر ہے اوسکو دس بردہ سے کہ آزاد کرے اوسکو

یعنی آنکہ رسول علیہ السلام ہر صد کرت تسبیح ثواب آزادی دہ بردہ فرمودہ بہ

برحکم قیاس ہر دو وجہ متوجہ بشود یکے آنکہ اگر کسی دہ کرت تسبیح گوید ثواب

آزادی یک بردہ یابد یعنی ثواب یک بردہ بدہ کرت تسبیح گفتن و اگر نسبت

کرت گوید ثواب آزادی دو بردہ یا بد ہمچنین تا نود و صد و بیشتر وجہ دوم
آن ست شاید کہ ہمین عدد کامل شامل این اجر ست اگر ناقص ازان باشد و اجر
ازنقصان پذیرد و لیکن بہ نیوجہ باید کہ طالب اجر کامل صد کرت تمام بجا بیارد
مرتبہ گوید تا ثواب آزادی دہ بردہ یا بد و ذکر سابقہ گفتن از رسول علیہ و آلہ
والسلام آمدہ ست إِنَّهُ كَانَ يَجْهَرُ مَعَ الصَّحَابَةِ رِضْوَانُ اللهِ تَعَالَى
کیونکہ وہ تھے جہر کرتے صحابہ کے ساتھ راضی ہو اللہ تعالیٰ
عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ بِالْأَذْكَارِ وَالتَّهْلِيلِ وَالتَّسْبِيحِ بَعْدَ الصَّلوٰةِ
اونپر سب سے ساتھ ذکروں کے اور لا الہ الا اللہ کے اور سبحان اللہ کے پیچھے نماز کے
و نیز حق سبحانہ تعالیٰ فرمود کہ اگر یاد کند بندہ مرا در جی یاد کنم من کہ پروردگار اویم
اورا در جی بہتر ازان فَإِنْ ذَكَرَنِي فِي نَفْسِهِ ذَكَرْتُهُ فِي نَفْسِي
پس اگر یاد کرتا ہے مجکو اپنے جی مین یاد کرتا ہون اوسکو اپنے جی مین
وَإِنْ ذَكَرَنِي فِي مَلَاءٍ ذَكَرْتُهُ فِي مَلَاءٍ خَيْرٍ مِنْهُ
اور اگر یاد کرتا ہے مجکو بیچ جماعت کے یاد کرتا ہون اوسکو بیچ جماعت کے بہتر ہو اوس سے
و نیز از عبدالی آوردہ است قَالَ ثَوْبَانُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ لَمَّا نَزَلَ قَوْلُهُ
کہا ثوبان نے راضی ہوا اللہ اوس سے جب اوترا قول
تَعَالَى الَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ
اللہ تعالیٰ کا جو لوگ جمع کرتے ہیں سونا اور چاندی تھے ہم ساتھ پیغمبر خدا کے
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ فَقَالَ أَصْحَابُهُ
درود خدا کا اوپر اوسکے اور اوسکی آل پر اور سلام بیچ بعضے سفروں اوسکے کے پس کہا اوسکے یاروں نے
لَوْ عَلِمْنَا أَيُّ الْمَالِ خَيْرٌ فَنَتَّخِذَهُ فَقَالَ أَفْضَلُهُ لِسَانٌ ذَاكِرٌ

اگر جانتے ہم کون سا مال بہتر ہو تو ہم اسے اختیار کرتے ہم اوسکو پس فرمایا افضل مال زبان ذاکر ہے

وَقَلْبٌ شَاكِرٌ وَزَوْجَةٌ تُعِيْنُهُ عَلٰى اِيْمَانِهٖ وَ اَيْضًا سُئِلَ

اور دل شکر کرنیوالا ہے اور جورو کہ مدد کرے اوسکو اوپر ایمان اوسکے اور سوال کئے گئے

عَلَيْهِ وَ اٰلِهِ السَّلَامُ اَيُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ قَالَ اَنْ تُفَارِقَ الدُّنْيَا

حضرت اوپر انکے سلام اور اونکی آل کے کونسے عمل افضل عمل ہے فرمایا یہ کہ جدائی کرے تو دنیا سے

وَلِسَانُكَ رَطْبٌ مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى ذِكْرُ اللِّسَانِ الْكَامِلُ

اور زبان تیری تر ہووے یاد اللہ تعالے کی سے ذکر زبان کا جو کامل ہے

اَلذِّكْرُ الْجَهْرُ لِاَنَّ الْخَفِيَّ فِيْهِ شُبْهَةُ الْعَدَمِ وَ النَّفْسُ

ذکر ظاہر ہو اسواسطے کہ پوشیدہ ذکر اوس میں شبہہ نہ ہونیکا ہے اور نفس

تَسْتَيْقِظُ بِالذِّكْرِ الْجَهْرِ لِنُزُوْلِ الرَّحْمَةِ وَ اِذَا سَمِعَهُ مُؤْمِنٌ

بیدار ہوتا ہے ساتھ ذکر جہر کے واسطے اوترنے رحمت کے اور جب سنے اسکو مسلمان

اَخَرُّ وَجِلَ قَلْبُهُ كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ مَدْحِ الْمُؤْمِنِيْنَ

وہ سجدہ ڈر جاوے دل اوسکا جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نے بیچ تعریف مسلمانوں کے

اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَبِهٖ يَحْصُلُ اِزَالَةُ الْغَفْلَةِ

جب یاد کیا جاوے اللہ ڈر جاتے ہیں دل اونکے اور ساتھ اوسکے حاصل ہوتا ہے دور ہونا غفلت کا

عَنِ النَّفْسِ وَتَحْرِيْصُ النَّاسِ عَلٰى اَفْضَلِ الْعِبَادَاتِ وَهُوَ ذِكْرُ اللّٰهِ

نفس سے اور رغبت دلانا لوگوں کا اوپر افضل عبادات کے اور وہ یاد اللہ بڑی کے ہے

اَكْبَرُ وَ قَالَ عَلَيْهِ وَ اٰلِهِ السَّلَامُ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا يُؤْمِنُ

اور فرمایا پیغمبر نے درود اللہ کا اوپر اونکی اور اونکی آل کے سلام قسم ہے اوس اللہ کی کہ جان میری ہاتھ اوسکے

اَحَدُكُمْ حَتّٰى يُحِبَّ لِجَارِهٖ اَوْ لِاَخِيْهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهٖ

اور جیسے میں سلمان ہوتا ایک تم میں بیان تک کہ درست رکھو اسپر جیسا کہ سیدھی بات کی سیدھی راہ درست رکھتا ہی اپنی ذات کو سیدھی
واین ذکر گفتن آن بحلقہ معمول ست مر مبتدی را لیے صحبت مرشد کامل بہتر بود پس باید
که در دائره مرشد حاضر شود و با او گوید و سالها در متابعت و خدمت او باشد
تا صاحب استقامت گردد و اگر از خدمت مرشد پیش از وقت لطام در وقت شیر
خوارگی جدا شود هلاک گردد و از آمیزش محترز باشد و اگر از ذکر دائره بضرورت
مبتدی خواهد که تنها بگوید و اگر بفضل حق تعالی استقلال بکمال رسیده باشد دیگر
آنرا اگر تشریف کند و برای ذکر طلبد بهتر باشد اما این معنی را اجازت مرشد شرط است
که مرید را در ابتدا امر ذکر جهر نافع تر از خفی است و باید دانست که حاضر شدن در دائره ذکر
افضل است از عبادت هزار سال و در مفتاح الجنان آورده است که رسول صلی الله علیه وآله وسلم
مر ابوذر رضی الله عنه را فرمود نشستن تو ساعتی نزدیک حلقی که ذکر حق تعالی میگویند از عبادت
هزار سال بهتر است و مومن چون بنشینند نزدیک تو کی که ذکر خدا تعالی کنند بخشاید خدای
تعالی بر این مومن در اسی رحمت و تحیرا ان مگر آنکه حق تعالی همه را باهم و لیس ہتا وی ندا
کنند که غلام از سر گیرید بدرستیکه بیامرزیدیم همه گناهان شما را و دائره ذاکران هم
دائره کہ ہست این فضل وارد علی الخصوص در مجلس مرشد کامل حاضر آمدن از ظفر
امین بودلت و حاصلی کہ در حضور مرشد دست و ہد در خلوت نباشد سر اینقدر
پیش اہل صحبت ظاہر است و انوار صحبت در نظر ایشان مستور نیست و در مشارق
مسطور است مدین سلسلہ الاسید ی ترجمۃ اللہ تعالی

روایت ہو خلاد سیدی سے رحم کرے اوس کو اللہ تعالی

وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ اَنْ لَوْ تَدُوْمُوْنَ عَلٰی مَا تَکُوْنُوْنَ عِنْدِیْ اَوْلٰی

قسم ہی اللہ تعالی کی جو جان میری اوسکی ہاتھ میں ہو اگر ہمیشگی کرو تم اوپر اوس چیزکے کہ ہوتے ہو تم نزدیک میرے

الذكر لصافحتكم الملائكة على فرشكم وفي

بیچ ذکر کے البتہ مصافحہ کرین تم سے فرشتے اوپر بچھونوں تمہارے کے اور بیچ

طرقكم ولكن يا حنظلة ساعة وساعة ثلث مرار

راہون تمہارے کے ولیکن ای حنظلہ ایک دم اور ایک دم تین بار فرمایا

حنظلہ اسیدی رضی اللہ عنہ روایت کرد کہ روزے من و حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ
پیش رسول علیہ وآلہ السلام آمدیم و من گفتم کہ یا رسول اللہ حنظلہ اسیدی منافق شد
رسول علیہ وآلہ السلام فرمود از چہ سبب می گوئی گفتم یا رسول اللہ ما نزدیک
تو می باشیم و تو ما را از بہشت و دوزخ خبر میدہی چنانچہ کہ آنرا بچشم خود
می بینیم باز چون از مجلس تو بیرون می آئیم و با زن و فرزند اختلاط پیدا می شود
و بکسب کار و بار می افتد آنچہ فراموش می شود و بیشترے ازان از یاد میرود
رسول علیہ وآلہ السلام فرمود والذي نفسي بيده الحديث یعنی بار ربی
آن کہ سوگند بخدا اینکہ جان محمد در قبض و تصرف اوست اگر ہمیشہ باشید بر صفتے کہ
می باشید نزدیک من و ہمیشہ باشید در یاد خدا تعالی ہر آئینہ مصافحہ کنند با شما
فرشتگان بر بسترہائے شما و در راہہائے شما و لکن یا حنظلہ ساعتی در ذکر خدا باید
بود و ساعتی در اصلاح امور دنیاوی لفظ ساعتہ سہ کرت فرمود پس ازانچہ
حنظلہ اسیدی رضی اللہ تعالی عنہ پیش رسول علیہ وآلہ السلام التماس کرد معلوم می شود
کہ جمعیت بکمال خبر در حضرت پیر کامل و مرشد فاضل حاصل می آید و آنچہ رسول علیہ
وآلہ السلام در جواب او فرمود اشارت ست بر ضعف انسانی و موانع نفسانی
کہ در کار دین جد و اہتمام بدین طاقت ضعیف قیام نمودن دشوار ست و باید دانست کہ
فواید صحبت بسیار ست و با یکدیگر دوستی کردن خالصا لله عین کار ست و منتہا قوت

سبعة يظلهم الله تعالى في ظله يوم لا ظل إلا ظله إمام عادل

سات شخص ہیں سایہ دیگا انکو اللہ تعالےٰ اپنے سایہ میں اوس دن کہ نہیں سایہ مگر سایہ اوسکا امام عادل

وشاب نشأ في عبادة الله ورجل قلبه متعلق في المساجد ورجلان

اور جوان کہ پیدا ہوا ہے بیچ عبادت اللہ کے اور ایک مرد ہے کہ دل اوسکا مسجد میں لگا ہوا ہو اور دو مرد

تحابا في الله اجتمعا عليه وتفرقا عليه ورجل دعته امرأة

ہیں کہ دوستی کرتے ہیں راہ اللہ میں جب جمع ہوتے ہیں اوسی پر اور جدا ہوتے ہیں اوسی پر اور ایک مرد کہ بلایا اوسکو عورت

ذات منصب وجمال فقال إني أخاف الله ورجل تصدق

صاحب مرتبہ اور جمال نے پس کہا میں ڈرتا ہوں اللہ سے اور ایک مرد کہ صدقہ دیا کیا

بصدقة فأخفاها حتى لا تعلم شماله ما تنفق يمينه ورجل

ایک صدقہ پس چھپایا اوسکو یہانتک کہ نجانا بائیں اوسکا جو کچھ خرچ کیا داہنے اوسکے نے

ذكر الله خاليا ففاضت عيناه وفي شرحه قوله يظلهم

اور ایک مرد کہ یاد کیا اللہ کو خالی ہوکر پس بہیں آنکھیں اوسکی اور اوسکی شرح میں فرمانا اونکو سایہ دیگا انکو

الله في ظله أن يدخلهم في ظل رحمته ورعايته وقيل المراد

اللہ اپنے سایہ میں کہ داخل کرے سایہ رحمت اپنے کے اور رعایت اپنی کے اور کہا گیا مراد

به ظل العرش وهؤلاء الأصناف إنما خصهم الله تعالى

اس سے سایہ عرش کا اور یہ قسمیں سوائے اوسکے نہیں کہ خاص کیا اونکو اللہ تعالےٰ نے ساتھ

بهذه الكرامة لاختصاصهم بالأعمال الشاقة

ساتھ اس کرامت کے واسطے اختصاص اونکے کے ساتھ اعمالوں سخت کے

على النفس المخالفة للهوى بسبيل الاعاظيم وببيان فوائده

اوپر نفس کے برعکس خواہش کے

حاضر شد دیگر التفات بکونین نکرد ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ

یہ فضل خدا ہی دیتا ہے اس کو جس کو

وَ اللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ اولا بعادت تربیت رسیدند و بشرف بیعت

چاہتا ہے اور اللہ صاحب فضل بڑے کا ہے۔

و تلقین مشرف شدند و برکت خدمت و صحبت دریافتند سید السادات منبع السعادات

میران سید مسعود بن بندگی میران سید جلال الدین سرسلی ایشان در مکہ

بودند و رسول علیہ و آلہ السلام ایشان را در خواب فرمود و بدین دولت راہ نمودند

چون درین ولایت رسیدند بر حکم فرمان عالی شان صحبت داشتند در یافتند و میران

سید فرید ہم ازان فرقہ بودند در آغاز جوانی کار خیر او شدہ بود کہ در ارادت

درآمدند و از برکت تاثیر نظر قبول حضرت ایشان بمجرد درآمدن در حلقہ

درویشان جذبہ پیدا شد چنانکہ خبر از عالم و از خود نبود گاہ در ملامت

و گاہ در سلامت مے افتاد و از تاثیر صحبت این سید بسیار آنرا جذبہ پدید آمد

شیخ کھورہ بوسیلہ ایشان بخدمت رسید۔

شیخ احمد الاجو و مرید سید فرید بود حالتے خوب داشت اما آنکہ در

آغاز بشرف خدمت رسیدند و با ایشان صحبت داشتند۔

شیخ بہاؤ الدین قریشی و شیخ یوسف افغان ایشان پیش از ہمہ

یاران بخدمت پیوستند و ترک عجیب میسر شد سالہا آب کشتی و ہیزم کشی کردند

بصفت پیوند ایشان داشتند اما ذکر سادات را از راہ تبرک و التفات ہم داخل شدہ

و شیخ فرید شیخزادہ فرزند مخدوم شیخ فرید الحق و الشرع و الدین بودند

بسیار خدمتہا بشعار عجیب آوردہ۔

و شیخ چھجن کولوے

و سید عبد الکریم و میان تاج خان سنبهلی ایشان در یکوقت متفق
میکردند و شیخ یوسف نیز مرید عجب صاحب بود از بسیاران نعمت داشته
و بخدمت پیوسته و برکت تربیت یافته و بخدمت شیخ المشائخ شیخ
عبد الرزاق میرٹهی

و شیخ نصرت نانگی نیز از میرٹه بود و شیخ عبد الرزاق عجب مستی داشته
علم و جاه و شیخزادگی گذاشته و جوانی خود را ابله کرده مشقتهای بسیار ظاهری و باطنی در
مستی و هوشیاری بجا آورده با آنکه تنی ضعیف و طبعی لطیف داشته رنجهای بسیار
ظاهری در بدایت کشید و بیشتر این بیت در آنحال بر زبان آورد

عشق شاه هست و دلم تخت ولایت بدنم + گر نه فرمانش ببرم لایق گردن زدنم

گرفته در جونپور همراه حضرت پیر دستگیر رسیده و از حضرت سید جهان شفقت
بسیار بود هم در خدمت برحمت حق پیوستند در خندیدن جان پاک آواز کالبد بیرون رفته

و شیخ بایزید میرٹهی باخلاص تمام و صدق وافر بخدمت رسیده و نعمت
[illegible] و تلقین یافته علم بکمال و شغل بالله بحال در صدق چون صدیق اکبر
در [illegible] بمسند تحقیق برتر

شیخ خواجه افغان بشرف ارادت رسیده عجب حالی پیدا شد
و [illegible] عجب دست داد و از خدمت و صحبت بهره مند شده و انواع خدمت بجا
[illegible] و [illegible] خلافت خاص تشریف یافته

[illegible] مولف این رساله شیخ الله [illegible] بن شیخ بدهن [illegible] از [illegible]
[illegible] حضرت شیخ المشائخ شیخ عبد الرزاق میرٹهی [illegible]

رَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللهِ اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ

دو مرد محبت کرتے ہیں بیچ اللہ کے جمع ہوئے اوپر اوسکے اور جدا بھی ہوئے اوپر اوسکے

مسطور است کہ حق سبحانہ و تعالے مر پیغامبر علیہ و آلہ السلام را گفت

وَجَبَتْ مَحَبَّتِي لِلْمُتَحَابِّينَ فِي اللهِ ۔ در اداب المریدین مسطور است قال

واجب ہوئی محبت میری واسطے محبت کرنیوالوں کے بیچ راہ اللہ کے

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ اِنَّ اللهَ يَقُولُ حَقَّتْ مَحَبَّتِي لِلْمُتَحَابِّينَ فِيَّ

درود اللہ اوپر اوسکے اور آل انکی کہ تحقیق اللہ فرماتا ہے ثابت ہوئی محبت میری واسطے محبت کرنیوالوں کے بیچ راہ میری

و نیز در انیس الواعظین مسطور است کہ حسین گفت علیہ السلام بریدن از دنیا

در حضرت الٰہی و قال علیہ آلہ السلام فَرُّوا مِنْهُمْ فِرَارَكَ مِنَ الْاَسَدِ

اور فرمایا پیغمبر نے اوپر اوسکے اور آل انکی کو سلام بھاگ اونسے جیسے بھاگتا شیر سے

یعنی از ابنا ءِ دنیا قال اللہ تعالے فَفِرُّوا اِلَى اللهِ

فرمایا اللہ تعالے نے پس بھاگو اللہ کیطرف

پس آنکہ بسوے مولے رفتن و گریختن و بحبل اللہ آو یختن است وا فی بچہ کار است

و بکدام راہ جز بریدن از اہل دنیا و پیوستن با اہل اللہ ست بشنو

ز دنیا و اہل آن چون تیر بگریز		چو بگریزے بدرو پیشہ ہمہ ویز

نیز در انیس الواعظین مسطور است بدانکہ اے مومن دوستی برائے خدا آن باشد کہ

در وطمع دینی و دنیاوی نباشد چنانکہ بر پیر او دوستا و لیس در صحبت و خدمت پیر

بودن با کمال محبت شرط استفادہ است اگر نقد محبت در عقد ندا شتہ باشد

در تاویل افعال و اعمال او عاجز آید و از مقصود باز ماند و ہم بجہ را این نوع کم افتاد

اما مرشد آن طرطالبان خدا را و مریدا نرا دوست دار نہ بمعنی افادہ و نیز بمعنی آنکہ رسول

صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ السلام فرمود۔

اَکْثِرُوْا مِنَ الْاِخْوَانِ فَاِنَّ اللّٰہَ حَیِیٌّ کَرِیْمٌ یَسْتَحْیِیْ

بہتایت کرو بھائیون سے پس تحقیق اللہ حیا کرنے والا کریم ہے شرماتا ہے

اَنْ یُّعَذِّبَ عَبْدَہٗ بَیْنَ اِخْوَانِہٖ واین معنی با اہل تواضع مخصوص نیست فصل

یہ کہ عذاب کرے بندیکو درمیان بھائیون او کے۔

ست کہ مہتر عیسیٰ را علیہ السلام پرسیدند کہ چندین سیاحت چیست گفت باشد کہ آنجا قدم دوستے از دوستان خدا افتادہ باشد سجدہ گاہ من شود تا آنخاک شفیع وقت من گردد۔

یقین میدان کہ شیران شکارے	درین رہ خواستند از مور یارے
گرچہ غافل برین عمل خندد	لیک عاقل جز این نہ پسندد

در ذکر ترک بعضے درویشان کہ در دائرہ حضرت پیر دستگیر متع اللہ المسلمین بطول بقائہ حاضر آمدند و بحضرت ایشان پیوستند۔

آنا حضرت پیر دستگیر اول در تحصیل علم بودند بعد آن چند سال در ترکش ہندے گذرانیدند و ترک مرا ایشانرا ہم در ترکش ہندی میسر شد و دوازدہ سال در ابتدای حال در خدمت پیر دستگیر خود بودند چون از جونپور بہ پور درین ولایت رسیدند بیشترے از خواص و عوام خلق بطلب ارادت مے آمدند حضرت ایشان میفرمودند کہ با سوختگان کسے پیوندد کہ سوختہ باشد و در ارادت من کسی در آید کہ زن را بیوہ و فرزندان را یتیم کردہ بیاید تا چنان بود کہ بسیار انرا از طالبان حق بشنیدن نام و کلام حضرت ایشان ترک بیشتر شد و سستی پدید آمد و ہر کرا ارادت ایشان بحکم سعادت ازلی نصیب شد بقدر استعداد و قابلیت خود از تاثیرات برکات نامتناہی بہرہ مند گشتہ و ہر کہ بتوجہ تام و بصدق اہتمام در حلقہ ذکر ایشان

سب تعریف واسطے اللہ کے جس نے انعام کیا اوپر ہمارے اس امت بڑی کو ۔

وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ اَجْمَعِیْنَ

اور درود اللہ کا اوپر بہترین خلق اسکے کے کہ محمد ہیں اور انکے آل کے سب کے

فصل ذکر در بیان معنی و مفہوم اذکار مذکورہ

ذکر حق سبحانہ تعالے در خلا و ملا ہر جا کہ باشد و ہر چونکہ باشد بجہر و خفی باید کہ با ملاحظہ مفہوم گوید و معانی آن کلمات در دل تصور کند و بدان محظوظ و بہرہ مند گردد تا عنقریب خلوت در انجمن دست دہد و جمعیت بکمال روے نماید و ایضًا ذکر ذاکران در بیان الفاظ و معانی اذکار افتاد دلیل بر آنکہ ذاکر حقیقی در الفاظ و دقائق ذکر حق سبحانہ و تعالے مستغرق و محو ست چنانکہ بزرگی گفتہ است

چنان در اسم او کن چشم پنہان ۔۔۔ کہ یکسر دو الف در سیم پنہان

و ہستی ایشان در ذکر حق گداختہ شدہ است

اِسْتَحْوَذَ عَلَیْہِمُ الذِّکْرُ ... فَنَسِیْہُمْ ذِکْرَ اللّٰہِ ... عَنْہُمْ اَوْزَارَہُمْ

لہرای سانۃ ذکر اللہ کے یہانتک کہ رکھا ذکر نے ان سے ان کے بوجھوں کو

مستغرق یاد ویش آنچنانم ۔۔۔ کز ہستی خویش شد فراموش

پس ذاکر باید کہ مفہوم و معانی ذکر در دل تصور کند و طریق ملاحظہ در اثناء ذکر روان وارد آغاز کلمہ تسبیح سبحان اللہ باید کہ کلمہ سبحان اللہ با تفخیم و تعظیم و ہیئت تمام بایست و یک زبان بدل و جان بگوید چنانکہ درون و بیرون بر تن و موی و در رگ و خون در تسبیح خداوند بیچون درآید و ذاکر گردد و زمین تن و آسمان دل بنور تسبیح پر نور و معمور گردد و دست

تُسَبِّحُ لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ۔

[illegible] بیان کرتے ہیں اور تو جو آسمان و زمین اور [illegible] کہ ہیچ زمین کے ہیں ۔

[illegible] مستغرق باشد اما معنی

[illegible] سبحانک اللہم

[illegible] ساتھ بزرگی اوسکی کے ۔

[illegible] و نقص منفر است و از اوراک حضر
[illegible] است و از آنچہ عقل و فہم و وہم اگر وآن گرود ذات
[illegible] است و بدانکہ حصول [illegible] حضرت قدس او ممکن نیست الا بعد
[illegible] عروج لبسوے عالم لطیفہ روحانی
[illegible] است و مرو [illegible] باشد تا بوصال و انس بجمال
[illegible] و انجملہ [illegible] اسم قدوس ذکر رفتہ است اما معنے
[illegible] پارسی [illegible] ستایش لیس سپاس معنی شکر است
[illegible] ثنا بجمال بحضرت او مختص است
[illegible] بجمال [illegible] کہ باشد و بدوام مستغرق و مشغول
[illegible] سپاس رسے تا در عجز رسد و گوید ۔

[illegible] کَمَا اَثْنَیْتَ اَنْتَ عَلٰی نَفْسِکَ

[illegible] جیسے تعریف کی تو نے اوپر ذات اپنی کے ۔

[illegible] شکر قیام نماید و [illegible] حاسے مدام سپاس مشغول باشد
[illegible] صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَوَّلُ مَنْ یُّدْعٰی
[illegible] اور آنکی آل پر اور سلام ۔ پہلے جو بلائے جاوینگے طرف بہشت کے
اِلَی الْجَنَّۃِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ الَّذِیْنَ یَحْمَدُوْنَ اللّٰہَ فِی السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ

بعد وفات ایشان بنده بخدمت رسیده در آغاز بلوغ بیقراری عجیب پدید آمد و سیرے از جان و جهان روے نمود۔

شیخ شمس میرٹهی و این بیچاره و شیخ بهوره افغان و خواجه خضر کربانی و شیخ الهدایه دهقان در یکوقت خدمت میکردند۔

شیخ کمال فرزند شیخ جمال کولونے و ملک محمد از ملکهیه بخدمت رسیده و نعمت تربیت و تلقین دریافتند۔ ترکش بنای گذاشتند و کار روزگار دنیاوے آنچه داشتند همه برهم زدند و ترک عجیب میسر شد۔

و شیخ نظام از دلیبوه بشرف خدمت رسید و نعمت خلعت یافته

و شیخ نور محمد گجراتی از گجرات۔

و شیخ نور الدین کشمیری از کشمیر دریک وقت بخدمت رسیدند۔

و شیخ علاء الدین الحاجی الحرمین فراغ دنیاوے داشته و خدمت مخلوق گذاشته ترک عجیب میسر آمد سفر مکه کرده و مناسک حج و زیارت رسول علیه و آله السلام بجا آورده سالها در خدمت گذرانیده و از یاران پیشینه بودند و شدت جلال و جلال باستقلال کشیده در رنج حضور و دوری دیده و جفا

تنبیه و تربیت بسیار کشید و بیشتر میگفت
تا در سر مرکارت نشود نگذرد ... یکگفت
... که عزیز است چو احسان بر دل
بار ... که بر گشته نتوان بر دل

الا چا تیے وارم که بار عیشش تو کشد
رباعی هر رنج که از تو آید ای جان بر دل
تقصیر مکن در غم من چو ... شد
و یاران ... و هر ... خدمت ...

دامت برکاته و ... دولت یاسه هرچند کس باشند کم و بیش ...
از آن که اشناسیب حق در رسیدند و بشرف تربیت مشرف شدند ...

جہل کس صاحب حال وتارکان فارغ البال کہ اَلَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا درشان ایشان ست وَلَا تَطْرُدِ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ رَبَّھُمْ بِالْغَدٰوۃِ وَالْعَشِیِّ یُرِیْدُوْنَ وَجْھَہٗ

اور مت ہانک دے اونکو جو پکارتے ہین رب اپنے کو صبح اور شام چاہتے ہین اُسکی ذات۔

در وصف آن درویشان ست واز یاران پیشینہ ومقربان دیرینہ سابق درانس ایام تنہائی یارے صادق وبرادر زیادے شیخ الاسلام۔

شیخ عبد الشکور درصحبت رسیدند نعمت خلعت وخلافت یافتند وحضرت سید جہان را نیز دیدند وآنجا ہم بدولت تربیت وتلقین رسیدند اما ختم تذکرہ از ذکر سادات کردہ آید سید السادات منبع العبادات سید متعجب رسول دار دنیز خدمت مجمع السیادت منبع البرکت والسعادت سید شرف الدین از شہر دار الملک بشرف تلقین رسیدند سید متعجب شکر عجیب وحالت بوالعجب داشتہ مدت مدید ریاضت خدمت کشیدند وانواع مشقت درطلب حق سبحانہ تعالیٰ دیدند وخدمت سید شرف الدین چندکرت درجونپور رسیدند وبخدمت سید جہان مشرف شدند ومنظور گشتند اکنون ازین یاران بعضے ازین جہان سفر کردند وبرحمت حق درپیوستند و بعضے دیگر بعد از کمال دراطراف ولایت بوطن اصلے خود رسیدند وبعضے ایشان کہ قریب الوطن اند اکثر اوقات حاضر اند وبعضے دائم درحضور اند امّا این عجب تر بود کہ حضرت ایشان درخدمت حضرت پیر دستگیر خود وطالبان حق از سر صدق درخدمت ایشان باآنکہ بیشترے از یاران درویشان را دیدہ و بار رسیدہ بودند سبحان اللہ مثل درویشے این کجا مخصوص درینوقت کہ ایام ذہ صد ایست اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْٓ اَنْعَمَ عَلَیْنَا بِھٰذِہِ النِّعْمَۃِ الْعُظْمٰی

دن قیامت کے وہ لوگ ہونگے کہ تعریف کرتے تھے اللہ کی بیچ خوشی اور ناخوشی کے
ونیز در شکر گفتن باید کہ بدانند کہ نعمتہای حق تعالے چون از شمار بیرون آید شکر
گفتن برآن چگونہ توانند وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا پس ہر آئینہ شکر آن
گفتن ہمہ از جہل بود و ناشکری باشد بر آنکہ شکر شاکر تقاضا بر احصاء میکند
كَمَا قِيْلَ لَسْتُ بِشَاكِرٍ مَا دُمْتُ بِشُكْرٍ وَغَايَةُ الشُّكْرِ
جیساکہ کہا گیا نہیں ہون مین شکر کرنیوالا جب تک ہو نہین شکر مین اور نہایت شکر کا
اَلتَّحِيَّةُ وَذٰلِكَ اَنَّ الشُّكْرَ نِعْمَةٌ يَجِبُ عَلَيْهَا الشُّكْرُ
تعریف ہی اور یہ بات یہ ہے کہ شکر نعمت ہی کہ واجب ہوتا ہی اوسپر شکر

حکایت شبے در ایام قحط و غلبہ فقر در مجلس شریف حضرت مخدوم عاشق اللہ تعالے برنج و شیر حاضر بود یاران در تناول بودند شیخ علاء الدین حاجی و شیخ منجھن کولوی و شیخ شمس میر کٹھی و بندہ و خواجہ خضر کروانی بخدمت حاضر بودند و طعام بافراغ بود شیخ علاء الدین دران ایام از سفر مکہ رسیدہ بود والتماس نمود کہ حق سبحانہ وتعالے فرمود هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ لَكُمْ مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا
وہ ذات پاک ہی جس نے پیدا کیا واسطے تمہارے جو کچھ زمین کی ہی سب
یعنی ہمہ چیز کہ ہست برائے شما آفریدیم و شما را برائے عبادت خود آفریدیم
وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ
اور نہین پیدا کیا مینے جن اور آدمی کو مگر واسطے اپنی عبادت کے
در مقابلہ یک نعمت خارجی کہ طعام چنین لطیف در چنین وقت نا قدر ساینید
مثلے برنج و گمان این را شکرے نتوانم کرد پس نعمت دیگر از آفریدن بصورت
بشر و تسویہ جوارح و عقل بتمام دادن و گنجینہ عشق و معرفت در سینہ نہادن

و غیر آنهمه را چگونه شکر توانیم کرد حضرت پیر دستگیر بلطف فرمودند هر که بنده
ست از وی همین قدر بسنده است یعنی بنده ضعیف باید که داند که شکر گفتن
بمقابله نعمتهاے بے منتها او هیچگونه نتواند پس باید که بدین علم بار منت
حضرت کردگار بر گردن نفس سرکش نهد و او را در غفلت و فراموشی رفتن نگذارد

آورده اند که رسول علیه و آله السلام این آیت خواند۔

یَا اَیُّهَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِیْمِ فرمود غَرَّهٗ جَهْلُهٗ

اے آدمی کس چیز نے فریب دیا تجھکو ساتھ رب تیرے کریم کے۔ فریب دیا اسکو اوسکی جہل نے

حق ترا پرورده با صد عز و ناز	تو بنادانی به غیرے مانده باز
از قدم تا فرق نعمتهاے اوست	عرض ده با خویشتن نعمتهاے دوست
تا بدانی کز که دور افتاده	در سبد ای بس صبور افتاده

آورده اند اول ذکریکه بر زبان ابو البشر حضرت آدم صلوات الله تعالی علیه و سلام
رفت همین بود اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ هر آئینه چون او مقبول ازل و محبوب
حق سبحانه و تعالی بود بچیزے که محبوبترین چیزها نزد بارگاه حضرت او بود توفیقش
داد که در خبر است مَا اَحَبَّ عَبْدٌ عِنْدَهُ الْمَدْحَ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰی
فَلِهٰذَا مَدَحَ نَفْسَهٗ و معنے کلمه لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
بشرح حاجت نیست که در بالا رفته است اما چون الله اکبر گوید باید که با هیبت
و عظمت تمام این کلمه را بر زبان راند چنانکه هیچ مخلوقے را نزد او شرفے نماند
و از عزت و بزرگی و کبریاے حضرت سبحانه قدر و قیمت دو جهان را در چشم همت او جا نبود

کَمَا قِیْلَ اِذَا عَظُمَ الرَّبُّ فِی الْقَلْبِ صَغُرَ الْخَلْقُ فِی الْعَیْنِ

جیسا کہا گیا جب بڑائی کی رب نے بیچ دل کے چھوٹی ہوئی خلق بیچ آنکھ کے۔

و در آن وقت که ذاکر این کلمه گوید باید که در خود نگرد و غیر حق را در دل خود عزتی
نباید و در باطن او هیچ چیز محبوب تر و مقصود و مطلوب غیر معبود نباشد و اگر
چنین نبود گفتن این کلمه سود ندهد و از آن ذکر در دل ذاکر دوری پدید آید
و باید دانست که لقای بزرگی و شرف دنیا و محبت و میل بدو در کار طلب
آخرت مضرست و در روضه زندوسیه مسطورست که در توریت مکتوب است
که مَن کَانَ الدُّنیَا أَکبَرَ هَمِّهٖ نَزَعَ اللّٰهُ خَوفَ الآخِرَةِ عَن قَلبِهٖ
جو کوئی کہ ہووے دنیا بڑی ہمت اوسکی دور کرتا ہے اللہ ڈر آخرت کا دل اوسکے سے۔
ہمچنین عزت و شرف دنیا و آخرت کِلَاهُمَا حجاب راه حق تعالی است تا اگر
ذره از محبت بهشت و نعیم آن در دل طالب حق سبحانه گردد و زینت و زخارف
آن را بنزد او قدری و قیمتی بود از اسرار تکبیر محروم و دور از مقصود محجوب
و مهجور مانده باشد. در عوارف در باب صلواة مسطور است۔
إِنَّ المُؤمِنَ إِذَا قَالَ اللّٰهُ أَکبَرُ اطَّلَعَ المَلَكُ فِي قَلبِهٖ فَإِذَا
تحقیق مسلمان جسوقت کہتا ہے اللہ اکبر جھانکتا ہے فرشتہ اوسکے دل میں پس جب
لَیسَ فِي قَلبِهٖ شَيءٌ أَکبَرَ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰی فَیَقُولُ المَلَكُ
نہیں اوسکے دل میں کوئی چیز بزرگ تر اللہ تعالی سے پس کہتا ہے فرشتہ
صَدَقتَ اللّٰهُ أَکبَرُ فِي قَلبِكَ وَیَتَشَعشَعُ مِن قَلبِهٖ نُورٌ حَتّٰی
سچا ہے تو اللہ بزرگ تر ہے تیرے دل میں اور چمکتا ہے اوسکے دل سے نور
یَلحَقُ بِمَلَکُوتِ العَرشِ وَیَکشِفُ لَهٗ بِذٰلِكَ النُّورِ مَلَکُوتَ
کہ شامل ہوتا ہے ساتھ ملکوت عرش کے اور کھلتا ہے اسکو ساتھ اسی نور کے ملکوت
السَّمٰوَاتِ وَالأَرضِ وَیَکتُبُ لَهٗ بِذٰلِكَ النُّورِ الحَسَنَاتِ

آسمانوں اور زمین کے اور لکھی جاتی ہو واسطے اوسکے بری ادس نور کی نیکیان ۔

وَالْغَافِلُ اِذَا قَالَ اللّٰہُ اَکْبَرُ اِطَّلَعَ الْمَلَکُ عَلٰی قَلْبِہٖ فَاِذَا

اور غیبر جب کہتا ہی الله اکبر جہانکتا ہے فرشتہ اوسکے دل مین پس

کَانَ فِیْ شَیْءٍ قَلْبُہٗ اَکْبَرُ مِنَ اللّٰہِ عِنْدَہٗ یَقُوْلُ کَذَبْتَ

جب ہوتا ہی بیچ کسی چیز کے دل اوسکا کہ بزرگتر ہوا ہووے نزدیک اوسکے پس کہتا ہی جھوٹا ہی تو

لَیْسَ اللّٰہُ اَکْبَرُ فِیْ قَلْبِکَ کَمَا تَقُوْلُ فَیَثُوْرُ مِنْ قَلْبِہٖ دُخَانٌ

نہین ہی الله بزرگتر تیرے دل مین جیسا کہتا ہی تو پس اٹھتا ہی اوسکے دل سے دہوان

یَلْحَقُ بِعَنَانِ السَّمَآءِ فَیَکُوْنُ حِجَابًا لِقَلْبِہٖ عَنِ الْمَلَکُوْتِ

شامل ہوتا ہی طرف آسمان کی پس ہوتا ہی پردہ اوسکے دل مین ملکوت سے ۔

فَیَزْدَادُ ذٰلِکَ الْحِجَابُ صَلَابَۃً وَّیَلْتَقِمُ الشَّیْطَانُ قَلْبَہٗ فَلَا

پس بڑھتا ہی یہ پردہ سختی کو اور لقمہ کرتا ہے شیطان اوسکے دلکو پس

یَزَالُ یَنْفُخُ فِیْہِ وَیَنْفُثُ وَیُوَسْوِسُ اِلَیْہِ وَیُزَیِّنُ حَتّٰی یَنْصَرِفَ

ہمیشہ پہونکتا ہی بیچ اوسکے اور دم کرتا ہی اور وسوسہ کرتا ہی اوسکی طرف اور زینت دیتا ہی یہانتک کہ باز رہتا ہے

عَنْ صَلٰوتِہٖ لَا یَعْقِلُ مَا کَانَ فِیْہِ ۔

نماز سے اور نہین سمجھتا ہے کیا ہی بیچ اوسکے ۔۔

و معلوم است کہ در جنب جناب کبریا رب الارباب برابر است اگر عالمے در طاعت آید یا عاصے بیر گردد اما کار غافل از غفلت او ہمی ابتر گردد و رحمت بر قایلے باد کہ گفت

ای ذات تو بر کمال استغنا فرد	ر	فارغ ز عبادت و گناہ زن و مرد
گر جملہ کائنات کافر گردد		بر دامن کبریات ننشیند گرد

اما اطلاع ملک بر دل بندہ روا بود کہ در ہر ذکرے از اذکار ریائے باشد

قیاسًا علی مثلِ هٰذا مِنَ المنقولاتِ واللهُ اعلم بالصّواب پس کرہ گرست

اور ہے قیاس کئے اوپر مانند اوسکے کے منقولات سے اور اللہ دانا زیادہ ہے ساتھ بہتر کے

بیماری خطرہ مقصود بہرہ ندید واز ذکر بغفلت و عادت گفتن جز حجاب و وسواس حاصل نیاید

وَقَدْ قِیْلَ الْقَلْبِ نَوْمَۃٌ وَّیَقْظَۃٌ فَیَقْظَتُہٗ ذِکْرُ اللهِ وَنَوْمُہٗ الْغَفْلَۃُ

وتحقیق کہا گیا واسطے دل کی نیند ہے اور بیداری پس بیداری اسکی ذکر اللہ کا اور نیند اوسکی غفلت ہے

پس ذکر حق سبحانہ تعالیٰ تا با تصور معانی نبود مزیل غفلت نباشد ہوا ہی بران دل

کہ از ذکر حق تعالیٰ قساوتے دیگر پدید آید یعنی چون ذکر بغفلت بود جز غفلت

چہ افزاید فَوَیْلٌ لِّلْقَاسِیَۃِ قُلُوْبُہُمْ مِّنْ ذِکْرِ اللهِ اُولٰٓئِکَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ

پس وای ہے اونکو جنکے دل سخت ہیں اللہ کی یاد سے وہ لوگ بیچ گمراہی ظاہر کے ہیں

پس بگفتن کلمہ اللہ اکبر در ملاحظہ بزرگی و جلال حق سبحانہ تعالیٰ چندان فرو رود

کہ وہم عقل و فہم و قیاس فانی و محو گردد و عظمت و ہیبت حق جلا و والی باقی ماند

و پس رحمت پیر قائلے باو گفت ع اللہ اکبر این بزرگے و کبریا ست

کان برتر از احاطہ و ہم و خیالہا ست ؎ بعد ازان ذکر اسم ذات بسیار گوید چنانکہ

اللہ و لا سِوَی اللہ مقدور وقت او گردد پس آنکہ در ذکر اسم ذات محو بیدار و سر و نعرہ

اللہ اور نہیں سوائے اللہ کے

لَیْسَ فِیْ جُبَّتِیْ سِوَی اللهِ برآرد اینجا حضرت پیر

نہیں بیچ جبہ میرے کے سوائے اللہ کے

دستگیر فرمودند فی جبتی ای فی قلبی و مر صاحب سر فانیرا در ذکر حق اینست

حیات او است ذاکر از چنین ورطے اگر ملول شود ہی نسز بیدار خدا یاد او در روز حشر

زندہ سپید سطور ست عَنْ یَحْیٰی مُعَاذِ الرَّازِیْ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی اَنَّہٗ

یحییٰ معاذ الرازی سے رحم کرے اسکو اللہ تعالیٰ یہ ہے کہ

كَانَ يَقُولُ عَيْشُ الْعَارِفِيْنَ بَيْنَ الْبِرِّ وَالذِّكْرِ لَا يَمَلُّ

وہ کہتے تھے آرام عارفون کا درمیان نیکے اور ذکر کے ہے نہین ملول ہوتا۔

اَلْعَارِفُ مِنْ ذِكْرِهٖ لَا يَمَلُّ مِنْ بِرِّهٖ و مرصاحب اطمینان راندای الست

عارف ذکر اپنے سے نہین ملول ہوتا نیکی اپنی سے

ست در گوش و او ہمیشہ بلے گویان درخروش چنانکہ گفت۔

الست از ازل ہمچنان شان بگوش	بفریاد قالو بلے درخروش

درینحال دل گویان وزبان خاموش آید و ذاکر ست و مدہوش گردد و دیدۂ چشم اہل صورت مجنون نماید قال علیہ السلام اَكْثِرُوا ذِكْرَ اللّٰهِ حَتّٰى يُقَالَ اِنَّكُمْ مَجَانِيْنُ

بہت یاد کرو اللہ کی یہانتک کہ کہا جاوے تحقیق تم دیوانے ہو۔

اینجا کثرت ذکر بحقیقت کثرت رسد یعنی ذکر تا من حیث الکیفیہ کثیر نبود کثرت کمیتہ معتبر نباشد پس چون کثیر الکیفیہ شد کثیر حقیقی شد و ایمان ذاکر چون او درینمقام رسد کامل میگردد کما قال النبی صلے اللہ علیہ وآلہ السلام لَا يَكْمُلُ اِيْمَانُ الْمَرْءِ حَتّٰى يَظُنَّ النَّاسُ اَنَّهٗ مَجْنُوْنٌ

نہین کامل ہوتا ایمان آدمی کا یہانتک کہ گمان کرین لوگ یہ کہ دیوانہ ہے۔

در روضہ زندوسیہ مسطور ست کہ امیر المومنین علی علیہ السلام درعہد خلافت خود برای خرید پیراہن در بازار رفتہ بزازی را گفت بچندین درہم پیراہن داری بزاز بشناخت و اکرام کرد ازانجا روان شدند بدکانے دیگر رفتند آن بزاز گفت کہ زمانے قرار کن کہ بدہم پیراہنے خریدند و پوشیدند کہ آستین دراز آمد پارہ کردند بزاز گفت کہ مگر دیوانہ یعنی جامہ نو پارہ کردن کار دیوانگان ست امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ انکہ اَنَا مَدِيْنَةُ الْعِلْمِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا در باب اوست

لی عت / دگفت / ی ومر / نبد گرد / یہ باشد

برزبان روح گفتہ یا محمد کردگار | لا فتیٰ الا علی لا سیف الا ذوالفقار

دوگانہ شکرانہ ادا کردہ قنبر رحمۃ اللہ تعالیٰ ہمراہ بود پرسید کہ بزرگ شخصے ناشناخت
و امیرالمومنین علی علیہ السلام را دیوانہ گفت دوگانہ شکر بجا ام موجب باشد امیرالمومنین
علی کرم اللہ وجہہ فرمود کہ از حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شنیدم کہ گفت
لَا یَکْمُلُ اِیْمَانُ الْمَرْءِ الحدیث و آوردہ اند کہ از درویشے پرسید
مَتٰی عَرَفْتَ اللّٰہَ قَالَ حَتّٰی سَمَّوْنِیْ مَجْنُوْنًا قَالَ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ
کب پہچانا تو نے اللہ کو کہا جب نام رکھا سب نے دیوانہ فرمایا حضرت نے اوپر انکے اور آل
اَلسَّلَامُ اَکْثَرُ اَهْلِ الْجَنَّةِ الْبُلْهُ در حضرت جلالی مذکور است
انکے سلام اکثر جنت کے لوگ بھولے ہیں
یعنی فِیْ اُمُوْرِ الدُّنْیَا و این رباعی نیز مسطور است . رباعی

این دولت بیدلی بہر دل ندہند | وین ترک بجنگان ترک زہ ندہند
در عالم عشق انچہ شد عقلا سزا راست | یکذرہ بصد ہزار عاقل ندہند

فصل بست و پنجم در بیان دعا و مناجات و ختم صلوٰۃ کہ بعد از ذکر است

چون امام ذاکران از ذکر فارغ شود بگوید بعد از ذکر شام سہ بار کلمہ تمجید و سہ
بار درود و بعد ازان در مناجات مشغول گشت و بعد از نماز بامداد بگوید
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ
درود اور سلام گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ ایک ہے وہ نہیں شریک
لَہٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ در رسالہ بزرگے
اسکا اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد بندے اوسکے اور رسول اوسکے ہیں
نبشتہ است الصلوٰۃ والسلام از کہ ماندہ است بروئے از اصحاب صفہ ماندہ است

وآنکه چون درویشان طعام میخورند الصلوٰة والسلام میگویند این خود روا نباشد
زیرا که اکل طعام قوت نفس است پس ای درویش معلوم میشود که مراد ازین صلوٰة
وسلام چیزے دیگر است وَالصَّلٰوةُ مِنَ اللّٰهِ الرَّحْمَةُ وَمِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ
اور درود الله سے رحمت ہے اور مسلمانوں سے
اَلدُّعَاءُ وَمِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ الْاِسْتِغْفَارُ وَمِنَ الْوُحُوْشِ وَالطُّيُوْرِ التَّسْبِيْحُ
دعا ہے اور فرشتوں سے استغفار ہے اور چرندوں اور پرندوں سے تسبیح ہے
ودیگر باسناد صحیح از حضرت رسالت پناه صلی الله علیه وآله وسلم بروایت علی
علیه السلام ولیست که رسول علیه وآله السلام فرموده است در شب معراج چون
در آسمان چهارم رسیدم گنبدی دیدم از زمرد سبز نزدیک آن گنبد رسیدم ودرون
گنبد شنیدم که سرے از اسرار الٰهی میگفتند گفتم ببینم که تا چه عاشقان الله
در بزدم جواب رسید از ایشان کیستی گفتم منم رسول خدا دیگر ایشان هیچ جواب
ندادند از انجا بگذشتم تا بمقام قاب قوسین رسیدم حضرت عزت بامن همکلام
شد ونود هزار سخن با من گفتند ومن مستمع کلام حضرت حق سبحانه وتعالے
شدم وروح من در تلذذ استماع شد وچشم من مشاهده جمال کرده وجان من در
لامکان جولان نموده در وقت مراجعت شوق آن عاشقان خدا در دل غالب آمد
از حضرت عزت فرمان رسید که ای حبیب ما ایشان والهان ما اند چون پیش ایشان
در آئی باچیزے در آئی رسول علیه واله السلام گفت الٰهی چه چیز پیش ایشان برم
حضرت عزت مر جبرئیل علیه السلام را فرمان داد برو در بهشت ازان درخت که آدم
علیه السلام تکیه کرده بود یک سیب بردار وبیار وبدست حبیب ما بده که آن سیب
را چندین هزار سال بنظر رحمت خود پرورده ام واز خازنان بهشت نگاهداشته ام

دن قیامت کے وہ لوگ ہونگے کہ تعریف کرتے تھے اللہ کی بیچ خوشی اور ناخوشی کے
ونیز در شکر گفتن باید کہ بداند کہ نعمتہای حق تعالیٰ چون از شمار بیرون آید شکر
گفتن بران چگونہ تواند وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا پس ہر آئینہ شکر آن
گفتن ہمہ از جہل بود و ناشکری باشد بر آنکہ شکر شاکر تقاضاء احصاء میکند
كَمَا قِيْلَ لَسْتُ بِشَاكِرٍ مَا دُمْتُ بِشُكْرٍ وَغَايَةُ الشُّكْرِ
جیسا کہ کہا گیا نہیں ہوں میں شکر کرنیوالا جب تک ہو نہیں شکر میں اور نہایت شکر کا
الْتَّحِيَّةُ وَذٰلِكَ اَنَّ الشُّكْرَ نِعْمَةٌ يَجِبُ عَلَيْهَا الشُّكْرُ
تعریف ہے اور یہ بات یہ ہے کہ شکر نعمت ہے کہ واجب ہوتا ہے اوسپر شکر۔

حکایت شبے در ایام قحط و غلبہ فقر در مجلس شریف حضرت مخدوم اعظم ادام اللہ تعالیٰ برکتہ شیخ و شیر حاضر بود یاران در تناول بودند شیخ علاء الدین حاجی و شیخ نجم الدین کولوی و شیخ شمس میرٹھی و بندہ و خواجہ خضر کردانی بخدمت حاضر بودند و طعام با فراغ بود شیخ علاء الدین دران ایام از سفر مکہ رسیدہ بود التماس نمود کہ حق سبحانہ و تعالیٰ فرمود هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ لَكُمْ مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا
وہ ذات پاک ہے جس نے پیدا کیا واسطے تمہارے جو کچھ زمین کے بیچ ہے سب
یعنی ہمہ چیز کہ ہست برائے شما آفریدم و شمارا برائے عبادت خود آفریدم۔
وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنَ
اور نہیں پیدا کیا میں نے جن اور آدمی کو مگر واسطے اپنی عبادت کے۔
و با لمقابلہ یک نعمت خارجی کہ طعام چنین لطیف در چنین وقت فاقہ رسانید شیخ و دیگران این را شکر نمے توانم کرد پس نعمتہا دیگر از آفریدن بصورت بشر و تسویہ جوارح و عقل تمام دادن و گنجینہ عشق و معرفت در سینہ نہادن

و غیر آنهمه را چگونه شکر توانیم کرد حضرت پیر دستگیر بلطف فرمودند هر که بنده ست از وی همین قدر پسندیده است یعنی بنده ضعیف باید که داند که شکر گفتن بمقابله نعمتهاے بے منتہا ے او هیچگونه نتواند لیکن باید که بدین علم باز منت حضرت کردگار بر گردن نفس سرکش نهد و او را در غفلت و فراموشی رفتن ندهد آورده اند که رسول علیه واله السلام این آیت خواند۔

یَا أَیُّهَا الْإِنْسَانُ مَا غَرَّکَ بِرَبِّکَ الْکَرِیْمِ فرمود غرّهٗ جهلهٗ

اے آدمی کس چیز نے فریب دیا تجکو ساته رب تیرے کریم کے۔ فریب دیا اسکو اوسکی جہل نے

حق ترا پرورده با صد عز و ناز	تو بنا دانی به غیرے مانده باز
از قدم تا فرق نعمتهای اوست	عرض ده با خویش نعمتهای دوست
تا بدانی کز که دور افتاده	در چه بد رای سبب صبور افتاده

آورده اند اول ذکر یکه بر زبان ابو البشر مهتر آدم صلواة الله تعالے علیه و سلام رفت همین بود و الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ سر آیینه چون او مقبول ازل و محبوب حق سبحانه و تعالے بود بچیزے که محبوبترین چیزها نزدیک حضرت او بود توفیقش داد که در خبر است مَا أَحَبَّ عَبْدًا عِنْدَهُ الْمَدْحُ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰی وَلِهٰذَا مَدَحَ نَفْسَهٗ و معنے کلمه لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ

بشرح حاجت نیست که در بالا رفته است اما چون الله اکبر گوید باید که با هیبت و عظمت تمام این کلمه را بر زبان راند چنانکه هیچ مخلوقے را نزد او شرفے نماند و از عزت و بزرگی و کبریا حضرت سبحانه قدر و قیمت و وجهے را در چشم همت او جا نماند

کَمَا قِیْلَ إِذَا عَظُمَ الرَّبُّ فِی الْقَلْبِ صَغُرَ الْخَلْقُ فِی الْعَیْنِ

جیسا کہا گیا جب بڑائی کی رب نے بیچ دل کے چھوٹی ہوی خلق بیچ آنکھ کے۔

و در آن وقت که ذاکر این کلمه گوید باید که در خود نگرد و غیر حق را در دل خود عزتے
نیابد و در باطن او هیچ چیز محبوب او مقصود و مطلوب او غیر معبود نباشد و اگر
چنین نبود گفتن این کلمه سود نه بدهد و از آن ذکر در دل ذاکر دوری پدید آید
و باید دانست که لقاے بزرگی و شرف دنیا و محبت و میل بدو در کار طلب
آخرت مضر است و در روضة زند وسیه مسطور ست که در توریت مکتوب است
که مَن کَانَ الدُّنیَا اَکبَرَ هَمِّهٖ نَزَعَ اللّٰهُ خَوفَ الاٰخِرَةِ عَن قَلبِهٖ
جو کوئی کہ ہووے دنیا بڑی ہمت اوسکی دور کرتا ہے اللہ ڈر آخرت کا دل اوسکے سے۔
چنین عزت و شرف دنیا و آخرت کِلَاهُمَا حجاب راه بحق تعالے است تا اگر
ذره از محبت بهشت و نعیم آن در دل طالب حق سبحانه گرزد و زینت و زخارف
آن را بنزد او قدرے و قیمتے بود از اسرار تکبیر محروم و دور و از مقصود محجوب
و مهجور مانده باشد در عوارف در باب صلوة مسطور است۔
اِنَّ المُؤمِنَ اِذَا قَالَ اللّٰهُ اَکبَرُ اطَّلَعَ المَلَکُ فِی قَلبِهٖ فَاِذَا
تحقیق مسلمان جس وقت کہتا ہے اللہ اکبر جھانکتا ہے فرشتہ اوسکے دل میں پس جب
لَیسَ فِی قَلبِهٖ شَیءٌ اَکبَرُ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰی فَیَقُولُ المَلَکُ
نہیں اوسکے دل میں کوئی چیز بزرگ تر اللہ تعالے سے پس کہتا ہے فرشتہ
صَدَقتَ اللّٰهُ اَکبَرُ فِی قَلبِکَ وَیَتَشَعشَعُ مِن قَلبِهٖ نُورٌ حَتّٰی
سچا ہے تو اللہ بزرگتر ہے تیرے دل میں اور چمکتا ہے اوسکے دل سے نور
یَلحَقُ بِمَلَکُوتِ العَرشِ وَیُکشَفُ لَهٗ بِذٰلِکَ النُّورِ مَلَکُوتُ
کہ شامل ہوتا ہے ساتھ ملکوت عرش کے اور کھلتا ہے اسکو ساتھ اس نور کے ملکوت
السَّمٰوٰتِ وَالاَرضِ وَیُکتَبُ لَهٗ حَشوُ ذٰلِکَ النُّورِ الحَسَنَاتُ

آسمانون اور زمین کے اور لکھی جاتی ہو واسطے اوسکے بری اوسبس نور کی نکلیان ۔

وَالْغَافِلُ إِذَا قَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ اطَّلَعَ الْمَلَكُ عَلٰى قَلْبِهٖ فَاِذَا

اور غفلت والا جب کہتا ہی الله اکبر جھانکتا ہی فرشتہ اوسکے دل مین پس

كَانَ فِيْ شَيْءٍ فِيْ قَلْبِهٖ اَكْبَرُ مِنَ اللّٰهِ عِنْدَهٗ فَيَقُوْلُ كَذَبْتَ

جب ہوتا ہی بیچ کسی چیز کے دل اوسکا کہ بزرگتر ہوا اللہ سے نزدیک اوسکے پس کہتا ہی جھوٹا ہی تو

لَيْسَ اللّٰهُ اَكْبَرَ فِيْ قَلْبِكَ كَمَا تَقُوْلُ فَيَثُوْرُ مِنْ قَلْبِهٖ دُخَانٌ

نہین ہی اللہ بزرگتر تیرے دل مین جیسا کہتا ہی تو پس اُٹھتا ہی اسکے دل سے دھوان

يَلْحَقُ بِعَنَانِ السَّمَاءِ فَيَكُوْنُ حِجَابًا لِقَلْبِهٖ عَنِ الْمَلَكُوْتِ

شامل ہوتا ہو طرف آسمان کی پس ہوتا ہی پردہ اوسکے دل مین ملکوت سے

فَيَزْدَادُ ذٰلِكَ الْحِجَابُ صَلَابَةً وَيَلْتَقِمُ الشَّيْطَانُ قَلْبَهٗ فَلَا

پس بڑھتا ہی یہ پردہ سختی کو اور لقمہ کرتا ہے شیطان اوسکے دل کو پس

يَزَالُ يَنْفُخُ فِيْهِ وَيَنْفُثُ وَيُوَسْوِسُ اِلَيْهِ وَيُزَيِّنُ حَتّٰى يَنْصَرِفَ

ہمیشہ پھونکتا ہی بیچ اوسکے اور دم کرتا ہی اور وسوسہ کرتا ہی اسکی طرف اور زینت دیتا ہی یہانتک کہ باز رہتا

عَنْ صَلٰوتِهٖ لَا يَعْقِلُ مَا كَانَ فِيْهِ ۔

نماز سے اور نہین سمجھتا ہے کیا ہی بیچ اوسکے ۔

ومعلوم است کہ در جنب جناب کبریا رب الارباب برابر است اگر عالمے در اطاعت آید یا عالمے برگردد اما کار غافل از غفلت او ہمی ابتر گردد و رحمت بر قائلے باد کہ گفت

ای ذات تو بر کمال استغنا فرد گر جملہ کائنات کافر گردد	فارغ ز عبادت و گناہ زن و مرد بر دامن کبریات ننشیند گرد

اما اطلاع ملک بر دل بندہ روا نبود کہ در ہر ذکرے از اذکار بار یتعالے باشد

قِيَاسًا عَلٰى مِثْلِ هٰذَا مِنَ الْمَنْقُوْلَاتِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ پس فکر بیحد کہ ہست

اور قیاس کہ اوپر مانند اوسکے کے منقولات سے اور اللہ دانا زیادہ ہے ساتھ بہتر کے

بیملاحظہ مفہوم بہرہ ندہد وازذکر بغفلت وعادت گفتن جز حجاب وسواس حاصل نیاید

وَقَدْ قِيْلَ لِلْقَلْبِ نَوْمٌ وَيَقْظَةٌ فَيَقْظَتُهُ ذِكْرُ اللّٰهِ وَنَوْمُهُ الْغَفْلَةُ

وتحقیق کہا گیا واسطے دل کی نیند ہے اور بیداری ہے پس بیداری اسکی ذکر اللہ کا اور نیند اوسکی غفلت ہے

پس ذکر حق سبحانہ تعالے تا باتصور معانی نبود مزیل غفلت نباشد اسی واسطے پیران دل

کہ از ذکر حق تعالے قساوتے دیگر پدید آید یعنی چون ذکر بغفلت بود جز غفلت

چہ افزاید فَوَيْلٌ لِّلْقَاسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ

پس واہی ہے اونکو جنکے دل سخت ہین اللہ کی یاد سے وہ لوگ بیچ گمراہی ظاہر کے ہین

پس بگفتن کلمہ اللہ اکبر در ملاحظہ بزرگی و جلال حق سبحانہ تعالے چندان فرو رود

کہ وہم عقل و فہم و قیاس فانی و محو گردد و عظمت و ہیبت حق جاودانی باقی ماند

و پس رحمت پیر قائلے یاد کہ گفت ؎ اللہ اکبر این بزرگی و کبریاست

کان برتر از احاطہ وہم و خیال ماست ؛ بعد ازان ذکر اسم ذات بسیار گوید چنانکہ

اللہ و ما سوے اللہ نقد وقت او گردد و پس آنکہ در ذکر اسم ذات محو بیدار و سنر و نعرہ

لَيْسَ فِيْ جُبَّتِيْ سِوَى اللّٰهِ بر آرد اینجا حضرت پیر

نہین بیچ جبہ میرے کے سواے اللہ کے

دستگیر فرمودند ہرچہ فی جُبَّتِیْ ای فِیْ قَلْبِیْ و مرصاحب عرفانرا در ذکر حق است

حیات او واسے ذاکرا چنین فرولیے اگر ملول شوی نرسید از حیا او در روضہ

زندوسیہ مسطور است عَنْ يَحْيٰى مُعَاذِ الرَّازِيْ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى اَنَّهُ

یحیی معاذ الرازی سے رحم کرے اسکو اللہ تعالے یہ کہ

كَانَ يَقُوْلُ عَيْشُ الْعَارِفِيْنَ بَيْنَ الْبِرِّ وَالذِّكْرِ لَا يَمَلُّ

وہ کہتے تھے آرام عارفون کا درمیان نیکے اور ذکر کے ہے نہین ملول ہوتا۔

اَلْعَارِفُ مِنْ ذِكْرِهٖ لَا يَمَلُّ مِنْ بِرِّهٖ و ہر صاحب اطمینان را ندا الست

عارف ذکر اپنے سے نہین ملول ہوتا نیکی اپنی سے

ست در گوش و او ہمیشہ بلے گویان و خروش چنانکہ گفت۔ ـــ

السنت از ازل بجان شان بگوش	ا	ہمہ باز تا لو بلے در خروش

و ہیچال دل گویان و زبان خاموش آید و ذاکر ست و بہ ہوش گرود و بہ چشم اہل صورت مجنون نماید قال علیہ السلام اَكْثِرُوْا ذِكْرَ اللّٰهِ تَعَالٰى حَتّٰى يُقَالَ اِنَّكُمْ مَجَانِيْنُ

بہت یاد کرو اللہ کی یہانتک کہ کہا جاوے تحقیق تم دیوانے ہو۔

اینجا کثرت ذکر بحقیقت کثرت رسد یعنی ذکر تا من حیث الکیفیۃ کثیر نبود کثرت کمیتہ معتبر نباشد پس چون کثیر الکیفیۃ شد کثیر حقیقۃ شد و ایمان ذاکر چون او در نیمقام رسد کامل میگردد کما قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ السلام

لَا يَكْمُلُ اِيْمَانُ الْمَرْءِ حَتّٰى يَظُنَّ النَّاسُ اَنَّهٗ مَجْنُوْنٌ

نہین کامل ہوتا ایمان آدمی کا یہانتک کہ گمان کرین لوگ یہ کہ دیوانہ ہے۔

و در روضہ زنا دسپہ مسطور ست کہ امیر المومنین علی علیہ السلام در عہد خلافت خود برای خرید پیراہن در بازار رفتہ بزاز را گفت بچندین درہم پیراہن داری بزاز نشناخت را کرام کرد از آنجا روان شد نزد بزاز دیگر رفتند آن بزاز گفت کہ زمانے قرار کن کہ بدہم پیراہنے خریدند و پوشیدند ازانکہ آستین دراز آمد پارہ کردند بزاز گفت کہ مگر دیوانہ یعنی جامہ نو پارہ کردن کار دیوانگان ست امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ انکہ اَنَا مَدِيْنَةُ الْعِلْمِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا در باب او ست

برزبان روح گفته یا محمد کردگار	لافتیٰ الا علی لاسیف الا ذوالفقار

دوگانهٔ شکرانه ادا کرده قنبر رحمة الله تعالیٰ همراه بود پرسید که نزار سخنے نا شنگفته
و امیر المومنین علی علیہ السلام را دیوانه گفت دوگانهٔ شکر بکدام موجب باشد امیر المومنین
علی کرم الله وجهه فرمود که از حضرت رسول صلے الله علیه وآله وسلم شنیدم که گفت
لَا یَکْمُلُ اِیْمَانُ الْمَرْءِ الحدیث و آورده اند که از درویشے پرسید
مَنْ عَرَفْتَ اللّٰهَ قَالَ حَتّٰی سَمَّوْنِیْ مَجْنُوْنًا قَالَ عَلَیْهِ وَآلِهٖ
کب پہچانا تو نے اللہ کو کہا جب نام رکھا سب کو دیوانہ فرمایا حضرت نے اوپر اسکے اور آل
اَلسَّلَامُ اَکْثَرُ اَهْلِ الْجَنَّةِ الْبُلْهُ در خزانهٔ جلالی مذکور است
انکی کے سلام اکثر جنت کے لوگ بھولے ہیں ۔
یعنی فِیْ اُمُوْرِ الدُّنْیَا و این رباعی نیز مسطور است . رباعی

این دولت بیدلی بهر دل ندهند	و این نزل بخفتگان منزل ندهند
در عالم عشق آنچه شے عقلا انزا است	یک ذره بصد هزار عاقل ندهند

فصل بست و پنجم در بیان دعا و مناجات و ختم صلوٰة که بعد از ذکر است

چون امام ذاکران از ذکر فارغ شود بگوید بعد از ذکر شام سه بار کلمهٔ تمجید و سه
بار درود و بعد ازان در مناجات شروع کنند و بعد از نماز بامداد بگوید ـــ
اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ
درود اور سلام گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ ایک ہے وہ نہیں شریک
لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ در رساله بزرگے
اسکا اور گواہی دیتا ہوں یہ کہ محمد بندے اوسکے اور رسول اوسکے ہیں
نبشته است الصلوٰة والسلام از که مانده است بروایت از اصحاب صفه مانده است

وآنکه چون درویشان طعام میخورند الصلوٰة والسلام میگویند این خود بروا نباشد
زیرا که اکل طعام قوت نفس است پس ای درویش معلوم میشود که مراد ازین صلوٰة
وسلام چیزے دیگر است وَالصَّلوٰةُ مِنَ اللهِ الرَّحْمَةُ وَمِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ
اور درود الله سے رحمت ہے اور مسلمانون سے
اَلدُّعَاءُ وَمِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ الْاِسْتِغْفَارُ وَمِنَ الْوُحُوْشِ وَالطُّيُوْرِ التَّسْبِيْحُ
دعا ہے اور فرشتون سے استغفار ہے اور چرندون اور پرندون سے تسبیح ہے
دیگر باسناد صحیح از حضرت رسالت پناه صلے الله علیه وآله وسلم بروایت علی
علیه السلام مرویست که رسول علیه وآله السلام فرموده است در شب معراج چون
در آسمان چهارم رسیدم گنبدی دیدم از زمرد سبز نزدیک آن گنبد رسیدم و درون
گنبد شنیدم که سرے از اسرار الٰهی میگفتند گفتم به بینم که تا چه عاشقان اند
در بروم جواب رسید از ایشان کیستی گفتم منم رسول خدا دگر ایشان هیچ جواب
ندادند از اینجا بگذشتم تا بمقام قاب قوسین رسیدم حضرت عزت با من متکلم
شد و نود هزار سخن با من گفتند و من مستمع کلام حضرت حق سبحانه وتعالے
شدم و روح من در تلذذ استماع شد و چشم من مشاهده جمال کرده و جان من در
لامکان جولان نموده در وقت مراجعت شوق آن عاشقان خدا در دل غالب آمد
از حضرت عزت فرمان رسید که ای حبیب با ایشان والهان باانده چون پیش ایشان
در آئی با چیزے در آئی رسول علیه واله السلام گفت الٰهی چه چیز پیش ایشان برم
حضرت عزت مر جبرئیل علیه السلام را فرمان داد ببرو در بهشت از آن درخت که آدم
علیه السلام تکیه کرده بود یک سیب سبز دار و بیار و بدست حبیب ما بده که آن سیب
را چندین هزار سال بنظر رحمت خود پرورده ام و از خازنان بهشت نگاهداشته ام

از برای امشب که حبیبان نزدیک دوستان ما رو و داد تحفه بردند رسول الله
علیه و آله السلام بدین اشارت کرده که فرمود

كُلُّ شَيْءٍ تَبِعَنِيْ وَاَنَا تَبِعْتُ الْفُقَرَاءَ

ہر چیز تابع ہوے میری اور میں تابع ہوا فقیروں کا۔

چون رسول علیہ و آلہ السلام بر گنبد رسید ندا شنید که ایشان سی ہزار سخن که با
رسول علیہ و آلہ السلام شدہ بود که هَذَا سِرٌّ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ
یہ بھید ہے تیرے اور میرے درمیان
ہمان میگفتند رسول علیہ و آلہ السلام را عجب آمد فرمان شد ای حبیب من محرمان
رسول علیہ و آلہ السلام در بزد و آواز آمد کیست رسول علیہ و آلہ گفت اَنَا سَيِّدُ
الْقَوْمِ وَخَادِمُ الْفُقَرَاءِ از انجاست که رسول علیہ و آلہ السلام میفرماید
سَيِّدُ الْقَوْمِ خَادِمُهُمْ در باز شد رسول علیہ السلام در آمد ایشان بوی
سلام کردند و اعزاز کردند و گفتند خوش آمدی رسول علیہ و آلہ السلام آن سیب را
پیش ایشان نہاد و آن سیب چہل و یک پہلو داشتند و ہزار در یک بود و ایشان
سیب را پیش رسول علیہ و آلہ السلام نہادند و گفتند چون شما را رحمت عالمیان
خوانند پس اولے ترست که شما رحمت خدا اید نعمت خدا را خادم باشید تا از دست
شما رحمت خورند پس چون ایشان آن سیب را خوردند شکر آن نعمت

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ۔

درود اور سلام اوپر تیرے اے پیغمبر اللہ کے

گفتند دیگر الصلوة چیزے را گویند که سلطان یکسے بخشد دیگر آنکه چون جمال
رسول الله جمال را دیده بود و خلعت رحمت فقر یافت اصحاب صفه پیر اند
جمال الله در جمال رسول الله دیدند و مشاہدہ کردند و لشکرانه آن

گفتند پس آنچه در ینجا یعنی بعد فراغ از ذکر شکر فاذکرونی اذکرکم
ذاکران حق سبحانه تعالی الصلواة والسلام میگویند بران موافق مے آید و لله
الصلواة والسلام اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ
گواہی دیتا ہون یہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ ایک ہے وہ نہین شریک اوسکا
وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ ٣ بار و یکبار گوید لَا اِلٰهَ
اور گواہی دیتا ہون یہ کہ محمد بندہ اسکا اور رسول اوسکا — نہین کوئی معبود
اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ لَهُ الْمُلْکُ وَ لَهُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَ یُمِیْتُ
مگر اللہ ایک ہے وہ نہین شریک اوسکا اسیکی ہے بادشاہی اور اسیکو تعریف ہے جلاتا ہے اور مارتا ہے۔
وَ هُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ اَبَدًا ذُو الْجَلَالِ وَ الْاِکْرَامِ بِیَدِهِ الْخَیْرُ
اور وہ زندہ ہے نہین مرتا کبھے بزرگی والا اور صاحب بخشش اسکے ہاتھ ہے بھلائی
وَ هُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ
اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔
بعد ازان سه بار این مناجات گوید الهی ذلیل و الها داعی مالک تنها اهو ضنا سر تلخی غم
کن ما را از جمیع تفرقه ها بحق محمد المصطفی و آله اجمعین۔ بعد ازان این مناجات

یا اله العالمین در مانده ام	غرق خون در خشک کشتی رانده ام
کس ندارم بی سر و پا مانده ام	در میان راه تنها مانده ام
دست من گیر و مرا فریاد رس	دست بر سر چند دارم چون مگس
خالقا پروردگارا منعما	پادشاها کارسازا اکبرا
بگذرم نگذشته از ما ساعتی	با حضور دل نکردم طاعتی
از نفس و شیطان زد گره کار را	رحمتت باشد شفاعت خواه من

از در خویشم مگردان نا امید — در سر لطف سیاہم کن سفید
خالقا بیچارہ راہم ترا — ہم چو مور لنگ در چاہم ترا
چارہ ما ساز کہ بے یاوریم — گر تو نہ نوازے بہ کہ روآوریم

و بعضے ابیات اشتات کہ معہود است و ہر چہ پسندیدہ آید گوید بعد ازان بگوید دستگیر او کارساز اکارم بساز و دستم بگیر کارم گزشتہ از حیلہ و تدبیر بعد ازان این مناجات بخواند ملکا بادشاہا بنظر رضا و رحمت بما نگر و خداوندا ظاہر و باطن ما را در طلب رضا خود جمع گردان و متفرقہ و پریشانی و سرگردانی از راہ ما وا از راہ جمیع مسلمانان بدور دار مغفرت و عافیت را قرین وقت ما کن عنایت و رعایت سابق و قائد ما گردان ما را بدست تفرقہ ما باز مدہ ما را بما باز مگزار ما را بر ما مگمار ما را از شر ما نگاہدار کار ہای ما و کارہای آنہمہ مسلمانان را با عفو و عافیت و با رضاے خویش با صلاح آر کردہ را در گزار آیندہ را نگاہدار ہر چہ بر بندہ بخشی دینے بخش و با رضا خود قربتے بخش ما را القہر خود مخذول مکن ما را با خود معزول مکن ما را بدون خود مشغول مگردان اگر بہ پرسی حجتے ندارم و اگر بسوزی طاقتے ندارم و اگر بسنجی بضاعتے ندارم منم مفلس بیمایہ و از طاعت بے پیرایہ منم عاجز حیران منم درماندہ پریشان منم مضطر رنجور منم متفکر مہجور از بندہ خطا و ذلت و از تو ہمہ عطا و رحمت اسے قدیم لم یزل و اسے عزیز بے بدل

اَللّٰھُمَّ اَصْلِحْنَا وَاَصْلِحْ فَسَادَ قُلُوْبِنَا وَاَصْلِحْ فَسَادَ اَحْوَالِنَا

یا اللہ اصلاح کر ہماری اور اصلاح کر فساد دلوں ہمارے کی اور اصلاح کر فساد احوال ہماری کی

وَاَصْلِحْ فَسَادَ اَفْعَالِنَا وَاَصْلِحْ فَسَادَ اَقْوَالِنَا وَاَصْلِحْ فَسَادَ

اور اصلاح کر فساد افعال ہمارے کی اور اصلاح کر فساد قولوں ہماری کی اور اصلاح کر فساد -

أَعْمَالِنَا وَأَصْلِحْ فَسَادَ صُدُوْرِنَا وَأَصْلِحْ سَيِّئَاتِ أُمُوْرِنَا

عملون ہمارے کی اور اصلاح کر فساد سینون ہمارے کی اور اصلاح کر لغزشون کامون ہمارے کی

وَأَصْلِحْنَا بِمَا أَصْلَحْتَ بِهٖ عِبَادَكَ الصَّالِحِيْنَ يَا مُصْلِحَ

اور اصلاح کر ہمکو ساتھ اس چیز کے کہ سنوارا تو نے ساتھ اسکے بندون اپنے نیکونکو یا سنوارنیوالے

الصَّالِحِيْنَ يَا أَكْرَمَ الْأَكْرَمِيْنَ اِخْتِمْ لَنَا بِخَيْرٍ رَبَّنَا

نیکون کے اے بڑے بخشش کرنیوالے بخشش والون سے خاتمہ کرو واسطے ہمارے ساتھ خیر کے

تَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ وَأَلْحِقْنَا بِالصَّالِحِيْنَ وَاحْشُرْنَا فِيْ زُمْرَةِ

اے رب ہمارے مار ہمکو مسلمان اور شامل کر ہمکو نیکون مین اور حشر کر ہمارا گروہ مین نیکون کے

الشُّهَدَاءِ وَالْمَسَاكِيْنِ وَالْمُسْتَغْفِرِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى

اور غریبون کے اور بخشش چاہنے والونکے اور درود اللہ کا اوپر

خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ اَجْمَعِيْنَ ۔ بعد ازان این دعا بخواند

بہترین خلق اوسکے کے کہ محمد ہین اور انکی آل کے سب پر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔ اِلٰهِيْ بِجَلَالِ قُدْسِكَ وَكَمَالِ

شروع کرتا ہون نام سے اللہ کے جو مہربان ہے رحم کرنیوالا یا اللہ ساتھ بزرگیون پاک تیری کے اور ساتھ

اُنْسِكَ وَبِنَظَرِكَ اِلٰى اَوْلِيَائِكَ وَبِقُرْبِكَ اِلٰى اَصْفِيَائِكَ

کمال محبت تیری کے اور ساتھ دیکھنے تیرے کے طرف دوستون اپنے کے اور ساتھ نزدیکی تیری کے طرف برگزیدون تیرے کے

وَبِشَوْقِكَ اِلٰى مُشْتَاقِيْكَ وَبِمَحَبَّتِكَ اِلٰى طَالِبِيْكَ اَنْ تُنَوِّرَ قُلُوْبَنَا

اور ساتھ شوق تیرے کے طرف مشتاق تیرے کے اور ساتھ محبت تیری کے طرف طالبون تیرے کے یہ کہ روشن کر دل

بِنُوْرِ مَعْرِفَتِكَ وَتَجْعَلَنَا مِنْ اَهْلِ حُضُوْرِكَ وَتَرْفَعَنَا فِيْ دَرَجَاتِكَ

ہمارے ساتھ نور معرفت اپنی کے اور کر ہمکو اہل حضور اپنے سے اور بلند کر ہمکو بیچ درجون اپنے کے

یَا هَادِیُ اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ اجْعَلْنَا مِنَ الْمَقْبُوْلِیْنَ

اے راہ دکھانے والے دکھا ہمکو راہ سیدھی کر ہمکو مقبولوں سے۔

وَلَا تَجْعَلْنَا مِنَ الْمَرْدُوْدِیْنَ اجْعَلْنَا مِنَ الصَّالِحِیْنَ وَالْمَسَاکِیْنَ

اور مت کر ہمکو مردودوں سے کر ہمکو نیکوں سے اور غریبوں سے

وَالْمُسْتَغْفِرِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ بعد ازاں این دعا بخواند

اور بخشش چاہنے والوں سے ساتھ رحمت اپنی کے اے زیادہ رحم کرنیوالے سب رحم کرنیوالوں سے

اجْعَلْنَا مَحْبُوْسِیْنَ مَحَبَّتِکَ وَمَسْجُوْنِیْنَ عِشْقِکَ وَمَجْنُوْنِیْنَ لِقَائِکَ وَاٰتِنِیْ عِلْمَ مَحَبَّتِکَ وَعَلٰی

کر ہمکو قیدی محبت اپنی کا اور قیدی عشق اپنے کا اور دیوانہ دیدار اپنے کا اور دے مجھکو علم محبت اپنی کا اور میرے دل پر تاج

تَاجَ مَعْرِفَتِکَ یَا اٰسَالَ الْمُشْتَاقِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ونیز بخواند اَللّٰهُمَّ

تاج پہچان اپنی کا اے زیادہ مانگے گئے مشتاقوں کے ساتھ رحمت اپنی کے اے بڑے رحم کرنیوالے سب رحم کرنیوالوں سے اے خدا

زِدْ نُوْرَنَا وَزِدْ سُرُوْرَنَا وَزِدْ مَعْرِفَتَنَا وَزِدْ طَاعَتَنَا وَزِدْ

زیادہ کر نور ہمارا اور زیادہ کر خوشی ہماری اور بڑھا معرفت ہماری اور بڑھا بندگی ہماری اور بڑھا

شَوْقَنَا وَزِدْ مَحَبَّتَنَا وَزِدْ عِشْقَنَا بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ اَجْمَعِیْنَ

شوق ہمارا اور بڑھا محبت ہماری اور بڑھا عشق ہمارا برکت محمد اور انکی آل کے سب کے۔

ونیز بخواند اَحْیِنِیْ عَاشِقًا وَّاَمِتْنِیْ عَاشِقًا وَّاحْشُرْنِیْ مَعَ الْعَاشِقِیْنَ

جلا ہمکو عاشق اور مار مجھکو عاشق اور حشر کر میرا ساتھ عاشقوں کے

یَا مَطْلُوْبَ الْعَاشِقِیْنَ وَیَا مَحْبُوْبَ الطَّالِبِیْنَ اُرْزُقْنِیْ

اے مطلوب عاشقوں کے اور اے محبوب طالبوں کے رزق دے مجھکو

بِفَضْلِکَ ذَوْقَ شَوْقِ مَحَبَّتِکَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ اَجْمَعِیْنَ

اپنے فضل سے ذوق شوق اپنی محبت کا برکت محمد اور آل انکی سب کے

و در حضرت اللہ جلالی آورده است که خدمت سید السادات بعد از ذکر و صلوٰة
در بعضی اوقات این دعا بخواند۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّا ذَكَرْنَاكَ عَلٰى قَدْرِ قِلَّةِ عُقُوْلِنَا وَفَهْمِنَا

اے خدا ہم نے ذکر کیا تیرا موافق تھوڑی عقل ہماری اور فہم اپنی کے۔

فَاذْكُرْنَا عَلٰى قَدْرِ سَعَةِ رَحْمَتِكَ وَفَضْلِكَ يَا خَيْرَ الرَّازِقِيْنَ

پس یاد کر ہمکو موافق کشایش رحمت اپنی کے اور فضل اپنے کے اے بہتر رزق دینے والے

و نیز مے خواند اَللّٰهُمَّ اَقْدِرْنَا عَلٰى اَدَاءِ الْحُقُوْقِ وَوَفَاءِ الْعُهُوْدِ وَ

یا خدا قادر کر ہمکو اوپر ادا کرنے حقوق کے اور پورا کرنے عہدوں کے اور

رِضَاءِ الْخُصُوْمِ وَمُوَاسَاةِ الْفُقَرَاءِ اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ شَاْنَنَا كُلَّهُ

راضی کرنے دشمنوں کے اور محبت کرنے فقیروں کے اے خدا سنوار حال ہمارا سب کا

اگر تواند این دعا نیز بخواند اَللّٰهُمَّ نَبِّهْنَا عَنْ نَوْمَةِ الْغَافِلِيْنَ اَللّٰهُمَّ

اے بار خدایا خبردار کر ہمکو نیند غافلوں کی سے اے بار خدا

اجْعَلْنَا مِنَ التَّوَّابِيْنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ وَالْمَغْفُوْرِيْنَ اَللّٰهُمَّ تَوَسَّلْنَا

کر ہمکو توبہ کرنیوالوں سے ستھرای کرنے والوں سے اور بخشے گئے ہوؤں سے اے خدا وسیلہ کیا ہمنے

بِذِكْرِكَ اَنْ تَرْزُقَنَا الْاِسْتِقَامَةَ عَلٰى دِيْنِ نَبِيِّنَا

ساتھ یاد تیری کے یہ کہ رزق دے ہمکو ٹھیرے رہنا اوپر دین نبی اپنے کے

مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ السَّلَامُ و این دعا نیز بخواند اول صلوٰة

کہ محمد ہیں درود اللہ کا اوپر ان کے اور انکی آل پر سلام۔

و نیز سه بار بگوید اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ قُلْتَ فَاذْكُرُوْنِيْ اَذْكُرْكُمْ

اے خدا تو نے کہا پس یاد کرو ہمکو میں یاد کروں تمکو۔

وَقَدْ ذَكَرْنَاكَ كَمَا أَمَرْتَنَا فَاذْكُرْنَا كَمَا وَعَدْتَنَا يَا

اور تحقیق یاد کیا ہم نے تجکو جیسا حکم کیا تو نے پس یاد کر ہمکو جیسا وعدہ کیا تو نے ہم سو اے

خَيْرَ الرَّازِقِيْنَ بِفَضْلِكَ وَكَرَمِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

بہتر رزق دینے والونکے ساتھ فضل اپنے کو اور کرم اپنے کو اے بہتر رحم کرنیوالے سب راحمون سے

واگر خواہد این دعا بخواند اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِسَانَنَا رَطْبًا بِذِكْرِكَ

اے خدا کر زبان ہماری تازہ اپنی یاد سے

وَاجْعَلْ ذِكْرَكَ لَنَا مُوْنِسًا فِيْ وَحْشَةِ الْقَبْرِ وَاجْعَلْ

اور کر یاد اپنی ہمکو دوست بیچ وحشت قبر کے اور

ثَمَرَةَ فُؤَادِنَا فِيْ ذِكْرِكَ يَا حَبِيْبَ قُلُوْبِ الذَّاكِرِيْنَ بِفَضْلِكَ

پہل دل ہمارے کا بیچ یاد اپنی کے اے دوست دلون یاد کرنے والونکو ساتھ فضل اپنے کے

وَكَرَمِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ واگر خواہد این دعا نیز بخواند

اور کرم اپنے کے اے زیادہ رحم کرنے والے سب راحمون سے

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ ذِكْرَكَ أَحَبَّ إِلَيْنَا مِنْ سَمْعِنَا وَبَصَرِنَا فَإِذَا أَقْرَرْتَ

اے خدا کر یاد اپنی زیادہ محبوب ہماری طرف سنوائی ہماری سے اور بینائی ہماری سے پس جب

عُيُوْنَ أَهْلِ الدُّنْيَا فَأَقْرِرْ عُيُوْنَنَا بِمُدَاوَمَةِ ذِكْرِكَ

ٹھنڈی کی تو نے آنکھین دنیا کے لوگونکی ساتھ دنیا کی پس ٹھنڈی کر آنکھین ہماری ساتھ ہمیشگی یاد اپنی کے

يَا قُرَّةَ عُيُوْنِ الذَّاكِرِيْنَ بِفَضْلِكَ وَكَرَمِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

اے ٹھنڈک آنکھون یاد کرنیوالونکے ساتھ فضل اپنے کے اور کرم اپنے کے اے زیادہ رحم کرنیوالے سب راحمون سے

واگر خواہد این دعاء دیگر بخواند اَللّٰهُمَّ نَبِّهْ قُلُوْبَنَا لِإِدْرَاكِ الْأَسْرَارِ

اے خدا خبردار کر ہمارے دلونکو واسطے پانے بھیدون

ذِكْرِكَ قَبْلَ الْمَوْتِ وَاشْغَلْ اَرْوَاحَنَا بِمُعَايَنَةِ اَنْوَارِ

یاد تیری کے پہلے موت کے اور مشغول کر ہماری روحونکو ساتھہ دیکھنے نورون

ذِكْرِكَ عِنْدَ الْمَوْتِ وَاغْفِرْ لَنَا وَلِوَالِدَيْنَ وَالْمُؤْمِنِيْنَ

ذکر اپنے کے نزدیک موت کے اور بخش ہمکو اور ہماری ماں باپ کو اور مسلمانون کو

وَالْمُؤْمِنَاتِ بِمَا مِنْ اٰثَارِ ذِكْرِكَ بَعْدَ الْمَوْتِ يَا مُنَوِّرَ قُلُوْبِ

اور مسلمان عورتون کو ساتھہ برکتون نشانیون ذکر اپنے کے بعد موت کے اے روشن کرنیوالے دلون

الذَّاكِرِيْنَ بِفَضْلِكَ وَكَرَمِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ واگرخواہد این

ذاکرون کے ساتھہ فضل اپنے کے اور کرم اپنے کو اے زیادہ رحم کرنے والے سب راحمون سے

دعا نیز بخواند اَللّٰهُمَّ نَوِّرْ بِذِكْرِكَ اَبْصَارَنَا وَاشْرَحْ صُدُوْرَنَا

اے خدا روشن اپنی یاد سے آنکھیں ہماری اور کھول سینون ہمارون کو

وَانْطِقْ بِذِكْرِكَ لِسَانَنَا وَاَرْوِحْ بِذِكْرِكَ قُلُوْبَنَا يَا فَائِضَ التَّحِيَّةِ

اور گویا کر اپنی یاد سے زبان ہماری اور آرام دے اپنی یاد سے ہمارے دلونکو اے فیض عنایت کرنیوالے

عَلٰى اَرْوَاحِ الذَّاكِرِيْنَ بِفَضْلِكَ وَكَرَمِكَ يَا اَرْحَمَ

اوپر روحون یاد کرنے والون کے اپنے فضل سے اور کرم سے اے بہت رحم کرنیوالے

الرَّاحِمِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ اَجْمَعِيْنَ

سب راحمون سے اور درود اللہ کا اوپر بہترین خلق اُسکی کے کہ محمد ہین اور اُنکی آل پر سب پر

واگر بیکے یا بدو یا بیشتر ازین دعا ہا بسندہ کند بسندہ باشد بعد ازان برائے

قبولے طاعت ونگہداشت ایمان وخوشنودی خدا ودفع بلا فاتحہ خواند وبروح

جمیع پیران چشت وپیران سہروردو ومشرب شطاریہ ونہا وعبادو تا ونجبا ونقبا

وپیران قلندری وجمیع استادان وجمیع مرشدان وجمیع خدا ران گزشتہ وگزشتگان

کن کا خدا اہل اسلام سورۂ فاتحہ خوانند و بروح حضرت رسالت پناہ سید المرسلین
ہدیہ بارگاہ باجاہ برگزیدۂ اله سید المرسلین حضرت محمد رسول الله صلی الله علیہ مع
اصحاب اہل بیت اطہار و الکبار و با جمیع پیغمبران ختم کنند بعدہ سلامتی پیر و مرشد و برای
سلامتی ایمان و امان از نکبات کفر الزمان و برای سلامتی حاضران محبت و سلامتی
جمیع صوفیان قوت کار طالبان و مزید ذوق و شوق ایشان و مقہوری اعداء
ظاہر و باطن و برای مزید ذوق و شوق معرفت حق تکبیر گوید بعد آن بدرود گفتن
اعلام رساند و گوید خداوندا بر این بندہ رحمت کن و بدوام قوام در عشق خویش
بدار و راضی و خوشنود باشد کسی کہ دہ بار درود بر سید عالم بفرستد یا حضور
بعد آن دہ بار این درود بخواند بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ اَسْمَآئِكَ الْحُسْنٰى وَبِعَدَدِ
اے خدا درود بھیج اوپر محمد کے ساتھ گنتی ناموں اپنے کے کہ نیک ہیں اور ساتھ گنتی
كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَحْبَابِهٖ
ہر ایک چیز کے کہ معلوم ہے تجکو اور انکی آل پر اور اصحابوں پر اور دوستوں پر
بعدہ کلہ بر زمین کند و گوید مصطفیٰ و علی المرتضیٰ و نام پیر و مرشد خود بر زبان راند
و گوید عشق عشق عشق بعد ازان از موضع ذکر برخیزد و با یکدیگر مصافحہ کنند
و چون مصافحہ کنند بہ چیزی دیگر پردازند و بکاری مشغول شوند باید کہ ہمچنان ظاہر و باطن
بنور ذکر در گرفتہ بود و شغل باللہ درون و برون معمور باشد تا از شغل و کار لابدی
در باطن کثافت پیدا نیاید و دل از حضرت حق باز نماند در امور ظاہری بنا و بزد
کما قال الله تعالٰی رِجَالٌ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ اي باللسان والقلب
جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے مرد ہیں کہ نہیں غافل کرتی انکو سوداگری اور نہ بیچنا یاد اللہ کے سے ای ساتھ زبان کے اور دل کے

پس ازین لازم نباشد که ایشان را بیع و تجارت نباشد بلے اگر باشد باشد اما از مشغولی بحق باز ندارد و بخود مشغول نکند و نیز از امام شافعی رحمة الله تعالے مرویست که عزیر سلطت راست میکرد و او کلمه سبحان الله و الحمد لله می گفت فرشتگان گفت لحظه لیے را از جنبش باز دار تا بریده نشود فرمود لیے بریده به که از یاد رب بریده پس هرچون که باشد و هر کجا که باشد و ذکر حق سبحانه و تعالے باشد و حیات دنیا بے ذکر ممات داند و بے یاد دوست زندگانی زندان خلے نجات تصور کند والله الموفق ـ

فصل بیست و دوهم در ذکر آنکه قیامت قایم شود بعد ازان که ذکر در جهان نماید

اکنون بعد از خاصیتن واثره ذکر و یاران ذاکر جهان بر دیگر عسا کر چه دارد خود بهتر آن ست که جهان را بے ذکران حق سبحانه و تعالے بر پا نگزاری یعنی چون ختم ذکر جهان ختم کار جهان ست بهتر آن ست که بعد ختم میان ذکر سخن در باب قیامت اندر در مشتاق مسطور ست عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ

انس سے راضی ہو اللہ ان سے نہ قایم ہو گی قیامت

حَتّٰی لَا یُقَالَ فِی الْاَرْضِ اَللّٰہُ اَللّٰہُ ـ

یہانتک کہ کہا جاوے بیچ زمین کے اللہ اللہ

معنے حدیث آن ست که عدم قیام ساعت منتهی ست بعدم قول الله چون عدم قول یافته شود عدم قیام انتها پذیرد و در شرح مسطور ست ـ

اَلْحَدِیْثُ یَدُلُّ عَلٰی فَضِیْلَةِ هٰذَا الْاِسْمِ وَاَنَّ مِنْ شَرَائِطِ

حدیث دلالت کرتی ہے اوپر بزرگتر ہونے اس نام کے شرطوں قیامت کی سے ہے

السَّاعَةِ اِعْرَاضُ النَّاسِ عَنْ ذِکْرِ اللّٰهِ ـ

منہ پھیرنا لوگوں کا یاد اللہ کی سے ..

تاچون بروے زمین ہیچ گوینده الله نماند قیامت قایم شود ونیز مروی ست کہ
علی علیہ السلام پیش حضرت رسالتمآب التماس کرد وگفت ای رسول خدا را ہم
بنما بخداوند ارض وسما براہے کہ نزدیک تر آسان تر باشد رسول علیہ وآلہ السلام
فرمود لازم گیر اے علی چیزے کہ من بسبب آن بدرجہ نبوت رسیدم علی گفت
آن چیست یا رسول فرمود آن ذکر خدائیست عزّ وجل علی کرم اللہ تعالی وجہہ بر
طریق تعجب واستفہام گفت این چنین ست فضیلت ذکر حال آنیست کہ آدمیان ہمہ
در ذکر اند فقال علیہ وآلہ السلام صہ یا علی لا تقوم الساعة علی وجہ

ای علی نہیں قایم قیامت اوپر روے

الارض من یقول اللہ اللہ در شرح مشارق مسطور ست قال عبد اللہ

زمین کے جو کوئی کہیگا اللہ اللہ کہا عبد اللہ

ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما یؤمر صاحب الصور ان ینفخ

بیٹے عمر کے نے راضی ہوا اللہ تعالی ان دونون سے حکم کیا جاویگا صاحب ترنگے کا یہ کہ

فیسمع رجلا یقول لا الہ الا اللہ فیؤخر مائة عام قیل المراد

پھونکے پس سنیگا ایک مرد کو کہ کہتا ہی کلمہ لا الہ الا اللہ پس ڈھیل کرے گا سو برس کہا گیا ہے

بہذا الاخلاص فی ہذہ الکلمة دون اطلاق الکلمة

مراد ساتھ اسکے اخلاص ہی بیچ اس کلمہ کے نہ مطلق پڑھنا کلمہ کا۔

زہے شرف یاد حقتعالی کہ بسبب گفتن یک تن کلمہ طیبہ باخلاص خلاص عام از نفخہ
صور یابیہ عام باشد در مطالع الانوار مسطور ست کہ بعد وفات مہتر عیسی علیہ السلام
حقتعالی باد بوے خوشبوی تر از مشک از زمین پیدا آرد و جمیع مومنان از غایت
فرحت باد وجان بدہند و ہمہ بمیرند و بدترین مردمان از کافران و فاسقان نمانند الا ایشان

میان خود در مجادله و مقابله و فسق و فجور و خواب و خور لطریق حزان مشغول باشند
که ناگاه قیامت قایم شود و یکبار یک مہتر اسرافیل علیہ السلام یک نفخہ صور بدمد
و این معنی در مشارق مسطور است و نیز مسطور است۔

قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَمُرَّ
کہا ابو ہریرہ نے راضی ہوا اللہ اوس سے نہ قایم ہوگے قیامت یہانتک کہ گزریگا
الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرَّجُلِ فَيَقُوْلُ يَالَيْتَنِيْ مَكَانَهٗ در شرح مسطور ست
ایک مرد اوپر قبر ایک مرد کے پس کہیگا اے کاشکے مین ہوتا اسکی جگہہ۔

اَلْحَدِيْثُ يَتَضَمَّنُ ذِكْرَ مَا يَشْتَدُّ عَلَى الْمُؤْمِنِ مِنَ الْفِتَنِ
حدیث شامل ہو یاد اس چیز کی شدت ہوگی اوپر مومن کے فتنون سے یہانتک کہ آرزو
حَتّٰى يَتَمَنّٰى رَائِي الْقَبْرِ اَنْ يَكُوْنَ مَكَانَهٗ لِمَا اَنَّهٗ يَسْتَعْظِمُ شَانَهٗ
کرسے گا دیکھنے والا قبر کے بیچ کہ ہو جگہہ اسکی۔

و نیز در مطالع الانوار مسطور ست کہ مہتر اسرافیل علیہ السلام گوید۔
كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ
جو کوئی کہ زمین پر فانی ہے اور باقی رہیگے ذات رب تیرے کی صاحب بزرگی و بخشش
ہمچنین کہ صور دمد اہل آسمان و زمین ہمہ بے ہوش افتند
كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَيَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَفَزِعَ مَنْ فِي
جیسا فرمایا اللہ تعالے نے اور جسدن پھونکا جاویگا بیچ صور کے پس ڈرجاویگا جو کوئی
السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ۔
بیچ آسمانوں کے اور جو کوئی بیچ زمین کے ہے۔

زمین و آسمان در جنبش آیند آسمان چون آسیا بگردد و پارہ پارہ شوند و ما ہتاب

از آفتاب و ستارگان سیاه گشته ذره ذره شوند چون جلال اجل و دف فرود آمده
كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ وَاِذَا الْكَوَاكِبُ انْتَثَرَتْ
جیسا فرمایا اللہ تعالیٰ نے جس وقت آسمان چرجاوے اور جب تارے جھڑ جاوین -
و نبیند ہیچ اگر دو چنانکہ اگر بیضہ در مشرق باشد از مغرب بنماید و ہیچ جانور
زندہ نماند خلائق زمین و طائک آسمان ہمہ جان دادہ باشند حق سبحانہ تعالیٰ
بے کلام و بے زبان و بے صوت و بے الحان فرماید -
وَاَنَا الْمَلِكُ اَيْنَ الْمُتَكَبِّرُوْنَ وَاَيْنَ الْجَبَّارُوْنَ
مین بادشاہ ہون کہان ہین تکبر کرنیوالے اور کہان ہین سرکش
کجا اند کہ دعواے نفسانی لاف جہان بانی میزدند و از بیدینی کوس خودبینی
مے کوفتند لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ امروز ملک کراست و ہم خود جواب
فرماید لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ بعد ازان چہار فرشتگان مقرب زندہ شوند
پہر اسرافیل علیہ السلام براے نفخ ثانی زیر عرش آید و بر والیتے بر صخرہ
بیت المقدس ایستد و صور بدہن گیرد و درین نفخہ گوید
يَا اَيُّهَا الْاَجْسَامُ الْبَالِيَةُ وَالْعِظَامُ النَّخِرَةُ وَالْجُلُوْدُ الْمُتَمَزِّقَةُ
اے بدنون پرانے اور ہڈیون گلے ہوئی اور چمڑے پھٹے ہوئے
وَاللُّحُوْمُ الْمُتَفَرِّقَةُ وَالْعُرُوْقُ الْمُنْقَطِعَةُ قُوْمُوْا فَاِنَّ الدَّيَّانَ قَدْ قَامَ الْقِيٰمَةَ
اور گوشت جدا جدا ہوے اور رگون کٹے ہوئے کہڑے ہو پس تحقیق بار یتعالٰے نے تحقیق قایم کیا قیامت کو
و در صور لبید و ہر جانورے سوراخ است جانہا ہمہ خلق دران سوراخہا بادو
اند صور بدمد جانہا ازان سوراخہا بیرون آیند و در ہوا مانند ملخ پران نمایند
جانہاے مومنان چون ستارگان درافشان و جانہاے کافران سیاہ باشند

پس آفریدگار تعالیٰ و تقدس بیکبار فرماید یُرْجِعُ کُلَّ رُوحٍ إِلَىٰ جَسَدِهٖ

پھر جا بسے ایک جان طرف بدن اپنے کی

ہمہ زندہ گردند و بیخبر ند و تحیر بایستند و حیران نمایند ہر سو بنگرند

ثُمَّ نُفِخَ فِيهِ أُخْرَىٰ فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنظُرُونَ

پھر پھونکا جاویگا بیچ اوسکے دوسری بار پس ناگہان وہ کھڑے دیکھتے ہیں۔

بیک روایت میان دو نفخہ عذاب گورستان برداشتہ شود و چون بعث شوند

پندارند کہ از خواب دنیا بیدار شدہ اند گویند خفتہ بودیم تا آنکہ آفتاب برآمد و اشراق

شد كَأَنَّهُمْ لَمْ يَلْبَثُوا إِلَّا سَاعَةً مِّنَ النَّهَارِ لَمْ يَلْبَثُوا إِلَّا عَشِيَّةً أَوْ ضُحَاهَا

نہیں رہے مگر ایک گھڑی دن سے نہیں رہے مگر اول دن یا دن چڑھے۔

و ہر کسی کار بدوست آرند کہ بدان مشغول بودہ باشد و ہر شیئی بیاد آورد کہ دل او بدو بود

كَمَا تَعِيشُونَ تَمُوتُونَ وَكَمَا تَمُوتُونَ تُبْعَثُونَ چنانکہ گفت

جیسا جیتے تھے مرو گے اور جیسا مرو گے اٹھائے جاؤ گے۔

سپی بودہ است زیر خیال فرشتہ		بوقت مرگ سوزن یاد کردے
ہر آن چیزے کہ بید مشغول وارستہ		بوقت مرگ ای جان یاد آرے

و این نوع باختیار عقل نبود بلکہ تحقیق وعدہ را باشد تا ہر زنی کہ حاملہ مردہ شود

با حملہ خیزد و از ہول قیامت بار نہد تَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا

رکھدیگی ہر پیٹ والی پیٹ اپنا۔

و اشتران با بار تر دہ باشند و خداوندان ایشان با ایشان یکجا بودند ہمچنان

اشتران با بار و خداوندان با ایشان باشند۔

كما قال عليه السلام يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَىٰ هَيْئَةِ مَا مَاتُوا۔

جیساکہ کہا حضرت نے اوپر اونکے سلام اٹھائے جاوینگے لوگ اوپر شکل کے کہ مرگئے

خداوند اشتر بیند و پوست نپردازد و معطلش بگزارد۔

کَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَاِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ ۔

جیساکہ کہا اللہ تعالےٰ نے اور جب دس مہینہ کی اونٹنی بیکار چھوڑی جاوے۔

مردم از برادر خود و مادر خود و پدر خود و عیال خود و پسران خود بگریزند۔

کَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی یَوْمَ یَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِیْهِ وَاُمِّهٖ وَاَبِیْهِ وَصَاحِبَتِهٖ

جیساکہ فرمایا اللہ نے اسدن کہ بھاگیگا آدمی بھائی اپنے سے اور ماں اپنی سے اور باپ اپنے سے

وَبَنِیْهِ لِکُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ یَوْمَئِذٍ شَاْنٌ یُّغْنِیْهِ ۔

اور جورو اپنی سے اور بیٹی اپنی سے واسطے ہر مرد کے انمیں سے اسدن ایک حالت ہی کہ کفایت کرتی ہی اسکو

وازہیبت ہول قیامت مردمان ہمہ مستانہ بیہوش گردند و در حقیقت مست نباشند۔

وَتَرَی النَّاسَ سُکَارٰی وَمَا هُمْ بِسُکَارٰی وَلٰکِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِیْدٌ

اور دیکھے تو لوگوں کو مست اور نہیں وہ مست ولیکن عذاب اللہ کا سخت ہی۔

بعدہ حق تعالےٰ میان اہل بہشت و اہل دوزخ امتیاز کند اہل بہشت را راست از عرش

واہل دوزخ را چپ از عرصات و بہشتیان مر خدا را سجدہ کنند۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ نَجّٰنَا مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ

سب تعریف واسطے اللہ کے ہی جس نے نجات دی ہمکو قوم ظالموں سے۔

و پشت کافران یک لخت گردد سجدہ کردن نتوانند و نیز در مطلع الانوار آوردہ است

کہ ہفتاد ہزار تن را از امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمان شود کہ بے حساب

در بہشت درآرند و باقی را در حساب نگاہ بیرند در احوال مردم را استاد نظر کنند عمل خود

ببیند چنانچہ نظر کنند عمل خود ببینند چنانچہ پیش از نظر کنند عمل خود ببینند و پس نظر کنند بجانب

عمل ہر بیند پیش آنگاه و داند کہ چہ کردہ است
عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا اَحْضَرَتْ يَوْمَئِذٍ يَتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ مَا سَعٰى
جانیگا ہر جی جو حاضر کیا ہے اسدن یاد کریگا آدمی جو سعی کی
و یاد آرند آنچہ کردہ باشند از خیر و شر ہر کس را نامہ او بدست او دہند فرمان آید
اقرأ کتابک - بعد ازان بر کافران خطاب آید ما بر شما پیغامبران فرستادیم
و بر ایشان کتاب و وحی نازل کردیم و ایشان شما را بسوے ما دعوت کردند و براہ
راست خواندند و شما ایشانرا دشمن داشتند و دروغ پنداشتند ایشان منکر شوند و گویند
مَا جَآءَنَا مِنْ بَشِيْرٍ وَّلَا نَذِيْرٍ -
نہین آیا ہمارے پاس خوشخبری دینے والا اور نہ ڈرانے والا -
انبیا را طلب شوند پرسیدہ شوند گویند بلے یا رب فرمان رسانیدیم فرمان شود
ایشان منکر اند گواہ شما کیست گویند گواہ ما است محمد ست ایشانرا حاضر آرند
ایشان گواہی دہند و گویند خداوندا رسل تبلیغ رسالت کردند ایشا بدبختان
قبول نکردند کافران گویند ما گواہی ایشان قبول نکنیم گواہ از ما باید در حال مہر
بر دہان ہر یکے ایشان زنند و دست و پای و سر و گوش و لیشت دران و چشم و
جملہ اعضا در سخن آیند قال اللہ تعالے اَلْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰٓى اَفْوَاهِهِمْ وَ
فرمایا اللہ تعالے نے آجکے دن مہر کرینگے ہم اوپر مونہون کے - انکی
تُكَلِّمُنَآ اَيْدِيْهِمْ وَتَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ
اور باتین کرینگے ہم سے ہاتھ انکے اور گواہی دینگے پاؤن انکے جو تھے کماتے -
کافران گویند سحقا لکم و بعدا لکم دست و پا را بد گویند و در مانند و ہیچ حیلہ ندانند
در قصص الانبیا در قصہ مہتر داود علیہ السلام مسطور است کہ روزے بنی اسرائیل جمع شدند

وگفتند یا خلیفة الله حکمها که لقیاست خواهد بود یکے ازان بجا بما مهتر داؤد
بر حکم فرمان حق سبحانه وتعالے ایشانرا وعده داد وگفت روز عید پیشما بیایم
بنی اسرائیل بازگشتند و اندر سبے اسرائیل مردی بود تمیں ونهمر قوم اورا گاوان
بسیار بودند و او گاو بے داشت که هرچه در عالم رنگ ست حق تعالی اورا داده
بود وآن گاو را اسبتاح کرده بودند هرچه بخواستے بخوردے
و هرجا که بخواستے چریدے و بنی اسرائیل بدیدن او شاد بودند که سخت طرفه و تماشا
بود و شاخهار او را بزر و جواهر و یاقوت گرفته بودند و جامه زر لفت بر پشت
او افگنده و اندر بنی اسرائیل ندا کرده که هرکه این گاو را بزند او را بزنند و هرکه
بکشد او را بکشند هیچکس آن گاو را نیازردے و نیز دران ایام در بنی اسرائیل
زنے بود صالح و فقیره یک پسر داشت و در زهد معروفه و مشهوره بود در ویرانه
صومعه داشت اما با پسر خود دران صومعه می بود و مر خدا یرا عبادت میکرد و بر در
صومعه چشمه آب بود و یک درخت انار هر روز آن درخت دو انار بار آوردے
یکے پسر خوردے و یکے مادر و ایشان را بدان کفایت شدے روزی پسر پیش
مادر بنالید و گفت اے ام در بازار بیت المقدس نعمتهاست گوناگون و مرا آرزو هست
مادر گفت ای جان مادر شکرانه نعمت بجا آر تا زوال نه پذیرد که هر روز انار می کفایت
اگر زیاده نباشد گو مباش در سخن بودند که انار ناپیدا شد مادر گفت ای پسر ناشکری
کردی که نعمت بر ما زوال آمد سه روز گذشته هیچ نرسیده از غایت گرسنگی طاقت
شان نماند پسر گفت ای مادر دعا کن خدای تعالے مارا روزی دهد از پیش ناشکری
نکنم مادر دعا کرد و پسر آمین گفت دران حال گوساله رئیس را دیدند که بدان زیبا
درآمد با ایشان سخن گفت که مرا بکشید و بخورید که من روزی شما ام پسر گفت ای

ای اخی این گاو را خدای تعالی در سخن آورده است که میگوید آنچه میگوید بعینه
پسر آن گاو را ذبح کرده گوشت از پوست جدا کرد و از جگر ده پاره بریان کرده
بخوردند چون سه شبانه روز برآمد گاو از خانه رئیس رفته بود طلب میکردند و
هیچکس راهبان صومعه گمان نبود زیرا که ایشان بزاهدی مشهور بودند
قضا را از قضا پیر سبزی فروش بدان ویرانه گذر کرد و خون ریخته دید و ستوری
بصومعه درآمد گاو را کشته دید باز گردید و از آن حال رئیس را خبر کرده زن عابده
گفت ای پسر دیدی که اندر بنی اسرائیل رسوا شدیم و عمر گذشته برباد گذاشتیم روزی
سنه‌ای رنج میخوردیم آخر عمر چنین کار از دست ما برفته و چنین خورده شد و پرده ما دریده
شد ایشان همدرین بودند که رئیس کسان را برگماشت مادر و پسر هر دو را حاضر
آوردند همه بنی اسرائیل را گمان بود که هم اکنون بکشند زیرا که پیش ازین حجت گرفته
بودند داود علیه السلام گفت ای زاهد چرا گاو را کشتید گفت گاو با ما در سخن آمد
و گفت که مرا بکشید و بخورید که روزی حلال شماام رئیس گفت گاو چگونه سخن گوید
داود علیه السلام گفت که اگر خدای تعالی در سخن آرد هیچ عجب نباشد مهتر داود
گفت ای رئیس هزار دینار بستان و ازین خصومت بپرهیز رئیس گفت حکم
عدل تو خواهم مهتر داود علیه السلام گفت زن عابده را که چند فاقه رسید که این گاو
را بکشتید گفت سه شبانه روز گرسنه ماندیم و درخت بار نیاورد و ما طاقت
نداشتیم آنگاه گاو درآمد و سخن گفت این گاو از دست ما رفته رئیس شاد شد که زن
مقر آمد در زمان جبرئیل علیه السلام در رسید و گفت ای داود روز عید بنی اسرائیل
جمع شوند و از آن حکمها که روز قیامت خواهد شد یکی آشکارا بود مهتر داود علیه السلام
گفت فردا روز عید است به همه بنی اسرائیل که حق تعالی چه حکم کند بنی اسرائیل رفتند و شب

بیار استند داود علیه السلام روز عید بمنبر برآمد وزن عابده را و رئیس را
در پیش منبر بر پا کردند مهتر داود علیه السلام آیتی چند از زبور بخواند و خلق
خاموش شد جبریل علیه السلام بیامد و گفت بگو مر رئیس را که یاد داری که فلان
وقت از شام بمصر میرفتی و تو مزدور مردی بودی آن مرد را پانصد اشتر بار
رخت بوده ترا هیچ نبود و در بارهای او طمع کردی و حیلتی ساختی و خداوند
آن اشتران را بیک سو بردی بمکر و غدر و حیله آنرا بکشتی و بزیر ریگ پنهان
کردی و مالها و بارها او را بمصر بردی و سودی بسیار کردی و بها نهی
و خود را به بنی اسرائیل نسبت کردی و از تو گواه نخواستند و مهتر و رئیس خود دانستند
از انکه مال بسیار داشتی و هر روز مال تو زیادت می شد و آن مرد را که کشتی
شوهر این زن بود و پدر این کودک چون داود علیه السلام این قصه بگفت گفت
ای رئیس همچنان است رئیس منکر شد و گفت من هرگز کسی را نکشته ام و مال
و مال کسی نستده ام خدا تعالی دهن او مهر کرد و دست او به سخن آمد و گفت یا داود
خلیفة الله دران روزگار من داشتم و گلوی آنمرد من بریدم بعده پای
رئیس بسخن آمد و گفت یا خلیفة الله دران روز من بودم که میرفتم تا آن مرد بکشتم
چشم آن رئیس به سخن آمد و گفت یا خلیفة الله من دیدم که آنمرد را بکشت و
آنمرد خداوند اشتران فریاد میکرد و زینهار می خواست چون همه اندامهای
رئیس همه بفعلهای خود اقرار کردند و گواهی دادند و زبان خاموش بود چنانکه
خدا تعالی فرمود اَلْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰٓى اَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَآ اَيْدِيْهِمْ
آجکے دن مہر کر دینگے ہم اوپر موہنون اُنکے کے اور کلام کرینگے ہم سے ہاتھ انکے
وَتَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ

اور گواہی دینگے پاؤن اونکے جو تھے کماتے ۔

مہتر داود علیہ السلام مر کودک را فرمود کہ قصاص پدر خود از زمین بگیر و اورا
ببخش و مال او ہمہ مال پدر تست بگیر کودک ہمچنان کرد آنگاہ مہتر داود علیہ السلام
رخ بجانب مومنان کرد و فرمود کہ در روز قیامت حکمہا چنین باشند یعنی ہر کارے
کہ آدمی بدان کار مشغول است فردا اگرچہ انکار آرد و اعضا ہر کہ بدان کار مشغول ست
اقرار کنند قال اللہ تعالیٰ وَيَوْمَ يُحْشَرُ اَعْدَآءُ اللّٰهِ اِلَى النَّارِ
فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور جس دن اکھٹے کئے جاوینگے دشمن اللہ کے آگ کیطرف
فَهُمْ يُوزَعُونَ حَتّٰٓى اِذَا مَا جَآءُوْهَا شَهِدَ عَلَيْهِمْ سَمْعُهُمْ
پس وہ فرقہ فرقہ کئے جاوینگے یہانتک کہ جب آوینگے اُس پاس گواہی دینگے اوپر انکے کان اونکے ۔
وَاَبْصَارُهُمْ وَجُلُوْدُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝
اور آنکھیں اونکی اور چمڑے اونکے اونکے جو تھے عمل کرتے ۔
یعنی روزیکہ برانگیختہ شوند دشمنان خدا تعالیٰ پس ایشان را جمع کنند
حَتّٰٓى اِذَا مَا جَآءُوْهَا کلمہ ما صلہ است لئے اِذَا جَآءُوْهَا
یہانتک کہ جب آوینگے اُس پاس یعنی جب آوینگے اُس پاس
چون برسند کافران بکرانہ دوزخ گواہی دہند برین کافران گوشہای ایشان
کہ ناحق شنیدیم نپذیرفتیم و چشمہای ایشان کہ آیات معجزہ دیدیم و عبرت نگرفتیم
و گواہی دہند پوستہای ایشان یعنی ہفت اندام کہ چہ کردیم ما از کفر و معاصی ۔
وَقَالُوْا لِجُلُوْدِهِمْ لِمَ شَهِدْتُّمْ عَلَيْنَا ؕ قَالُوْٓا اَنْطَقَنَا اللّٰهُ الَّذِيْٓ
اور کہینگے اپنے چمڑون کو کیون گواہی دی تمنے ہمپر وہ کہینگے بلایا ہمکو اللہ نے جس نے
اَنْطَقَ كُلَّ شَيْءٍ وَّهُوَ خَلَقَكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ

گویائی دی ہر چیز کو اور اوسنے تمکو پیدا کیا پہلے بار اور اوسکی طرف پھیرے جاؤ گے

یعنی بگویند آن کافران مر اعضاے خود را چرا گواہی دادید برما ایشان گویند

گویا نید ما را خدا ایتعالے کہ سخن گویا ند ہر چیز سے را یعنی آنرا سخن دآن ہم اوست

کہ بیافرید شمارا اول یعنی در دنیا و سوے او باز گردانیده شوید و بعضے از

جلود فروج مراد دارند یعنی فروج گواہی دہند ایشان گویند چرا گواہی دادید

گویند اَنْطَقَنَا اللّٰهُ الَّذِيْٓ اَنْطَقَ كُلَّ شَيْءٍ ـ

گویا کیا ہمکو اللہ نے جس نے گویا کیا ہر چیز کو ـ

پس اینجا باید دانست کہ ذاکران عاشق و عاشقان صادق کہ بالنت یک

زبان ذکرے گویند و ہر تار موے بر تن ایشان زبان ست

سر مویم نظر سے کن کہ من اندر تن خویش	یک سر موے ندارم کہ ترا ذاکر نیست

ہر قطرہ خون در رگہاے ایشان بذکر حق بیچون ذاکر و شاکر ست چنانکہ آمدہ

است کہ سنگے بر سر ذاکر رسیدہ بود و خون مے چکید و از ہر قطرہ خون کہ بر زمین

مے افتاد نقش اللہ پدید مے آمد پس دران روز جان سوز جگر دوز

اگر موے در روے وصفت اندام ایشان بیکام بذکر خالق اجسام ـ

سُبْحَانَ مَنْ يُّحْيِي الْعِظَامَ ـ

پاک ہے وہ جو زندہ کرتا ہے ہڈیوں کو ـ

گویند و بیاد حق سبحانہ و تعالے در خروش آید عجب نبود و نیز روا باشد کہ

گوئیم کہ دران روز اعضاے بار خدا و دل سلیم با تسلیم ایشان مونس وقت شان

گردد یعنی تسبیح و تہلیل حضرت جلیل در آید و غمگسار و خلیل ایشان شود

لَا يَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ الْاَكْبَرُ ـ

تمکین کرے گی اور انکو گھبراہٹ بڑے

حال شان باشد بدلیل آنکه هر کافر را و عاصیان را در روز آخر اعضائے ایشان
دشمن گردد و گواهی بر اعمال دهند و ایشان را هیچ حیله و بیچاره گردانند پس
باید که صاحب نظر فِيمَا يَعْصُدُ مِنْهُ اولا نظر بران دارد که نوشته
تقدیر است که چشم ایشان را در استقبال مرآرد و بعد آن هرچه از خیر و شر در وجود
آید آن را بشمارد و محاسبه و مواخذه را اینها آنکس از دست نگذارد و مدام متحیر در جریان
قضا و متفکر در ظهور قدر باشد و بر حسب کسب هر اعضائ خود را با محب و با اعدا بیند
ماجرائے موعود و در پیش چشم او مفقود نماند خداوند هوش هرگز در اصلاح کار خود
بنیاید و بداند که نوشته دینه و تقدیر دیرینه وجود محدث را امروز در تحرک و سکون
داشته و جریان قلم بد و کون علم بر داشته است و باز همان تقدیر الهی فردا
جوارح را در گواهی در آرد و هیچ ذره را از ان سپید و سیاه بر لوح محا نا آورده نگذارد

سخن زین گرچه دارد سر بافلاک — بذکر قدر باید داد امساک
خسرو چند انکه هر سو شتابد — چو اندر قدر افتد ره نیابد
شریعت هم طریقت هم حقیقت — بنیاد راه بیرون زین دقیقه
بیا اینجا جان دراز رو کی قدم زن — و سے افلاس بر کار قلم زن

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا سَيُكَلِّمُهُ رَبُّهُ لَيْسَ
فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں تم میں سے کوئی شخص مگر قریب ہے کہ کلام کریگا اس سے رب اوسکا نہیں
بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تَرْجُمَانٌ فَيَنْظُرُ أَيْمَنَ مِنْهُ فَلَا يَرَى إِلَّا مَا قَدَّمَ فَيَنْظُرُ أَشْأَمَ مِنْهُ وَلَا
درمیان اوسکے اور اوسکے رب کے ترجمان پس دیکھیگا داہنی طرف اپنی سو نہیں دیکھیگا مگر جو آگے بھیجا ہے پس دیکھیگا بائیں اپنی سو نہیں
يَرَى إِلَّا مَا قَدَّمَ فَيَنْظُرُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَا يَرَى إِلَّا النَّارَ تِلْقَاءَ وَجْهِهِ فَاتَّقُوا النَّارَ

دیکھیگا مگر جو آگی بھیجا ہے پس دیکھی آگی اپنی سے پس دیکھیگا مگر آگ کو روبرو دہنے اپنے کے پس بچو آگ سے اور اگرچہ برابر چھلکے کھجور کی

لو بشق تمرة ومن لم يجد فبكلمة طيبة اللهم اجعلنا من الذين

اور جو نہ پاوے آگ پس ساتھ کلمہ طیبہ کے یا اللہ کر ہمکو ان لوگون سے کہ نہین ڈر اوپر انکے اور نہ وہ غمگین ہونگے

لا خوف عليهم ولا هم يحزنون واجعلنا من الذين يدخلهم

اور کر ہمکو ان لوگون سے کہ داخل ہونگے بہشت مین بغیر حساب کے اور بغیر عذاب کے

الجنة بلا حساب ولا عذاب ۔

بیا اے نیک خواہ نیک خواہان ॥ نکو پندیست بشنو نیک خواہان

بیا اے مرد زیرک پر سر ہوش ॥ کہ پند پیر دانایان کنے گوش

بیا بیرون ز راہ رسم و عادت ॥ مکن در گوشش اعلام سعادت

مر آن سایۂ دولت ہمائے ॥ بر آزادی بیاید رہنمائے

بہمت خویشتن کان راہ برداشت ॥ چراغم از ہدایت راہ برداشت

بزیر سایۂ خود پرورد چندے ॥ ز ہر راہے بلطفم داد پندے

ازان گل پند او دارم خزانہ ॥ طراوت آن خزانہ را خزان نہ

کہ ہر حرفش ہزاران راہ آرد ॥ بباید گوشش کان آگاہ دارد

چو ور سیم کردہ بر گفتار گوئے ॥ بچوگان حکم او گشتم چو گوئے

ہر انچہ از دو سہ مراد گوش جان است ॥ ہمہ نظم پر سر کلکم و زبان است

بظاہر اندرین کارم عیان کرد ॥ حقیقت راہ خود از خود بیان کرد

کنون ای راستباز و راستی خواہ ॥ بجست منزل گر بخواہی رد ہوا این راہ

ز چشم فکر کن با کار خود باز ॥ [illegible]

ز نیک و بد ترا ہمسیر کردار ॥ [illegible]

نوشته شد همی نوشت تو زتقدیر — تحرک یافته بر کار تدبیر

نوشته لوح آمد در کتابت — بدیگر بار تا باشد حسابت

در آن منگر سرشتش تا از او بینی — که خود را صورت بجان بہ بینی

نمو توا برده ره قبل ان تموتوا — فما فرحت لهم مما قد اوتوا

پہلے اس سے که مرجاؤ — پس خوش ہوئے واسطے انکے اس چیز سے کہ دی گئی

زظلمت نفس رسته از آب مغفور — بمنزل برده ره از نور در نور

اگر بوسه بجو از ہوش دارے — بحیرت روز راه ہوشیارے

کراما کاتبین را لوح در پیش — عیان آید شوی یکسو گر از خویش

ہمه را وقت قرار این جا گشت کوتاه — یقین شد منزل تو فہموا الله

رہ سته و ہم ست و منزل ہست پیدا — وصولت حاصلت فی سبع و شوال

سید اعلی جو بین خجسته لقب
زاہد و عابد و خشنده آآگاه
انکی سید کا تو دیا حق سے
زاتی منتخب بالصفات [illegible]
جاه و اقبال روز افزون [illegible]
اک بزرگ انکے خاندان میں تھے
انکے تصنیف تھا [illegible]
مثنوی و فارسی [illegible]
آپ نے [illegible] کل جیب سے
برائے الاکرم [illegible] منظور
بیت جو قاضی میان فہیم الدین
که [illegible] سنا وکہا ال
تو [illegible] کی سوچ شاد ان ہو
حسب فرمان میان [illegible]
کار تصحیح سر ورق سے لیے
چھاپ کے [illegible]
[illegible]

خاص عالی النسب بلند حسب
اہل دل پارسا صفا مشرب
منزلت پایه مرتبه منصب
کارخیر اور فیض عام محبوب
[illegible] کی عطا یا رب
[illegible] شیخ الله بخش انہیں سب
ذکر توحید و فقر بین النسب
[illegible] و پاکیزه زبان عرب
خوب قائل ہوا سرور و طرب
لطف سب [illegible]
کیا ارشاد [illegible] طلب
طبع ہو جاسے [illegible] مطلب
اور ہو فیض عام کا بھی سبب
[illegible] فضل و ادب
[illegible] سرگرم سعی روز و شب
جو نثار سے [illegible]
[illegible] المعامرتب خب

سال [illegible] سے [illegible] تاریخ
[illegible] گیا [illegible]

تقریظ نتیجۂ افکار ابو محمد صادق علی مداح تلمیذ مرزا غالب دہلوی مرحوم

وہو اللہ العزیز الہادی العظیم۔

۴ ۵ ۳ ۱

بسم اللہ الرحمن الرحیم وہو المعید الواحد الکریم

۴ ۵ ۳ ۱

دہان مہر زبان جاے قرار ست	۱	زبان از بہر ذکر کردگار ست
بدل چون یاد ایزد متصل شد	۲	امان جان و روح روح دل شد
نظر از بہر دیدارش کشادند	۳	نگہہ را از جمالش نور دادند
[illegible]ش زیب فکر حسن و انسان	۴	وصالش حسن امید دل و جان
و معنی ور از ادراک حالش	۵	زوال آید نہ اصلا در کمالش

ذکر و اللہ قیاما و قعودا و علی جنوبکم آیہ قرآن مجید ہست و براے تاکید ذکر خداے حمید ایستادہ و چہ نشستہ و چہ غلطیدہ تہدید شدید فاذکرونی اذکرکم ذاکرین را اطمینان افزاست ان اللہ لا یخلف المیعاد ایفاے وعدہ را طمانیت آرا ازین کتاب ہدایت آئین نسخہ مونس الذاکرین کہ عارفان را شوق افزاے جمال است عاشقان را ذوق آراے وصال کاملان را ذریعہ تکمیل کمالات عاملان را وسیلہ تکمیل علامات اصحاب شریعت را بحر لیست محیط و ارباب طریقت را بر لیست بسیط اورادش را ہم پہلوے تسخیر و تسخیر را ہمر ولیت تاثیر اعمالش معمول کرام و کرامش مستحق اکرام شرح و حش تائید امر بالمعروف ضمنو حش تہدید نہی عن المنکر موصوف مصنفش امام جماعت ارشاد الٰہی مصحح باکش خنک باد ملک مآب فلک رتبت موسوم بشاہ الٰہی بخش و ملقب بشاہ گنج بخش قدس سرہ و زید برہ مزار پر انوارش فیض بخش ابرار فیض یاب دربارش منور رونق مزار پر انوار طالب آید و طلب نماید حسن آن شاہ روبرویش مراد بر نشیند شوکت کمال و شان جمال ببیند اگرچہ نہایت ذلیل و غایت خوارم فللہ الحمد کہ بوجہ

حضرت نسبت نسبیہ دارم درین ایام بغرض اعلام کتاب مسطور و نسخہ مرقوم بخیر
مشکور حضرت مولوی محمد عبد القیوم کہ محسوب بجسب حضرت موصوف است و متخ
عدالت صدر الصدور بریلی در معدلت معروف طبع شده مطبع طبائع خاص
گشته و بنظر آمده منظور انظار انزاید و گرام گشته آن که کاسه من بنن خدا داد
تقریظش رقم شد و قطعه تاریخ الطباعش حواله قلم شد

مونس الذاکرین انیس بهسین
انس گیرند ازو سحبان و بیدل
زانکه تکمیل بهر نعت سازند
زانکه تکسیب علم و فضل گشتند
طبع شد مصرعه سنجش گفتم

بهر عزلت گزین نیکو طبع
جستنایم گوشه نشین نیکو
عارفت و کاملین نیکو
عالم و فاضلین نیکو
مونس ذاکرین نیکو طبع
[illegible]

اعلان

کوئی صاحب بغیر اجازت کمترین قصد طبع کتاب ہذا جزو یا کل افزاید
ورنہ بعوض نفع نقصان او انشاء دین

راقم قاضی نعیم الدین